بھگوت گیتا معہ ترجمہ اردو

نول کشور پریس، عرکر ڈیلو کا ۳۰

بھگوت گیتا اردو

مترجمہ

سرگباشی بابو بھگوان داس بھارگو پنشنر

باہتمام۔ بی۔ بی۔ کپور سپرنٹنڈنٹ

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپی

سنہ ۱۹۴۵ء

بار سوم		دو ہزار

ہری اوم تت ست

سری بھگوت گیتا کی بھومکا

شریمد بھگوت گیتا اردو

اُٹھو خواب غفلت سے آنکھوں کو کھولو شری کرشن پیارے کی جے مُنھ سے بولو

تمہید

گیتا اوپنشد کا آج تمام دُنیا میں ڈنکا بج رہا ہے گیتا فلاسفی تمام شاستر سدھانتوں اور درشنوں میں مکٹ منی ہے گیتا سب متوں کا تتو اور سار ہے سب اُپدیشوں کا مول یہی ہے۔ بھارت ورش کا رتن انمول یہی ہے جتنے رشی مہرشی منی مہاتما ہو گئے سب نے اسی کا آشرا اور سہارا لیا ہے سب متوں کے اچاریہ اور پیشواؤں نے اپنی اپنی متی کے انوسار اسکے بھاشا لکھے ہیں سب سے پہلے زبان فارسی کے مہاکوی فیضی فیاضی نے اکبر اعظم کے حکم سے نہایت فصیح فارسی نظم میں اس پستک کی رچنا کی ہے انگریزی میں تھیوسوفی والوں نے اس کے عمدہ عمدہ ترجمے کئے ہیں اُردو زبان اور بھاشا ناگری میں اسکے اچھے اچھے ترجمے انوباد تیار ہو کر چھپے ہیں مجھ بھگوت داسانداس بھگوانداس بھارگو نے اُن مُمکشو اور جگیاسوؤں کی ضرورت کو محسوس کر کے جنکو ہندی اکشروں میں بالکل ہی ابھیاس نہیں۔ اور یہ چاہتے ہیں کہ مول سنسکرت اشلوک اور اُردو خط میں اُسکا بھاشیہ مثل دھوپ سایہ کے ہمارے درشٹ گوچر رہیں۔ ایسی ٹیکاؤں اور بھاشیوں پر نظر ڈالی کہ جس کی پبلک نے زیادہ قدر کی۔ اور زود فہم عبارت میں تالیف ہوئی ہو تو معلوم ہوا کہ مشہور فرم ہری داس اینڈ کو کے مالک بابو ہری داس جی نے ۱۲ سال کا عرصہ ہوا تب

شری گیتا جی کا انوباد اپنے مطبع میں چھاپا ہے جو ہر خاص و عام میں مقبول اور پسند ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ میں چار بار چھپ کر اس کی ہزار ہا کاپیاں ہاتھوں ہاتھ بک گئیں اور جو رموزات ٹیکاؤں میں باوجود بہت سا وماغ کھپانے کے کبھی سمجھ میں نہیں آتے تھے اس سے فوراً بدون پرشرم سمجھ میں آسکتے ہیں۔ اس لیے میں نے اس عام پسندیدہ انوباد کا اردو خط میں ترجمہ شروع کیا اس ترجمہ میں میں نے حتی الامکان کوئی بات نہیں چھوڑا۔ نوٹ وفٹ نوٹ وغیرہ بھی اچھی طرح لگا دئے ہیں۔ ٹیکا پٹنی میں بھی کمی نہیں کی گئی۔

آج بھگوان کرشن چندر کی دیا سے یہ انوباد بہت خوشخط لیتھو پریس میں چھپ کر تیار ہے۔ اردو داں گیتا کے شائقین سے امید ہے کہ جس طرح ہندی انوباد کے پریمیوں نے ہندی انوباد کا آدر کیا ہے اسی طرح اردو جاننے والے ناظرین اسکی قدر دانی فرما دیں گے چونکہ بابو ہری داس صاحب مترجم ہندی انوباد نے اپنی دریا دلی و بلند خیالی سے مجھے ترجمہ کرنے کی اجازت دیدی تب میں نے اس میں ہاتھ لگایا۔ اب میں بابو صاحب ممدوح کو دھنیاباد دیکر اپنی آتما کو شانت کرتا ہوں اگر قدردان احباب نے میرے اس ترجمہ کو پسند کرکے میرا اتساہ بڑھایا تو میں بہت جلد بابو صاحب موصوف کی بنائی ہوئی نیتی شتک بیراگ شتک وغیرہ چند عمدہ عمدہ پستکوں کا ترجمہ بزبان اردو نذر ناظرین کروں گا۔

آپ کا داس
بھگوانداس بھارگو پبلشر
محلہ نرہی لکھنؤ

تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

گیتا رس

यस्माद्धर्ममयी गीता सर्वज्ञानप्रयोजिका ।
सर्वशास्त्रमयी गीता तस्माद्गीता विशिष्यते ॥

سری بھگوت گیتا کے پڑھنے اور اسکو سمجھنے سے دھرم کی باتیں معلوم ہوتی ہیں سب طرح کے گیانوں کی ترقی ہوتی ہے سب شاستروں کے تتو یعنی گوڑھ باتیں معلوم ہوتی ہیں اسلئے گیتا سب شاستروں سے شریشٹھ ہے اس میں کوئی شک و شبہہ نہیں ہے کہ اوپر لکھے ہوئے اشلوک کا ایک ایک اکشر صحیح اور ٹھیک ہے کیونکہ اس گیتا کی ایسے وقت میں سرشٹی ہوئی ہے اور سری کرشن بھگوان نے ارجن کو یہ امرت بھرے اپدیش ایسے وقت میں دیئے ہیں جسوقت ارجن بہت ہی بیکل اور پریشان ہو رہے تھے اور چھتری اچت بھاؤ انکے ہردے سے دور ہوا جاتا تھا اور وہ چھتریوں کے کرم کو بھول کر رن بھومی یعنے میدان جنگ سے بھاگا چاہتے تھے ایسے وقت اور حالت میں دل کو ہلا دینے والے میدان میں جس امرت روپی اپدیش نے متردد دیگر دچت) ارجن کا سرتے استھر اور شانت کر دیا اس اپدیش کو سکھ اور شانت استھان میں بیٹھا ہوا آدمی اگر دھیان دیکر و سمجھ کر پڑھے تو اسمیں کیا سندیہہ ہے کہ اس کا گیان بہت بڑھ جائیگا اور دھرم و کرم کے پورے تتوؤں کو اچھی طرح سمجھ سکے گا۔ یہی ایک پردھان کارن ہے کہ ہر ایک بچار وان ترقی یافتہ جاتیوں نے اس پوتر گرنتھ کا بہت ہی زیادہ آدر کیا ہے۔

مہابھارت کے زمانہ کی بات ہے صحیح صحیح وقت کا پورا پتہ نہ لگنے پر بھی اندازا پانچ ہزار برس کی گھٹنا معلوم ہوتی ہے اُسوقت بھارت میں ہستنا پور نام کا ایک مہا شاہی نگر تھا وہاں چندر بنسی راجا راج کرتے تھے ان راجاؤں میں شانتنو بڑے پرتاپی راجہ ہوئے۔ اُن کے لڑکے کا نام بھیشم تھا۔ مگر کسی وجہ سے بھیشم کے موجود ہوتے بھی

شانتنوں نے یوجن گندھا نام ایک ملاح کی کنیا سے بواہ کیا اُس سے راجہ کے دو لڑکے پیدا ہوئے جو بے وقت ہی مر گئے اُن کے ان دونوں پتروں سے پانڈو اور دھرتراشٹر نام کے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ پانڈو ہی راج کے مالک ہوئے۔ پانڈو سے جدھشٹھر بھیم سین۔ ارجن۔ نکل اور سہدیو پانچ لڑکے ہوئے۔ دھرتراشٹر کے سو پتر ہوئے جنمیں سب سے بڑا دریودھن تھا۔ دھرتراشٹر کے پتر کورو کہلائے اور پانڈو کے پانچ پتر پانڈو کہلائے پانڈو بھی اپنے پتروں کو چھوٹی اوستھا میں ہی چھوڑ پرلوک سدھار گئے۔ راج کی دیکھ بھال کا کام دھرتراشٹر کے ہاتھوں میں گیا۔

دھرتراشٹر کی نیت شروع سے ہی خراب تھی اُن کے کاموں سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی خواہش اپنے ہی پتروں کو تمام راج دے دینے کی تھی اور انکا بڑا لڑکا دریودھن بھی پانڈوں کو دیکھ نہ سکتا تھا رات دن اُن کا ناش ہونا ہی منایا کرتا تھا اُنکے مارنے کے بہت کچھ جتن کرنے پر بھی ایشور کی کرپا سے وہ پانڈوں کا کچھ بھی بگاڑ نہ کرسکا۔ پانڈو بال بال بچتے ہی گئے۔ پانڈوں کی تعلیم بھی اچھی ہوئی۔ استر بدیا میں بھی پانڈوں نے ہی شہرت پائی۔ ارجن بڑے ہی بھاری دھنش دھر ہوئے پانڈوں سے دریودھن کی یہ ترقی دیکھی نہ گئی بہت کچھ سمجھانے بجھانے پر دھرتراشٹر نے پانڈوں کو راج تقسیم کر دیا راج پانے پر پانڈوں نے اپنے راج کی اُنتی و ترقی شروع کی پانڈو خوب بلوان تھے انھوں نے اپنی طاقت سے پورب پچھم۔ اُتر۔ دکھن چاروں دشاؤں کو جیت کر راج سوے یگیہ کیا اُنکا سبھا استھان مے نام ایک دیت نے ایسا اوبھت عجیب وغریب بنایا جیسا نہ کبھی پرتھوی پر بنا اور نہ آئندہ بنے گا۔ بھارت کے تمام راجاؤں نے پانڈوں کو اپنا مالک تصور کیا چین کمبوجیا قندھار وغیرہ پرتھوی کے سبھی راجاؤں نے پانڈوں کو اپنا سمراٹ و شہنشاہ سمجھا پرتھوی بھر کے راجاؤں نے اُن کو ایشک پرکار کے دھن رتن وغیرہ بھینٹ میں دیئے پانڈو اب بڑے ہی بھبھو شالی ہوئے تمام بھومنڈل کے وہ ایک ماتر چکرورتی راجہ ہوئے۔

دریودھن سے پانڈوں کی یہ عزت اور حشمت اور اُنتی دیکھی نہیں گئی

اُسنے پانڈوں کو بلاکر چھل سے جوا کھیلنا شروع کیا جوسے میں پانڈو برابر ہارتے گئے یہانتک کہ اپنی پرم پریا استری دروپدی کو بھی ہار گئے اس وقت سبھا (محفل قمار بازی) میں دروپدی کو بہت کچھ اپمان سہنا پڑا - جوسے میں دُریودھن کا چھل بھی پانڈوں سے پوشیدہ نہ رہا پانڈو اسیوقت سے سمجھ گئے کہ دریودھن کچھ انرتھ کریگا سب سبھاسدوں کے سمجھانے پر بڑی مشکل سے دروپدی کو تو چھٹکارا مل گیا مگر پانڈوں کو بارہ برس کا بن باس اور ایک برس کا اگیات باس (پوشیدہ رہنا) ملا پرتگیا پر قائم رہنے کے باعث پانڈوں کو یہ سب دُکھ برداشت کرنے ہی پڑے اگیات باس کا تیرھواں برس بھی پانڈوں نے راجہ براٹ کے یہاں چھپکرا ور نوکری کرکے ختم کیا -

پرتگیا کے تیرہ برس پورے ہونے پر پانڈوں کی طرف سے شری کرشن بھگوان دوت بن کر کوروں کے پاس گئے اور اُن سے پانڈوں کا راج مانگا اُسوقت دُریودھن کے ہاتھ میں راج کی دیکھ ریکھ تھی - دُریودھن نے راج دینے سے انکار کردیا کرشن نے بہت کچھ سمجھایا اخیر میں پانچ گاؤں ہی مانگے پرنتو دُریودھن نے صاف کہا کہ بغیر لڑائی کے ایک سوئی کی نوک برابر بھی زمین نہ دونگا لاچار کرشن لوٹ آئے - اب دونوں طرف سے یدھ کی تیاریاں ہونے لگیں دریودھن کو بھی معلوم ہو گیا کہ پانڈوں سے لڑائی ہوگی بھیشم پتامہ دروناچاریہ کرپا شلیہ جیدرتھ وغیرہ بڑے بڑے نامی دھنوردھر (تیر انداز) کوروں کی طرف ہوئے دھرشٹ کیتو چیکیتان کنتی بھوج شیبیہ - دھرشٹ دیومن - ساتیکی وغیرہ راجہ اور ابھمنو اور دروپدی کے پانچوں لڑکے پانڈوں کی طرف ہوئے کورو فوج کی نگرانی وافسری کا بھار بھیشم پتامہ کو دیا گیا اور پانڈو سینا کے سناپتی بھیم سین ہوئے دونوں طرف کی فوجیں سج دھج کر میدان پر آموجود ہوئیں دونوں طرف سے لڑائی کا مارو باجا بجنے لگا جب دونوں فوجیں اکٹھی ہوگئیں اُسوقت ارجن نے اپنے سارتھی

کیونکہ سری کرشن نے ہی ارجن کے رتھ کو چلانے کا بھار اپنے اوپر لیا تھا، سری کرشن کو رتھ دونوں دلوں کے درمیان لے چلنے کو کہا کہ دیکھیں کون کون راجہ مہاراجہ لوگوں سے مقابلہ یدھ کرنے کو کھڑے ہوئے ہیں بھگوان سری کرشن نے رتھ دونوں دلوں کے درمیان لیجا کر کھڑا کر دیا اب ارجن کو وپکش کے دل کو دیکھنے لگے تو وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ بابا گرو چاچا ماموں پوتر خسر وغیرہ سبھی اپنے ہی ناتے رشتے دار دکھائی دینے لگے یہ درشیہ یعنے نظارہ دیکھ ارجن کو بڑا شوک ہوا اور رونا سا گریں غمزدہ دکھا کر بولے ہے کرشن اس استھان پر آکر تو اب مجھ کو یدھ کرنے کی خواہش نہیں رہتی میرا منہہ سوکھ رہا ہے نسیں ڈھیلی پڑی جاتی ہیں کلیجہ کانپ رہا ہے یہ دھنش میرے ہاتھ سے گرا ہی چاہتا ہے سر میں چکر آرہے ہیں کیونکہ جن سے یدھ کرنا ہوگا وے سب اپنے ہی رشتہ دار بھائی بند ہو گرو وغیرہ ہیں ان اپنے ہی ناتیلوں کو مار کر میں کیا سکھی ہونگا یہ راج پاٹ اگر میں نے جیت بھی لیا تو کس کام آویگا - یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی اب مجھے جے کی ضرورت نہیں ہے - میں راج کی بھی خواہش نہیں کرتا اتنے آدمیوں کو مار کر مجھے سکھ بھوگنے کی اچھا ہے راج بھوگ سے کیا ہوگا جنکے واسطے راج پاٹ کی ضرورت ہے وے تو مرنے مارنے کو یہاں تیار کھڑے ہیں یہ ہمارے گرو پتامہ خسر سالے اور سمبندھی ہیں - یہ مدھوسودن یہ چاہے مجھے مار ڈالیں مگر میں ان پر ہتھیار نہیں چلا سکتا ان گرو جنوں کو مار کر راج بھوگنے کی نسبت بھیکشا مانگ کر دن کاٹنا اچھا ہے اگر مجھے ترلوکی کا راج بھی ملجائے تو بھی میں ان پر ہتھیار نہیں اٹھا سکتا۔

سری کرشن بھگوان نے دیکھا کہ ارجن اسوقت برتھا جھوٹے موہ جال میں پھنس کر اپنے دھرم سے ڈگ گیا ہے اسکو برہم گیان نہیں ہے اسلئے موہ اور شوک نے اسے دھر دبایا ہے اگر اسوقت اسے برہم گیان کا اپدیش دیا جائے تو یہ پھر اپنے چھتری اُچت دھرم پر آروڑھ ہو سکتا ہے یہ سوچکر سری کرشن بھگوان تمام ویدوں کا سار برہم گیان سادھنوں سہت ارجن کو سنانے لگے یہاں جس برہم

بدیا کا اپدیش دیکر سری کرشن بھگوان نے ارجن کی آنکھیں کھولیں اور اُسے اپنے
دھرم میں لگادیا اُس ہی کا نام گیتا ہوا یہ گیتا کا سچا اور تتھیارتھ رہس ہے۔ گیتا گیان
کا بھنڈار ہے گیتا دھرم مئی سرب شاستر مئی اور سب پرکار کے تتو گیانوں سے بھری
ہوئی ہے۔ گیتا کا ایک ایک شلوک اور ایک ایک پد یہانتک کہ ایک ایک حرف بھی
گیان سے خالی نہیں ہے یہ یوگ شاستر کا بتیشے ہے اسمیں سرف برہم بدیا کا نروپن ہے
اس گرنتھ کے سبھی شلوک منتر ہیں ساری گیتا میں گیان نشٹھا کا برنن ہے کیونکہ گیان نشٹھا
ہی موکش کا کارن ہے بغیر گیان نشٹھا کے مکت نہیں ہو سکتی پرنتو گیان نشٹھا کے
پہلے اُدپاسنا اور اُدپاسنا کے پہلے کرم یوگ یا کرم نشٹھا کی ضرورت آپڑتی ہے۔
اگرچہ کرم اُدپاسنا اور گیان تینوں ہی موکش کے کارن ہیں ان تینوں میں سے کسی
کے بغیر کام نہیں چل سکتا تینوں ہی کے سادھن کی ضرورت ہے اور ان تینوں
کی سادھن سے ہی موکش ملتی ہے اُدپاسنا اور گیان کے بغیر صرف کرم سے کام
نہیں چلتا نہ کرم کے بغیر اُدپاسنا اور گیان سے ہی کام چلتا ہے اسی طرح
گیان کے بغیر کیول کرم اور اُدپاسنا سے ہی کام نہیں چل سکتا مطلب یہ ہے
کہ تینوں میں سے ایک بھی نہ رہنے سے دونوں بیکار رہ جاتے ہیں یہ ہمیشہ ایک
دوسرے کی اُپیکشا یعنے امداد چاہتے رہتے ہیں۔

اب ان تینوں میں بھید یہ ہے کہ کرم کرنے سے انتہ کرن شدھ ہوتا ہے
اُدپاسنا سے چت ایکاگر ہوتا ہے اور گیان سے موکش کی پراپتی ہوتی ہے اسلئے
گیتا کی پہلی ۶ ادھیائے میں کرم کانڈ کا برنن ہے دوسری ۶ ادھیائے میں اُدپاسنا
کا برنن ہے اور باقی ۶ ادھیائے میں گیان نشٹھا کا برنن ہے۔ اسطرح ۱۸ ادھیائے
اور سات سو شلوکوں میں گیتا سماپت کی گئی ہے جب منشیہ کرم یوگ اور اُدپاسنا میں
پختہ ہوجاتا ہے تب اس کے سامنے گیان نشٹھا سکھ ہو جاتی ہے اور جب وہ
گیان نشٹھا میں بھی پختہ ہوجاتا ہے تب اُس کے سب دکھوں کا ناش ہو کر
اُسے پرمانند کی پراپتی ہو جاتی ہے۔

جس طرح وید میں کرم اوپاسنا اور گیان کا برنن کیا گیا ہے اسی طرح اس گیتا میں بھی کرم اوپاسنا اور گیان کا برتن کیا گیا ہے۔ گیتا میں ادبھت تتّ کا بھید نہیں ہے گیتا کا اصل مقصد یہ ہے کہ آتما سب میں برابر ہے آتما ہی برہم ہے اور جیو تھا برہم میں بھید نہیں ہے۔

کرشن نے ارجن کے اپکار کے لئے جسطرح یہ برہم بدیا کا اپدیش دیا اور ارجن نے جس پرکار ان اپدیشوں کو دھیان سے سمجھ کر اپنا کرم ٹھیک ٹھیک سادھن کیا اوسی طرح مہرشی وید بیاس جی نے بھی جگت کے اپکار کے لئے یہ بچار کر کے کچھ کال میں وہ سمے آویگا کہ جب لوگ وید کو سمجھ نہ سکیں گے اور برہم بدیا کو بھی نہ جان سکیں گے تب بھگوان کے منہ سے نکلے ہوئے برہم گیان کو ٹھیک استھان پر بنا کر اپنی لکھی مہابھارت کے بھیشم پرب میں اسے جوڑ دیا اور اسی کا نام بھگوت گیتا رکھ دیا۔

اس میں کوئی سندیہ نہیں کہ گیتا ایسا گرنتھ ہے جس کی سمان اپدیش پورا دوسرا کوئی گرنتھ نہیں ہے جس کے پرمان سروپ میں کرشن بھگوان نے خود فرمایا ہے۔

गीताश्रयेऽहं तिष्ठामि गीता मे चोत्तमं गृहम् ।
गीताज्ञानमुपाश्रित्य त्रींल्लोकान्पालयाम्यहम् ॥

میں گیتا کے آسرے پر ہی رہتا ہوں گیتا ہی میرا پرم اوتم گھر ہے اور میں گیتا کے گیان کا آسرا لیکر ہی ترلوک کا بھرن پوشن کرتا ہوں۔ اور بھی کہا ہے۔

चिदानन्देन कृष्णेन प्रोक्ता स्वमुखतोऽर्जुनम् ।
वेदत्रयीपरानन्दा तत्त्वार्थज्ञानमंयुता ॥

یہ گیتا برہم روپ چدانند سری کرشن نے اپنے مکھ سے ارجن کو سنائی ہے اس سے یہ وید ترئی روپ کرم کانڈ مئی اور ہمیشہ آنند اور تتو گیان کی دینے والی ہے۔

بچارنے کی بات ہے کہ جس گیتا کے کہنے والے خود پورن برہم سری کرشن ہیں اور سننے والے ارجن سریکھے مہان دھنوردھر تپسوی جتیندری پرش

ہیں اور بننے والے کرشن دویپاین ویاس جی سے مہاتما ہیں پھر بھلا اُس کے بھوگتی ترے تاپ، شانتی اور تتو اتھ گیان دائتی ہونے میں کیا شک ہے۔
اس میں تو کوئی سندیہہ ہی نہیں ہے کہ گیتا سے بڑھ کر گیان کا کوئی دوسرا گرنتھ نہیں ہے اس کو سمجھ کر پڑھنے سے منشیہ گیان سدھی پراپت کرتا ہے اور انیک جنم مرن سے چھٹکارا پاکر برہم روپ ہو جاتا ہے جو منشیہ شریر پاکر اس گیتا روپی امرت کو نہیں پیتا ہے وہ امرت چھوڑ کر ہلاہل زہر کو پان کرتا ہے اسلئے جنم مرن کے کشٹوں سے چھٹکارا پانا ہو جن کو سنسار ساگر سے پار ہونا ہو وے گیتا کو سمجھ کر پڑھیں پڑھاویں سنیں اور سناویں۔
گیتا کا بہت کٹھن یعنے مشکل ہے اسمیں گیان کی باتیں ہیں۔ گیان کی باتیں بنا سمجھے بنا بدھی لڑائے سر میں نہیں گھستیں۔ جو بات سمجھ میں نہیں آتی جس بات میں عقل کام نہیں کرتی اُس بات کو صرف رٹ لینے سے کوئی پھل نہیں ملتا گیتا سری کرشن کا دیا ہوا اُپدیش ہے کسی کے اپدیش کو رٹ لینے سے پھل نہیں ہو سکتا اپدیش کی ارتھ سمجھ کر اس کے انوسار کاریہ کرنا چاہئے تب پھل ملتا ہے کہا ہے۔

गीतार्थश्रवणासक्तो, महापापयुतोऽपि वा ।
वैकुण्ठं समवाप्नोति, विष्णुना सह मोदते ॥

مہاپاپی بھی اگر گیتا کے ارتھ کو سننے میں آسکت ہوتا ہے تو وہ بھی بیکنٹھ پاکر بشنو بھگوان کے پاس رہتا ہوا آنند کرتا ہے۔

اور بھی کہا ہے

गीतार्थं ध्यायते नित्यं, कृत्वा कर्माणि भूरिशः ।
जीवन्मुक्तः स विज्ञेयो, देहान्ते परमं पदम् ॥

جو انیک پرکار کے کرم کرتا ہوا بھی گیتا کے ارتھ کا ہمیشہ دھیان کرتا ہے وہ مرنے پر پرم پد پاتا ہے۔
زیادہ سمجھانے کی بات نہیں ہے جیسے جب تک کھانا نہیں پچتا

تب تک خون وغیرہ دھاتو نہیں بنتے اوسی طرح جب تک اوپدیش سمجھ میں نہیں آتا تب تک منشیہ اُن کے انوسار کام بھی نہیں کر سکتا اور اسی کارن سے کچھ پھل بھی نہیں ملتا اس لئے اس گیتا روپی اُپدیش کے ایک ایک اکشر ایک ایک پد اور ایک ایک شبد اور واک کو خوب سمجھ کر پڑھنا اور یاد رکھنا چاہئے سمجھ کر پڑھنے سے ہی گیتا پاٹھ کا یتھا رتھ پھل مل سکتا ہے۔

نیاس انگنیاس اور دھیان کی بدھی

न्यास-ध्यान-विधानम्

ॐ अस्य श्रीमद्भगवद्गीतामालामन्त्रस्य भगवान वेदव्यास-ऋषिः, अनुष्टुप्छन्दः श्रीकृष्णः परमात्मा देवता,

اوم۔ مہاواکیہ پرماتما کا نام ہے بطور منگلاچرن کے اوّل اس کو اوچارن کرتے ہیں یہ شبد وید اور اوپنشد وغیرہ کے شروع میں آیا ہے اس منتر کی مہما اوپنشدوں میں مفصل لکھی ہوئی ہے اور شری بھگوت گیتا کے آٹھویں ادھیائے کے ۱۳ منتر میں اس کے دھیان کا طریقہ مختصر بیان کیا گیا ہے اور پندرھویں ادھیائے میں مفصل درج ہے۔

بھگوت گیتا مالا منتر کے شری بھگوان وید ویاس رشی ہیں انشٹپ چھند ہے اور سری کرشن پرماتما دیوتا ہیں۔

بھگوت گیتا کے ... منتر بمنزلہ دانوں مالا کے ہیں اور ذیل کے ۳ منتر مانند دانہ سمیر کے ہیں جنمیں گیتا کے کل اصول انمیں بصورت تخم موجود ہیں۔

अशोच्यानन्वशोचस्त्वं प्रज्ञावादांश्च भाषसे इति बीजम् ।

یہ بیج منتر ہے جیسے بیج میں درخت وشاخ پتے پھول پھل موجود رہتے ہیں اور بونے سے پیدا ہوتے ہیں ویسے ہی بیج منتر اُن الفاظ کو کہتے ہیں جنکے معنی میں کل علم خودشناسی پوشیدہ رہتا ہے اور ترکیب علمی سے ظاہر ہوجاتا ہے یہ منتر گیتا کے دوسرے ادھیائے کے گیارھویں منتر کا آدھا حصہ ہے

सर्वधर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रजेति शक्तिः ।

یہ شکتی منتر ہے جس طرح بیج میں تمام علوم پوشیدہ بتلائے گئے ہیں اسیطرح شکتی منتر وہ منتر ہے جسمیں بھگتی گیان وغیرہ کے معنی شامل ہیں ۔ سب دھرموں کو چھوڑ دو اور میری شرن آؤ ۔

یہ آدھا منتر بھگوت گیتا کے اٹھارھویں ادھیائے کے ۶۶ منتر کا ہے ۔

अहं त्वां सर्वपापेभ्यो मोक्षयिष्यामि मा शुच इति कीलकम् ।

کیلک منتر جس کے معنی یہ ہیں کہ میں تجھے سب پاپوں سے آزاد کرونگا تو فکر نہ کر ۔

جب حسب ہدایت بیج منتر کے اپنی نادانی سے آگاہ ہو کر اس شکتی منتر کا عامل ہوگا تب وہ وہم وغیرہ سے رہائی پاکر ایشور میں شامل ہوگا اور جو شک و شبہہ کریگا وہ ہمیشہ دنیائے ناپائدار کے پھندے میں پھنسا رہیگا

انتھ کرنیاس

ذیل کے ۶ منتر کرنیاس کے ہیں کرنیاس کا اشارہ ان خیالات کی طرف ہے جو شغل کرنیوالے کو اپنے انتہ کرن میں قائم کرنے چاہئیں جنکا بیان درج ذیل ہے ۔

करन्यासः

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणि नैनं दहति पावक इत्यङ्गुष्ठाभ्यां नमः । न चैनं क्लेदयन्त्यापो न शोषयति मारुत इति तर्जनीभ्यां नमः । अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमक्लेद्योऽशोष्य एव च इति मध्यमाभ्यां नमः । नित्यः सर्वगतः स्थाणुरचलोऽयं सनातन इत्यनामिकाभ्यां नमः । पश्य मे पार्थ रूपाणि शतशोऽथ सहस्रश इति कनिष्ठिकाभ्यां नमः । नानाविधानि दिव्यानि नानावर्णाकृतीनि च इति करतलकरपृष्ठाभ्यां नमः ॥

(۱) اس جان کو نہ ہتھیار کاٹتے ہیں نہ آگ جلاتی ہے۔ انگوشٹھا بھیام نم یہ منتر پڑھکر دونوں ہاتھ کی ترجنی انگلیوں سے دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کا سپرش کرتے ہیں انگوٹھے کے پاس جو انگلی ہے اسکا نام ترجنی ہے۔

(۲) نہ اس کو پانی گلاتا ہے نہ ہوا خشک کرتی ہے۔ ترجنی بھیام نمہ یہ منتر پڑھکر دونوں انگوٹھوں سے دونوں ترجنی انگلیوں کا سپرش کرتے ہیں۔

(۳) یہ نہ کٹ سکتی ہے نہ جل سکتی ہے نہ گل سکتی ہے اور نہ خشک ہو سکتی ہے مدھما بھیام نمہ۔

دونوں انگوٹھوں سے دونوں مدھما کا سپرش کرے۔

(۴) یہ لازوال محیط قائم بالذات ساکن اور قدیم ہے۔ انام کا بھیام نمہ۔

(۵) ارجن دیکھ میرے روپ سیکڑوں بلکہ ہزاروں دونوں کنشٹھکا بھیام نمہ۔

(۶) طرح طرح کے عجائبات اور رنگا رنگ کے جلوے کرتل کر پرشٹھ بھیام نمہ۔ یہ منتر پڑھکر پہلے داہنے ہاتھ کے نیچے بایاں ہاتھ رکھتے ہیں پھر بائیں ہاتھ کے نیچے داہنا ہاتھ رکھتے ہیں۔ یہ سب بدھی گرو کے بتلانے سے اچھی طرح آجاتی ہے۔

انگنیاس

اوپر کے ۶ منتروں کے حصۂ اول بطور انگنیاس نیچے لکھے جاتے ہیں۔

अङ्गन्यासः ।

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणीति हृदयाय नमः । न चैनं क्लेदयन्त्यापः इति शिरसे स्वाहा । अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमिति शिखायै वषट् । नित्यः सर्वगतः स्थाणुरिति कवचाय हुँ । पश्य मे पार्थ रूपाणीति नेत्रत्रयाय वौषट् । नानाविधानि दिव्यानीति अस्त्राय फट् ।

(۱) اس کو ہتھیار نہیں کاٹتے ہیں हृदयाय नमः ہردیائے نمہ۔

یہ منتر پڑھ کر پانچوں انگلیوں سے ہردے کا سپرش کرتے ہیں۔

(۲) نہ اسکو پانی گلاتا ہے۔ शिरसे स्वाहा شرسے سواہا۔

(۳) یہ نہ کٹ سکتی ہے اور نہ جل سکتی ہے शिखायै वषट् شکھائی وشٹ

(۴) لازوال محیط اور قائم بالذات ہے कवचाय हुं کوچا ئے ہوں

یہ منتر پڑھ کر داہنے ہاتھ سے بائیں کندھے کا اور بائیں ہاتھ سے داہنے کندھے کا سپرش کرتے ہیں۔

(۵) ارجن دیکھ میرے روپ کو۔ آنکھوں سے داہنے ہاتھ سے دونوں آنکھوں کو چھوتے ہیں نیتر ترایے وَوشٹ नेत्रत्रयाय वौषट्

(۶) طرح طرح کے عجائبات अस्त्राय फट् استرائے پھٹ۔

یہ منتر پڑھ کر داہنے ہاتھ کی ترجنی اور مدہما دونوں انگلیاں بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مارتے ہیں۔

پھر سنکلپ پڑھ کر یہ خیال کرے کہ یہ پاٹھ شری کرشن چندر مہاراج کے پرسن ہونے کے لئے کرتا ہوں۔

دھیان

श्रीकृष्णप्रीत्यर्थे पाठे विनियोगः ॥

ध्यानम् ।

पार्थाय प्रतिबोधितां भगवता नारायणेन स्वयं
व्यासेन ग्रथितां पुराणमुनिना मध्ये महाभारते ।
अद्वैतामृतवर्षिणीं भगवतीमष्टादशाध्यायिनी
मम्ब त्वामनुसंदधामि भगवद्गीते भवद्वेषिणीम् ॥१॥

کرکشیتر کے درمیان جو ایشور تیرتھ پر دونوں سیناؤں کے بیچ میں رتھ پر سوار شری کرشن چندر بھگوان ارجن کو برہم گیان سنا رہے ہیں یعنے

جس بھگوت گیتا کا اُپدیش اوّل خود شری کرشن بھگوان نے ارجن کو دیا پھر اسکو
پراچین مُنی بیاس نے مہابھارت میں شامل کیا جس سے گیان روپی امرت برستا
ہے جو اٹھارہ ادھیائے ہیں اور سنسار کا اگیان دور کرتے ہیں اسواسطے
ہے ماتا تم کو میں من سے اپنے ہردے میں دھارن کرتا ہوں - (۱)

नमोऽस्तु ते व्यास विशालबुद्धे फुल्लारविन्दायतपत्रनेत्र ।
येन त्वया भारततैलपूर्णः प्रज्वालितो ज्ञानमयः प्रदीपः ॥२॥

نمسکار ہے شری بیاس مہاراج کو جو بشال بدھی ہے جنکی اور کھلے
ہوئے کنول کے چوڑے پتے کے مانند نیتر ہیں جن کے ان دونوں مثالوں
کا مطلب یہ ہے کہ بھوت بھوشیت برتمان کال کی باتیں بیاس جی سب
دیکھتے اور جانتے ہیں کیونکہ سروگیہ ہیں اور جنھوں نے مہابھارت روپی
تیل سے بھرا ہوا گیان کا چراغ روشن کیا (۲)

प्रपन्नपारिजाताय तोत्रवेत्रैकपाणये ।
ज्ञानमुद्राय कृष्णाय गीतामृतदुहे नमः ॥ ३ ॥

شری کرشن مہاراج کو نمسکار ہے کیسے ہیں شری مہاراج بھگتوں کے
لئے کلپ برکش ہیں جنکے ہاتھ میں نازک چھڑی ہے اور گیان مودرا ہے
جن کی یعنے ترجنی انگلی سے انگوٹھا ملا ہوا ہے ارجن کو سمجھاتے ہیں اور
جنھوں نے گیتا کا امرت نکالا ہے (۳)

کرشن مہاراج ہمارے جگت گرو برہم ودیا کا گیان دینے والے اور
گرو ہیں گیتا بیشک وہ امرت ہے جسکا پینے والا حیات ابدی پاتا ہے
اور موت کے ڈر سے رہا ہو جاتا ہے -

सर्वोपनिषदो गावो दोग्धा गोपालनन्दनः ।
पार्थो वत्सः सुधीर्भोक्ता दुग्धं गीतामृतं महत् ॥ ४ ॥

سب اونیشد مانند گئو کے ہیں کرشن دوہنے والے ہیں ارجن سُندر

بڑھی بچھڑا پینے والا اور گیتا روپی عمدہ امرت دودھ ہے (۴)

वसुदेवसुतं देवं कंसचाणूरमर्दनम् ।
देवकीपरमानन्दं कृष्णं वन्दे जगद्गुरुम् ॥ ५ ॥

بسو دیو جی کے پتر دیوتا کنس اور چانڈور کے مارنے والے دیوکی
کو پرم آنند دینے والے جگت گرو کرشن کو نمسکار کرتا ہوں ۔ (۵)

भीष्मद्रोणतटा जयद्रथजला गान्धारनीलोत्पला
शल्यग्राहवती कृपेण वहनी कर्णेन वेलाकुला ।
अश्वत्थामविकर्णघोरमकरा दुर्योधनावर्तिनी
सोत्तीर्णा खलु पाण्डवैः कुरुनदी कैवर्तके केशवे ॥ ६ ॥

بھیشم اور درون جس کے کنارے ہیں اور جیدرتھ جل گندھاری کے
پتر جس میں نیلے کمل ہیں، شلیہ گراہ ہے کرپا چارج بہانے والے اور کرن تاب
کے ساحل ہیں اشوتھاما اور وکرن جس میں خوفناک مگر ہیں اور
دریودھن چکر جیسے بھنور ہے اس کوروں کی ندی سے کرشن جی کی
ملاحی کی بدولت پانڈوں کی کشتی پار ہوئی ۔ (۶)

पाराशर्यवचः सरोजममलं गीतार्थगन्धोत्कटं
नानाख्यानककेसरं हरिकथासंबोधनाबोधितम् ।
लोके सज्जनषट्पदैरहरहः पेपीयमानं मुदा
भूयाद्भारतपङ्कजं कलिमलप्रध्वंसि नः श्रेयसे ॥७॥

بھارت روپی کمل ہمارے کلیان کرنے والا ہو کیونکہ بھارت کمل کلجگ کے
پاپوں کا ناش کرنے والا وید بیاس جی کے بچن روپی تالاب میں جا ہے گیتا کا
جو ارتھ ہے وہی تیز سوگندھ ہے اور شری کرشن مہاراج کی کتھاؤں کا جو گیان
سمجھایا ہے اس سے وہ کمل کھلا ہوا ہے جگت میں سجن روپ بھونرے
آنند سے ہر روز اس کے رس کو پان کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ جس

مہابھارت میں بھگوت سمبندھی کتھائیں ہیں اور جس کے درمیان شری
بھگوت گیتا براجمان ہے جس کو اچھے پرتی آنند سے پڑھتے و سنتے ہیں
ایسا نردوش مہابھارت کا کمل ہمارا بھلا کرے۔ (۷)

मूकं करोति वाचालं पंगुं लङ्घयते गिरिम् ।
यत्कृपा तमहं वन्दे परमानन्दमाधवम् ॥ ८ ॥

جس کی شکتی گونگے کو بولنا سکھاتی ہے اور لنگڑے پہاڑ کو عبور کر جاتے
ہیں اُس پرمانند سروپ کرشن بھگوان کو نمسکار کرتا ہوں۔

यं ब्रह्मावरुणेन्द्ररुद्रमरुतः स्तुन्वन्ति दिव्यैः स्तवै-
र्वेदैः साङ्गपदक्रमोपनिषदैर्गायन्ति यं सामगाः ।
ध्यानावस्थिततद्गतेन मनसा पश्यन्ति यं योगिनो
यस्यान्तं न विदुः सुरासुरगणा देवाय तस्मै नमः ॥ ९ ॥

جسکی برہما۔ ورن۔ اندر۔ رودر۔ مرت گن دیویہ استوتروں
سے استت کرتے ہیں اور سام وید کے گانے والے انگ پدکرم کے ساتھ
وید اور اوپنشد جسکی تعریف میں گاتے ہیں اور یوگی دھیان میں قائم ہو کر اور
اُس میں من لگا کر جسکو دیکھتے ہیں اور جس کے راز کو دیوتا و اسر لوگ
نہیں جانتے ہیں اُس کرشن دیوتا کو نمسکار ہے۔
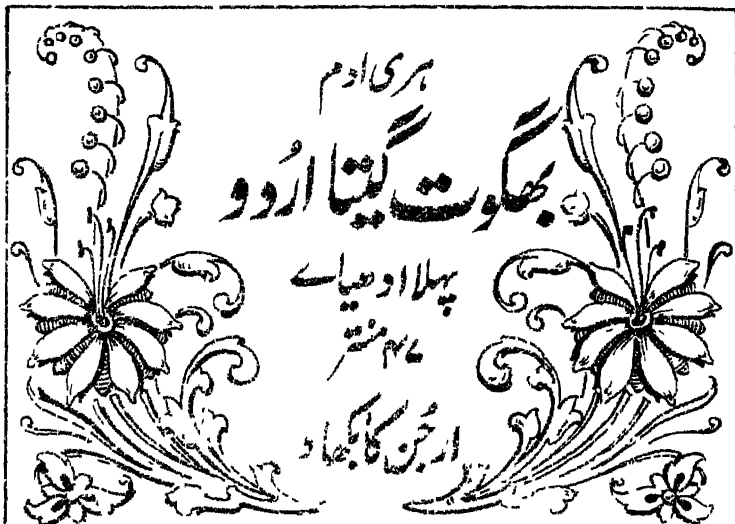
धृतराष्ट्र उवाच ।

धर्मक्षेत्रे कुरुक्षेत्रे समवेता युयुत्सवः ।
मामकाः पाण्डवाश्चैव किमकुर्वत सञ्जय ॥ १ ॥

دھرتراشٹر نے کہا

سنجے[1]۔ میرے اور پانڈو کے پُتروں نے پوتر بھومی کُرکشیتر میں یُدھ کی اِچھا سے جمع ہو کر کیا۔ کیا؟ (۱)

راجہ دھرتراشٹر یہ بات جانتے تھے کہ میرے اور پانڈو کے پُتر یُدھ کی اِچھا سے یُدھ کشیتر میں گئے ہیں۔ ایسی حالت میں اُنکا سنجے سے یہ پوچھنا کہ اُنھوں نے وہاں کیا کیا ٹھیک نہیں جان پڑتا۔ اُن کو یہ پوچھنا چاہیئے تھا کہ اُنھوں نے یُدھ میں کیا کیا کیسے لڑائی شروع ہوئی ایسے سوال نہ کرکے اُنھوں نے الٹی بات پوچھی اُس سے یہ جان پڑتا ہے

[1] سنجے راجہ دھرتراشٹر کے سارتھی اور ویاس جی کے چیلے تھے راجہ اندھا ہونے کی وجہ سے یُدھ کشیتر میں نہیں گئے تھے اس لئے سنجے اُن کے ساتھ راجدھانی میں رہ گیا تھا اُس زمانہ میں تار یا ٹیلیفون تو تھے ہی نہیں اور راجہ یُدھ کا حال جاننا چاہتے تھے اس لئے مہرشی ویاس جی نے اپنے تپ بل سے سنجے کو ایسی شکتی (طاقت) عطا کی جس سے وہ راجدھانی میں بیٹھا ہوا یُدھ کا حال پرتیکش دیکھتا تھا اور راجہ کو سناتا تھا۔

کہ اُن کے دماغ میں راگ دویش چکر مار رہے تھے اور اُن کی یہ اِچھا تھی کہ پانڈو دھرماتما
ہونے کے کارن یُدھ سے نقصان بچا کر نہ لڑیں اور راج میرے پتروں کے ادھکار
میں رہے۔ اور ساتھ ہی اُن کو یہ بھی اندیشہ تھا کہ دھرم کشیتر کے پربھاو سے کہیں
میرے پتروں کا انت کرن شُدھ نہ ہو جائے اور وہ اپنا چھل کپٹ سے جیتا ہوا
راج پانڈوں کو واپس نہ کر دیں کیونکہ پانڈوں کا یُدھ سے برکت (منحرف)
ہو جانا اُن کو پسند تھا مگر اپنے پتروں دوارا راج کا واپس دیا جانا پسند نہ تھا
اس لئے انہوں نے سنجے سے ایسا بے میل سوال کیا۔

یوں تو راجہ اندھے تھے ہی مگر پتر سنیہہ کے کارن اُن کی گیان درشٹی آنکھوں پر
بھی پردہ پڑا ہوا تھا اُن کو صرف یہی لالسا (آرزو) تھی کہ جس طرح ہو سکے راج
ہمارے ہی پتروں کے ہاتھ میں رہے اور ہمارے پتر پانڈوں کو اُن کا راج
واپس نہ کریں سنجے بُدھیمان تھا۔ وہ اندھے راجہ کے من کی بات تاڑ گیا اور
اُس نے نِشپکش بھاؤ سے یُدھ کا برتانت سنانا آرمبھ کیا۔

सञ्जय उवाच ।

दृष्ट्वा तु पाण्डवानीकं व्यूढं दुर्योधनस्तदा ।
आचार्यमुपसङ्गम्य राजा वचनमब्रवीत् ॥ २ ॥

سنجے نے کہا

(۲)
راجہ دُریودھن پانڈو سینا کی بیوہ رچنا دیکھ کر دروناچاریہ کے پاس گئے اور یوں بولے
راجہ دریودھن پانڈوں کی سینا کو یُدھ کشیتر میں لڑائی کے قاعدوں سے مورچوں
میں استر شستر سے ڈٹی ہوئی دیکھ کر من میں گھبرایا اور اپنے من کا بھاؤ من میں چھپا کر

؎ گرو دروناچاریہ بھاردواج رشی کے پتر تھے اُس وقت یُدھ ودیا میں ان کے جوڑ
کے یودھا اِنے گنے یعنی ایکا دُکا تھے اسی کارن سے یہ راج کماروں کو یُدھ ودیا سکھاتے تھے
کورو اور پانڈوں کے علاوہ اور بھی انیک راج کماروں کو انہوں نے یُدھ ودیا سکھائی مگر
پانڈوں سے یہ زیادہ خوش تھے اور اُن میں بھی ارجن پر زیادہ کرپا تھی مگر لڑائی میں انھوں
نے کوروں کا ہی ساتھ دیا۔

گرو سے کے پاس گیا۔ اُس کے من میں ایک سندیہہ تھا کہ کہیں گرو درونا چاریہ پانڈوں کے پریم کے مارے اُن میں نہ جا ملیں یہ گرو کو اپنے پکش میں مضبوط کرنے اور پانڈوں پر اُنکا کرودھ پیدا کرنے اور بہکانے کے لیئے اُن کے پاس گیا۔

راجہ دھرتراشٹر کے بچا۔ انسار دُریودھن کا انتہ کرن دھرم کشیتر میں بھی شُدھ نہیں ہوا تھا۔ اُس کے دل میں خود گرو دُرونا اور پتامہ بھیشم کی طرف کا کھٹکا تھا اُسی سے وہ راگ دویش اور چھل کپٹ سے بھری ہوئی باتیں کرنے لگا۔

دریودھن درونا چاریہ سے کہتا ہے

पश्यैतां पाण्डुपुत्राणामाचार्य महतीं चमूम् ।
व्यूढां द्रुपदपुत्रेण तव शिष्येण धीमता ॥ ३ ॥

گرو جی مہاراج: پانڈوں کی اس بڑی سینا کو دیکھئے آپ ہی کے شاگرد بُدھیمان دھرشٹ دُمن[1] نے اُس کی بیوہ رچنا یعنے مورچہ بندی کی ہے (۳)

گرو جی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھئے تو سہی یہ بڑی بھاری فوج جو سامنے کھڑی ہے اُسکی بیوہ رچنا آپکے بیری کے پتر یعنے دشمن کے لڑکے آپ ہی کے سکھائے ہوئے بدھمان دھرشٹ دُمن نے کی ہے افسوس کا مقام ہے کہ آپ ہی کا چیلہ آپ کو کچھ نہ سمجھکر آپکا مقابلہ کرنے کو تیار ہوا ہے آپ نے دشمن کے بیٹے کو یُدھ بدیا سکھائی اسی سے آج آپ کا اپمان ہو رہا ہے اگر آپ اُسے یُدھ بدیا نہ سکھاتے تو آج یہ نوبت نہ ہوتی آپ اپمان سے بچتے اور ہم خرابی سے بچتے آپکا اُسے بدیا سکھانا سانپ کو دودھ

[1] دھرشٹ دمن راجہ دُرپد کا پتر درپدی کا بھائی اور پانڈوں کا سالا تھا کسی سمے راجہ دُرپد اور گرو دُرون میں بڑا میل ملاپ تھا آپس میں گاڑھی متر تا تھی ایک وقت گرو دُرونا چاریہ راجہ دُرپد کے پاس گئے دُرپد نے راج مد سے اندھے ہو کر اُن کا اپمان کیا گرو دُرون نے راجہ کو پراست کیا اُسی وقت سے اُن میں بیر ہو گیا راجہ نے اُن سے بدلا لینے کی غرض سے بلوان پتر کے لئے تپ کیا اُسی کے عیوض اُنھیں دُرونا چاریہ کو مارنے والا یہ پتر ملا اوپر کے اشلوک میں دریودھن نے وہی پرانی بیر کی بات دُرونا چاریہ کو یاد دلائی ہے۔

پلانے کے سمال ہوا ہے اب آپ اپنا ہرا نابھر یاد کرکے ایسی بیوہ رچنا کیجئے کہ پانڈوں کی بیوہ رچنا آپ کی بیوہ رچنا کے سامنے کوئی چیز نہ رہے مگر اس سے پہلے ایک بار آپ شترو کے شورِ بیروں کو ایک نظر دیکھ جائے۔

अत्र शूरा महेष्वासा भीमार्जुनसमा युधि ।
युयुधानो विराटश्च द्रुपदश्च महारथः ॥ ४ ॥
धृष्टकेतुश्चेकितानः काशिराजश्च वीर्यवान् ।
पुरुजित्कुन्तिभोजश्च शैब्यश्च नरपुंगवः ॥ ५ ॥
युधामन्युश्च विक्रान्त उत्तमौजाश्च वीर्यवान् ।
सौभद्रो द्रौपदेयाश्च सर्व एव महारथाः ॥ ६ ॥

اس پانڈو سینا میں بھیم اور ارجن کے برابر لڑنے والے بڑے بڑے دھنش دھاری شوربیر مہارتھی[۵۱] - یویودھان[۵۲] - وِراٹ[۵۳] - دُروپد[۵۴] - بلوان دھرشٹ کیتو[۵۵] - چیکتان - کاشی راج پرشوں میں اُتم پُرجت[۵۶] - کنتی بھوج - شَیبو - یہ پراکرمی یودھامنیو بلوان اُتموجا ابھمنیوں اور دُروپدی کے پانچوں پُتر جو سبھی مہارتھی ہیں یہاں موجود ہیں۔ (۴ - ۵ - ۶)

---

۵۱ مہارتھی جو اکیلا دس ہزار دھنش دھاریوں سے لڑ سکے اُسے مہارتھی کہتے ہیں۔

۵۲ یویودھان - یہ نام ساتیکی کا ہے جو بہت زور سے لڑنے والا ہو اُسے یویودھان کہتے ہیں۔

۵۳ براٹ جو دشمنوں کو خوب چکّر کھلا دے اُسے براٹ کہتے ہیں پانڈوں نے اپنے بن باس کا تیرھواں (آخیری برس) اگیات باس یعنے پوشیدہ رہکر بھیس بدل کر انہی کے راج میں کاٹا تھا اور اخیر میں اُن کی گؤوں کو ارجن کوروں سے چھڑا لایا۔ راجہ نے یہ دیکھکر اپنی راجکماری اُترا ارجن کے پتر ابھمنیو سے بیاہ دی۔

۵۴ دُروپد، جس کی دھجا یعنے جھنڈے پر درخت کا نشان ہو اُسے دُروپد کہتے ہیں وہ پانڈوں کے سمدھی تھے دُروپدی ان کی کنیا تھی۔

۵۵ دھرشٹ کیتو، جسکی دھجا دیکھنے سے شترو خوف کھائے اُس کو دھرشٹ کیتو کہتے ہیں۔

۵۶ پُرجت، جیتنے والا جو بہتوں کو جیتے اُسے پُرجت کہتے ہیں۔

گرو جی مہاراج اس شتر و سینا میں ایک دھرشٹ دُمن ہی ہوشیار چالاک یودھا نہیں ہے اس سینا میں دھرشٹ دُمن کے علاوہ یو یودھان براٹ آ ونتر د یودھا دن میں سے ہر ایک مہارتھی اور بھیم ارجن کے سمان لڑنے والا ہے ان کے سوائے گھٹو تکچ وغیرہ اور بھی انیک بلوان یودھا موجود ہیں پانڈوں کا نام لینے کی تو ضرورت ہی نہیں کیونکہ دسے تو ترلوک پرسدھ ہیں۔ میں نے یہ تو ایسے یودھاون کے نام گنائے ہیں جن میں سے ہر ایک اکیلا دس دس ہزار یودھاون سے لڑ سکتا ہے رتھی اور اردھ رتھیوں کی تو گنتی ہی نہیں ہے۔

گرو جی مہاراج میرے کہنے کی تو ضرورت بھی نہیں مگر موقع دیکھکر کہنا ہی پڑتا ہے کہ آپ ان پراکرمی شترون کی اُپیکشا (لاپرواہی) نہ کیجئے۔ انکو کم نہ سمجھئے یہ بڑے پربھاؤشالی دشمن ہیں آپ ان کو پراجت یعنے شکست کرنے کی تدبیروں میں سے کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھئے ایک بات اور بھی ہے کہ کہیں آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ میں پانڈو سینا کے یودھاون کو دیکھکر ڈر گیا ہوں سو ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے اپنی سینا میں بھی بڑے بڑے بلوان یودھا موجود ہیں لیجئے آپکی جانکاری کے لئے اپنی طرف کے شور بیروں کے نام بھی شمار کرائے دیتا ہوں۔

अस्माकं तु विशिष्टा ये तान्निबोध द्विजोत्तम ।
नायका मम सैन्यस्य संज्ञार्थं तान्ब्रवीमि ते ।। ७ ।।

ہے بپر ور! اب آپ میری سینا کے بہت مشہور یودھاون اور میری فوج کے افسروں کے نام سن لیجئے میں آپ کی جانکاری کے لیے اُن کے نام آپ کے روبرو کہتا ہوں۔ (۷)

ہے دوج اُتم! آپ شتر و سینا کے بلوان سیناپتیوں کے نام سنکر من میں اور بات نہ سمجھئے ہماری طرف کے دو ایک سیناپت پانڈوں سے محبت رکھتے ہیں اگر وے لوگ اُن میں جا بھی ملیں تو بھی میری ہانی نہیں ہے۔

سلہ دُرون اور بھیشم پانڈوں کو بہت چاہتے تھے اور دل سے اُن ہی کی فتح مناتے تھے مگر دھرم بش کوروں کی طرف سے لڑنے کو تیار تھے دُریودھن کے من میں ان ہی کی طرف کا کھٹکا تھا اس سے اس نے دُرون کو حیرانی سے یہ بات سنا دی ہے کہ اگر آپ شتر و کی طرف بھی ہو جاویں تو بھی میری کچھ ہانی نہیں ہو سکتی دُریودھن نے کرُدھ کر ہی دُرونا چاریہ کو دوج اُتم کہا ہے۔

میری فوج میں بھی انیک جوان یدھ بدیا بشارد و تجربہ کار سیناپت اور بے شمار یودھا ہیں میری فوج کا کوئی سیناپت اور یودھا آپ پر پوشیدہ نہیں ہے۔ تو بھی آپ کا خیال دلانے کی غرض سے میں اپنے بہادر سیناپتیوں میں سے چند سرب سریشٹھ پرسدھ یودھاؤں کے نام آپ کو سناتا ہوں سنئیے۔

भवान्भीष्मश्च कर्णश्च कृपश्च समितिञ्जय. ।
अश्वत्थामा विकर्णश्च सौमदत्तिस्तथैवच ॥ ८ ॥

میری فوج میں آپ ہیں۔ بھیشم ہیں۔ کرن ہیں۔ سنگرام وجئی کرپاچاریہ ہیں۔ اشوتھاماں ہیں۔ بکرن ہیں اور سومدت کا پتر بھوری شروا ہے (۸)

अन्ये च बहवः शूरा मदर्थे त्यक्तजीविताः ।
नानाशस्त्रप्रहरणाः सर्वे युद्धविशारदाः ॥ ९ ॥

میرے لیے پرانوں کی پرواہ نہ کرنے والے اور بھی کتنے ہی شوربیر ہیں جو نانا پرکار کے شستر چلاتے ہیں اور سب کے سب ہی یدھ بدیا میں ہوشیار ہیں۔ (۹)

अपर्याप्तं तदस्माकं बलं भीष्माभिरक्षितम् ।
पर्याप्तं त्विदमेतेषां बलं भीमाभिरक्षितम् ॥ १० ॥

اتنا ہونے پر بھی بھیشم دوارا محفوظ ہماری فوج سمرتھ نہیں جان پڑتی اور پانڈو سینا بھیم دوارا رکشت ہونے سے سمرتھ جان پڑتی ہے (۱۰)

گروجی مہاراج آپ یہ نہ سمجھئے کہ میری طرف بھیشم۔ کرن۔ کرپ۔ بکرن بھوری شروا وغیرہ یودھا ہی ہیں یہ تو میں نے مکھیہ مکھیہ یعنے خاص خاص یودھاؤں کے نام شمار کرائے ہیں ان کے علاوہ میری طرف اور بھی شلیہ بھگدت وغیرہ خوفناک کرم کرنے والے انیک یودھا ہیں ان سب نے

ـــــــ

سلہ دروناچاریہ کے خوش کرنے کے لئے دریودھن نے سب سے پہلے درونا چاریہ کا اور اپنے بھائی بکرن کے بجائے ان کے پتر اشوتھاماں کا نام لیا ہے وہ مطلب کی خوشامد ہے۔

میری فتح کے لئے اپنے جیون کی بھی بازی لگا دی ہے میری سینا اور سینا پت پانڈوں کی سینا اور سینا پتیوں سے کسی بات میں کم نہیں ہیں بلکہ کتنی ہی باتوں میں اُن سے زیادہ ہیں۔ سب ہی میری فتح چاہنے والے اور میرے لیے جان دینے کو تیار ہیں۔

اس کے علاوہ میری فوج گیارہ اکشوہنی اور دشمن کی سات اکشوہنی ہے ہماری فوج کے خبر گیراں پردھان سینا پت بھیشم[1] پتامہ ہیں۔ پتامہ بردھ انوبھوی اور نہایت عقلمند ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہماری سینا شترو سینا سے بلوان ہے کیونکہ بھیم سین اگرچہ جوان اور بلوان ہیں مگر لڑائی کی ودیا میں بالکل گنوار ہیں پھر بھی مجھے اگر کچھ کمزوری جان پڑتی ہے تو بھیشم کی طرف سے ہی جان پڑتی ہے کیونکہ وے بوڑھے ہیں سب طرف اپنی نظر نہ رکھ سکیں گے ایسا نہ ہو کہ شترو انھیں دھر دبائیں اور اپنا کھیل چوپٹ ہو جائے اس کے علاوہ بھیشم پانڈوں سے اندرونی محبت بھی رکھتے ہیں اس سے مجھے اندیشہ ہے کہ وے کہیں میری ہی فتح کو نہ کھو دیں۔

अयनेषु च सर्वेषु यथाभागमवस्थिताः ।
भीष्ममेवाभिरक्षन्तु भवन्तः सर्व एव हि ॥ ११ ॥

اس لئے آپ سبھی سینا پت سینا کے علیحدہ علیحدہ حصوں میں اپنے اپنے مورچوں پر ڈٹ کر سب طرف سے بھیشم کی ہی رکھشا کریں۔ (۱۱)

گرو جی مہاراج۔ آپ سارے ہی سینا پت سینا کے کھیت کے چپے چپے

---

[1] بھیشم پتامہ دریودھن اور درونا چاریہ کو باہم گفتگو کرتے ہوئے دیکھ کر تاڑ گئے کہ راجہ کے من میں ہماری طرف سے کھٹکا ہے اس لئے انھوں نے بچار کیا کہ دنیا ہم کو بُرا کہے خواہ بھلا ہم کو دریودھن کے لئے لڑنا اور اپنا شریر چھوڑنا ہی پڑے گا اس سے اب دیر کرنا بے فائدہ ہے۔

حصوں پر جم کر بھیشم پر نظر رکھیں کیونکہ بھیشم بوڑھے ہیں اور وہی پردھان سیناپت ہیں اور ایسا نہ ہو کہ شترو انھیں گھیر لیں یا وہ اپنی فوج کو جان بوجھکر آپ ہی کٹوا دیں۔

دونوں طرف کی فوجیں لڑنے کو تیار ہیں

तस्य संजनयन्हर्षं कुरुवृद्धः पितामहः ।
सिंहनादं विनद्योच्चैः शङ्खं दध्मौ प्रतापवान् ॥ १२ ॥

دریودھن کو خوش کرنے کے لیے کورو بنش کے برِدھ پرتاپی بھیشم پتامہ نے سنگھ کے سمان گرج کر اپنا شنکھ[1] بجا دیا۔ (۱۲)

ततः शङ्खाश्च भेर्यश्च पणवानकगोमुखाः ।
सहसैवाभ्यहन्यन्त स शब्दस्तुमुलोऽभवत् ॥ १३ ॥

تب شنکھ۔ بھیری۔ مردنگ۔ نقارہ رن سنگھا آدِ اینک پرکار کے باجے بجنے لگے اُن کا بھاری کولاہل کاری شبد ہوا (۱۳)

سنجے نے دھرتراشٹر سے کہا کہ ہے راجن بوڑھے پتامہ بھیشم نے اپنے پہلے نتیجے انوسار اچھا نہ ہوتے ہوئے بھی اپنا شنکھ زور و شور سے گرج کر بجا دیا۔ پردھان سیناپت کا شنکھ بجتے ہی دوسری طرف بھی سیناپتیوں کے شنکھ بھیری مردنگ نقارہ وغیرہ لڑائی کے باجے بجنے لگے۔

ततः श्वेतैर्हयैर्युक्ते महति स्यन्दने स्थितौ ।
माधवः पाण्डवश्चैव दिव्यौ शङ्खौ प्रदध्मतुः ॥ १४ ॥

---

[1] جس طرح آج کل بگل لڑائی کے وقت کام میں لایا جاتا ہے پہلے زمانہ میں یعنی اب سے پانچ ہزار برس پہلے کے زمانہ میں بھارت ورش میں یُدھ میں بگلوں کی جگہ شنکھ کام میں لایا جاتا تھا۔

اُس کے بعد سفید گھوڑوں کے رتھ[51] میں بیٹھے ہوئے مادھو[52] اور پانڈو پتر[53] نے بھی اپنے الوکیک سنکھ بجائے (۱۴)

पाञ्चजन्यं हृषीकेशो देवदत्तं धनञ्जयः ।
पौण्ड्रं दध्मौ महाशङ्खं भीमकर्मा वृकोदरः ॥ १५ ॥

ہرشی کیش[54] نے پانچ جنیہ[55] دھننجے[56] نے دیودت اور بھیانک کرم کرنے والے برکودر[58] نے اپنا پونڈر نامی مہا سنکھ بجایا (۱۵)

---

[51] ایک دفعہ کھانڈو بن کو جلا کر ارجن نے اگن دیو کو پرسنّ کیا تھا اُنھوں نے ارجن کو یہ سفید گھوڑوں کا رتھ دیا۔ وہ رتھ الوکیک تھا اُسے شتر و چلا نہیں کر سکتے تھے۔
[52] مادھو کرشن کا نام ہے انھوں نے دھوناک دیت کو مارا تھا۔
[53] پانڈو پتر۔ پانڈو کا پتر یہ شبد ارجن کے لئے استعمال ہوا ہے۔
[54] ہرشی کیش۔ جو اندریوں کا سوامی یعنے انکو اپنے اپنے کرم میں لگانے والا ہو اُسے ہرشی کیش کہتے ہیں۔ جس میں یہ گُن ہوں وہ انتریامی ایشور ہے یہ کرشن کا دوسرا نام ہے۔
[55] پانچ جنیہ۔ یہ کرشن کے سنکھ کا نام تھا انھوں نے ایک بار پانچ جن نامک بلوان دیت کو سمُدر میں مارا تھا اس کے پیٹ سے یہ سنکھ نکلا تھا اس لیے اسکا نام پانچ جنیہ پڑا۔
[56] دھننجے۔ یہ ارجن کا نام ہے ارجن جن جن دیشوں پر چڑھ کر گیا اور وہاں وہاں اُسکی جیت ہوئی اور سب راجاؤں کو شکست دے کر اُن کا دھن جیت لیا اس لئے اسکا نام دھننجے یعنے دھن جیتنے والا پڑا۔
[57] دیودت یہ ارجن کے سنکھ کا نام تھا کیونکہ وہ دیوتاؤں نے ارجن کو دیا تھا۔
[58] برکودر۔ یہ نام بھیم سین کا ہے اس کا ارتھ ہے بیل کے مانند پیٹ والا بھیم سین کا یہ نام اس واسطے رکھا گیا تھا کہ وہ بیل کی طرح بہت سا کھانا پچا سکتا تھا اسی سے وہ بہت بلوان تھا۔

अनन्तविजयं राजा कुन्तीपुत्रो युधिष्ठिरः ।
नकुलः सहदेवश्च सुघोषमणिपुष्पकौ ॥ १६ ॥

کُنتی پتر راجہ یدھشٹر نے انت بجے نکل نے سگھوش اور سہدیو نے منی پُشپک شنکھ بجایا۔ (۱۶)

काश्यश्च परमेष्वासः शिखण्डी च महारथः ।
धृष्टद्युम्नो विराटश्च सात्यकिश्चापराजितः ॥ १७ ॥
द्रुपदो द्रौपदेयाश्च सर्वशः पृथिवीपते ।
सौभद्रश्च महाबाहुः शङ्खान् दध्मुः पृथक् पृथक् ॥ १८ ॥

مہا دُھنردھر کاشی[۲] کے راجہ مہارتھی شکھنڈی[۳] دھرشٹ دمن و براٹ کسی سے بھی ہار نہ کھانے والے ساتیکی راجہ دُرپد دُروپدی کے پانچوں بیٹے اور سبھے پرتھوی ناتھ مہا باہو[۴] ابھمنیو[۵] ان سب نے اپنے اپنے شنکھ بجائے (۱۷-۱۸)

---

[۱] جس وقت یدھ ہونے والا تھا اس وقت یدھشٹر کے ہاتھ میں ایک گانوں یا ایک بیگھہ بھر زمین بھی نہ تھی مگر وسے دھرماتما تھے راج کے سچے مالک تھے انھوں نے سب دیشوں کو جیت کر راجسو یگیہ کیا تھا اسی سے سنجے نے ان کے لئے راجہ شبد کا استعمال کیا تھا اور اندھے راجہ کو یہ دکھلایا کہ وے دھرم راج کے بردان سے پیدا ہوئے یہ کنتی کے پربھاوشالی پتر تھے فتح ان کے نام کے ساتھ ہے راجہ پد کے سچے ادھکاری وہی ہیں اور آخر میں انہی کی جیت ہوگی۔ [۲] کاشی آجکل بنارس کو کہتے ہیں۔ [۳] شکھنڈی جس کے منھ پر موچھ نہو شکھنڈی پچھلے جنم میں ایک راج کنیا تھی اس کی بھیشم پتامہ سے دشمنی ہوگئی تھی اس لئے اپنا عیوض لینے کے واسطے اس کنیا نے راجہ کے گھر میں جنم لیا تھا یہ پنجاب کے راجہ تھے

[۴] مہا باہو جس کی بھجا گھٹنے تک پہونچتی ہوں اسے مہا باہو کہتے ہیں۔

[۵] ابھمنیو شری کرشن بھگوان کا بھانجہ سبھدرا سے پیدا ہوا۔ ارجن کا پتر تھا وہ بڑا بلوان تھا۔ تنہا اکیلا چھ چھ مہارتھیوں سے لڑا تھا۔

स घोषो धार्तराष्ट्राणां हृदयानि व्यदारयत् ।
नभश्च पृथिवीं चैव तुमुलो व्यनुनादयन् ॥ १९ ॥

بڑے بڑے شنکھوں کی اس آواز نے آکاش اور پرتھوی میں گونج کر
دھرتراشٹر کے پتروں کے کلیجے پھاڑ ڈالے (۱۹)

ہے راجہ دھرتراشٹر جب آپکی سینا کے باجے بجکر ختم ہوئے تب پانڈو
کی سینا کی طرف سے سنسار کے ہرتا کرتا بدھاتا سرب ایشور شری کرشن
بھگوان نے اپنا شنکھ بجایا اُس کے بعد ارجن بھیم یدھشٹھر وغیرہ نے اپنے اپنے
شنکھ بجائے۔ آپ کی طرف کے شنکھوں کی آواز سنکر پانڈو سینا تو اسی طرح
کھڑی رہی مگر پانڈو سینا پتیوں کے شنکھوں کی آواز سے آپ کے پتروں کے
ہردے پھٹ گئے اس سے ہے راجن آپ کی سینا کی کمزوری دکھتی ہے۔

ہے راجن جس پانڈو سینا میں دیش بدیش کو جیت کر دھن لانے والے اپنے
یُدھ سے مہا دیو کو خوش کرنے والے اگنی دیو سے ملے ہوئے سفید گھوڑوں
کے رتھ میں بیٹھنے والے شری کرشن کے دوست ارجن ہیں جس فوج میں بھیانک
بھیانک اور تعجب انگیز کام کرنے والے بلوان بھیم سین ہیں جس سینا
میں سیکڑے ردوپی بھیل کے بھوگنے والے دھرم راج کے بردان
سے پیدا ہوئے کُنتی پتر یدھشٹھر ہیں جس سینا میں دس دس ہزار
یودھاؤں سے لڑنے والے شکھنڈی اور راست گفتار نہایت
عقلمند دھرشٹ دمن ہیں جس فوج میں کسی سے کبھی نہ ہارنے والے
ساتکی اور کرشن کے بھانجے سبھدرا اور ارجن کے بیٹے مہابا ہو ابھمنو
ہیں اور سب سے اوپر جس سینا کے رکشک یعنے محافظ خود دھرشی
کیش بھگوان ہیں اور اُنھوں نے ہی پہلے شنکھ کا شری گنیش کیا ہے
بھلا اُس سینا سے۔ ہے راجن تیرے پتروں کی سینا کس طرح فتحیاب ہوگی
آگے کیا ہوا۔ سنئے مہاراج۔

ارجن کا شترو سینا پر نظر ڈالنا

अथ व्यवस्थितान्दृष्ट्वा धार्तराष्ट्रान्कपिध्वजः ।
प्रवृत्ते शस्त्रसम्पाते धनुरुद्यम्य पाण्डवः ॥ २० ॥

ہے پرتھوی ناتھ جب ارجن نے دیکھا کہ کورو سب طرح سے لڑنیکو تیار کھڑے ہیں اور ہتھیار چلایا ہی چاہتے ہیں تب اُسنے اپنا گانڈیو دھنش سنبھالکر شری کرشن سے یہ کہا (۲۰)

अर्जुन उवाच ।

सेनयोरुभयोर्मध्ये रथं स्थापय मेऽच्युत ॥ २१ ॥
यावदेतान्निरीक्षेऽहं योद्धुकामानवस्थितान् ।
कैर्मया सह योद्धव्यमस्मिन् रणसमुद्यमे ॥ २२ ॥
योत्स्यमानानवेक्षेऽहं य एतेऽत्र समागताः ।
धार्तराष्ट्रस्य दुर्बुद्धेर्युद्धे प्रियचिकीर्षवः ॥ २३ ॥

ارجن نے کہا

ہے اچّت (شری کرشن) دونوں سینا کے درمیان میرا رتھ کھڑا کر دو میں اچھی طرح سے دیکھنا چاہتا ہوں کہ کون کون مجھ سے یدّھ کرنا چاہتے ہیں اور کن کن کے ساتھ مجھے یدّھ کرنا اچت یعنے مناسب ہے میں اُنھیں اچھی طرح دیکھنا چاہتا ہوں جو دھرتراشٹر کے کو بدھی پُتر دریودھن کی بھلائی کی خواہش سے یدّھ کرنے کے واسطے اس سمر استھان میں آئے ہیں۔ (۲۱-۲۲-۲۳)

ہے دھرتراشٹر۔ ارجن کرشن سے کہتا ہے کہ ہے انیاشی ہے نربکار آپ میرے رتھ کو اسی استھان میں دونوں سیناؤں کے درمیان کھڑا کیجئے جہاں سے میں اچھی طرح دیکھ سکوں کہ کون کون لڑنے آئے ہیں اور مجھے کن کن سے لڑنا چاہیئے۔

یہ سب دیکھا بھالی کرنے کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ یہ لڑائی سمبندھی سمبندھیوں کی ہے اس میں کوئی بھائی ماما کوئی چاچا کوئی گرو کوئی بھائی ہے اور کوئی متر ہے اگر یہ لڑائی

آپس والوں کی نہ ہوتی تو میں آپ سے ایسا نہ کہتا اور مجھے وہاں چل کر دیکھنا ہی کیا تھا مجھے شترو سے لڑنا ہی تھا مگر یہاں تو بات اور ہی ہے مجھے اُمید نہیں ہے کہ جنہوں نے کم عقل دریودھن کا ساتھ دیا ہے جو دُریودھن کو جتانے کی خواہش سے ہی لڑنے کو آگئے ہیں اور اسمیں دُریودھن کی بھلائی سمجھتے ہیں کہ باہم میل کرا دینگے میں تو صرف لڑنے والوں کو ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں رہی یہ بات کہ وہ استھان کہ جہاں میں آپ سے رتھ لے چلنے کو کہتا ہوں بلا شک بڑے جوکھم کا استھان ہے مگر آپ کے لئے کہیں جوکھم نہیں ہے اور نہ آپ کو کہیں خوف ہے کیونکہ آپ اِناشی ہیں اس بھومنڈل ہی کا کیا ترلوکی میں بھی کوئی آپکا سامنا کرنے والا نہیں ہے ہاں ایک بات اور ہے کہ میں نے داس ہوکر جو سوامی کی طرح آپ کو آگیا دی ہے اس کے لئے آپ مجھے معاف کریں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ اچیت نربکار رہیں کرودھ وغیرہ بکار آپ سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔

सञ्जय उवाच ।

एवमुक्तो हृषीकेशो गुडाकेशेन भारत ।
सेनयोरुभयोर्मध्ये स्थापयित्वा रथोत्तमम् ॥ २४ ॥
भीष्मद्रोणप्रमुखतः सर्वेषां च महीक्षिताम् ।
उवाच पार्थ पश्यैतान्समवेतान्कुरूनिति ॥ २५ ॥

سنجے نے کہا

سے ہے بھارت گڈاکیش[1] کہ ایسا کہنے پر کرشن بھگوان نے اس اُتم رتھ کو دونوں سیناؤں کے بیچ میں کھڑا کرکے بھیشم و درون اور تمام راجاؤں کے سامنے ارجن سے کہا کہ ہے پارتھ ان کوروں کے جمگھٹ کو دیکھ لے (۲۴-۲۵)

---

[1] گڈاکیش جو نیند کا سوامی ہو یا جس نے نیند کو جیت لیا ہو اُسے گڈاکیش کہتے ہیں ارجن نے نیند قابو میں کر رکھی تھی اس لئے اُسے گڈاکیش بھی کہتے تھے۔

سربے شور کرشن ارجن کی سوامی کے سمان آگیا سنکر ذرا بھی ناراض نہ ہوئے کیونکہ وہ تو ہمیشہ سے بھگتوں کے ادھین ہیں انھوں نے جلدی ہی رتھ لیجا کر وہاں کھڑا کر دیا جہاں خود بھیشم درون اور انیک راجہ مہا راجہ موجود تھے انھیں کس کا خوف تھا جو الوکِک رتھ خود اگنی دیو نے ارجن کو دیا تھا جس رتھ کے دھجا پر ہنومان جی براجمان تھے اور جس رتھ میں بیٹھنے والے ترلوک بجئی مہا دہنر دھر ارجن تھے اور جس رتھ کے ہانکنے والے سرب شکتمان کرشن بھگوان تھے اُس رتھ کی چال کو کون روک سکتا تھا۔

جب رتھ بھیشم درون اور دیگر راجاؤں کے سامنے کھڑا ہو گیا تب کرشن بھگوان نے ارجن کے من کو تاڑ کر اس کی ہنسی کر کے کہا۔

ہے شوک موہ میں ہمیشہ ڈوبی رہنے والی ماتا پرتھا کنتی کے پتر تیرے ڈھنگ سے جان پڑتا ہے کہ تجھے شوک اور موہ نے دھر دبایا ہے اب تو لڑنا نہیں چاہتا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تو یہاں کیوں آیا ہے خیر اب آ تو گیا ہے تو دیکھ لے کورو لوگ کس طرح لڑنے کو فراہم ہوئے ہیں۔

अर्जुन ने क्या देखा ?

तत्रापश्यत् स्थितान् पार्थः पितॄनथ पितामहान् ।
आचार्यान्मातुलान्भ्रातॄन्पुत्रान्पौत्रान्सखींस्तथा ॥ २६ ॥
श्वशुरान् सुहृदश्चैव सेनयोरुभयोरपि ।

ارجن نے کیا دیکھا

وہاں ارجن نے چاچا دادا گرو ماما بھائی بندھو پتر پوتر سکھا سسر اور متر ہی دونوں سیناؤں میں دیکھے۔ (۲۶)

کرشن کے یہ کہنے پر کہ ہے ارجن ان کوروں کے جمگھٹ کو دیکھ لے ارجن نے شترو سینا پر نظر دوڑائی تو اسے ہر طرف کھوری شتر وا آدی چاچا بھیشم آدی

دادا شلیہ سکُنی آدِ ماما دریودھن ووشاسن آدِ بھائی اور اشو تھاماں آدِ متر اور بیٹے پوتے وغیرہ دکھائی دیئے اپنی سینا میں بھی اُسے بھائی سالے سسُر بیٹے پوتے آدِ دکھائی دیئے۔

انکو دیکھکر ارجن کی کیا حالت ہوئی

तान्समीक्ष्य स कौन्तेयः सर्वान्बन्धूनवस्थितान् ॥ २७ ॥
कृपया परयाऽऽविष्टो विषीदन्निदमब्रवीत् ।

اُن سب رشتہ داروں کو کھڑے ہوئے دیکھکر ارجن کے دل میں بڑی گھری دیا اُتپن ہوگئی اور وہ رنجیدہ ہوکر یہ کہنے لگا۔ (۲۷)

ارجُن کے نراش بھرے شبد

ارجُن نے کہا

अर्जुन उवाच ।

दृष्ट्वेमं स्वजनं कृष्ण युयुत्सुं समुपस्थितम् ॥ २८ ॥
सीदन्ति मम गात्राणि मुखं च परिशुष्यति ।
वेपथुश्च शरीरे मे रोमहर्षश्च जायते ॥ २९ ॥

ہے کرشن یُدھ کرنے کی اِچھا سے تیار کھڑے ہوئے اِن اپنے بھائی بندوں کو دیکھکر میرے انگ پرتیے انگ یعنے عضو بدن ڈھیلے پڑے جاتے ہیں میرا مُنھ سوکھا جاتا ہے میرا شریر کانپتا ہے اور میرے روم کھڑے ہوگئے ہیں۔
(۲۸-۲۹)

गाण्डीवं स्रंसते हस्तात्त्वक्चैव परिदह्यते ।
न च शक्नोम्यवस्थातुं भ्रमतीव च मे मनः ॥ ३० ॥

گانڈیو[1] دھنش ہاتھ سے گرا پڑتا ہے میرا سارا شریر جلا جاتا ہے مجھ میں کھڑے رہنے کی شکتی نہیں ہے میرا من چکّر کھا رہا ہے۔ (۳۰)

निमित्तानि च पश्यामि विपरीतानि केशव ।
न च श्रेयोऽनुपश्यामि हत्वा स्वजनमाहवे ॥ ३१ ॥

ہے کیشو[2] شگن بھی مجھے بہت بُرے دکھائی دیتے ہیں لڑائی میں اپنے ہی بھائی بندھوں کے مارنے میں مجھے تو کچھ لابھ نہیں دکھتا (۳۱)

न काङ्क्षे विजयं कृष्ण न च राज्यं सुखानि च ।
किं नो राज्येन गोविन्द किं भोगैर्जीवितेन वा ॥ ३२ ॥

مجھے جے کی ضرورت نہیں ہے کرشن مجھے راج کی درکار نہیں مجھے سُکھ بھوگنے کی اِچھا نہیں ہے۔ ہے گوبند[3] راج سکھ بھوگ اور جیون سے کیا لابھ ہوگا (۳۲)

येषामर्थे काङ्क्षितं नो राज्यं भोगाः सुखानि च ।
त इमेऽवस्थिता युद्धे प्राणांस्त्यक्त्वा धनानि च ॥ ३३ ॥

جن کے لیئے ہم راج بھوگ اور سُکھ چاہتے ہیں وے تو دھن اور پرانوں کی بازی لگا کر یہاں مرنے اور مارنے کو کھڑے ہیں۔ (۳۳)

---

[1] گانڈیو۔ گانڈ گانٹھ کو کہتے ہیں اس دھنش میں گانٹھ تھی اس لئے وہ گانڈیو کہلاتا تھا پہلے یہ دھنش پرجاپتی برہما اور برن وغیرہ کے پاس تھا۔

[2] کیشو (ک برہما + ایش رودر) یہ دونوں برہما اور رودر پرلے کے وقت اپادھی بھید کو چھوڑ کر ایک آتم سروپ میں رہتے ہیں تب انھیں کیشو کہتے ہیں جو پانی پر پرتین کرتا ہے اسکو بھی کیشو کہتے ہیں آتم سروپ ہونے سے بھگوان کا نام بھی کیشو پڑ گیا ہے جس کے بال خوب سندر ہوں وہ بھی کیشو کہلاتا ہے۔

[3] گوبند کرشن کا نام ہے وے گو ارتھات اندریوں کے پریرک ہیں اسواسطے گوبند نام ہوا بید انت سوتروں یا آپ نشدون سے جس کو گیان ہو اسے بھی گوبند کہتے ہیں۔

आचार्याः पितरः पुत्रास्तथैव च पितामहाः ।
मातुलाः श्वशुराः पौत्राः श्यालाः सम्बन्धिनस्तथा ॥३४॥

یہ ہمارے گرو، چچا، پتر، دادا، ماموں، سسر، پوتے، سالے اور سمبندھی ہیں (۳۴)

एतान्न हन्तुमिच्छामि घ्नतोऽपि मधुसूदन ।
अपि त्रैलोक्यराज्यस्य हेतोः किं नु महीकृते ॥ ३५ ॥

ہے مدھوسودن یہ چاہے مجھے مار ڈالیں مگر میں تو انھیں تینوں لوک کے راج کے لیے بھی نہیں مارنا چاہتا پھر اس پرتھوی کا راج کیا چیز ہے (۳۵)

निहत्य धार्तराष्ट्रान्नः का प्रीतिः स्याज्जनार्दन ।
पापमेवाश्रयेदस्मान्हत्वैतानाततायिनः ॥ ३६ ॥

ہے جناردن دھرتراشٹر کے پتروں کو مار کر ہمیں کیا سکھ ملے گا۔ ان آتتائیوں کو مارنے سے ہمیں پاپ ہی لگے گا (۳۶)

तस्मान्नार्हा वयं हन्तुं धार्तराष्ट्रान्स्वबान्धवान् ।
स्वजनं हि कथं हत्वा सुखिनः स्याम माधव ॥ ३७ ॥

اس واسطے اپنے بھائی بند دھرتراشٹر کے پتروں کو مارنا ہمیں اُچت نہیں ہے۔ ہے مادھو بھلا اپنے ہی آدمیوں کو مار کر ہم کیسے سکھی ہوں گے۔ (۳۷)

اپنے سمبندھیوں کو دیکھکر ارجن کے دل میں دیا اُمڈ آئی۔ اُسے یہ خیال ہو گیا کہ میرے گرو بھائی بند آدی ہمارے ہاتھ سے مارے جاویں گے اُس وقت وہ شریر کو آتما سمجھکر اور آتما کا اصلی سروپ بھلا کر موہ کے وش میں غوطے کھانے لگا۔

وہ بھیشم و درون اور چچا پوتے سالے سسروں اور دیگر سمبندھیوں کو یدھ کیلئے کمر کسی دیکھکر بیتاب ہو گیا۔ شوک کے مارے اسکا منہ سوکھنے لگا اُس کے سارے بدن میں آگ سی لگ گئی روآں روآں ادھیر و بیقرار ہو گیا کہ اُس کے ہاتھ سے اُسکا گانڈیو دھنش بھی

---

۱۵ جناردن یہ بھی کرشن کا نام ہے سنسار کو برہم روپ سے پیدا کرنے کے باعث یہ نام پڑا جو دُشٹوں کو پریشان کرتا ہو اور مکت دے وہ جناردن کہلاتا ہے۔

گرنے لگا وہ کھڑے رہنے اور اپنا شریر سنبھالنے میں بھی اسمرتھ ہو گیا
اور خوب سوچ بچار کر کرشن سے کہا کہ ہے کرشن غیروں کے
مارنے سے بھی پاپ لگتا ہے تب اپنے ہی آدمیوں کے مارنے سے
سوائے پاپ کے کیا بھلائی ہوگی اپنے ہی بھائی بندوں کے مارنے
سے مجھے اسلوک اور پرلوک دونوں میں کچھ لابھ نظر نہیں آتا اگر یہ مان لیا
جائے کہ پرلوک کی بات تو کون جانتا ہے اس دنیا میں تو ان کے مارنے
سے راج ملے گا سکھ بھوگ پراپت ہوں گے اور فتح ہوگی لیکن ہے کرشن
نہ مجھے فتح کی خواہش ہے نہ سکھ بھوگ اور راج کی جب مجھے کسی چیز کی چاہ ہی
نہیں ہے تب کیوں لڑ کر اپنے ہی آدمیوں کو ماروں اور پاپ کی گٹھری اپنے
سر پر دھروں ہاں منو مہاراج کے اس بچن انوسار اپنے بوڑھے ماں باپ
پتی برتا استری چھوٹے چھوٹے بچوں پتروں کے لیے نہ کرنے لائق سیکڑوں کام کرکے
بھی پالن پوشن کرنا چاہیے میں سب کچھ کرنے کو تیار رہوں مگر جن کے لئے میں یہ
پاپ کرم بھی کروں وے سب تو دھن اور پران کی آشا تیاگ کر لڑنے مرنے
کو اس یدھ کشیتر میں ڈٹ رہے ہیں پھر فرمائیے کس کے لئے پاپ بٹوروں
دیکھئے یہ سبھی تو ہمارے سمبندھی ہیں کوئی گرو ہے کوئی دادا ہے کوئی ماما ہے
کوئی سسر ہے اور کوئی پوتا و سالا ہے اگر یہ کہا جاوے کہ میرے نہ لڑنے
پر بھی تو یہ مجھے مار ہی ڈالیں گے تو بھی ہے کرشن میں تو اپنے ہتھیار نہ چلاؤں گا میں
تو ترلوک کا راج ملتا دیکھ کر بھی انھیں نہ ماروں گا پھر اس پرتھوی کے راج
کے لئے میں انھیں کب مارنے چلا یہ چاہے تو مجھے خوشی سے مار ڈالیں گرو
وغیرہ کے علاوہ دھرتراشٹر کے پتروں کو بھی جو کہ مہا ادھرمی ہیں میں اُن
کو مارنا پسند نہیں کرتا اُن کے مارنے سے بھی بجز پاپ بٹورنے کے کچھ لابھ نہیں
ہے مجھے تو اس یدھ سے انیک پرکار کی ہانیاں اور برائیاں ہی دکھائی
دیتی ہیں۔

یُدھ کی بُرائیوں سے ارجن کو دُکھ

यद्यप्येते न पश्यन्ति लोभोपहतचेतसः ।
कुलक्षयकृतं दोषं मित्रद्रोहे च पातकम् ॥ ३८ ॥
कथं न ज्ञेयमस्माभिः पापादस्मान्निवर्तितुम् ।
कुलक्षयकृतं दोषं प्रपश्यद्भिर्जनार्दन ॥ ३९ ॥

اگرچہ لالچ کی وجہ سے اُنکی عقل ماری گئی ہے انہیں کُل کے ناش اور پاپ و دوستوں سے غداری کرنے میں پاتک دکھائی نہیں دیتا تو بھی ہے جناردن ہمیں تو کُل کے ناش میں برائیاں نظر آتی ہیں تب ہم اس پاپ سے بچنے کا اُپائے کیوں نہ کریں (۳۸-۳۹)

कुलक्षये प्रणश्यन्ति कुलधर्माः सनातनाः ।
धर्मे नष्टे कुलं कृत्स्नमधर्मोऽभिभवत्युत ॥ ४० ॥

کُل کے ناش ہونے سے سناتن کُل دھرم ناش ہو جاتا ہے۔ دھرم کے ناش ہونے سے سارے کُل میں ادھرم چھا جاتا ہے۔ (۴۰)

अधर्माभिभवात्कृष्ण प्रदुष्यन्ति कुलस्त्रियः ।
स्त्रीषु दुष्टासु वार्ष्णेय जायते वर्णसङ्करः ॥ ४१ ॥

ادھرم کے پھیل جانے سے ہے کرشن کُل کی استریاں بھی خراب ہو جاتی ہیں ہے وارشنی[۱] استریوں کے خراب ہو جانے سے برن سنکر[۲] ہو جاتا ہے۔ (۴۱)

---

[۱] کرشن ورشنی کُل میں پیدا ہوئے تھے اس لئے انکا نام وارشنی پڑا جو برہما نند روپ امرت کو برساتا ہے اتھوا جس سے پورن گیان جانا جاتا ہے اُسے وارشنی کہتے ہیں۔

[۲] برن سنکر۔ دُراچاری بدچلن عورتوں کی اولاد کو برن سنکر کہتے ہیں جب نیچ ذات کی استری کا اپنے خاندانی پرش سے سمبندھ یا اونچی ذات کی استری کا نیچ جات کے پرش کے ساتھ سنسرگ ہوتا ہے اور اس سے جو سنتان پیدا ہوتی ہے وہ برن سنکر کہلاتی ہے جب ایسا اونچ نیچ کا سنسرگ ہوتا ہے تب برن یا ذات نہیں رہتی تب گڈمڈ ہو جاتا ہے۔

संकरो नरकायैव कुलघ्नानां कुलस्य च ।
पतन्ति पितरो ह्येषां लुप्तपिण्डोदकक्रियाः ॥ ४२ ॥

سنکر کل کے ناش کرنے والوں اور کل کو نرک میں پہونچاتے ہیں کیونکہ ان کے
پتر پنڈ اور جل نہ ملنے سے نرک میں گر جاتے ہیں۔ (۴۲)

दोषैरेतैः कुलघ्नानां वर्णसंकरकारकैः ।
उत्साद्यन्ते जातिधर्माः कुलधर्माश्च शाश्वताः ॥ ४३ ॥

کل کے ناش کرنے والوں کے ان برن سنکر پھیلانے والے دوشوں سے جات
اور کل کے سناتن دھرم کا ناش ہو جاتا ہے۔ (۴۳)

उत्सन्नकुलधर्माणां मनुष्याणां जनार्दन ।
नरके नियतं वासो भवतीत्यनुशुश्रुम ॥ ४४ ॥

ہے جناردن جن لوگوں کے کل دھرم ناش ہو جاتے ہیں وے ہمیشہ نرک میں پڑے
رہتے ہیں ایسا ہم نے سنا ہے۔ (۴۴)

ہے کرشن دُریودھن وغیرہ کورو بُدھی کی ہانیوں پر ذرا بھی بچار نہیں کرتے لوبھ نے اُنکی بُدھی ہرلی
ہے لوبھ کے مارے اُنھیں بھلائی برائی کا گیان نہیں ہے لوبھ کے مارے اُنہیں اتنا نہیں سوجھتا
کہ کل کے ناش ہونے سے کیا کیا برائیاں پیدا ہونگی مگر ہمیں تو آپکی دیا سے کچھ گیان ہے پھر ہم
جان بوجھ کر پاپ کیوں بٹوریں جنھیں لوبھ ہو وہی پاپ کی گٹھری باندھیں۔
ہے کرشن جب کل کے بڑے بوڑھے مر جاتے ہیں تب کل کے اگنی ہوتر آدی کرم بند
ہو جاتے ہیں گھر میں کوئی دھرم کی راہ پر چلانے والا نہیں رہتا تب بالک اور استریاں
ادھرم سے گھر کر پاپ مارگ پر چلنے لگتی ہیں سر پر کسی کے نہ رہنے سے استریاں
پتی برت دھرم کو بھول کر بھچارنی ہو جاتی ہیں اس وقت استریاں اونچ نیچ
جات اتھوا جات کو جات کا خیال نہ کر کے جس تس پرش کے سنسرگ سے سنتان پیدا
کرتی ہیں تب براہمن کشتری ویشیہ شودر سب ایک ہو جاتے ہیں اس سے وہ برن سنکر سنتان کل
کے ناش کرنے والوں کو اور کل پتروں کو نرک میں لیجا پہونچاتا ہے کیونکہ اس طرح سے

پیدا ہوئے پتروں سے استری کا اصلی خاوند پنڈ جل آدی کا ادھکاری نہیں ہوتا
تب اس کے باپ دادا کس طرح ادھکاری ہو سکتے ہیں ایسی حالت میں اُن پتروں
کو سُرگ سے اُلٹا نرک میں آنا پڑتا ہے برن سنکر پیدا ہونے سے ذات نشٹ
ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی کُل دھرم ناش ہو جاتے ہیں پھر بیچارے پتروں کو
ہمیشہ نرک میں ہی رہنا پڑتا ہے

अहो बत महत्पापं कर्तुं व्यवसिता वयम् ।
यद्राज्यसुखलोभेन हन्तुं स्वजनमुद्यताः ॥ ४५ ॥

ہائے بڑے دکھ کی بات ہے جو راج کے لوبھ سے ہم لوگ بھاری پاپ کرنے
کو تیار ہیں۔ (۴۵)

यदि मामप्रतीकारमशस्त्रं शस्त्रपाणयः ।
धार्तराष्ट्रा रणे हन्युस्तन्मे क्षेमतरं भवेत् ॥ ४६ ॥

دھرتراشٹر کے پتر ہاتھوں میں ہتھیار لیکر مجھے بے سہائی یعنی غیر محفوظ حالت
میں جبکہ میرے ہاتھ میں ہتھیار نہ ہو اور میں انکا مقابلہ بھی نہ کروں مجھے ماردیں تو یہ میں
اس سے اچھا ہوگا۔ (۴۶)

सञ्जय उवाच ।

एवमुक्त्वार्जुनः संख्ये रथोपस्थ उपाविशत् ।
विसृज्य सशरं चापं शोकसंविग्नमानसः ॥ ४७ ॥

یدھ کشیتر میں اس پرکار کی باتیں کہہ کر اور دھنش بان کو ایک طرف پھینک کر
شوک سے دکھی ہو کر ارجن رتھ میں پیچھے کی طرف سرک کر بیٹھ گیا۔ (۴۷)

ہے کرشن اہنسا ہی سب سے بڑا دھرم ہے لوگوں کو راج لوبھ سے مارنا کُل دھرم
ناش کرنا برن سنکر پیدا کرنا اس لوک میں بدنامی اور پرلوک میں نرک کی نشانی
سمجھتا ہوں مجھے تو اس سے کوئی لابھ نہیں جان پڑتا۔

اگر کورو لوگ ان باتوں کو نہ سمجھ کر یدھ کرنا چاہتے ہیں تو کیا میں ہاتھ میں ہتھیار نہ
رکھونگا اور اگر وے لڑنے ہتھیار لیکر مجھ بے ہتھیار کو مارنے آدیں تب میں آتم رکشا

کے لئے بھی انھیں ہتھیار چلانے سے نہ روکونگا ان سب کے ساتھ لڑکر نیک انرتھوں کا تیج پاکر راج حاصل کرنے سے میرا مرنا بہت اچھا ہے ایسا کہہ کر دھنش پھینک کر ارجن رتھ کے پیچھے کی طرف تکیہ کے سہارے بیٹھ گیا۔ اور لڑنے کا ارادہ بالکل چھوڑ دیا۔

دوسرا ادھیائے سانکھیہ یوگ مع منتر

جب دھرتراشٹر نے یہ سنا کہ ارجن کو مارکاٹ پسند نہیں ہے اور وہ یہاں ہتیا کو مہا پاپ سمجھتا ہے ہتیا کر کے راج پانے سے بھیکھ مانگ کر گذارا کرنا کہیں اچھا تصور کرتا ہے تب وہ یہ خیال کرنے لگے کہ اب ارجن لڑے گا تو نہیں اور راج میرے بیٹوں کے ہاتھ میں رہے گا بہت خوش ہوئے اور انھوں نے اس کے آگے کا حال جاننا چاہا تب سنجے کہنے لگے۔

ارجن کی کاترتا اور بھگوان دوارا اس کی نندا

अध्याय २

सञ्जय उवाच ।

तं तथा कृपयाविष्टमश्रुपूर्णाकुलेक्षणम् ।
विषीदन्तमिदं वाक्यमुवाच मधुसूदनः ॥ १ ॥

سنجے نے کہا

اس طرح دیا سے پرچت آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے داس ارجن سے مدھوسودن[1] بھگوان یہ کہنے لگے (۱)

اپنے بھائی بندھ بھیشم دریودھن وغیرہ کو لڑائی کے میدان میں،

---

[1] مدھوسودن کرشن نے مدھو نامی دیت کو مارا تب سے ان کا نام مدھوسودن پڑا۔ سنجے نے اس موقع پر کرشن کے استھان میں مدھوسودن نام لے کر دھرتراشٹر کو یہ دکھایا ہے کہ جن کا مدھو او دیتوں کے ناش کرنے کا سبھاؤ ہے وہ ارجن کو تمھارے پتروں کے ناش ہی کرنے کی صلاح دیں گے کیونکہ ارجن تو پہلے ہی نام سنکر ہی ان کا ناش کریں گے ایسی حالت میں جبکہ کرشن ارجن کے مشیر اور سارتھی ہیں تم کو اپنے پتروں کے لئے جیت کی آشا ہرگز نہ کرنی چاہئے۔

مرنے مارنے کو تیار دیکھ کر ارجن کا ہردے موہ کے مارے دیا سے بھر گیا اور اُن کے ناش ہونے کے خیال سے وہ بہت ہی دُکھی ہوا پھر یہ سمجھ کر کہ میں اپنی آنکھوں سے آگے ہونے والے بھیانک ناس کا اپنے بھائی باندھوں کے مرن کو کیسے دیکھونگا اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور چہرہ پر ایک پرکار کی گھبراہٹ جھلکنے لگی جب کہ ارجن کی ایسی حالت ہو رہی تھی تب سوبھاؤ سے ہی دیتوں کے ناش کرنے والے مدھوسودن بھگوان ارجن سے ترک بترک اور یوکتیوں کے ساتھ یہ کہنے لگے۔

श्रीभगवानुवाच ।

कुतस्त्वा कश्मलमिदं विषमे समुपस्थितम् ।
अनार्यजुष्टमस्वर्ग्यमकीर्तिकरमर्जुन ॥ २ ॥

شری بھگوان نے فرمایا

ہے ارجن اس رن کشیتر میں یہ کایرتا بزدلی تجھ میں کہاں سے آئی اس پرکار لڑائی سے منھ موڑنا آریوں کو نہیں سوہتا اس سے نہ سُرگ ملتا ہے نہ کیرتی پھیلتی ہے۔ (۲)

क्लैब्यं मास्म गमः पार्थ नैतत्त्वय्युपपद्यते ।
क्षुद्रं हृदयदौर्बल्यं त्यक्त्वोत्तिष्ठ परन्तप ॥ ३ ॥

ہے پرتھا پتر ایسے کایر مت بنو یہ کایرتا تمھارے یوگیہ نہیں ہے اے شتر سودن اپنے من کی اس تچھ دربلتا کو تیاگ کر یدھ کے لیے کھڑے ہو جاؤ (۳)

ہے ارجن اپنے بھائی بندوں کو اپنا اور اپنے تئیں رکھشک انکا سمجھ کر تو موہ اور شوک میں ڈوب گیا ہے آنکھوں میں آنسو بھر کر جو کمزوری یا کایرتا تو نے اس وقت دکھائی ہے یہ تجھ میں کہاں سے آئی۔ لڑائی سے منھ موڑنا اناڑیوں نیچوں کو شوبھا دیتا ہے تجھ جیسے شریشٹھ پرش کو یہ نہیں سوہتا کیا تو سمجھتا ہے کہ اس لڑائی میں نہ لڑنے سے میری موکش ہو جائیگی اتھوا مجھے سُرگ مل جاویگا یا میری نیکنامی ہوگی اگر تیرا ایسا خیال ہے۔ تو تو غلطی پر ہے اس کایرتا سے نہ تیری موکش ہوگی نہ سُرگ ملے گا اور نہ تیرا جس ہی پھیلے گا۔ ہے ارجن تو اندر کے بردان سے پیدا ہونے کے کارن جنم سے ہی

ہوں ہے تم نے ایک دفعہ ساکشات مہیش جی سے یدھ کر اپنے کو جگت پرسدھ کیا ہے تیرا پربھاؤ تینوں لوک میں پرگٹ ہے تیرا نام ہی شتر وسودن ہے تو اپنے ہردے کی دُربلتا کو تیاگ اور اپنے نام کے انوروپ کام کر اگر تو موکش، سورگ یا کیرتی ان میں سے کسی ایک کو بھی چاہتا ہے تو پہلے اپنے چھتریوں کے کرتب کو پالن کرنے کے بندھن شوک موہ سے کنارہ کشی کر اور لڑنے کے لئے تیار ہو جا۔

ارجن بھگوان سے شکشا دینے کی پرارتھنا کرتا ہے

अर्जुन उवाच ।

कथं भीष्ममहं संख्ये द्रोणं च मधुसूदन ।
इषुभिः प्रतियोत्स्यामि पूजार्हावरिसूदन ॥ ४ ॥

ارجن کہتا ہے

ہے مدھوسودن بھیشم اور درون میرے پوجیہ ہیں یدھ میں اُن پر بان کیسے چلاؤں۔ (۴)
سبب کرشن میں شوک اور موہ کے کارن یدھ سے منہ نہیں موڑتا میرا ان یدھ سے کنارہ کرنا اس غرض سے ہے کہ اس یدھ میں ہولے ادھرم کے دھرم نہیں دیکھتا بھیشم اور درون ہمارے بڑے اور گرو ہیں آپ ہی کہئے اُن بزرگ لوگوں کا ہمیں خوب سنمان کرنا چاہیئے یا اُن پر بانوں کی برکھا کرنی چاہیئے اُن سے لڑنا اور ان کی برکھا کرنا تو دور رہا میں تو اُن سے من میں بھی دروہ لینے میں ودھ کرنا مہا پاپ سمجھتا ہوں۔

गुरूनहत्वा हि महानुभावान्
श्रेयो भोक्तुं भैक्ष्यमपीह लोके ।
हत्वार्थकामांस्तु गुरूनिहैव
भुञ्जीय भोगान्रुधिरप्रदिग्धान् ॥ ५ ॥

ان مہانو بھاؤ گروؤں کو مارنے سے بجائے بھیک مانگ کر زندگی بسر کرنا اچھا ہے تو بھی اگر مدھ جنوں کو میں مار دوں تو اس لوک میں ہی ان خون سے سنے ہوئے بھوگوں کو بھوگونگا۔

ہے کرشن اگرچہ یہ درجودھن لوبھ کے بس بھوت ہیں لوبھ کے مارے انھوں نے دادا ہم آدھرم
کا کچھ خیال نہیں کیا ہے دھن کے لوبھ سے ہی انھوں نے ہم پیاروں کو ستایا ان کا ساتھ چھوڑ دیا
ہے دھن کے لوبھ سے ہی انھوں نے گورو درون کا ساتھ دیا ہے اگرچہ یہ بڑے ہی پرچیاوت ہیں
بھیشم نے اپنے پتا کے لئے اپنا ما سارا سکھ چھوڑ دیا اور کام دیو کو جیت کر برہمچریہ دھرم
پالن کیا ہے درون اچاریہ بڑے پسدھ ہیں اور بدھیمان ہیں ان میں سب طرح کے گنوں سے پرپورن
ان کا یہ ذرا سا دوش کچھ بھی نہیں ہے اور ان کے ذرا سے دوشوں کے کارن مجھ کو ان سے لڑنا ہرگز
پسند نہیں ہے ان کے مار ڈالنے سے اگر میں جیت گیا تو مجھے راج دھن اور سکھ بھوگ ضرور ملے گا مگر
اس طرح راج اور سکھ بھوگوں کے حاصل کرنے سے میری اس لوک میں نندا ہوگی اور پرلوک میں
دکھ ملے گا ایسے نردوش کے مارنے سے تھوڑے دن رہنے والے راج اور سکھ بھوگنے سے کیا فائدہ۔

न चैतद्विद्मः कतरन्नो गरीयो
यद्वा जयेम यदि वा नो जयेयुः ।
यानेव हत्वा न जिजीविषाम-
स्तेऽवस्थिताः प्रमुखे धार्तराष्ट्राः ॥ ६ ॥

ہے کرشن میں نہیں جانتا کہ بھیکھ مانگ کر گذر کرنا یا یدھ کرنا ان میں سے کون ہمارے لیئے
اچھا ہے میں یہ بھی نہیں جانتا کہ ہم کوروں کو فتح کریں گے یا وے ہمیں جیتیں گے جنھیں مار کر ہم
زندہ رہنا نہیں چاہتے وے کوروہی ہمارے مقابلہ کو کھڑے ہوئے ہیں۔ (۶)
ہے کرشن میں جانتا ہوں کہ چھتریوں کے لئے بھیکھ مانگ کر وقت کاٹنا انچت اور یدھ کرنا
اُچت ہے پرنتو اس وقت پر میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آتا کہ دوسروں کو مار کر بھیکھ مانگنا
اچھا ہے یا اپنے چھتری دھرم انسار دشمنوں سے لڑنا اگر اپنے دھرم کے انسار میں لڑنے
کو ہی اچھا سمجھ لوں تو بھی صاف نہیں معلوم ہوتا کہ کون فتحیاب ہوگا مان لیجیے کہ وے ہی
جیتیں گے اور ہم یدھ میں مارے نہ گئے تو ہمیں آخر میں بھیکھ مانگ کر گذر کرنی ہوگی اگر
بر تقدیر آپ کی کرپا سے ہم ہی جیت گئے تو کیا ہوگا ایسی جیت کو بھی ہم اپنی ہار ہی سمجھیں گے
کیونکہ جنھیں مار کر ہم جینا نہیں چاہتے وے ہی تو ہم سے یدھ کرنے کو کھڑے ہیں۔

कार्पण्यदोषोपहतस्वभावःपृच्छामि त्वां धर्मसंमूढचेताः ।
यच्छ्रेयः स्यान्निश्चितं ब्रूहि तन्मे शिष्यस्तेऽहं शाधि मां
त्वां प्रपन्नम् ॥ ७ ॥

اگیان سے میری بدھ ماری گئی ہے کیا میرا دھرم ہے اس بارے میں مجھے سندیہ ہو رہا ہے اس لئے جو دھرم ہو اور ایسے وقت پر جو زیبا ہو وہ کرنے کی اچھا ہے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جو بالکل ٹھیک ہو جس سے میری بھلائی ہو وہی مجھے بتلائیے میں آپ کا شاگرد ہوں آپ کی شرن آیا ہوں مجھے اپدیش دیجئے۔

ہے کرشن اگرچہ میں سب دھرم و کرم جانتا ہوں تو بھی ابھی تک تتو گیان نہ جاننے سے اگیانی ہی ہوں اس اگیان کی وجہ سے ہی شوک سے میرے تن میں کھینچ دروناچاریہ میں میری شانتی ہوگئی ہے ان کے مرن کا خیال آنے سے مجھے دکھ ہوتا ہے اسی سے میرا چھتری سوبھاؤ اس وقت نشٹ ہو گیا ہے۔

دھرم کیا ہے ادھرم کیا ہے یہ میری سمجھ میں نہیں آتا بھیشم دروناچاریہ کو مارنا یا انکا پالن پوشن کرنا راج کرکے پرتھوی پالن کرنا اتھوا بن باس کر کے بھکشا مانگنا ان میں سے کونسا دھرم کا ہے یہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔

ہے کرشن آپ بزرگ ہیں آپ گیانی ہیں میں تو آپکا شسیہ ہوں آپ کی شرن آیا ہوں آپکا خاص بھگت ہوں اس لئے دیا کر کے مجھے ایسا راستہ بتلائیے جس سے مجھے ہمیشہ سکھ ہو اور میرا شوک دور ہو۔

नहि प्रपश्यामि ममापनुद्याद्
यच्छोकमुच्छोषणमिन्द्रियाणाम् ।
अवाप्य भूमावसपत्नमृद्धं
राज्यं सुराणामपि चाधिपत्यम् ॥ ८ ॥

اگر میں شترو دشمن رہت دھن دھان سے پورن ساری پرتھوی کا اکیلا راجہ ہو جاؤں اتھوا سورگ کا راجہ اندر ہی بن جاؤں تو بھی مجھے نہیں دکھتا کہ میری اندریوں کا جلانیوالا شوک دور ہو جائیگا۔

ہے کرشن شوک سے ... زبان جلی جاتی ہیں یہ شوک مجھے بہت دکھ
دے رہا ہے اگر آپ کہیں کہ اتنا چھوڑ کر یدھ کیوں نہیں کرتے جس سے راج
اور سب طرح سے سکھ اور بھوگ ملیں کیونکہ راج ہاتھ میں آنے پر تم کو شوک
نہ رہے گا لیکن ہے کرشن اگر مجھے ساری دُنیا کا راج مل جاوے اور پرتھوی
پر میرا مقابلہ کرنے والا کوئی نہ رہے اور دھن دھان وغیرہ پدارتھوں کی
کمی نہ رہے سرگ کا راج بھی میرے ہاتھ میں آجاوے اِندر اور دیوتاؤں پر
بھی حکمرانی کرنے لگوں تو بھی مجھے اُمید نہیں کہ اتنا کچھ ہونے پر بھی میرا
شوک دور ہو۔

ہے کرشن! شوک اور پرلوک ... دکھ بھوگ مجھے ہمیشہ رہنے والے نہیں جان پڑتے
... دن آنے سے مجھے الگ ہونا پڑے گا جب تک بھوگ نہیں ملتے تب تک منشیہ
ان کے پانے کے لئے شوک کرتا رہتا ہے اور جب اُن کی خواہش پوری ہو جاتی ہے۔
تب اُن کے ناش ہو جانے کے کھٹکے سے رنج بنا رہتا ہے اور جب وے ناش ہو جاتے ہیں
تب اُن کی جدائی سے شوک ہوتا ہے اِس دنیا اور سُرگ کے پدارتھ انتیہ یعنی ہمیشہ قائم
رہنے والے نہیں ہیں ناشوان ہیں اس لئے اُن سے ہمیشہ شوک ہی ہوتا ہے خیال فرمایئے
کہ اس لڑائی میں ہماری ہی جیت ہو اور ہم ساری پرتھوی کے راجہ ہو جاویں تو کیا
ہمارا یہ راج ہمیشہ بنا رہے گا اگر نہ بنا رہا تو پھر ایسے راج کے لئے لڑنے سے کیا فائدہ
جو ہمارا ہو کر بھی ہمارے پاس نہ رہے گا اور آخر میں شوک پیدا کرے گا۔

सञ्जय उवाच ।

एवमुक्त्वा हृषीकेशं गुडाकेशः परंतप ।
न योत्स्य इति गोविन्दमुक्त्वा तूष्णीं बभूव ह ॥ ९ ॥

سنجے نے کہا

ہے دھرتراشٹر دشمنوں کو دُکھ دینے والا نیند کو جیتنے والا ارجن گووند سے
ایسا کہہ کر کہ میں یدھ نہیں کرونگا چپ ہو گیا (۹)

तमुवाच हृषीकेशः प्रहसन्निव भारत ।
सेनयोरुभयोर्मध्ये विषीदन्तमिदं वचः ॥ १० ॥

ہے بھارت دونوں سیناؤں کے بیچ میں دکھی ارجن سے بھگوان کرشن نے ہنستے ہوئے یہ کہا۔ (۱۰)

صرف آتم گیان ہی سے دکھ ناش ہوتا ہے

گرو۔ دادا۔ چاچا۔ بھائی۔ متر۔ سالے۔ سسر۔ اور بہت سے سمبندھیوں کو دیکھکر ارجن کے من میں موہ پیدا ہو گیا اُس نے خیال کیا کہ میں انکا ہوں اور یہ میرے ہیں ہائے ان سب سے مجھے الگ ہونا پڑے گا جب تک ارجن پر شوک اور موہ نے اپنی چھاپ نہیں جمائی تھی وہ اپنے چھتری دھرم انسار لڑنے کو تیار تھا لیکن جبکہ موہ اور شوک نے اسپر قبضہ کر لیا تو وہ لڑنے سے انکار کر گیا اس سمے اپنا چھتری دھرم تیاگ کر بھکشا مانگ کر زندگی بسر کرنا اچھا جانا بلکہ شوک و موہ کے پھندے میں پھنس کر اس بات پر ذرا بھی بچار نہ کیا کہ خیرات مانگ کر جیون نرواہ کرنا براہمن ذات کا دھرم ہے چھتری کا دھرم لڑکر زندگی بِتانا ہے شُرتی سمرتی کی آگیا انسار اپنا دھرم تیاگ کر دوسرے کا دھرم گرہن کرنا اچھا نہیں ہے۔

ارجن کی طرح بہت سے آدمی جبکہ انکی عقل شوک اور موہ سے ماری جاتی ہے اپنا اصلی دھرم تیاگ کر ایسے دھرم پر چلنے کیلئے اُتارو ہو جاتے ہیں جو ان کے لئے دھرم شاستر نیشیدھ ہے بہت سے آدمی ایسے ہیں جو اپنے دھرم میں لگے تو رہتے ہیں مگر انکے ہر ایک بچار ہر ایک کام ہر ایک بات میں اہم بھاو پایا جاتا ہے یعنے میں یہ کام کرتا ہوں اسکے علاوہ وے اپنے ہر ایک کام کے واسطے عوض کی خواہش رکھتے ہیں اس طرح کے بچاروں سے وے دھرم آدھرم کی گٹھری باندھتے ہیں اور دھرم آدھرم کے جمع ہونے سے انھیں بار مبار بُری بھلی یونیوں میں جنم لینا پڑتا ہے اور سکھ دکھ بھوگنے پڑتے ہیں اُن کا سنسار بندھن سے کبھی پیچھا نہیں چھوٹتا یہ میرا ہے میں اُس کا ہوں

اِس کے کرنے سے پاپ ہوگا اُس کے کرنے سے دھرم ہوگا ایسے بچار دل سے شوک
اور موہ پیدا ہوتا ہے شوک اور موہ ہی سنسار کے کارن ہیں ان دونوں کے
ناش ہو جانے سے سنسار روپی سمدر سے پار ہوتا ہے اور جنم مرن آدی دکھوں سے
نجات ملتی ہے مگر شوک و موہ کا ناش کرموں کے تیاگنے اور آتم گیان ہونے سے ہی
ہو سکتا ہے اس لیئے بھگوان سارے سنسار کے ادھار کے لیئے ارجن کو دوسرے
ادھیائے کے ۱۱ اشلوک سے آتم گیان کا اپدیش دیتے ہیں۔

گیان اور کرموں کا سنجوگ ہونا چاہیئے

کچھ لوگوں کا مت اس کے خلاف ہے وے کہتے ہیں کہ اگر سب کرم پہلے سے ہی
تیاگ دیئے جائیں تو کیول آتم گیان نشٹھا سے ہی موکش نہیں ہو سکتی تب کس سے
موکش ہو سکتی ہے؟ ضرور ہی موکش گیان اور کرموں کے سنجوگ سے ہو سکتی ہے شرتی
سمرتیوں میں جو اگنی ہوتر وغیرہ کی آگیا ہے وہ اچت ہے اس مت کے پختہ
کرنے کو وے گیتا کے دوسرے ادھیائے کا ۳۳ و ۴۷ اور چوتھے ادھیائے کا
۱۵ اشلوک بطور پرمان کے پیش کرتے ہیں۔

ہے ارجن اگر تو اس موقع پر بھی اپنے چھتری دھرم انسار لڑائی نہ کریگا تو تیرا دھرم
نشٹ ہو جائیگا کیرتی جاتی رہیگی اور تجھے پاپ لگیگا۔ ادھیائے ۲۔ اشلوک ۳۳۔

ہے ارجن کرم ہی میں تیرا ادھکار ہے پھل میں ہرگز ادھکار نہیں جو کرم تو کرے اس
کے ہیتو یا اس کے پھل کا بھوگنے والا مت ہو تم نے کہا کہ میں یدھ نہیں کروں گا
ایسے اکرم میں تیری نشٹھا نہ ہو۔ ادھیائے ۲۔ اشلوک ۴۷۔

پہلے راجہ جنک آدی موکش چاہنے والوں نے بھی اوپر بیان کی ہوئی تمام باتیں
سمجھکر کرم کیا تھا اس سے اب تم بھی وہی کرم کرو جو پوروج پرشوں نے پہلے کیا
تھا ادھیائے ۴۔ اشلوک ۱۵۔

یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہیئے کہ وید میں لکھی ہوئی کرم پدھتی پر چلنے سے یا وید کی آگیا انسار

[illegible] کرنے سے بہ رکھی ہوتی ہے اور وہ دوسرے مت کے [illegible] سے بھگوان نے
ہیں کہ [illegible] ان کا [illegible] دھرم سے [illegible] سے گرو [illegible] وغیرہ
[illegible] ہوتی ہے یہ خوفناک کرم ہے تو بھی اس سے پاپ نہیں لگتا اپنے ذاتی
دھرم تیاگنے کے بارے میں بھگوان نے اور بھی کہا ہے اپنا دھرم اور کیرتی
تیاگنے سے تجھے پاپ لگے گا۔ ادھیائے ۲۔ اشلوک ۳۳۔

اِن سب باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ اگرچہ دیدک آگیا انسار کرم کرنے سے
جیووں پر بے رحمی ہوتی ہے تو بھی اُن کے کرنے سے پاپ نہیں لگتا۔

سانکھیہ اور یوگ میں بھید

گیان اور کرموں کے سنجوگ سے ضروری موکش ہوتی ہے یہ پرش ٹھیک نہیں
ہے بھگوان نے گیان نشٹھا اور کرم نشٹھا کو الگ الگ مانا ہے کیونکہ ان دونوں کی
بنیاد علیحدہ علیحدہ اصولوں پر قائم ہے بھگوان نے اِس دوسری ادھیائے کے
۱۱۔ اشلوک سے ۳۰۔ اشلوک تک جو آتما کا واستوک سروپ پرتن کیا ہے اُسے
سانکھیہ کہتے ہیں اُسکے انش پر بچار کرنے سے یہ وشواس ہوتا ہے کہ آتما میں جنم وغیرہ
تبدیلیاں نہ ہونے سے آتما کسی کام کا کرتا نہیں ہے اسے سانکھیہ نشٹھا کہتے
ہیں اور جو لوگ اِس مت پر چلتے ہیں اُنھیں سانکھیہ کہتے ہیں

یوگ میں اِس خیال کے اُٹھنے سے پہلے کہ آتما جنم مرن وغیرہ بکاروں سے رہت
ہونے کے کارن کسی کرم کا کرتا نہیں ہے کرم کرنے ہوتے ہیں اور کرموں کو موکش کا ذریعہ
سمجھا جاتا ہے آتما شریر سے الگ ہے وہی کرم کرنے والا اور بھوگنے والا ہے یہ
سمجھکر دھرم ادھرم کا گیان رکھنا ہوتا ہے یہی یوگ بدھی ہے جو اس مت پر چل کر
کرم کرتے ہیں وے یوگی ہیں۔

اس مت کے اُنسار بھگوان نے اسی ادھیائے کے ۳۹۔ اشلوک اور تیسری
ادھیائے کے ۳۔ اشلوک میں کہا ہے۔

یہ میں نے تجھے اُتّم گیان بتایا اب کرم یوگ کو سُن جس سے گیان پراپت ہو کر تیرے کرم بندھن چھوٹ جائیں گے ادھیاے ۲۔ اشلوک ۳۹۔

ہے ارجن میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اس جگت میں دو پرکار کے راستے ہیں سانکھیہ والوں کو گیان یوگ اور یوگیوں کے لیے کرم یوگ۔ ادھیاے ۳۔ اشلوک ۳۔

تات پریہ (مطلب) یہ ہے کہ بھگوان نے ایک ہی آدمی میں ایک ہی وقت گیان اور کرم کے سنجوگ کو ناممکن دیکھ کر سانکھیہ اور یوگ کے سمبندھ میں دو راستے بتائے ہیں جن میں سے ایک کی بنیاد تو اسی پر ہے کہ آتما اکرتا (کرنے والا) ہے اور دوسرے کی بنیاد اسی پر ہے کہ آتما کرتا ہے اور وہ بہت سے اس سے پرکٹ ہے کہ یہ کریا اتنا کرم کرنا اُسے اُچت ہے جس کے من میں اِچھا ہے اور جس کو آتما کے سروپ کا گیان نہیں ہے۔

لیکن جو خواہش نہیں رکھتا اور صرف اُتّم یوگ کی طرف جاتا ہے اُسے کرموں کے کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر یہ مان لیا جائے کہ بھگوان کا مطلب ایک ہی وقت میں گیان اور کرم کے سنجوگ سے ہے تو دو پرکار کے علیحدہ علیحدہ لوگوں کے لیے اُن کا دو راستہ بتانا اُچت نہ ہوگا۔

گیان اور کرم کا سنجوگ اُتّر بھاگ کے برخلاف ہے

ایک ہی وقت ایک ہی آدمی کو گیان یوگ اور کرم یوگ پر چلنا ناممکن ہے اگر بھگوان ایسا اپدیش دیتے تو ارجن بھگوان سے تیسرے ادھیاے کے پرتھم اشلوک میں یہ پرشن نہ کرتا۔

ہے کرشن اگر آپ کرم یوگ سے گیان یوگ کو اچھا سمجھتے ہیں تو مجھے آپ اِس بھیانک (خوفناک) کام میں کیوں لگاتے ہیں۔

اگر گیان اور کرم کا سنجوگ سب کے لیے ہوتا تو وہ ارجن کے واسطے بھی ہوتا اگر یہ بات ہوتی تو ارجن دو میں سے صرف ایک کے بتانے میں نہ پوچھتا۔

ہے کرشن آپ کرموں کے چھوڑنے کو اچھا کہتے ہیں پھر کرموں کے کرنے کو اچھا کہتے ہیں نشچے کر کے بتائیے کہ ان دونوں میں سے کون اچھا ہے۔

اگر کوئی وید کسی آدمی کو پت سے اپنی گرمی کی شانت کے لیے ایسی دوا تجویز کرے جس میں ایک شیریں اور دوسری سیتل شامل ہوں تو اس وقت ایسا سوال نہیں ہو سکتا کہ ان دونوں چیزوں میں سے صرف کسی ایک ہی چیز سے گرمی شانت ہو سکتی ہے۔

اگر یوں کہیں کہ ارجن نے بھگوان کے اپدیشوں کو بھلی بھانت نہ سمجھ سکنے کے کارن ایسا سوال کیا تو اس حالت میں بھگوان کو ارجن کے سوال کے موافق یہ جواب دینا چاہیئے تھا۔

میرا مطلب گیان اور کرم کے سنجوگ سے تھا تجھے کیوں بھرم ہو گیا ہے مگر بھگوان نے ایسا اتر نہ دے کر یہ جواب دیا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اس جگت میں دو پرکار کی راہیں ہیں سانکھیہ والوں کو گیان یوگ کی اور یوگیوں کے لئے کرم یوگ کی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بھگوان کا مطلب گیان اور کرم کے سنجوگ سے نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو وے دو پرکار کے منشیوں کو دو راہیں (راستہ) نہ بتاتے۔

اگر یہ کہیں کہ گیان کا سنجوگ صرف ایسے کرموں سے ہو سکتا ہے جنکی سمرتیوں میں آگیا ہے یعنے ایک ہی شخص گیان یوگ اور کرم یوگ دونوں کا ایک ہی وقت میں سادھن کر سکتا ہے مگر گیان یوگ کے ساتھ ان ہی کرموں کو کر سکتا ہے جنھیں دھرم شاستر نے کرنا اچت بتلایا ہے ایسی حالت میں بھگوان سانکھیہ لوگوں کو گیان یوگ اور یوگیوں کو کرم یوگ کی دو الگ الگ راہیں نہ بتلاتے اگر بھگوان کا منشا یہ ہی ہوتا کہ ارجن گیان یوگ بھی سادھن کرے اور دھرم شاستر کی آگیا انسار اپنے چھتری دھرم کے کام بھی کرے تو ارجن تیسرے ادھیائے کے شروع میں ایسا سوال نہ کرتا کہ مجھے آپ اس بھیانک کام میں کیوں لگاتے ہیں کیونکہ وہ خود جانتا تھا کہ چھتریوں کا کام دھرم شاستر انسار لڑنا ہے ان سب دلیلوں سے ثابت ہو گیا کہ گیان کے ساتھ

ایسے کرموں کا سنجوگ نہیں ہو سکتا جن کی کہ دھرم شاستر میں آگیا ہے یعنے ایک ہی
آدمی ایک ہی وقت میں گیان یوگ اور کرم یوگ دونوں کا سادھن نہیں کر سکتا بلکہ
گیان نشٹھا کے ساتھ اُن کرموں کو بھی نہیں کر سکتا جن کی دھرم شاستر میں آگیا ہے۔
ایک ہی وقت میں ایک آدمی گیان یوگ کا سادھن کر سکتا ہے تو اُسی سمے میں دوسرا
کرم یوگ کا۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی پہلے کرم یوگ کا سادھن کرے اور
جب اُسے اِس یوگ میں سدھی مل جاوے اور اُس کا انتہ کرن شُدھ ہو جاوے تو دوسرے
وقت اس کے بعد گیان یوگ کا سادھن کر سکتا ہے اصل تتو گیان یوگ ہی ہے
اِس سے موکش ملتی ہے مگر بغیر کرم یوگ کے گیان یوگ کا سادھن نہیں ہو سکتا
کیونکہ پہلے کرم یوگ سے جب انتہ کرن شُدھ ہو جاتا ہے تب منشیہ گیان یوگ
کے لایق ہوتا ہے۔ اسے اُسی طرح سمجھ لیجیے کہ جبتک ودیارتھی میٹریکولیشن
امتحان میں پاس نہیں ہوتا ایف۔ اے۔ ڈی۔ اے پڑھنے لایق نہیں ہوتا۔

پرتیکش سنجوگ کے کچھ اُداہرن

اگر کوئی شخص جو اگیانتا سے سنساری موہ جال یا خراب سبھاؤ کے کارن پہلے برے کرموں
میں لگا رہے اور پھر یگیہ کرم دان تپ وغیرہ سے اپنے انتہ کرن کو شدھ کر کے اس
دھروست پر پہونچ جاوے اور خیال کرے کہ یہ سب ایک پورن برہم ہے میں کچھ نہیں
کرتا اس اوستھا کے پراپت ہونے پر اگر وہ دوسروں کو اُداہرن دکھانے کو کرم کرتا رہے تو
کرم اور اُن کے پھل اُسے اپنی طرف نہ کھینچ سکیں گے جو دھروست کو جان جاتا ہے
وہ ایسا خیال نہیں کرتا میں کام کرتا ہوں اور وہ نہ پھلوں کی اِچھا کرتا ہے ایسی حالت
میں کرم منشیہ کو سنسار بندھن میں نہیں باندھ سکتے دوسرا اُداہرن لیجیے۔ مان لو کہ
کبھی آدمی سورگ یا دوسری چیزوں کے پراپت کرنے کی آرزو سے اگنی ہوتر آدمی
یگیہ کرم کرتا ہے تو ایسے کرم کو کامیہ کرم کہتے ہیں جبکہ یگیہ آدھا پورا ہو اُس وقت
کرنے والے کے من میں سورگ وغیرہ کی خواہش نہ رہے لیکن وہ اپنا یگیہ آدمی

طریقہ سے بغیر کسی اِچھا کے کرتا رہے تو اسے کامیہ کرم نہیں کہتے ایسی حالت میں کرم کرتا ہوا بھی منشیہ کرم بندھنوں میں نہیں بندھتا کیونکہ بھگوان نے کہا ہے۔
جو کرم یوگی ہے جس کا چت بالکل شُدھ ہے جس نے اپنی اندریوں کو جیت لیا ہے جو اپنی آتما کو تمام پرانیوں کی آتما سے علیحدہ نہیں مانتا وہ کرم کرتا ہوا بھی کرم بندھنوں سے الگ رہتا ہے ادھیائے ۵۔ اشلوک ۷۔
آتما نہ کرم کرتا ہے اور نہ کرم پھل میں لپت ہوتا ہے ادھیائے ۱۳۔ اشلوک ۳۲۔
بھگوان نے گیتا کے ۳ و ۴ ادھیائے میں نیچے لکھے ہوئے بچن کہے ہیں۔
ہے ارجن موکش چاہنے والوں نے پہلے بھی کرم کئے اسلئے تم بھی کرم کرو ادھیائے ۴ اشلوک ۱۵۔
جنک وغیرہ گیانی یوگ کرم کرتے کرتے ہی پرم پد پا گئے اس لئے تجھے بھی سنسار کی بھلائی پر نظر رکھ کر کام کرنا چاہیئے ادھیائے ۳۔ اشلوک ۲۰۔
بھگوان کے اوپر کہے ہوئے بچنوں سے ہم دو ارتھ نکالتے ہیں (۱) مان لو کہ جنک وغیرہ موکش چاہنے والے دھرم دستِ کو جان کر بھی کرم میں لگے رہے انھوں نے کرم اس غرض سے کئے کہ لوگ ہمیں دیکھکر کرم کرتے رہیں اور بھٹکتے بھٹکتے اولٹے راستہ نہ چلے جاویں۔ جس وقت وے لوگ کرم کرتے تھے اور اُنھیں اس بات کا نشچے تھا کہ اندریاں ہی وشیوں میں لگی ہوئی ہیں آتما کا اُن سے کچھ بھی سروکار نہیں ہے کیونکہ بھگوان نے کہا ہے جو شخص ستو آدِ گن اور اُن کے کرموں کے بھاگ کو جانتا ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ ستو آدِ گن خود کام کر رہے ہیں اور اس لئے وہ اُنمیں آسکت نہیں ہوتا۔ ادھیائے ۳۔ اشلوک ۲۸۔
پہلے موکش چاہنے والے کرم کرتے تھے مگر انھیں گنوں دوارا کیا ہوا سمجھتے تھے آتما سے اُن کا کچھ سمبندھ نہ سمجھتے تھے اور اِسی سے کرموں میں آسکت نہ ہوتے تھے پس اسطرح کرم کرنے سے کیول (صرف) گیان کے ذریعہ وے موکش پد پا گئے۔
اگرچہ وے کرموں کے تیاگ کی اوستھا کو پہونچ گئے تھے مگر انھوں نے بدھی سہت

کرم تیاگ کے بغیر بھی مکت پائی۔

(۲) اگر ہم یہ مان لیں کہ جنک وغیرہ پہلے موکش چاہنے والے دھرم ست کو نہ جانتے تھے تب مذکورہ بالا بچنوں کو یوں سمجھنا چاہئے کہ وے یوگ کرم کرتے تھے مگر انھیں ایشور کو ارپن کر دیتے تھے اسی سے انکا انتہ کرن شُدّھ ہو گیا اتھوا اُن کے ہردے میں ستّ گیان کا اودے ہو گیا اسی کے سمبندھ میں بھگوان نے کہا ہے۔

شریر سے من سے اور کیول اندریوں سے یوگی لوگ کرم پھل کی اچھا چھوڑ کر آتما کی شدھی کے لئے کرم کرتے ہیں۔ ادھیائے ۵ اشلوک ۱۱۔

جس انتریامی پرماتما سے بھوتوں کی پرورتی ہوتی ہے۔ یعنے جس کی ستّا سے سب جگت چیشٹا کرتا ہے جس سے یہ جگت بیاپت ہو رہا ہے اس سے پرماتما کو جو اپنے اُچت کرموں سے پوجتا ہے اُسے سِدّھی ملتی ہے۔ ادھیائے ۱۸۔ اشلوک ۴۶۔

سِدّھی کو پاکر منشیہ کسی طرح برہم کے پاس پہونچ جاتا ہے تو مجھ سے سن ادھیائے اشلوک ۵۰۔

ان سب بحث مباحثہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ کرم صرف انتہ کرن کی شُدھی کے لئے کئے جاتے ہیں انتہ کرن کے شُدّھ ہو جانے سے منشیہ کے ہردے میں گیان کا اودے ہوتا ہے اور صرف گیان سے ہی منشیہ کو موکش ملتی ہے گیان اور کرموں کے سنجوگ سے موکش نہیں ملتی یہی ساری گیتا کا سار ہے یہی گیتا کا اپدیش ہے جو آگے کے ادھیایوں میں اُلٹ پلٹ کر سمجھایا جائے گا۔

آتما اناشی ہے

شوک کے مہاسمُدر میں ڈوبتے ہوئے اپنے کرتبیہ کرم سے پیچھے ہٹتے ہوئے ارجن کو ٹھیک راستہ پر لانے اور اُسکا اودھار کرنے کی غرض سے بھگوان نے اُس کی بھلائی کے لئے آتم گیان سے بڑھکر اور اُپائے نہ دیکھ کر اسے نیچے لکھے ہوئے شبدوں میں آتم گیان کا اُپدیش دینا شروع کیا۔

श्रीभगवानुवाच ।

अशोच्यानन्वशोचस्त्वं प्रज्ञावादांश्च भाषसे ।
गतासूनगतासूंश्च नानुशोचन्ति पण्डिताः ॥ ११ ॥

شری بھگوان نے کہا

تم تو ایسے لوگوں کی چنتا کرتے ہو جنکی چنتا نہیں کرنی چاہیئے اور پنڈتوں کی سی
باتیں چھانٹتے ہو لیکن پنڈت لوگ جیتے ہوئے اور مرے ہوئے کیلئے شوک نہیں کرتے۔ ۱۱۔

ہے ارجن جن بھیشم و درون کا آچرن ہمیشہ شدھ ہے جو دراصل سو بھاو سے ہی
امر ابناشی نتیہ سدا زندہ رہنے والے اور اننت کال تک قائم رہنے والے ہیں اُن کے
لئے تو برتھا شوک کرتا ہے یہ کہہ کر کہ میں ان کی مرتیو کا کارن ہوں اُنکے نہ رہنے پر اُن کے
بغیر مجھے راج اور سکھ بھوگوں سے کیا لابھ۔ تو اُن کے لیے شوک کرتا ہے اور ساتھ ہی پنڈتوں
کی سی بھی چوڑی باتیں بھی بناتا ہے اُن باتوں سے یہی جان پڑتا ہے کہ دراصل میں
تو گیان کو کچھ بھی نہیں سمجھتا کیونکہ گیانی آتما کو جاننے والے تو جیتے اور مرے ہوئے
کا شوک کبھی نہیں کرتے جو آتما کو نہیں پہچانتے وے گیانی نہیں کہلاتے جو آتما کو
جانتے ہیں وے ہی گیانی کہلاتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ تو ایسے لوگوں کے لیے
شوک کرتا ہے جو ابناشی اور اننت کال تک رہنے والے ہیں اور جن کے لیے
شوک کرنا نامناسب ہے اس لیے تو مورکھ ہے۔

سوال۔ اُن کے لئے شوک کرنا نامناسب کیوں ہے **جواب** کیونکہ وے ابناشی اور
اننت کال استھائی ہیں۔ **سوال**۔ ابناشی اور اننت کال تک رہنے والے کس طرح ہیں
جواب۔ بھگوان کہتے ہیں۔

न त्वेवाहं जातु नाशं न त्वं नेमे जनाधिपाः ।
न चैव न भविष्यामः सर्वे वयमतः परम् ॥ १२ ॥

بھگوان نے کہا

کیا میں تم اور یہ راجہ مہاراجہ پہلے کبھی نہیں تھے سو نہیں۔ اور اسی طرح اس دیہہ کے

چھوٹنے پر ہم سب لوگ نہ رہیں گے سو بھی نہیں۔ (۱۲)

کیا میں پہلے کبھی نہیں تھا یا تو نہیں تھا یا یہ سب راجہ مہاراجہ نہ تھے یا آیندہ آنے والے وقت میں اِس شریر کو چھوڑ کر ہم سب پھر نہ ہوں گے مطلب یہ ہے کہ میں تو اور یہ راجہ مہاراجہ پہلے بھی تھے اب بھی ہیں اور آئندہ بھی اسی طرح ہوں گے انت کال سے ہم جنم لیتے اور مرتے چلے آ رہے ہیں۔ ہم نے ہزاروں بار شریر چھوڑا آگے ہم تبھی دوسرے اسی مرتبہ دیہہ چھوڑ کر بھی ہم پھر اسی طرح دوسرے شریروں میں پیدا ہوں گے کیونکہ آتما نِتیہ اور انیاشی ہے بھوت بھوشیت برتمان ان تینوں کالوں میں اُسکا ناش نہیں ہے۔

سوال - جیو کو ہم ہر روز پیدا ہوتے اور مرتے دیکھتے ہیں پھر اُسے انیاشی کیسے کہہ سکتے ہیں۔

جواب - آگے جواب دیکھئے۔

देहिनोऽस्मिन्यथा देहे कौमारं यौवनं जरा ।
तथा देहान्तरप्राप्तिर्धीरस्तत्र न मुह्यति ॥ १३ ॥

جس طرح دیہہ میں رہنے والے دیہی کا ایک ہی شریر میں بچپن جوانی اور بوڑھاپا ہوتا ہے اُسی طرح اُس کا ایک شریر چھوڑ کر دوسری دیہہ بدلتا ہے دھیر پرش اس بات میں موہ نہیں کرتے۔ (۱۳)

ہم دیکھتے ہیں کہ دیہہ میں رہنے والے دیہی کی برتمان دیہہ میں بغیر کسی تبدیلی کے بچپن جوانی اور بوڈھاپا تین طرح کی اوستھائیں ہو جاتی ہیں مگر شریر کے اندر رہنے والا جیو آتما جیسا کا تیسا بنا رہتا ہے یعنے شریر کی اوستھا بدلنے پر اسکی اوستھا میں کچھ بھی

لہ یہاں لفظ جنم الگ الگ شریروں کے لیے استعمال کیا گیا ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئیے کہ آتما ایک سے زیادہ ہے حقیقت میں جیو آتما ایک ہی ہے منشیہ کی دیہہ ہی منشیہ نہیں ہے اصل میں اُس دیہہ کو دھارن کرتا ہوا ہردے کے اندر جو ایک سوکشم پدارتھ ہے وہی منشیہ کہلاتا ہے وہی جیو آتما ہے اُسے دیہی بھی کہتے ہیں۔

پھیر پھار نہیں ہوتا بچپن کی اوستھا کے انت میں وہ مر نہیں جاتا اور جوانی کی اوستھا کے
شروع میں وہ جنم نہیں لیتا وہ بغیر کسی تبدیلی کے بچپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے
کے شریر میں چلا جاتا ہے اس وقت منشیہ یہ سمجھ کر کہ ہمارا برتمان شریر تو بنا ہی ہوا
ہے صرف شریر کی اوستھائیں بدل گئی ہیں رنج نہیں کرتا لیکن برتمان شریر کے ایکدم
چھوڑنے کے وقت اُسے موہ کے باعث رنج ہوتا ہے مگر ایسا شوک صرف اگیانیوں
کو ہی ہوتا ہے گیانیوں کو نہیں ہوتا سچ پوچھیے تو شوک و رنج کرنے کی ضرورت
ہی کیا ہے پورانے سڑے گلے بیمار شریر کے چھوڑتے ہی دوسرا جدید تازہ
شریر فوراً نشچے ہی ملتا ہے پھر اِس میں شوک کی کونسی بات ہے سمجھ میں نہیں
آتا جبکہ ہم جوانی کے موٹے تازہ سندر بلوان شریر کو کھو کر بڈھاپے کا
بدشکل نربل اور روگ پورن شریر پاتے ہیں تو اس کے بدصورت شریر میں
ہی بڑے خوش رہتے ہیں جب ہم تندرست و اچھا شریر دوسروں کا
نشٹ ہوتا ہوا دیکھتے ہیں تو کچھ شوک نہیں کرتے تب ہمارا بوڑھاپے کے خراب
شریر کے لئے شوک کرنا محض نادانی ہے بلکہ اس موقع پر ہمیں خوب خوش ہونا چاہیے
کیونکہ پورانے کے عوض جدید شریر ملے گا۔ شریر کے اندر رہنے والا آتما مسافر ہے
اور شریر سرائے کے مانند ہے کیا مسافر ایک سرائے چھوڑنے پر دوسری سرائے میں جانے
کے وقت رنج کرتا ہے ہرگز نہیں اسی طرح ایک جسم کو چھوڑ کر دوسری میں جانے کے
وقت رنج نہ کرنا چاہیئے مان لو کہ موہن نامی آدمی ایک ایسے مکان میں رہتا ہے جو بالکل خراب و میلا
ہے جس میں جگہ جگہ پانی ٹپکتا ہے اور جس میں سوائے دُکھ کے ذرا بھی آرام نہیں ہے۔ اگر
اس کے لیے اُسکا باپ ایک بہت ہی سندر نیا مکان بنوا دے اور اس سے کہے
کہ تم اس پورانے سڑے گلے مکان کو چھوڑ کر نئے مکان میں چلے جاؤ تو کیا موہن
اُس وقت رنجیدہ ہوگا پس انہی سب باتوں کو بچار کر بدھیمان پرش ایک شریر
چھوڑ کر دوسرے میں جانے کے وقت مطلق رنج نہیں کرتے۔

سوال ۔ اگر ہم کہیں کہ اس شریر کے سوائے اور آتما ہے ہی نہیں تو آپ کیا کہیں گے

جواب - اگر دیہہ کے سوائے دیہہ میں رہنے والا اور کوئی آتما نہ ہوتا تو ایسا انبھو نہ ہوتا - میں جو پہلے بچپن کے چھوٹے سے شریر میں تھا اِس وقت جوانی کے شریر میں ہوں میں جو پہلے جوانی کے شریر میں تھا اب بوڑھے اور بگڑے ہوئے شریر میں ہوں جیسے ایسا جان پڑتا ہے کہ وہ ہی شریر میں رہنے والا ہے اُسے ہی بچپن جوانی ضعیفی وغیرہ اوستھاؤں کا انبھو ہوتا ہے جیسے ایسا گیان اور انبھو ہے وہ کوئی چیتن بستو ہے اور وہ شریر سے علیحدہ ہے کیونکہ شریر جڑ یعنے اچیتن ہے اور اُسے ایسی حالت میں تبدیلیوں کا کچھ گیان نہیں ہو سکتا بالک ماں کے پیٹ سے باہر آتے ہی بھوکھ آدِکی شانت کے لیے چیشٹا کرتا ہے اُس کے پیدا ہوتے ہی انیک پرکار کی چیشٹائیں کرتے دیکھ کر انومان ہوتا ہے کہ شریر میں ایک چیتن بستو ہے اور وہی اپنے پہلے جنم کے سنسکاروں کے کارن کام کر رہی ہے کیونکہ شریر جو اچیتن ہے وہ ایسی چیشٹائیں نہیں کر سکتا شریر کا ارتھ یہاں پر استھول ڈھانچہ اندریوں تتھا من سے ہے اب بچپن ہے اب جوانی ہے اب بوڑھاپا ہے یہ گیان شریر اندریوں تتھا من کو نہیں ہوتا مگر اس گیان کا انبھو ایک اور ہی چیز کو ہوتا ہے اور جس کو یہ گیان انبھو ہوتا ہے وہ چیتن ہے اور وہی آتما ہے اُسکا کبھی ناش نہیں ہوتا -

سوال - بچپن جوانی بڑھاپا اِن اوستھاؤں میں تو بیشک یہ گیان ہوتا ہے کہ میں وہی ہوں جو بچپن کے شریر میں تھا وہی جوانی اور بوڑھاپے کے شریر میں ہوں مگر مرنے پر دوسرے شریر میں تو یہ گیان نہیں رہتا کہ فلاں فلاں شریروں میں رہنے والا وہی میں اِس شریر میں ہوں اس سے جان پڑتا ہے کہ شریر کے ساتھ کوئی آتما یا چیتن بستو پیدا تو ہوتی ہے مگر شریر کے ناش ہوتے ہی وہ بھی ناش ہو جاتی ہے اُس کے جواب میں آپ کیا کہتے ہیں -

جواب - ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی بالک کو ہرکھ شوک بھے آدی ہونے لگتے ہیں اِس سنسار کا تو اُس تت کال کے پیدا ہوئے بچہ کو ذرا بھی انبھو نہیں ہوتا پھر وہ کیوں ہنستا ہے روتا ہے اور ڈرتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی پہلی دیہہ

چھوڑ کر اس نوین شریر میں آتا ہے اسے اپنے پہلے جنم تک مرکر شوک بھئے پیدا کرنے
والی باتیں یاد ہیں اس لئے وہ جنتا ہے ڈرتا ہے روتا ہے اگر حال کا پیدا ہوا بچہ
بالکل نیا جنم لیتا جیسے اسکا پہلا جنم نہ ہوا ہوتا یا اس نے پہلا جنم نہ لیا ہوتا تو وہ پیدا
ہوتے ہی اپنی بھوک کو مٹانے کو ماتا کے استنوں سے نہ لگ جاتا قاعدہ ہے کہ جیتن پرانی
جو کرتے ہیں اپنی بھلائی و برائی چار کر کرتے ہیں بچے نے پہلے کئی بار جنم لئے ہیں اس
نے کئی دفعہ جنم لینے کے وقت اپنے جسم کو موٹا تازہ کرنے کے لیے ماتاؤں کے
स्तन पान
استن پان کئے ہیں اس بار بھی اسے اپنے پہلے جنم کی بات یاد ہے اسے استنوں
کے ذریعہ دودھ پینے کا انوبھو ہے اسے دودھ پینے سے جو لابھ ہوگا اس کا
گیان ہے اسی سے وہ اس جنم میں پیدا ہوتے ہی بغیر کسی کے سکھلائے انوبھو کے
ہی استن پینے لگتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ترت کے پیدا ہوئے بچہ کے اندر
چیتن سوروپ آتما ہے اور وہ پہلے جنم میں بھی تھا اسی آتما نے اپنا پہلا شریر تیاگ
کرتے ہی جدید شریر میں پرویش کیا ہے شریر کے ساتھ چیتن سوروپ آتما کا ناش نہیں
ہوتا وہ پرانے شریروں کو چھوڑ کر نئے نئے شریر دھارن کرتا ہے آتما تو وہی ایک ہے
مگر شریر بہت سے ہیں شریر ناش ہوتے جاتے ہیں مگر آتما کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔

سہن شیلتا گیان کی ایک اوستھا ہے

اتنا سمجھانے پر بھی ارجن کے من میں ایسی ایسی شنکائیں اٹھتی ہیں۔ (۱)
ہے کرشن آپنے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل سچ ہے آپکے سمجھانے سے میں سمجھ گیا کہ آتما اوناشی ہے اور شریر
کے ناش ہونے سے جو ہانی ہوتی ہے وہ کچھ ہانی نہیں ہے کیونکہ ایک شریر کے ناش ہونے پر دوسرا
اچھا شریر مل جاتا ہے اسلئے بھیشم درون آدی کیلئے شوک کرنا بیرتھا ہے کیونکہ انکا یہ شریر ناش ہو جائیگا
تو بھی خود ناش نہیں ہو جائیں گے ان کے رہنے کیلئے ورتمان شریر سے اچھا تازہ شریر
مل جائیگا مگر اس بات کا دکھ ضرور مجھے ہوگا کہ میں انھیں دیکھ نہ سکوں گا پیار نہ کر سکونگا
بات چیت نہ کر سکوں گا کیونکہ انھیں دیکھنے اور ملنے جلنے اور گفتگو

یا بارتالاپ کرنے سے مجھے بڑا آنند اور سکھ ہوتا ہے اُن کے نہ رہنے سے میرا وہ سکھ ہی ناش ہو جاوے گا اور ساتھ ہی انکا کٹا پھٹا زخمی شریر دیکھ کر مجھے دکھ ہوگا (۲)
آپکے سمجھانے سے مجھے اس بات کا تو نشچے ہو گیا کہ اس شریر کے چھوڑنے پر دوسرا اس سے بہتر اور اچھا شریر ملے گا مگر یہ شک ہے کہ وہ دوسرا شریر اچھا ملے یا برا ملے اور اسمیں گرمی سردی کا آرام ہو یا نہ ہو ایسے ایسے اُتم پدارتھ پھر اُس شریر میں ملیں یا نہیں اسی کارن مجھے پیارے پدارتھوں کی جدائی کے خیال سے دکھ ہوتا ہے کیونکہ وے سب تو اس شریر کے ناش ہوتے ہی مجھ سے چھوٹ جائیں گے۔ (۲)
ہے کرشن آتما انیاشی ہے وہ انیک شریر دھارن کرتا ہے اس بارے میں مجھے شک نہیں ہے مگر سارے شریروں میں ایک ہی آتما ہے یہ سمجھ میں نہیں آتا اگر سارے شریروں میں ایک ہی آتما ہوتا تو ایک شریر میں سکھ ہونے سے سارے ہی شریروں میں سکھ ہوتا اور ایک میں دکھ ہونے سے سب میں دکھ ہوتا لیکن جو آنکھوں سے دیکھتے ہیں وہ اسکے برخلاف ہے ایک شریر میں سکھ دکھ ہونے سے سب میں نہیں ہوتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ شریر شریر میں الگ الگ آتما ہیں سب شریروں میں ایک ہی آتما نہیں ہے ارجن کی سب شنکائیں قریب قریب ایک ہی سی ہیں بھگوان اس کا سندیہہ دور کرنے کے لئے یہ کہتے ہیں۔

मात्रास्पर्शास्तु कौन्तेय शीतोष्णसुखदुःखदाः ।
आगमापायिनोऽनित्यास्तांस्तितिक्षस्व भारत ॥ १४ ॥

ہے کنتی پتر اندریوں کے ہمراہ بشیوں کا سنجوگ ہونے سے ہی گرمی سردی اور سکھ دکھ ہوتے ہیں وے ہمیشہ قائم نہیں رہتے آتے ہیں اور جاتے ہیں۔ ہے بھارت تو ان کو برداشت کر (۱۴)
اندریاں جب شبد آدی بشیوں کا انبھو کرتی ہیں (یعنے جب کان سے شبد سنائی دیتا ہے آنکھ سے کوئی چیز دکھائی دیتی ہے۔ ہاتھ یا اور کسی حصہ کے چمڑے کی باہری بستو چھو جاتی ہے زبان کسی چیز کا ذائقہ لیتی ہے یا ناک کسی شے کو سونگھتی ہے تب ہی سکھ دکھ یا خوشی و رنج یا سردی گرمی معلوم ہوا کرتی ہے مگر یہ جو اندریوں کا بشیوں سے سمبندھ ہے

ہمیشہ نہیں رہتا گرمی سردی سُکھ اور دُکھ آیا اور جایا کرتے ہیں آج ہیں تو کل نہیں
ایسی انکی حالت ہے اس لئے تم ان کو دھیرتا سے سہو۔

آنکھ کان ناک زبان اور چمڑا یہ پانچ اندریاں ہیں اور روپ رس شبد گندھ اور سپرش
یہ پانچ وشئے ہیں جب ان اندریوں اور وشیوں کا سنجوگ ہوتا ہے تب مشیوں کو سُکھ دکھ سردی
گرمی معلوم ہوتی ہے جب آنکھ کسی روپ دتی چیز کو دیکھتی ہے تب سُکھ معلوم ہوتا
ہے لیکن وہی آنکھ کسی بدصورت و نفرت انگیز چیز کو دیکھتی ہے تب دکھ معلوم ہوتا ہے اسی
طرح جب ہم کان سے اچھا دلپسند گانا سنتے ہیں تو سُکھ ہوتا ہے مگر جبکہ گالی گلوچ یا اور
کوئی خراب بات سنتے ہیں تو دکھ ہوتا ہے اسی طرح ناک زبان اور چمڑے کے بشئے بھی جانئے
اگر ہم آنکھ بند رکھیں اور کوئی اچھی یا بری چیز نہ دیکھیں اور کان سے کسی طرح کی اچھی یا
بری آواز نہ سنیں تب ہم کو سکھ دکھ کیوں ہونے لگا مگر سنسار میں ایسا ہونا مشکل ہے
آنکھ کے سامنے جب کوئی خوبصورت چیز آویگی تب سُکھ ضرور ہوگا مگر جب وہی چیز
نظر سے پوشیدہ ہو جاویگی تب دُکھ ہوگا یعنے آنکھ کے سامنے اچھی چیز آنے سے سُکھ ہوگا
مگر بُری چیز آنے سے دُکھ ہوگا اسی طرح دوسری اندریوں اور اُنکے ساتھ بشیوں کے سمبندھ سمجھ لو
اب یہ امر صاف طور پر معلوم ہوگیا کہ جب اندریوں اور اُن کے بشیوں کا سمبندھ ہوتا ہے تب ہی سُکھ
دُکھ گرمی سردی جان پڑتی ہے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صرف اندریاں اور اُن کے بشئے اور
ابھاگیان ہی خواہ وے اچھے ہوں یا بُرے کیا سُکھ دُکھ پیدا کر سکتے ہیں۔ نہیں۔
بلکہ ان سے بھی یہ کام نہیں ہو سکتا ہاں اُن کے ساتھ اگر اجہنا (معرور) اور
ملا دیا جاوے تب ہی سُکھ دُکھ وغیرہ ہو سکتے ہیں یہ ابھمان تین طریقوں سے
پیدا ہو سکتا ہے۔

۱۔ پرانی پدارتھوں کو اچھا سمجھے اور اُسی کارن سے اُ سے پریم کرے۔

۲۔ وہ اُنھیں خراب سمجھے اور اُن سے نفرت کرے۔

۳۔ پرانی ایسا مورکھ ہو جاوے کہ دو شریر من اور اندریوں کا آتما ست دائمی سمجھ
سمجھے ایسی حالت میں اُس کو اپنی آتما اور ناشوان چیزوں میں فرق

معلوم نہ ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ اندریوں اور اُن کے بشیوں اور ابھمان کا جب ساتھ ہوتا ہے تب ہی سُکھ دُکھ آدِ معلوم ہوتے ہیں۔

کیا اس پرکار سے پیدا ہوئے سکھ دکھ آد آتما پر اپنا اثر کرتے ہیں (نہیں) آتما سے سکھ دکھ آدِ کا کوئی سمبندھ نہیں ہے ان کا سمبندھ انتہ کرن سے ہے گرمی سردی آتما کو معلوم نہیں ہوتی مگر انتہ کرن کو معلوم ہوتی ہے سکھ دکھ وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور ناش ہو جاتے ہیں انتہ کرن بھی پیدا ہوتا اور ناش ہو جاتا ہے اس لئے سکھ دکھ آدِ انتہ کرن کو ہی ہوتے ہیں کیونکہ دونوں ہی اُتپتّ اور ناش میں برابر ہیں آتما اِن کے برخلاف نتیہ اور ادات رہت ہے اسکا سمبندھ انتیہ تتھا پیدا ہونے والے اور ناش ہونے والے سکھ دکھوں سے ہرگز نہیں ہوسکتا قاعدہ ہے کہ جن دو چیزوں میں فرق نہ ہوگا وہی دونوں آپس میں ملیں گی سُرتی میں بھی کہا ہے کہ یہ آتما سب کا ساکشی چیتن لاثانی اور نرگن ہے جو آتما نرگن نراکار اور بکار رہت اور نتیہ ہے اُسے انیتہ سکھ دکھ گھیر نہیں سکتے۔ وے جیسے آپ انتیہ ہیں ایسے ہی انتیہ انتہ کرن کو گھیرتے ہیں اب صاف و اچھی طرح سمجھ میں آجاویگا کہ دکھ سکھ آدِ دھرموں کا خزانہ انتہ کرن ہے آتما سے انکا کچھ بھی سروکار نہیں ہے آتما کو کبھی کوئی دکھ نہیں ہوتا۔ اندریاں اور من روپی اُپا دھیوں سے شامل ہوکر آتما کرتا اور بھوگتا معلوم ہوتا ہے پرنتو یہ سب دھرم ابھمان یا اہنکار کے ہیں کاریہ اور کارن کے بھید نہ ہونیسے بدّھی دھرم ہی اہنکار دھرم ہوتے ہیں اوپادھی دھرم متھیا ہونیسے نہ وہ کرتا ہے نہ بھوگتا ہے اگیان سے آتما کا بندھن معلوم ہوتا ہے۔ یہ صرف بھرم ہے یہ بھرم گیان سے ناش ہوتا ہے سارانش یہ کہ ابھمان کے کارن تتھا بشیوں اور اندریوں کے سمبندھ سے سکھ دکھ آدِ پیدا ہوتے ہیں اور وے انتہ کرن کو معلوم ہوتے ہیں آتما کا اُنسے ذرا بھی سروکار نہیں ہے۔

یہ اوپر دکھلا آئے ہیں کہ سکھ دکھ آدِ دھرموں کا سمبندھ انتہ کرن سے ہے لیکن آتما سے نہیں۔ سب جُدے جُدے شریروں میں آتما تو ایک ہی ہے مگر انتہ کرن الگ الگ ہیں اسی کارن سے ایک کو سکھ ہونے سے سب کو سکھ اور ایک کو دکھ ہونیسے سب کو دکھ نہیں ہوتا ہے ایکو دیوہ سرب بھوتیشو گوڈھا

अन्यादि مترتیوں سے **एकोदेवः सर्वभूतेषु गूढः** صاف معلوم ہوتا ہے کہ آتما تمام شریروں میں ایک ہے اِچھا سنکلپ سنشئے لجّا بھئے آدِ من سے سمبندھ رکھتے ہیں جو ایسا سمجھتے ہیں کہ آتما کو سکھ ہوتا ہے اور دُکھ ہوتا ہے تھا شریر۔شریر میں الگ الگ آتما ہیں وے بھول کرتے ہیں۔

بھگوان کہہ چکے ہیں کہ سُکھ دُکھ آدِ انِتیہ ہیں یعنے ہمیشہ نہیں رہتے آتے ہیں اور جاتے ہیں پیدا ہوتے ہیں اور ناش ہو جاتے ہیں اِس لئے منشیہ کو اِن کی وجہ سے خوشی یا رنج نہ کرنا چاہیئے سکھ دُکھ آدِ کو سپن وت (خواب) سمجھکر برداشت کرنا ہی بُدھمانی ہے۔

سوال - جو سردی گرمی اور سُکھ دکھوں کو سہن کرتا ہے اُسے کیا لابھ ہوتا ہے۔

(اُوتر سنو)

यं हि न व्यथयन्त्येते पुरुषं पुरुषर्षभ ।
समदुःखसुखं धीरं सोऽमृतत्वाय कल्पते ॥ १५ ॥

ہے پرشوتم جس گیانی پُرش کو یہ تکلیف نہیں پہونچاتے جو سُکھ اور دُکھ کو سمان سمجھتا ہے وہ موکش پانے کے لائق ہو جاتا ہے۔ (۱۵)

وہ آدمی جس کو سُکھ اور دُکھ سمان ہیں جو سُکھ کی حالت میں انند سے پھول نہیں جاتا اور دُکھ کی اوستھا میں اُداس نہیں ہوتا۔جو گرمی سردی آدِ سے اپنی آتما کو بالکل الگ سمجھتا ہے جو اپنی آتما کے نیتہ ہونے کا درڑھ نشچے کرکے شانتی سے گرمی سردی آدِ کو برداشت کرتا ہے وہ موکش پانے کا ادھکاری ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ جو مان اپمان دُکھ سُکھ آدِ کو پہلے کئے ہوئے کرموں کا بھوگ سمجھکر شانتی سے سہتا ہے اور اُن سے اپنی آتما کی ہان نہیں سمجھتا وہ گیانی ہے اور وہی موکش کا ادھکاری ہے۔

سلہ یہاں پُرش شبد دو ارتھ پرگٹ کرنے کو استعمال کیا گیا ہے (۱) شریر کا یتھارتھ گیان رکھنے والا (۲) پورن برہم کو جاننے والا جو شریر کا یتھارتھ گیان رکھتا ہے اور جو برہم گیانی ہے وہی سُکھ دُکھ مان اپمان کو سمان سمجھ سکتا ہے۔

ست اور است

नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः ।
उभयोरपि दृष्टोऽन्तस्त्वनयोस्तत्त्वदर्शिभिः ॥ १६ ॥

جھوٹھ کی ہستی نہیں ہے اور سچ کو فنا نہیں ہے تتو گیانیوں نے ان
دونوں کی مریادا دیکھ لی ہے (۱۶)

تتو گیانی پرشوں نے اچھی طرح بچار کر دیکھا ہے کہ جو چیز باطل ہے حقیقت
میں نہیں ہے وہ نہیں ہے اور جو سچ ہے یعنی یتھارتھ میں ہے اس کا کبھی ناش نہیں
ہوتا یعنے جو چیز سچ مچ ہے وہ ہمیشہ رہے گی اور جو چیز واستو میں نہیں ہے وہ نہیں
ہی ہے اور جو چیز است (باطل) ہے اصل میں نہیں ہے وہ ناشوان ہے لیکن جو ست
ہے یعنے اصل میں ہے اسکا کبھی ناش نہیں ہو سکتا۔

یہ شریر است ہے یعنی اصل میں نہیں ہے اس ہی سے یہ ناشوان ہے لیکن آتما
ست ہے اور اصل میں ہے اسی سے اسکا کبھی ناش نہیں ہوتا بھرم سے یہ دیہ
ایسی معلوم ہوتی ہے لیکن اصل میں یہ نہیں ہے کیونکہ اگر یہ اصل میں ایسی ہوتی تو
ہمیشہ رہتی۔

اسی طرح گرمی سردی اور اُن کے کارن بھی است ہیں انکا بھاؤ اُنکی ستا یا ہستی
نہیں ہے۔ یہ گرمی سردی وغیرہ جو اندریوں کے ذریعہ معلوم ہوتی ہے بالکل سچی
نہیں ہے کیونکہ یہ گن روپانتر یا بکار ہیں اور ہر ایک بکار تھوڑی دیر رہنے والا ہے
اس لئے یہ باطل ہے سچی چیز کا ناش نہیں ہے اُن کے مقابلہ میں آتما ست بستو ہے
کیونکہ اسکا روپانتر نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ آتما ست اور یتھارتھ ہے اور گرمی و
سردی وغیرہ است یعنے ایتھارتھ بستو ہیں ست بستو کا ناش نہیں ہے لیکن
است بستوؤں کی ستا ہستی ہی نہیں ہے سارانش یہ ہے کہ کیول ایک آتما ہی ست
ہے اُسکا ناش ہی نہیں ہے باقی جو کچھ ہے وہ است ہے اور وہ بھی ناشمان ہے

آتما کے علاوہ سنسار میں جو سکھ دُکھ آدِ تتھا شریر وغیرہ دکھائی دیتے ہیں اصل میں
وے کچھ نہیں ہیں جس طرح ریگستان میں جل نہ ہونے پر بھی (مرگ ترشنا) جل کی
شکل جس طرح نظر آتی ہے اُسی طرح اصل میں یہ کچھ نہ ہونے پر بھی جل کی شکل جس
طرح دکھتی ہے اُسی طرح اصل میں یہ کچھ بھی نہ ہونے پر بھی بھرانت یا بھرم سے
اصلی چیزوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔

جو برہم گیانی ہیں جو ہمیشہ صرف ست کے پیچھے لگے رہتے ہیں وے رات دن
آتما اناتما ست است کے دھیان میں مشغول رہتے ہیں اُن کے دھیان میں یہ سِدھانت
کہ ست بستو ہمیشہ رہتی ہے اور است کچھ ہے ہی نہیں۔ ہمیشہ بنا رہتا ہے ایسے
ہی تتو گیانیوں نے اس ست است کا خوب اچھی طرح پتہ لگا لیا ہے۔

ہے ارجن تو اِن تتو گیانیوں کے مت پر چل شوک موہ سے الگ ہو اور شانت
سے گرمی سردی آدِ دوندوں کو سہن کر۔

وہ کیا چیز ہے جو ہمیشہ ست ہے۔ سُن۔

अविनाशि तु तद्विद्धि येन सर्वमिदं ततम् ।
विनाशमव्ययस्यास्य न कश्चित्कर्तुमर्हति ॥ १७ ॥

ہے ارجن جس سے یہ سارا جگت بیاپت ہو رہا ہے اُسے تو ابناشی سمجھ اُس
ابناشی کو کوئی ناش نہیں کر سکتا۔ (۱۷)

ہے ارجن جو اس تمام دنیا اور آکاش میں چھا رہا ہے وہ اُتّم سروپ برہم ہے
وہ برہم ست اور ابناشی ہے وہ اکشئے ہے کیونکہ گھٹتا بڑھتا نہیں کسی چیز کی
کمی ہو جانے سے وہ کم نہیں ہوتا کیونکہ اسکی یعنے آتما کی اپنی کوئی چیز ہی نہیں
ہے اُس اکشئے ابناشی برہم کا کوئی بھی ناش نہیں کر سکتا منشیہ کی تو بات ہی کیا
ہے خود ایشور پرماتما بھی آتما کا ناش نہیں کر سکتا اس لئے کہ آتما ہی خود برہم
ہے پس کوئی بھی اپنا ناش آپ نہیں کر سکتا۔

جب کہ آتم سروپ برہم ست ابناشی ہے تب اَست ناشوان

کیا ہے سنو :-

अन्तवन्त इमे देहा नित्यस्योक्ताः शरीरिणः ।
अनाशिनोऽप्रमेयस्य तस्माद्युध्यस्व भारत ॥ १८ ॥

شریر میں رہنے والا آتما نتیہ اناشی اور اپرمیئی ہے کینتُ یہ شریر جس میں وہ رہتا ہے ناشوان ہے اس لئے ہے بھارت تو یُدھ کر۔ (۱۸)

آتما شریر میں رہنے والا ہے شریر اُس کے رہنے کا استھان ہے شریر میں رہنے والا آتما نراکار نربکار ہے آتما کا کوئی آکار نہیں ہے اُس میں کسی پرکار کا ردیا نتر (تبدیلی) بھی نہیں ہے وہ ہمیشہ ایک حالت میں رہتا ہے وہ شوکشم ہے اس لیے عقل وغیرہ سے جانا بھی نہیں جا سکتا وہ ناش رہت نتیہ اناشی ہے مگر شریر ساکار ہے اُسکی کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اُس میں رد یا نتر بھی ہوتا ہے غرضکہ وہ ناشوان ہے مطلب یہ ہے کہ شریر میں رہنے والے آتما کا کبھی بھی ناش نہیں ہوتا مگر اُس کے رہنے کے استھان شریر کا ناش ہو جاتا ہے۔

جبکہ اصل چیز شریر میں رہنے والے آتما کا ناش کبھی ہوتا ہی نہیں مگر اس رہنے والے کے مکان یعنے شریر کا ناش ہو جاتا ہے تب اس میں دُکھ کی کیا بات ہے پُرانا مکان جب ٹوٹ پھوٹ کر گر جائیگا تب مکان میں رہنے والا جدید مکان میں جا رہیگا یہ تو الٹی خوشی کی بات ہے کہ پرانی چیز کے عیوض میں نئی ملجائیگی اس لئے ہے ارجن تجھے جو شوک موہ دکھ دے رہے ہیں وہ تیری نا فہمی ہے تو اصل اور نقل ناش رہت اور ناشوان کو نہیں سمجھتا اب تو - تو سب کچھ سمجھ گیا ہوگا اب تجھے آتما کے نتیہ اور اناشی ہونے میں سندیہہ نہ رہا ہوگا۔ شریر واستو میں کچھ نہیں ہے دھوکھے کی ٹٹی ہے اُسے تو خواب کی سی مایا یا بازیگر کی کرامات سمجھ اصل چیز آتما کو جان جو ہمیشہ رہیگی جس کا کوئی ناش ہی نہیں کر سکتا اب سب بھرم تیاگ کر کھڑا ہو اور یدھ کر۔

آتما کا کسی کام سے تعلق نہیں ہے

بھگوان کہتے ہیں کہ ہے ارجن تو اپنے من میں یہ سمجھتا ہے کہ بھیشم آدی میرے ذریعہ یدھ میں مارے جائیں گے میں انکا مارنے والا ہونگا اور اُن کے مارنے کا پاپ تو مجھے ضرور ہی لگیگا سو تیرا یہ خیال جھوٹھا ہے۔ کس طرح :

य एनं वेत्ति हन्तारं यश्चैनं मन्यते हतम् ।
उभौ तौ न विजानीतो नायं हन्ति न हन्यते ॥ १९ ॥

جو یہ سمجھتا ہے کہ آتما مارنے والا ہے اور جو یہ جانتا ہے کہ آتما مارا جاتا ہے وے دونوں مورکھ ہیں آتما نہ تو کسی کو مارتا ہے اور نہ آپ مارا جاتا ہے۔ (۱۹)

جو یہ سمجھتا ہے کہ یہ آتما اُس آتما کو مارنے والا ہے اور جو یہ خیال کرتا ہے کہ یہ آتما اُس آتما سے مارا گیا ہے وے دونوں ہی اگیانی ہیں۔ انھیں آتما کے نِتیہ اِناشی ہونے میں بشواس نہیں ہے اتھوا جو یہ سمجھتا ہے کہ میں مارتا ہوں یا شریر کے ناش ہونے پر یہ خیال کرتا ہے کہ میں مارا گیا ہوں وے اہنکاری ہیں وے آتما کے اصلی سروپ کو ٹھیک طور پر نہیں جانتے وے غلطی پر ہونے سے آتما کو دیہہ سے الگ نہیں جانتے اور آتما کے نِتیہ اِناشی ہونے کا خیال بھول کر ناوانی سے اوٹ پٹانگ بکتے ہیں آتما نہ کسی کو مارتا ہے اور نہ آپ کسی سے مارا جاتا ہے آتما کرتا کرم بھاو سے رہت ہے اُسکا کسی کام سے سمبندھ نہیں ہے جو ایسا سمجھتے ہیں اُن سے پُن یا پاپ ہزاروں کوس دور بھاگتے ہیں اصل میں آتما کچھ نہیں کرتا اس سے ہے ارجن تو آتما کو اکرتا سمجھکر پاپ پُن کا خیال چھوڑ دے اور یدھ کر۔

آتما میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی

न जायते म्रियते वा कदाचि-
न्नायं भूत्वा भविता वा न भूयः ।
अजो नित्यः शाश्वतोऽयं पुराणो
न हन्यते हन्यमाने शरीरे ॥ २० ॥

آتما نہ کبھی جنم لیتا ہے نہ کبھی مرتا ہے اسی پرکار ایسا بھی کبھی نہیں ہوتا کہ وہ پہلے نہ ہو اور بعد کو ہو یا پہلے ہو اور بعد کو نہ ہو اسکا جنم ہی نہیں ہوتا وہ ہمیشہ رہتا ہے اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی وہ نیا نہیں ہوا ہے بلکہ پراچین ہے شریر کے ناش ہونے پر بھی اسکا ناش نہیں ہوتا۔ (۲۰)

بھگوان نے یہاں یہ دکھایا ہے کہ نہ آتما پیدا ہوتا ہے اور نہ مرتا ہے اسکی اوستھا میں کوئی پھیر پھار نہیں ہوتا معمولی بول چال میں مرا ہوا اُسے کہتے ہیں جو ایک بار ہو کر پھر نہیں ہوتا لیکن آتما ایک بار ہو کر پھر ہوتا ہے اس لئے اُسے مرا ہوا نہیں کہہ سکتے۔

جو پہلے نہ ہو کر پیچھے ہوتا ہے اُسے پیدا ہوا کہتے ہیں لیکن آتما پیدا نہیں ہوتا ہے وہ شریر کی طرح پہلے نہ ہو کر نہیں ہوتا اس سے اسے اجنما کہتے ہیں کیونکہ وہ مرتا نہیں ہے اسلئے اسے نیتہ کہتے ہیں اس کے شریر نہیں ہے اسواسطے وہ کم و بیش نہیں ہوتا آتما جیسا پراچین کال میں تھا ویسا ہی اب ہے اور آگے بھی ویسا ہی رہیگا۔ یہ سدا یکساں رہتا ہے شریر کے ناش ہونے پر بھی اسکا ناش نہیں ہوتا شریر کے روپانتر ہونے سے اسکا روپانتر نہیں ہوتا۔

پیدا ہونا۔ استتو۔ بڑھنا۔ روپانتر ہونا۔ گھٹنا۔ اور ناش ہونا یہ چھ بھاو بکار کہلاتے ہیں یہ چھ دیہ کے دھرم ہیں یعنی شریر پیدا ہوتا ہے بڑھتا گھٹتا ہے اس میں پھیر پھار ہوتا ہے اور اسکا ناش ہوتا ہے شریر کی چھ اوستھائیں ہوتی ہیں مگر آتما جیسا ہے ویسا ہی بنا رہتا ہے اس میں کچھ کبھی تبدیلی نہیں ہوتی سا۔ بی نہ نیا ات چھ بھاو بکاروں کا ادھین ہے لیکن آتما ان سب بکاروں سے کچھ تعلق نہیں رکھتا یہ نئی بات بھگوان نے اس جگہ کہی ہے۔

گیانی کو کرم چھوڑنے پڑتے ہیں

بھگوان نے اس ادھیائے کے ۱۹ شلوک میں کہا ہے کہ آتما نہ مارنے کی کریا کا کرتا ہے اور نہ کرم ہے اور اگلے شلوک میں اپنی کتھن کا کارن یہ بتلایا ہے کہ وہ بکاروں سے رہت ہے اب اس سے یہ سدھانت نکالتے ہیں۔

वेदाविनाशिनं नित्यं थ एनमजमव्ययम् ।
कथं स पुरुप: पार्थ कं घानयति हंति कम् ॥ २१ ॥

ہے ارجن جو اس آتما کو اناشی نتیہ اجنما اور بکار رہت جانتا ہے وہ کسی کو کیسے مار یا مروا سکتا ہے۔ (۲۱)

جو سمجھتا ہے کہ آتما اتم بکار مرتیو سے رہت اناشی ہے جو جانتا ہے کہ وہ روپانتر رہت سناتن ہے جو سمجھتا ہے کہ وہ جنم اور مرتیو سے رہت ہے اجنما اور اکشے ہے پھر بھلا ایسا گیانی کس طرح مار سکتا ہے اتھوا دوسرے سے مروا سکتا ہے بھگوان نے جو کہا ہے کہ آتما کو اناشی سناتن اجنما اور اکشے جاننے والا گیانی نہ کسی کو مارتا ہے اور نہ کسی کو مرواتا ہے اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ جس طرح گیانی مارنے والا اتھوا مروانے والا کام نہیں کرتا اسی طرح وہ کوئی بھی کام نہیں کرتا اس جگہ نہ تو کسی کو مارتا ہے اور نہ کسی کو مرواتا ہے اس سے یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ وہ خالی مارنے و مروانے کا ہی کام نہیں کرتا مگر اور سب کام کرتا ہے۔ بھگوان نے نہ مارنے اور نہ مروانے کی بات صرف اداہرن کے طور پر کہی ہے اصل میں ان کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آتما بکار رہت ہونے کے کارن سے گیانی کوئی کام نہیں کرتا یعنے سب ہی کاموں سے دور رہتا ہے۔

شنکا۔ بھگوان یوں کہکر کہ کیسے ایسا آدمی مار سکتا ہے گیانی میں کرم کا ابھاو بتاتے ہیں یعنے کہتے ہیں کہ گیانی جس طرح مارنے اور مروانے کا کام نہیں کرتا اسی طرح وہ کوئی بھی کام نہیں کرتا یہ بات تو سمجھ میں آگئی مگر ہمکو اسکا کوئی خاص سبب معلوم نہ ہوا۔

جواب - ابھی کہہ آئے ہیں کہ آتما بکار رہت ہے اُس کے بکار رہت ہونے کے کارن ہی وہ سب کاموں سے الگ ہے کریا رہت ہے -

سوال - ٹھیک ہے یہ بات جو ابھی کہی گئی ہے لیکن یہ کوئی خاص کارن نہیں ہے کیونکہ گیانی پرش اور ہے اور بکار رہت آتما اور ہے یعنے بکار رہت آتما سے گیانی پرش جدا ہے یہ بات کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جو آدمی کسی اچل ستون کو جان جاتا ہے وہ کوئی کام نہیں کرتا -

جواب - یہ اعتراض بیجا ہے گیانی پرش آتما سے ابھِن ہے یعنے گیانی پرش اور آتما ایک ہی ہیں ان میں علحدگی نہیں ہے - وِتاشریہ آدِ کے سَمدائی سے سمبندھ نہیں رکھتی اس واسطے جبکہ ہم اس بات کو منظور کرتے ہیں تو ہم کو ماننا چاہیئے کہ گیانی پرش اور آتما ایک ہی ہے وہ شریر سمدائی کے انترگت نہیں ہے اور وہ نربکار اور استھر ہے آتما کے ایکر تو روپ ہونے کے کارن بھگوان صرف مارنے کی کریا کا ہی نشیدھ نہیں کرتے لیکن اور اور سبھی کرموں کا نشیدھ کرتے ہیں یعنے گیانی کے پکش میں کوئی بھی کام سمبھو نہیں ٹھہراتے انکا کہنا ہے کہ گیانی صرف مارنے ہی کا کام نہیں کرتا بلکہ اور بھی کوئی کام نہیں کرتا ارتھات نہ وہ مارنے کا کام کرتا ہے اور نہ کوئی دوسرا کام کرتا ہے وہ سب کاموں سے علحدہ ہے اور ایک دم کریا رہت ہے گیانی کے واسطے کوئی کام نہیں ہے -

بار بار کہا گیا ہے کہ آتما بکار رہت اچل ہے بشیوں کے گرہن کرنے والی اندریاں اور بدھی وغیرہ ہیں لیکن لوگ آتما کو بدھی کی ورتی سے الگ نہ کرکے اگیان سے بشیوں کا گرہن کرنے والا جانتے ہیں اسی طرح آتما میں کسی بھی پرکار کا روپانتر یعنے پھیرپھار نہ ہونے پر بھی لوگ نادانی کے کارن ہی اُسے گیانی سمجھتے ہیں حقیقت میں وہ ایک رس ہے اسمیں کوئی بکار رد و بدل نہیں ہوتا اسلئے بھگوان نے کہا ہے کہ آتما نہ کسی کریا کا ساکشات کرتا ہے اور نہ پریوجک کرتا ہے وہ آکاش کے مانند اچل و اٹل ہے اور کسی بھی کام کا کرنیوالا نہیں ہے اسی کارن سے گیانیوں کو بھگوان سب کرموں سے الگ کہتے ہیں اور شاستروں میں جن کرموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اُنھیں اگیانیوں کیلئے ٹھہراتے ہیں مطلب یہ ہے کہ گیانیوں کیلئے کوئی کام نہیں ہے سارے کام اگیانیوں کے لئے ہیں -

کرم کرنا اگیانیوں کے لئے ہے

شنکا ۔ جس طرح کرم اگیانیوں کے لئے ہیں اُسی طرح گیانوان کے لئے گیان بھی ہے جس طرح پکی ہوئی چیز کو پینا فضول ہے اُسی طرح گیان وان کو گیان دینا بے ارتھ ہے اس سے جان پڑتا ہے کہ کام اگیانیوں کے لئے ہے انھوں اگیانیوں کے لئے یہ بھید بتانا مشکل ہے۔

جواب ۔ یہ شنکا ٹھیک نہیں ہے کسی کے کرنے کو کچھ ہے اور کسی کے کرنے کو کچھ نہیں ہے ان دونوں باتوں سے علیحدہ علیحدہ بھید معلوم ہو جاتا ہے جیسے اگیانیوں کو شاستر کی اگیا دن کے ارتھ سمجھ کر اگنی ہوتر وغیرہ کرم کرنے پڑتے ہیں وہ سمجھتا ہے کہ مجھے اگن ہوتر وغیرہ یگیہ سمبندھی کرم کرنے ہیں! جو سبب ان کے کرنے کی ضروری باتیں مجھے جاننی چاہئے اُس کے علاوہ یہ بھی کہتا ہے کہ میں کرتا ہوں میرا یہ دھرم ہے اس کے برخلاف اسی ادھیائے کے ۲۰ اشلوک اور اُسکے آگے کے اشلوکوں میں آتما کے اصلی سروپ کے بارہ میں جیسی اپدیش پورن باتیں بیان کی گئی ہیں اُن کو اچھی طرح جان لینے اور سمجھ لینے پر کچھ بھی کام کرنے کو باقی نہیں رہتا ہے جو پُرش آتما کے یتھارتھ سروپ کو جان جاتا ہے اور اُسکی اصلی سروپ یا صورت کو پہچان لیتا ہے اور اُسے اناشی نتیہ سناتن پورن نربکار آدی سمجھتا ہے سمجھتا ہی نہیں بلکہ اس پر پختہ بشواس کر لیتا ہے اُسے کوئی کام کرنے کو نہیں رہجاتا اسوقت اس کے سوائے کوئی بات دل میں نہیں اُٹھتی کہ آتما ایک ہے اور وہ اکرتا ہے اب جس بھید کے سمجھانے کی بات کہی گئی تھی وہ اچھی طرح سے سمجھ میں آسکتا ہے۔

اب رہی اُس کی بات جو آتما کو کاموں کا کرتا سمجھتا ہے اس کے دل میں ضرور یہ خیال پیدا ہوگا کہ مجھے یہ کام کرنا ہے جس شخص کی ایسی سمجھ ہے وہ کرم کرنے یوگیہ ہے شاستروں میں اُس کے لیے کام کرنے کی اگیا ہے ایسا آدمی جو آتما کو کاموں کا کرتا جانتا ہے اگیانی ہے۔ بھگوان نے اسی ادھیائے کے ۱۹ اشلوک میں کہا ہے

جو یہ سمجھتا ہے کہ آتما مارنے والا ہے اور آتما مارا جاتا ہے وے دونوں نادان ہیں
آتما نہ تو کسی کو مارتا ہے اور نہ آپ مارا جاتا ہے اسی ادھیائے کے ۲۱ شلوک
میں گیانی کی بات خاص روپ سے کہی گئی ہے اور اس کے لیے ایسا آدمی کیسے کہہ سکتا ہے
ان شبدوں میں کاموں کا نشیدھ کیا گیا ہے اسواسطے اس گیانی پرش کو جس نے نربکار
یعنی غیر متغیر آتما کو جان لیا ہے اور اس پرش کو جو صرف موکش مکتی چاہتا ہے دھن کا دیہ
کا تیاگ کرنا پڑتا ہے اس لیے بھگوان گیانی سانکھیوں اور اگیانی کرم کرنے والوں
کو دو فرقوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ان کو علیحدہ علیحدہ راستہ بتلاتے ہیں اسی
گیتا کے تیسرے ادھیائے کے شلوک ۳ میں بھگوان سانکھیہ والوں کو گیان یوگ
کی طرف اور یوگیوں کو کرم یوگ کی راہ بتاتے ہیں اسی طرح بیاس جی اپنے پتر
سے کہتے ہیں اب دو راستے ہیں پہلے کرم کرنے کی راہ ہے اور دوسری
اس کے بعد کام تیاگنے کی راہ ہے بھگوان اس بھید کو بار بار اس گیتا
شاستر میں سمجھا دیں گے (دیکھو ادھیائے ۳ کے شلوک ۲۷ و ۲۸ اور پانچویں
کے شلوک ۱۳ وغیرہ)

نرکار آتما کا گیان ہونا سمبھو ہے

شنکا۔ اس کے سمبندھ میں کچھ گھمنڈی ودیا ابھیمانی یوں کہتے ہیں کسی کے دل
میں یہ وشواس پیدا نہیں ہو سکتا کہ میں اوکاری آتما ہوں ادوتیہ ہوں اکرتا ہوں
جنم مرن وغیرہ بھاو سے بکاروں کے ادھین سارا سنسار ہے ان کے ادھین
میں نہیں ہوں اور ایسا گیان اور وشواس پیدا ہونے پر ہی سب کاموں کے تیاگ
دینے کی آگیا ہے۔

[1] جو موکش چاہتا ہے اگر اس میں ابھی تک آتم گیان کا ابھاو ہے تو اسے شاستر کی آگیا انوسار
کرم کرنا ضروری ہے اس پرکار شاستر کی آگیا انوسار کرم کرنے سے آتم گیان یوگ
میں بادھا نہیں پڑے گی۔

جواب - اس موقع پر یہ شنکا درست نہیں ہے اگر یہ ہی بات ہو تو شاستر کا اُپدیش بڑھا ہوگا نہ آتما جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے وغیرہ - ایسے ایسے گیتا کے اُپدیش بیکار ہو جاویں گے ان اعتراض کرنے والوں سے پوچھنا چاہیئے کہ دھرم شاستر میں دھرم ادھرم کے استتو کا گیان اور دھرم یا آدھرم کرنے والے کے مر کر جنم لینے کی بات جس طرح کہی گئی ہے - اسی طرح آتما کے دوسرے کام واکرتا پن وایکتا وغیرہ کی باتیں کیوں نہیں کہی گئیں۔

شنکا - کیونکہ آتما تک اندریوں میں سے کسی بھی اندری کی پہونچ نہیں ہو سکتی۔

جواب - یہ بات نہیں ہے دھرم شاستر میں تو کہا ہے کہ وہ آتما صرف من سے جانا جاتا ہے من شم دم سے نرمل ہونا چاہیئے جس وقت من صاف و شدھ ہو جاتا ہے یا جبکہ انسان شریر من اور اندریوں کو اپنے اختیار میں کر لیتا ہے اور گرو تھا دھرم شاستر کے اُپدیشوں سے بج سجا کر تیار ہو جاتا ہے اُس وقت وہ آتما کو دیکھنے لگتا ہے شاستر اور انومان سے جب ہم آتما کی نربکارتا کا اپدیش پاتے ہیں تب یہ کہنا کہ ایسا گیان نہیں ہو سکتا آتما کے نربکار ہونے کا گیان ہونا غیر ممکن ہے - غلط ہے۔

بُدھمان کو گیان یوگ کا آشریہ لینا چاہیئے

یہ ماننا ہی ہوگا کہ اس پرکار جو گیان پیدا ہوتا ہے وہ اگیان کا ناش ضرور کرتا ہے اس اگیان کے بارہ میں بھگوان اسی ادھیائے کے ۱۹ - ویں شلوک میں کہہ چکے ہیں۔

وہاں یہ اپدیش دیا گیا ہے کہ آتما کے مارنے کی کریا کا کرتا یا کرم کہنا اگیان کا پھل ہے یہ بات مارنے کی کریا کے علاوہ اور جس قدر کریا ہیں سبھی کے سمبندھ میں کہی ہے کیونکہ آتما ابکاریہ ہے اس لیئے بُدھمان یا گیانی کسی بھی کریا کا ساکشات یا پریوجک کرتا نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ گیانی یا بُدھمان کا کسی بھی کام سے کچھ بھی سمبندھ نہیں ہے

اُس کے کرنے کو کوئی کام نہیں ہے۔

سوال ۔ تب اُس کو کیا کرنا چاہیئے۔

جواب ۔ اِس کا جواب بھگوان نے تیسری ادھیائے کے ۳۔ شلوک میں دیا ہے کہ سانکھیہ والوں کو گیان یوگ کا سہارا لینا چاہیئے اور کاموں کے تیاگ کے بارے میں بھگوان نے پانچویں ادھیائے کے ۱۳۔ شلوک میں کہا ہے شُدھ انتہ کرن والا شریر کا مالک جیو من سے سارے کرموں کو تیاگ کر نہ تو کچھ کرتا ہوا اور نہ کچھ کراتا ہوا نو دروازہ والے شریر روپی نگر میں سُکھ سے رہتا ہے۔

شنکا ۔ اِس جگہ شبد من سے یہ پرگھٹ ہوتا ہے کہ شریر اور بانی کے کاموں کا تیاگ نہ کرنا چاہیئے۔

جواب ۔ نہیں اُس جگہ سارے کرموں کے تیاگ کی بات صاف صاف کہی ہے۔

شنکا ۔ سارے شبد سے سارے مانسک کرموں سے مطلب معلوم ہوتا ہے۔

جواب ۔ نہیں شریر اور بانی کے سارے کاموں کے پہلے من کام کرتا ہے من کے پہلے کام نہ کرنے کی حالت میں شریر اور بانی کے کرموں کا استیتو ہی نہیں ہوتا۔

شنکا ۔ تب اُسے اور بھی سارے مانسک من سمبندھی کاموں کا تیاگ کر دینا چاہیئے صرف انکا تیاگ نہ کرنا چاہیئے جن کو شاستر کیا انوسار شریر اور بانی کے کاموں کے کرنے کے لیئے ضرورت ہے۔

جواب ۔ نہیں اُس جگہ یہ کہا ہے نہ تو کچھ کرتا ہوا اور نہ کچھ کراتا ہوا۔

شنکا ۔ تب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بھگوان نے جو سارے کرموں کا تیاگ کہا ہے وہ مرتے ہوئے منشیہ کے لئے کہا ہے۔ زندہ آدمی کے لیے نہیں۔

جواب ۔ نہیں یہ بات نہیں ہے اگر یہی بات ہوتی تو ایسا نہ کہا جاتا۔ نو دروازہ کے نگر یا شریر میں رہتا ہے اس حالت میں اس بیان سے کچھ مطلب نہیں نکلتا کوئی آدمی مرتا ہوا ساری حرکتیں تیاگ دینے پر شریر میں رہتا ہوا نہیں کہا جا سکتا۔

ریا دھانت یہ نکلتا ہے کہ جیسے آتم گیان ہو جائے کیول اُسے تیاگ کا آسرا لینا چاہیئے جیسے آتم درشی کیلئے دنیا کے کاموں کی طرف توجہ کرنیکی ضرورت نہیں۔ اس گیتا کے اگلے ادھیایوں میں جہاں آتما کا ذکر ہوگا۔ وہاں یہی باتیں سمجھائی جائیں گی۔

آتما نربکار کس طرح ہے

वासांसि जीर्णानि यथा विहाय
　　नवानि गृह्णाति नरोऽपराणि ।
तथा शरीराणि विहाय जीर्णा-
　　न्यन्यानि संयाति नवानि देही ॥ २२ ॥

جس پرکار منشیہ پرانے پھٹے پارچہ کو پھینک کر نئے کپڑے پہنتا ہے اسی پرکار شریر کے اندر رہنے والا آتما پرانے شریر کو پھینک کر دوسرے نئے شریر کو دھارن کرتا ہے (۲۲)

جس طرح منشیہ اس جگت میں پرانے اور پھٹے ہوئے کپڑوں کو اتار کر الگ پھینک دیتا ہے اور انکی جگہ دوسرے جدید کپڑے پہن لیتا ہے اُسی طرح سنساری آدمی کے موافق شریر کے اندر رہنے والا آتما پرانے شریر کو چھوڑ کر بغیر کسی پرکار کے روپانتر کے دوسرے نئے شریر میں گھس جاتا ہے۔

کپڑے ہی پرانے ہوتے ہیں پھٹتے ہیں اور میلے ہوتے ہیں ان کے روپ رنگ آدی میں تبدیلی ہوتی ہے مگر ان کپڑوں کے پہننے والے میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی اسی طرح شریر بھی پیدا ہوتا ہے شریر ہی گھٹتا بڑھتا ہے شریر ہی پرانا اور دبلا ہوتا ہے اور اسکا ہی ناش ہوتا ہے مگر شریر روپی کپڑے کے پہننے والے آتما میں کوئی بکار یا تبدیلی نہیں ہوتی۔ اِس سے صاف طور پر سمجھ میں آتا ہے کہ شریر اور اندریاں آدی سے آتما علیحدہ ہے وہ انتیہ ہے اور سب بکاروں سے رہت دور بھاؤ سے ہے۔ ہے ارجن اب تو نے آتما کے اناشی اور نربکار ہونے میں کوئی سندیہہ نہیں باقی ہوگا

اور یہ بھی تم نے خوب اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ آتما نہ کسی کریا کا کرتا ہے نہ پریرک ہے
اور نہ کسی کریا کا کرم ہے۔ آتما کو نہ کوئی گھٹا سکتا ہے اور نہ کوئی سنوار ہی سکتا ہے اب
کیا سبب تجھے آتما کے شریر سے الگ ہو جانے کا سوچ ہے یا یہ فکر ہے کہ نہ جانے آئندہ
دوسرا شریر اس برتمان شریر سے اچھا ملےگا یا برا۔ اگر تیرے دل میں یہ فکر ابھی
تک موجود ہی ہے تو اس فکر کو چھوڑ ایسی باتوں کی چنتا پاپیوں کو ہونی چاہیئے۔
دھرماتماؤں کو ایسے سوچ بچار کی ضرورت نہیں کیونکہ دھرماتماؤں کو ان کے پن پھل
کے باعث اچھے اچھے دیوتاؤں کے شریر ملتے ہیں انہیں دیو لوک میں اس
سنسار سے بھی بڑھیا بڑھیا سکھ بھوگ کے سامان ملتے ہیں جو لوگ پاپ اور پن دونوں
کرتے ہیں انھیں اسی لوک میں منشیہ شریر ملتے ہیں لیکن پاپ ہی پاپ کرنے والے کو
ان کے پاپ کے انوسار نرک کا شریر ملتا ہے پاپیوں کو بھی سانپ بچھو گرگچھ یا
مکھی کے کیڑے وغیرہ کی جون ملتی ہے جو برہم بدیا نہیں جانتے اور تمام
سکھ بھوگوں کی خواہش رکھتے ہیں ان کے ہدایت کرنے کے لیے انیک پرکار کے
دھرم پن وغیرہ کرتے ہیں انھیں ان کے پن کے انوسار دیو شریر ملتے ہیں اور اگر
وے ایک طرف پن کرتے ہیں اور ساتھ ہی پاپ بھی کرتے ہیں تو انھیں منشیہ شریر
ملتے ہیں مطلب یہ ہے کہ پاپی اور پنی آتما سب کو ایک شریر کے بعد دوسرا شریر ضرور
ملتا ہے اس لئے اچھے برے شریر کے لیے سوچ کرنا محض نادانی ہے۔

گیانی پرش منشیہ شریر تو منشیہ شریر دیو شریر کو بھی پسند نہیں کرتے شریر نہ ملے اس کے
لیے وے برہم بدیا سیکھتے ہیں رات دن برہم میں ہی لین رہتے ہیں برہم بدیا میں کامل
ہونے والے گیانیوں کو شریر بندھن سے چھٹکارا مل جاتا ہے یعنی پرم پد موکش مل جاتی ہے۔

ہے ارجن بھیشم درون بڑے مہاپرش ہیں انھوں نے سب اچھے ہی اچھے پن کرم
کیے ہیں بھیشم نے اپنے پتا کے سکھ دینے کے واسطے تمام عمر کام دیو کو اپنے اختیار میں رکھا
درونا چاریہ نے بھی خوب تپسیا کرکے اپنے شریر کو دبلا کر ڈالا ایسے مہا پرشوں کو بھی
اتم شریر ملیں گے جب تک وے لوگ اس شریر کو نہ چھوڑیں گے تب تک ان کو اچھے

کاموں کا پھل نہ ملے گا اسلئے انکے ان شریروں کا ناش ہونا ضروری ہے۔

اُن کے یہ برتمان شریر سُرگ سکھ بھوگنے میں بروکا دٹ پیدا کرتے ہیں پس ہے ارجن تو اُن کی سچّی بھلائی پر نظر رکھ کر اُن کے شریروں کو ناش کر ڈال تاکہ وے آئندہ اچھے اچھے شریر پادیں اور الوکک سکھ بھوگیں۔

کِن کارنوں سے آتما ہمیشہ نربکار ہے

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः ।
न चैनं क्लेदयन्त्यापो न शोषयति मारुतः ॥ २३ ॥

اِسے شستر چھید نہیں سکتے اگن جلا نہیں سکتی پانی گلا نہیں سکتا اور ہوا سکھا نہیں سکتی۔ (۲۳)

اِس آتما کے انگ پرتینگ نہیں ہیں اس لئے تلوار وغیرہ ہتھیار اسے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے نہیں کر سکتے اسی طرح آگ بھی جلا کر راکھ نہیں کر سکتی پانی اسے گلا نہیں سکتا۔

جو چیز کتنے ہی حصوں کے جوڑنے سے بنتی ہے پانی زور سے گلا گلا کر اُن حصوں کو الگ الگ کر دیتا ہے لیکن آتما بھاگ رہت ہے اس لیے پانی کا بھی اس میں کچھ قابو نہیں چلتا جس چیز میں نمی ہوتی ہے اُسے ہوا خشک کرکے ناش کر ڈالتی ہے لیکن اس میں وہ بات نہیں ہے اس لیے ہوا بھی اُسکا کچھ بگاڑ نہیں کر سکتی اس سے آتما سربتھا نربکار ہے۔

अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमक्लेद्योऽशोष्य एव च ।
नित्यः सर्वगतः स्थाणुरचलोऽयं सनातनः ॥ २४ ॥

یہ نہ تو کاٹا جا سکتا ہے نہ جلایا جا سکتا ہے نہ بھگویا جا سکتا ہے نہ سکھایا جا سکتا ہے یہ نتیہ سرب بیاپک اٹل اچل اور سناتن ہے۔ (۲۴)

اِس آتما کو تلوار وغیرہ ہتھیار کاٹ نہیں سکتے اس لئے یہ نتیہ ہے سرب بیاپک ہے یہ سرب بیاپک ہے اسلیے ستون کی طرح اٹل ہے یہ اٹل ہے اس لئے اچل ہے یہ کسی کارن سے

پیدا نہیں ہوا ہے جدید نہیں ہے اس لئے یہ سناتن ہے یعنے اس کا شروع اور آخر (آدِ انت) نہیں ہے۔

خلاصہ ۔بھگوان نے اس ادھیائے کے بیسویں شلوک میں آتما کو سناتن اور نربکار آدِ کہا ہے اس کے بعد ان چار شلوکوں میں بھی یہی بات گھما پھرا کر سمجھائی ہے جدید بات کچھ نہیں کہی ہے اس سے پُنرکت دوش معلوم ہوتا ہے اصل میں اُسے دوش نہ سمجھنا چاہئیے آتما کا سروپ بڑی مشکل سے سمجھ میں آتا ہے آتما کا جاننا سہل نہیں ہے اس لئے بھگوان ایک ہی بات کو بار بار کئی طرح کے شبدوں میں کہتے ہیں کہ جس سے سنساری لوگ کسی نہ کسی طرح تتو کی بات سمجھ جاویں اور اُنکا سنسار بندھن سے پیچھا چھوٹ جائے۔

شوک کو استھان نہیں ہے

अव्यक्तोऽयमचिन्त्योऽयमविकार्योऽयमुच्यते ।
तस्मादेवं विदित्वैनं नानुशोचितुमर्हसि ॥ २५ ॥

کہتے ہیں کہ آتما ابیکت اچنتیہ اور ابکاریہ ہے اس لیے اُسے ایسا سمجھ کر تجھے شوک نہ کرنا چاہیئے (۲۵)

آتما ابیکت اپرگھٹ مورتی رہت ہے یعنے ظاہر نہیں ہے اور وہ مورتمان بھی نہیں ہے اس لئے اُسے آنکھ سے دیکھ نہیں سکتے آنکھ ہی کیا کسی بھی اندری سے اُسے ہم جان نہیں سکتے وہ اچنتیہ ہے اسلئے اُسکی صورت بھی دھیان میں نہیں آتی۔ جو چیز اندریوں سے جانی جاتی ہے اُسی کا نشیہ دھیان یا خیال کر سکتا ہے لیکن آتما سبھی اندریوں کی پہونچ سے باہر ہے یعنے بلا شبہ اچنتیہ ہے وہ ابکاریہ ہے اس میں بکار یعنے پھیر پھار نہیں ہوتا وہ کوئی دودھ جیسی چیز نہیں ہے کہ اس میں ذرا سا دہی ملانے سے اُس کی شکل بدل جائے وہ اِس کارن سے بھی ابکاریہ ہے کہ

اس کے ٹکڑے نہیں ہوتے جس چیز کے ٹکڑے نہیں ہوتے اس کی تبدیلی ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ آتما بکار رہت ہے اُس میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ آتما کو نتیہ سرب بیاپک اٹل اچل سناتن ابیکت اچنتیہ ابکار سمجھکر تو شوک کو چھوڑ دے اور یہ بھی سمجھ کہ تو انکا مارنے والا ہے اور وے تیرے ذریعہ سے مارے گئے ہیں۔

خلاصہ۔ آتم گیان ایسا کٹھن بشے ہے کہ بھگوان کے اسقدر سمجھانے پر بھی ارجن اپنے من میں سوچتا ہے کہ آتما ہے تو نتیہ اناشی مگر اُسے یہ چولا چھوڑنے اور نیا دھارن کرنے کے وقت دُکھ تو ضرور ہی ہوتا ہوگا اس یدھ کشیتر میں موت تو نشچت ہے اگر یدھ میں میرے بھائی بند مارے گئے تو وے ضرور ہی دُکھی ہونگے اور اسی سے میرا شوک دور نہیں ہوتا بھگوان ارجن کے من کی تاڑ گئے اس لیئے وے اب آتما کو نتیہ نہ مانکر ارجن کو سمجھاتے ہیں۔

अथ चैनं नित्यजातं नित्यं वा मन्यसे मृतम् ।
तथापि त्वं महाबाहो नैवं शोचितुमर्हसि ॥ २६ ॥

اگر تو اس آتما کو ہمیشہ جنم لینے والا اور سدا مرنے والا مانتا ہے تو بھی ہے مہابا ہو ارجن تجھے شوک نہ کرنا چاہیئے۔ (۲۶)

ہے ارجن اگر تو سادھارن لوگوں کی طرح آتما کو دیہہ کے ساتھ بارمبار جنما ہوا اور دیہہ کے ناش کے ساتھ بارمبار مرا ہوا سمجھتا ہے یعنے یہ جانتا ہے کہ شریر کے تیار ہوتے ہی اُس کے ساتھ ہی آتما پیدا ہو جاتا ہے اور شریر کے ناش ہونے پر آتما بھی ناش ہو جاتا ہے مگر اُس کے مرنے اور جنم لینے کا کام برابر جاری رہتا ہے اگر تیرا ایسا خیال ہے تو بھی تجھے شوک نہ کرنا چاہیئے کیونکہ جس نے جنم لیا ہے اس کی مرتیو اٹل ہے اور جو مر گیا ہے اس کا جنم لینا اٹل ہے۔

اگر تو اس استھول شریر کو ہی آتما مانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ شریر بارمبار مرتا ہے اور پیدا ہوتا ہے تو اس اوستھا میں بھی تجھے شوک نہ کرنا چاہیئے کیونکہ تیرے اس خیال سے ہی صاف ظاہر ہے کہ مرکر ضرور ہی جنم لینا پڑتا ہے اور پیدا ہوکر ضرور ہی مرنا پڑتا ہے ایسی حالت

یں بھی موت زندگی اٹل ہیں مرنا اور جنم لینا ضروری ہے جو بات کسی طرح ٹل نہیں سکتی اُس کے لئے شوک کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔
تیرا یہ خیال کہ ایک دفعہ مرکر ہمیشہ کو مرجاتا ہے ٹھیک نہیں ہے کیونکہ منشیہ پہلے جنم میں جو بھی برے بھلے کرم کرتا ہے اُس کے پھل بھوگنے کو جنم لیتا ہے اور جو کرم اس جنم میں کرتا ہے اُس کے پھل بھوگنے کو اُسے ضرور ہی مرکر جنم لینا ہوتا ہے۔
بنا کرم پھل بھوگے پیچھا نہیں چھوٹتا جس کو گیان ہو جاتا ہے جو آتما کو کرتا نہ مان کر کرم کرتا ہوا شریر چھوڑتا ہے وہی ایک بار مرکر سدا کو مرجاتا ہے یعنے پھر جنم نہیں لیتا مطلب یہ ہے کہ جبتک مکت نہیں ہو جاتی اسکو بار مبار جنم لینا اور مرنا ہی پڑتا ہے۔ یہ ہی بھگوان کہتے ہیں۔

जातस्य हि ध्रुवो मृत्युर्ध्रुवं जन्म मृतस्य च ।
तस्मादपरिहार्येऽर्थे न त्वं शोचितुमर्हसि ॥ २७ ॥

جو پیدا ہوا ہے وہ ضرور ہی مرے گا اور جو مرگیا ہے وہ ضرور ہی پیدا ہوگا اس لئے تجھے اس اٹل ہونہار بات پر سوچ نہ کرنا چاہیئے۔ (۲۷)
ہے ارجن جس نے جنم لیا ہے اسکی موت ضرور ہوگی جو مرگیا ہے اس کا جنم ضرور ہوگا جنم لینے والے کو ہم اپنی آنکھوں سے مرتے دیکھتے ہیں اس لئے اس بارہ میں پرمان کی ضرورت نہیں ہے اب رہی یہ بات کہ جو مرگئے ہیں یا مریں گے انھیں ضرور دوسرا جنم لینا ہوگا کیونکہ انھوں نے اپنے پہلے جنم کے کرموں کے بھوگنے کے لئے یہ برتمان جنم لیا تھا جب اسکے پہلے جنم کے کرموں کا ناش ہوگیا تب وے مرگئے اب اس جنم میں جو انھوں نے کرم کئے ہیں اُنکو بغیر پھر جنم لئے نہ بھوگ سکیں گے بنا کرموں کے پھل بھوگ کئے پنڈ نہیں چھوٹتا یعنے جو مرگئے ہیں اور مریں گے انھیں ضرور ہی جنم لینا ہوگا اور اپنے اس برتمان جنم کے کرموں کے پھل بھوگنے ہونگے۔ اس سے یہ سدھانت نکلتا ہے کہ جبتک جیو کرم بندھن میں بندھا رہتا ہے جبتک اُسکی موکش نہیں ہوتی تب تک اس کو بار مبار پیدا ہونا اور مرنا ہوتا ہے جنم اور مرن ضرور ہونیوالا ہے جس کا علاج نہیں ہے جو اٹل ہے اسکا سوچ مورکھتا کے سوائے اور کیا ہے اگر

تو ان بھیشم آدی سے نہیں لڑیگا تو بھی یہ تو اپنے پورب جنم کے کرموں کے پورے ہو جانے کے کارن ضرور ہی مرینگے ان کو اپنے اس شریر سے ضرور ہی الگ ہونا پڑے گا کیونکہ جس نے جنم لیا ہے اس کی مرتیو ضرور ہو گی جب جنم لینے والے کی موت اٹل ہے اسکو کوئی بچا نہیں سکتا تب پھر شوک کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

بھگوان کے اسقدر سمجھانے بجھانے پر ارجن من میں کہنے لگا اب میں خوب اچھی طرح سمجھ گیا کہ آتما شریر میں رہنے والا نِتیہ ہے اس کا ناش ہو ہی نہیں سکتا میں اب آتما کے لئے رنج نہ کرونگا مگر مجھے ان پرتھوی جل اگن وغیرہ سے بنے ہوئے شریروں کا شوک تو ضرور رہتا رہے گا بھگوان ارجن کے من کی جان کر آگے سمجھاتے ہیں کہ شریر اور آتما کو تو الگ الگ سمجھتا ہے۔ یہ بھی جانتا ہے کہ سب شریروں میں ایک ہی آتما ہے آتما کا نہ نام ہے نہ روپ ہے جب آتما شریر میں آتا ہے تب شریر کا نام اور روپ ہوتا ہے شریر کو ہی چاچا بھائی شالا وغیرہ نام سے تتھا ارجن یدھشٹر وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں اس شریر کے لئے تو شوک مت کر کیونکہ۔

अव्यक्तादीनि भूतानि व्यक्तमध्यानि भारत ।
अव्यक्तनिधनान्येव तत्र का परिदेवना ॥२८॥

شریر کا آدا بیکت ہے مدھ ابیکت ہے اور ان کا انت بھی ابیکت ہے پھر انکے بنشنے میں شوک کرنے کی کون بات ہے یعنے یہ شریر شروع میں نظر نہین آتے ہیں درمیان میں دکھائی دیتے ہیں اور آخر میں مرنیکے بعد پھر نہیں دکھائی دیتے پھر اُن کے لیے شوک کیوں کریں۔ (۲۸)

اتھوا

یہ ان شروع میں ادیکت یعنے پوشیدہ ہی رہتے ہیں ارتھات دے کسی کو دکھائی نہیں دیتے درمیان میں نظر آتے ہیں اور مرنے بعد پھر گم ہو جاتے ہیں اس میں شوک کرنے کی کیا بات ہے۔

اٹھوا

ہے ارجن پیدا ہونے کے پیشتر بھیشم درون آدِ کا نام روپ کچھ بھی نہ تھا اور مرنے کے بعد بھی کچھ نہ رہے گا صرف درمیانی حالت میں نام روپ آدِ دکھائی دیتے ہیں ایسوں کے لیے شوک کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ہے ارجن جنکو تو بھیشم درون دادا چاچا بیٹا پوتا کہتا ہے یہ استھول شریر ہے یہ سب پرتھوی جل ہوا اگن اور آکاش ان پانچ تتوں کے یوگ سے بنے ہیں پیدا ہونے کے پہلے یہ ہم کو نہیں دکھتے تھے پیدا ہونے کے بعد اب ہم کو دکھتے ہیں اسی طرح ناش ہونے کے بعد پھر نظر نہ آدیں گے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ شروع میں نہیں دکھتے درمیان میں دکھتے ہیں اور مرنے بعد آخر میں پھر غائب ہو جاتے ہیں جو چیز شروع اور آخر میں نظر نہ آوے صرف درمیان میں دکھائی دے اُسے کچھ نہ سمجھنا چاہیئے خواب میں جو چیز دکھائی دیتی ہے وہ خواب کے پہلے اور خواب کے بعد جاگنے پر دکھائی نہیں دیتی ہے خواب کی چیز ادکال اور انت کال میں نہیں دکھائی دیتی صرف درمیانی اوستھا حالت خواب میں نظر آتی ہیں اس طرح یہ پرانی آدِ کال اور انت کال میں نہیں دکھائی دیتے صرف مدھیہ کال میں جب پیدا ہوتے ہیں نظر آتے ہیں اب ہر شخص اچھی طرح جان سکتا ہے کہ استری پتر باپ دادا سالے خسر اور بیٹے پوتے آدِ خواب کے مانند ہیں جو بات خواب کی چیزوں میں ہے وہی اُن میں بھی ہے سپن کی چیزوں کے واسطے مورکھ بھی سوچ نہیں کرتا پس جو چیزیں سپن کی چیزوں کے سمان ہیں اُن کے سلئے کون شوک کرے گا۔

خواب میں جو ہم دیکھتے ہیں وہ سپن اوستھا میں ہی دکھائی دیتا ہے سپن کی اول اوستھا اور سپن کی بعد کی اوستھا یعنے جاگرت اوستھا میں وہ ہمیں نہیں دکھائی دیتا۔

خواب میں ہم نے ایک سندر سُرگ کی اپسرا دیکھی تھی گر ویسی سندری اور وہی استری ہم نے سپن کے پیشتر نہیں دیکھی تھی اور اب ہم جاگ گئے ہماری آنکھیں کھل گئی ہیں تو اس وقت وہ نظر نہیں آتی اس سلئے ہم کو اُس سندری کے واسطے کچھ سوچ یا فکر

نہ کرنا چاہیئے اگر وہ کچھ چیز حقیقت میں ہوتی تو خواب سے پہلے بھی دکھتی اور اب آنکھ کھولنے پر بھی نظر آتی وہ پہلے نہیں تھی اور اب بھی نہیں ہے صرف درمیان میں نظر آگئی اسلئے وہ بھرم کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے اسی طرح یہ واداگرود ماتلے استری وغیرہ جو پہلے تم نے نہیں دیکھے اسوقت تم ان کو دیکھ رہے ہو مگر ناش ہونے یا مرنے کے بعد پھر نہ دیکھوگے یہ خواب کی چیزوں کی طرح ہیں یہ انتیہ اور ناش والے ہیں۔ یہ شریر پرتھوی جل اگنی وایو اور آکاش ان پانچ تتوں کے یوگ سے بنا ہے ناش ہونے (مرنے) پر پھر ان میں ملجاویگا یہ پرتھوی دھرتی، جل اگنی وغیرہ پانچ تتو بھی بس ابیکت چیتن سے پیدا ہوتی ہیں پرلے کال میں پھر اسی میں ملجائیں گے۔

پربدارنیک کے چوتھے براہمن میں لکھا ہے کہ یہ جگت اپنی پیدائش کے پہلے نہیں دکھتا تھا سرشٹی رچنا کے وقت یہ نام اور روپ سے پرگھٹ ہوا جو ابتک درمیانی حالت میں سب کو دکھ رہا ہے بعد ازاں جس سے پیدا ہوا ہے اسی میں ملجائیگا جب اس پرتھوی وغیرہ کی ہی کوئی گنتی نہیں ہے تب ان تو چھ شریروں کی کیا بات ہے خوب یاد رکھیے کہ سنسار سپن کی سی مایا ہے۔ اصل میں یہ کچھ نہیں ہے بھرم سے ایسا دکھائی دیتا ہے تو اسے ٹھیک سیپی کی چاندی یا رسی کے سانپ کے مانند جھوٹھا تصور کر اور اس ناشوان سنسار کے لیے ہرگز رنج نہ کر۔

مہابھارت کے استری پرب کی ادھیائے ۲۔ اشلوک ۱۳ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے وہ ابیکت سے آیا اور اسی ہی ابیکت میں پھر چلا گیا وہ نہ تیرا ہے اور نہ تو اسکا ہے پھر برتھا شوک کیوں کرتا ہے جو چیزیں بازیگر کی مایا کے سمان پہلے دکھائی نہیں دیتیں درمیان میں نظر آتی ہیں اور آخر میں پھر غائب ہو جاتی ہیں ان کے واسطے دکھ کرنے کی کون سی ضرورت ہے۔

آتما کا سمجھنا بہت مشکل ہے۔ یہ کوئی سنساری چیز کی طرح نہیں ہے جو جلدی سمجھ میں آجاوے آتما جلدی سمجھ میں کیوں نہیں آتا۔

आश्चर्यवत्पश्यति कश्चिदेनमाश्चर्यवद्वदति तथैव चान्यः।
आश्चर्यवच्चैनमन्यः शृणोति श्रुत्वाप्येनं वेद न चैव कश्चित्॥२९॥

اِس آتما کو کوئی آشچریہ جنک چیز کی طرح دیکھتا ہے کوئی اسے عجائب چیز کی طرح سناتا ہے کوئی آشچریہ جنک چیز کی طرح سنتا ہے سنکر بھی کوئی اسے سچ مُچ نہیں سمجھتا (۲۹)

اَرتھوا

کوئی آتما کو اس طرح دیکھتا ہے مانو یہ کوئی آشچریہ پیدا کرنے والی چیز ہے کوئی اِسکے بارہ میں آشچریہ پیدا کرنے والی چیز کی سی باتیں کرتا ہے کوئی اس کے بارہ میں سُنکر اِسی کو آشچریہ پیدا کرنے والی چیز کی طرح جانتا ہے مگر دیکھکر کہکر سُنکر بھی اسے کوئی ٹھیک ٹھیک نہیں سمجھتا۔

ایک آتما کو آشچریہ جنک چیز کی طرح ادبھت عجیب چیز کے مانند یکایک دیکھی ہوئی چیز کے موافق بغیر دیکھی ہوئی چیز کی طرح دیکھتا ہے دوسرا اُس کے بیشے میں ایسی باتیں کہتا ہے مانوں کوئی تعجب انگیز چیز ہے کوئی اُس کے بارہ میں اس طرح سنتا ہے گویا وہ کوئی ادبھت چمتکارک چیز ہے مگر اُسے دیکھکر سنکر اور کہہ کر بھی اُسے کوئی شخص بھی بالکل نہیں سمجھتا۔ وہ کوئی لوکِک پدارتھ نہیں ہے جو سہج ہی سمجھ میں آجاوے دراصل وہ الوکِک اور آشچریہ پیدا کرنے والی بستو ہے وہ ابیکت اچنتیہ اور اَبکاریہ ہے اس لیے وہ اندریوں اور انتہ کرن کی رسائی کے باہر ہے اُس کا دیکھنا سننا کہنا جاننا اور انو بھو کرنا بڑا مشکل ہے۔

جو آتما کو آشچریہ جیسی چیز کی طرح دیکھتا ہے اُس کے بارہ میں کہتا ہے اور سنتا ہے ایسا آدمی ہزاروں میں ایک پایا جاتا ہے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ آتما کا جاننا بڑا کٹھن کام ہے۔

مادھو اچاریہ کرت بھاشیہ میں لکھا ہے کہ جو اس آتما کو آج اور انیاشی پرماتما کی پرت مورت جانتا ہے اور اِس کو نشچت روپ سے اُسی پرماتما کے ادھین جانتا

ہے ایسا آدمی ہی سچ مچ شریر ہے اسی طرح ایسا آدمی جو اُس آتما کی چرچا کرتا ہے اتھوا اُس کے بارہ میں سنتا ہے وہ بڑی مشکل سے کہیں ملتا ہے

یوں تو ہر شخص جب وہ اپنے ہی آتما کے بارے میں سوچتا اور کہتا ہے تب آتما کو سمجھتا ہوا معلوم ہوتا ہے ایسی حالت میں ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ آتما کو جاننے اور سمجھنے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے معمولی طور پر آتما کے بارے کی باتیں کوئی سن سکتا ہے اسے دیکھ سکتا ہے اور اسکی چرچا بھی کر سکتا ہے لیکن آتما کا یتھا رتھ سروپ سمجھ کر اور پورے طور سے سمجھنے اور جاننے والا سچ مچ ہی بڑی مشکل سے ملتا ہے جو جیو ایشور کی پربت مورت ہے اُسکا روپ ہے اُسکا عکس ہے اُس کو جیں سمجھنے والا ہی مشکل سے ملتا ہے تب اس مہا گیادان پرماتما ایشور اور اُس کی شکتیوں کے سمجھنے اور جاننے والا کوئی شاید ہی ملے۔

بھگوان نے اس ادھیائے کے ۱۱ شلوک سے آتما اور پرماتما کا تذکرہ اٹھایا تھا اب وہ ۳۰ شلوک میں اس طرح ختم کرتے ہیں۔

देही नित्यमवध्योऽयं देहे सर्वस्य भारत ।
तस्मात्सर्वाणि भूतानि न त्वं शोचितुमर्हसि ॥ ३० ॥

ہر ایک پرانی کے شریر میں رہنے والا آتما سدا غیر فانی ہے اس لیئے ہے بھارت تجھے کسی پرانی کے لیئے شوک نہ کرنا چاہیئے۔ (۳۰)

خواہ کیسی بھی پرانی کا شریر ناش کیوں نہ ہو جائے مگر آتما کا ناش کبھی نہیں ہو سکتا تب تجھے کسی پرانی کے لئے خواہ بھیشم ہو یا اور کوئی ہو ہرگز شوک نہ کرنا چاہیئے مطلب یہ ہے کہ آتما تو اناشی ہے۔ اس کا ناش کبھی ہو ہی نہیں سکتا اس لیئے آتما کے لئے شوک کرنے کی ضرورت نہیں رہی اپنے شریر کی بات سو یہ تو ناشوان ہے ہی ایک نہ ایک دن ضرور ناش ہوگا اس کا ناش اٹل ہے پھر اس کے واسطے بھی شوک کرنا لاحاصل ہے۔

چھتریوں کو یدھ کرنا ضروری ہے

بھگوان نے یہ بات تو ثابت کر ہی دی ہے کہ آتما اور شریر کے لئے شوک موہ کرنا برتھا ہے اب وہ یہ دکھاتے ہیں کہ چھتری دھرم کے انوسار چھتریوں کو یدھ کرنے سے پاپ نہیں لگتا کیونکہ یدھ کرنا اُنکا خاص دھرم ہے بلکہ یدھ چھتریوں کے لیے سُرگ کا کھلا ہوا دروازہ ہے۔

स्वधर्ममपि चावेक्ष्य न विकम्पितुमर्हसि ।
धर्म्याद्धि युद्धाच्छ्रेयोऽन्यत्क्षत्रियस्य न विद्यते ॥ ३१ ॥

اپنے چھتری دھرم کا خیال کر کے بھی تجھے یدھ سے نہ جھجکنا چاہیئے کیونکہ چھتریوں کے لئے دھرم یدھ سے بڑھ کر کوئی اُتم کام نہیں ہے۔ (۳۱)

آتما انیاشی ہے اُسکا ناش کبھی نہیں ہو سکتا شریر کا ناش ضرور ہونے والا ہے ان باتوں کو بچار کر ہی تجھے شوک موہ سے الگ رہنا چاہیئے بلکہ یدھ تو چھتریوں کا خاص دھرم جان کر بھی تجھے شوک موہ سے رہت ہونا چاہیئے یدھ سے منھ نہ موڑنا لڑائی میں پیٹھ نہ دکھانا یہ چھتریوں کا خاص دھرم ہے۔

یدھ کو ادھرم سمجھ کر اس میں ادھرم کی بھاونا کلپنا کر کے تجھے یدھ سے منھ پھیرنا نہ چاہیئے۔

تو نے کہا ہے کہ اپنے ہی بھائی بندھوں یا رشتہ داروں کے مارنے سے مجھے سکھ نہ ہوگا بھیشم دروں وغیرہ کو میں تری لوکی کے راج کے واسطے بھی نہیں مار سکتا اُن کے مارنے سے بھیک مانگ کر رہنا اچھا ہے سو تیری ان باتوں سے جان پڑتا ہے کہ تو نے شاستروں کی باتوں پر ذرا بھی بچار نہیں کیا اگر تو شاستر پر خیال رکھکر کچھ کہتا تو وہ اس بھانت بیہودہ نہ ہوتا تیری پچھلی باتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ تجھے شاستر کا بھی ٹھیک ٹھیک گیان نہیں ہے سوتے اپنی سنگتا کے ساتویں ادھیاے میں یہ ہی بات کہی ہے۔

समांसमाधमै राज्ञा ह्वाहूतः पालयन् प्रजाः ।
न निवर्तेत संग्रामात् क्षात्रं धर्ममनुस्मरन् ॥
संग्रामेष्वनिवर्तित्वं प्रजानां चैव पालनम् ।
शुश्रूषा ब्राह्मणानां च राज्ञां श्रेयस्करं परम् ॥ ८८ ॥

پرجاؤں کو پالن کرنے والے راجا کو اگر سمان بل والے یا ادھک بل والے یا کم طاقت والے لڑنے کو للکاریں تو اسے اپنے چھتری دھرم کو یاد رکھ کر لڑائی سے منھ نہ موڑنا چاہیئے یُدّھ میں پُشت نہ دکھانا پرجا کا پالن کرنا اور براہمنوں کی سیوا کرنا یہ تینوں کام راجہ کی بہت ہی بھلائی کرنے والے ہیں۔

ہے ارجن ہر طرح بچار نے پر یہ ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ تو اپنے چھتری دھرم کو بچار کر یُدّھ سے منھ مت موڑ کیونکہ یُدّھ ہی تیرا سرب اُتم دھرم ہے اس میں ڈرنے گھبرانے اور کانپنے کی کوئی بات نہیں ہے چھتریوں کے لیے دھرم یُدّھ سے بڑھ کر اور اُتم کوئی کام نہیں ہے۔

اس یُدّھ میں لڑنے سے کیا لابھ ہے؟

سو بھگوان کہتے ہیں

यदृच्छया चोपपन्नं स्वर्गद्वारमपावृतम् ।
सुखिनः क्षत्रियाः पार्थ लभन्ते युद्धमीदृशम् ॥ ३२ ॥

ہے پارتھ بنا کوشش کے اپنے آپ ملا ہوا یُدّھ کرنے کا ایسا موقع کھُلا ہوا سُرگ کا دروازہ ہے ایسا موقع بھاگوان چھتریوں کے ہی ہاتھ لگتا ہے۔ (۳۲)

ہے ارجن بغیر تیری کوشش دیئے بھلے دیویوگ سے ایسا یُدّھ کا موقع تجھے ملا ہے اگر اس یُدّھ میں تو جیتے گا تو تجھے ساری پرتھوی کا راج ادھ جبن ملے گا اگر اس یُدّھ میں تو لڑتا ہوا مر گیا تو بنا روک ٹوک سُرگ میں جائے گا تو گنیہ وان ہے اسی سے تجھے ایسا موقع ملا ہے یہ موقع ہاتھ سے نہ جانے دے۔

अथ चेत्त्वमिमं धर्म्यं संग्रामं न करिष्यसि ।
ततः स्वधर्मं कीर्तिं च हित्वा पापमवाप्स्यसि ॥ ३३ ॥

لیکن اگر تو اس دھرم یُدھ میں نہیں لڑیگا تو اپنے دھرم اور کیرت سے ہاتھ دھوکر پاپ کا بھاگی بنے گا۔ (۳۳)

ہے ارجن تو چھتری ہے اور چھتری کا خاص دھرم لڑنا ہے یُدھ کا موقع بھی تیرے ہاتھ خوب آیا ہے ایسا موقع بھاگوان چھتریوں کو ہی ملتا ہے اگر اس موقع پر تو نہ لڑیگا تو تیرا چھتری دھرم ناش ہو جاویگا ساتھ ہی تو نے جو دیش دیشانتر کے راجوں کو پراجت کرکے تھا شاکشات ایشور کرپا سے اور مہادیو جی سے یُدھ کرکے جو اجول کیرت پراپت کی ہے وہ خاک میں ملا دے گی اس کے علاوہ سب کچھ کھو کر بھی تجھے پاپ کا بھاگی بننا ہوگا تیرے لڑنے یا نہ لڑنے پر ہی یُدھ کا دارومدار نہیں ہے تیرے نہ لڑنے سے یُدھ رُک نہ جاوے گا دُریودھن وغیرہ تو بغیر لڑے نہ مانیں گے وہ لوگ تیرے مار ڈالنے میں کوئی بات اُٹھا نہ رکھیں گے اگر تجھے وے لوگ مار ڈالیں گے تو ساری پرتھوی کا بے کھٹکے راج کریں گے اور ساتھ ہی تیرے کئے ہوئے پُنیہ کے بھوگی ہونگے تو اپنا دھرم اپنی کیرت کھو کر اُن سے کئے ہوئے پاپوں کا بھاگی ہوگا منو نے اپنی سنگھتا کے ساتویں ادھیاے میں کہا ہے۔

हतस्तु भीतः परावृत्तः संग्रामे हन्यते परैः ।
भर्तुर्यद्दुष्कृतं किञ्चित्तत्सर्वं प्रतिपद्यते ॥ ३४ ॥
यच्चास्य सुकृतं किञ्चिदमुत्रार्थमुपार्जितम् ।
भर्ता तत्सर्वमादत्ते परावृत्तहतस्य तु ॥ ३५ ॥

لڑائی کے میدان سے ڈر کر بھاگا ہوا آدمی اگر دشمن دوارا مارا جاتا ہے تو وہ اُس نے والے کے سب پاپوں کا بھاگی بنتا ہے لڑائی سے بھاگے ہوئے اور مارے جانے والے پُرش نے سورگ وغیرہ پانے کی کامنا سے جو پُنیہ کرم کیے تھے اُن کا مالک مارنے والا ہوتا ہے اِن سب باتوں پر غور کرکے تو یُدھ سے مُنھ نہ موڑ یُدھ سے

بیکھ ہونے پر تو اپنے دھرم اور کیرتی سے ہاتھ ہی نہ دھوئیگا بلکہ اور بھی چند برائیاں ہونگی۔

अकीर्तिं चापि भूतानि कथयिष्यन्ति तेऽव्ययाम् ।
सम्भावितस्य चाकीर्तिर्मरणादतिरिच्यते ॥ ३४ ॥

منشیہ ہمیشہ ہی تیری نندا کیا کریں گے بھلے آدمیوں کو تو نندا مرن سے بھی زیادہ دُکھ دائی ہے۔ (۳۴)

اگر تو نہیں لڑے گا تو دنیا کے لوگ ہمیشہ تیری بدنامی کریں گے بلکہ یہ کہیں گے کہ ارجن کایر تھا اس لیئے لڑائی کے میدان سے پیٹھ دکھا کر بھاگ گیا۔

جو دنیا میں بڑا بلوان بیر دھرماتما اور طرح طرح کے اُتم گن والا سمجھا جاتا ہے اور جس کی تمام دنیا عزت کرتی ہے ایسے شخص کے لئے بدنامی اُٹھانے سے مرنا بہتر ہے۔ اسکے سوائے۔

भयाद्रणादुपरतं मंस्यन्ते त्वां महारथाः ।
येषां च त्वं बहुमतो भूत्वा यास्यसि लाघवम् ॥ ३५ ॥

مہارتھی لوگ سمجھیں گے کہ ارجن ڈر کر رن سے بھاگ گیا جو لوگ تم کو آج مانتے ہیں اُن کی نظروں سے تم گر جاؤ گے۔ (۳۵)

ارجن اگر تو یُدّھ نہ کرے گا تو دُریودھن وغیرہ مہارتھی خیال کریں گے کہ ارجن دیا کے مارے نہیں بلکہ کرن وغیرہ کے ڈر سے لڑائی کے میدان میں کھڑا نہ رہا اور منھ موڑ کر بھاگ گیا ہو ایسا سمجھیں گے وے کرن ہیں یہ وہی شخص ہیں جو آج تجھے انیک اُتم اُتم گنوں سے پری پورن سمجھتے ہیں جن کو تیری یاد یا خیال آنے سے رات کو سُکھ سے نیند نہیں آتی جن کی نظروں میں آج تو اتنا اونچا چڑھا ہوا ہے کل اُنہیں کی نظروں میں حقیر ہو جائیگا۔ اس کے علاوہ۔

अवाच्यवादांश्च बहून्वदिष्यन्ति तवाहिताः ।
निन्दन्तस्तव सामर्थ्यं ततो दुःखतरं नु किम् ॥ ३६ ॥

تمہارے شترو تمہاری سامرتھ کی نندا کرتے ہوئے تم پر گالیوں کی بوچھار کریں گے

طعنہ ماریں گے اور طرح طرح کی باتیں سناویں گے اس سے بڑھ کر اور کیا دکھ ہو گا۔ (۳۶)

دُریودھن کرن دُوساشن جیدرتھ آدِ شتر و تیرے پراکرم کی ہنسی اُڑائیں گے اور کہیں گے کہ ارجن کی کیا طاقت کہ ہم لوگوں کا سامنا کرے وہ ترتیج ہے نامرد ہے اس لئے یدھ بھوم سے منھ موڑ کر بھاگ گیا بھیشم درون آدی کے مارنے سے جو دُکھ ہو گا وہ سب بدنامی کے دُکھ کے سامنے کوئی چیز نہیں ہے شترو جس معزز و عالی خاندان کی ہنسی کریں یا طعنہ ماریں اور طرح طرح کی بھدّی باتیں کہیں اسکے لئے تو زندہ رہنے سے مرنا ہزار ہزار درجہ بہتر ہے کیونکہ اس طرح سے ہوئی بدنامی کے دُکھ سے بڑھ کر اور دُکھ ہی نہیں ہے۔

हतो वा प्राप्स्यसि स्वर्गं जित्वा वा भोक्ष्यसे महीम् ।
तस्मादुत्तिष्ठ कौन्तेय युद्धाय कृतनिश्चयः ॥ ३७ ॥

اگر تو یدھ میں مارا گیا تو تجھے سُرگ ملے گا یا جیت جائیگا تو پرتھوی کا راج و بھوگ ملے گا اسلئے ہے ارجن یدھ کے لئے پکا بچار کر کے کھڑا ہو۔ (۳۷)

ہے ارجن اس یدھ میں تیرے دونوں ہاتھوں لڈو ہیں ہار میں بھی تیری بھلائی ہے اور جیت میں بھی تیری بھلائی ہے اگر تو اس یدھ میں مارا جائے گا تو سُرگ کے سکھ بھوگ بھوگیگا اگر کرن وغیرہ مہارتھیوں کو اس یدھ میں پراست کر کے مار ڈالیگا تو نشکنٹک ہو کر اس ساری پرتھوی کا راج بھوگیگا اور سکھ چین کریگا جے در پراجے دبار جیت، دونوں میں تیرا بھلا ہے اسلئے اب بچار کر کے کہ میں یا تو شترو کو فتح کرونگا یا مارا جاؤں گا لڑنے کے لئے تیار ہو جا۔

اگر تیرے من میں گرو و بھائیوں کے مارنے سے پاپ کا خوف ہے تو میں تجھے جو صلاح دیتا ہوں اُسے دھیان دیکر سُن۔

सुखदुःखे समे कृत्वा लाभालाभौ जयाजयौ ।
ततो युद्धाय युज्यस्व नैवं पापमवाप्स्यसि ॥ ३८ ॥

سُکھ دُکھ لابھ ہان اور ہار جیت کو سمان سمجھکر یدھ کی تیاری کر اسطرح یدھ کرنے سے تجھے پاپ نہیں لگے گا۔ (۳۸)

ہے ارجن سب دکھوں کا کارن نفع نقصان ہے اور نفع نقصان کا کارن ہار جیت ہے تو ان سکھ دکھوں کو یکساں جان کر سکھ کی خواہش مت رکھ اور دکھ سے نفرت مت کر اس طرح اپنا من سادھ کر اور لڑنے کو اپنا دھرم سمجھ کر بغیر کسی طرح کی کامنا کے لڑ اس طرح راگ دویش سے رہت ہو کر یدھ کرنے سے تو پاپ کا بھاگی نہیں ہوگا۔

ارجن کے من میں اس اپدیش کو سن کر شنکا ہوتی ہے کہ پہلے تو بھگوان نے گیانی وہ ہی کے سب پرکار سے کرموں کو تیاگ کیا اور اس جگہ کہتے ہیں کہ تو اپنے کو کسی بھی کرم کا نہ کرنے والا اور اس کے پھل کو نہ بھوگنے والا سمجھ کر بلا کسی کامنا کے یدھ کر کیونکہ کہتے ہیں کہ کام کرنا تو دیت ہے اور کبھی کہتے ہیں کہ کرم کرنا ہی ٹھیک ہے ایک ہی آدمی کرم نہ کرنے والا اور کرنے والا کیسے ہو سکتا ہے ایک ہی آدمی میں ایک ہی وقت میں دونوں پرکار کا گیان کیسے ہو۔

رات اور دن کیا ایک ساتھ ہو سکتے ہیں جس طرح اندھیرا اور اجالا ایک ساتھ نہیں ہو سکتا اسی طرح کرم کرنا اور کرموں کا تیاگنا ایک ہی آدمی میں ایک ہی وقت میں نہیں ہو سکتا۔ بھگوان ارجن کے من کی شنکا سمجھ کر یہ بات دکھاتے ہیں کہ ایک ہی پُرش کو عقلمندی اور مورکھتا کے بھید سے دونوں پرکار کے اپدیش ایک ہی وقت میں دئے جا سکتے ہیں۔

یوگ

اس ادھیائے کے دسویں شلوک تک تو ارجن اور بھگوان کا باہمی مباحثہ ہے ان شلوکوں میں ارجن نے شوک موہ کے آدھین ہو کر راج پاٹ سے نفرت دکھائی ہے اور اسی کارن لڑنے سے انکار کیا ہے۔

بھگوان نے اسکا شوک دور کرنے کے لئے گیارھویں شلوک سے تیسویں شلوک تک آتم گیان یا برہم گیان کا اپدیش کیا کیونکہ وہ گیان ہی سب شوکوں سے بچانے والا ہے تیس سے اڑتیسویں شلوک تک بھگوان نے اسکو دنیاوی بچاروں سے سمجھایا ہے لیکن اس موقع تک دونوں طرح سمجھانے پر بھی ارجن کا من شدھ نہیں ہوا اسکے من

من کا دہم نہیں مٹا شنکاوں نے اس کا پنڈ نہیں چھوڑا اس لئے انھوں نے سمجھ لیا
کہ ارجن کا من ملین ہے ابھی وہ آتم گیان کو نہیں سمجھا پہلے اس کا انتہ کرن نرمل
اور صاف ہونا ضروری ہے کیونکہ کوئی بھی نیچے کی سیڑھیوں کو چھوڑ کر ایک دم
اوپر کی سیڑھیوں پر چڑھ نہیں سکتا (جس طرح آجکل کے بدیارتھی بغیر انٹرنس
پاس کیے ایف اے - بی اے - کورس کے پڑھنے کے لائق نہیں ہوتے)
اسلئے وے پہلے ارجن کا چت شدھ کرنے کے لیے اب چالیسویں شلوک سے کرم یوگ
کا اپدیش کرتے ہیں کرم یوگ کے اپدیش سے ارجن کا انتہ کرن شدھ ہو جائیگا
تب وہ برہم گیان کو سمجھنے لگے گا کیونکہ کرم یوگ کے بنا چت شدھ نہیں
ہوتا اور بغیر چت شدھ ہوئے - آتم گیان کا اپدیش اثر نہیں کرتا - اس لئے پہلے
اگیانی کو کرم یوگ کا اپدیش کرنا ہی لازم ہے - یہاں یہ بات بھی سدھ ہوتی
ہے کہ بھگوان مہاتماؤں کو کہ جن کا چت شدھ ہے اور جنھیں برہم گیان ہو گیا
ہے کرموں کے کرنے سے منع کرتے ہیں مگر جن کا چت شدھ نہیں ہے ان کے
لئے کرموں کے کرنے سے منع نہیں کرتے ایسے لوگوں کو نشکام کرم یوگ کا اپدیش
ادچت سمجھکر بھگوان ارجن کو اب کرم یوگ کی راہ دکھاتے ہیں اسی استھان پر
بھگوان نے دو راستوں کی بنیاد ڈال دی ہے جن کا ذکر دوسرے پھر تیسرے ادھیائے
کے تین اشلوکوں میں کریں گے اس طرح دو حصہ کر دینے سے گیتا شاستر سب کی
سمجھ میں آسانی سے آویگا -

بھگوان کہتے ہیں

एषा तेऽभिहिता सांख्ये बुद्धिर्योगे त्विमां शृणु ।
बुद्ध्या युक्तो यया पार्थ कर्मबन्धं प्रहास्यसि ॥ ३९ ॥

ہے ارجن یہ میں نے تجھے آتم گیان بتایا اب کرم یوگ کو بھی سن جس سے
گیان پراپت ہوکر تو کرم بندھنوں سے رہائی پا جائیگا - (۳۹)

ہے ارجن ابتک جو کچھ میں نے تجھ سے کہا ہے وہ آتم گیان یا سانکھیہ[1] بدھی سے سمبندھ رکھتا ہے آتم گیان سے آتما کے اصل سروپ کا گیان ہو جاتا ہے آتما کے اصل سروپ کے نہ جاننے سے ہی موہ میں پھنسنا ہوتا ہے اور آتم گیان نہ ہونے سے ہی شوک موہ آدی کے ادھین ہونا پڑتا ہے مطلب یہ ہے کہ آتم گیان ہونے سے سنسار بندھن اور شوک موہ وغیرہ سے پیچھا چھوٹ جاتا ہے لیکن آتم گیان سہج میں نہیں ہوتا اس لئے اب میں تجھے کرم یوگ[2] کا اپدیش دونگا کرم یوگ آتم گیان کا دروازہ ہے اور یہ ہی آتم گیان کی کنجی ہے۔

جو تو اس کرم یوگ کو جو گیان یوگ کا ذریعہ ہے اچھی طرح سمجھ جائیگا اور ایسے عمل کریگا تو تیرا چت شدھ ہو جائے گا۔ پاپ پنیہ آدی کرم بندھنوں سے تیرا چھٹکارا ہو جائیگا کرم بندھن سے الگ ہونے پر ایشور کرپا سے تجھے آتم گیان برہم گیان کی پراپتی ہو جائیگی پھر تجھے جنم مرن سے رہائی ملجائیگی۔

شنکا۔ کھیتی آدی کا یہ کرم جب پورے ہو جاتے ہیں تب پھل ملتا ہے اگر گھن وغیرہ ہونے پر وے ادھورے رہجاتے ہیں تو سب کیا کرایا مٹی ہو جاتا ہے کچھ بھی پھل نہیں ملتا۔ اگر اسی طرح میرا کرم یوگ گھنوں کے کارن پورا نہ ہوا تو سب کیا کرایا برباد ہو جائیگا۔

جواب۔ اس کرم یوگ میں ایسی بات نہیں ہے۔ سن:۔

یوگ کا راستہ محفوظ ہے

नेहाभिक्रमनाशोऽस्ति प्रत्यवायो न विद्यते ।
स्वल्पमप्यस्य धर्मस्य त्रायते महतो भयात् ॥ ४० ॥

اس میں جو کوشش کی جاتی ہے وہ فضول نہیں جاتی اور نہ اسمیں پاپ لگتا ہے۔ یہ دھرم تھوڑا سا بھی بڑے بھاری خوف سے رکشا کرتا ہے۔ (٤٠)

---

[1] سانکھیہ۔ ایشور اور آتما کے اصل سروپ کا گیان۔
[2] یوگ۔ جس کے ذریعہ کوئی چیز حاصل کی جا سکے

کھیتوں میں ہل چلاتے ہیں تخم ریزی کرتے ہیں سینچتے ہیں اور انیک پرکار کی تکلیف اُٹھاتے ہیں اگر پھل پکنے کے پہلے ہی پالا مار جائے یا پانی کی طغیانی آجائے یا ضرورت کے وقت بارش نہ ہووے یا ٹڈی آجاوے تو سب کیا کرایا مٹی ہو جاتا ہے کرم یوگ میں اسطرح کی کوئی بات نہیں ہے اس میں اگر ذرا سا بھی کام کیا جاتا ہے تو وہ بیکار نہیں جاتا اسمیں کیا ہوا کام ادھورا رہنے پر بھی نشپھل نہیں جاتا اس میں جسقدر کام کیا جاتا ہے اتنا پھل ضرور ملتا ہے جس طرح منتر جپنے میں بھول ہو جانے سے منتر جپنے والے کو پاپ لگتا ہے اتھوا ویدک بھول سے اچھی طرح بغیر سمجھے بوجھے دوا دینے سے اکثر روگی کا پران ناش ہو جاتا ہے اسی طرح اس میں کسی طرح کا پاپ نہیں لگتا اور نہ کچھ نقصان ہی ہوتا ہے تب کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ اس یوگ کی راہ میں اس دھرم میں تھوڑا تھوڑا کام بھی کیوں نہ کیا جائے وہ منشیہ کو سنسار کے بھئے یعنے جنم مرن کے بھاری خوف سے بچاتا ہے مطلب یہ ہے کہ یوگ مارگ میں کسی پرکار کا خوف و خطر نہیں ہے اسی سے اس راستہ کو محفوظ راستہ کہتے ہیں۔

بُدھی ایک ہے

व्यवसायात्मिका बुद्धिरेकेह कुरुनन्दन ।
बहुशाखा ह्यनन्ताश्च बुद्धयोऽव्यवसायिनाम् ॥ ४१ ॥

ہے کرونندن اس موکش مارگ میں نشچے سروپنی بُدھی ایک ہے جنکا نشچے درڑھ نہیں ہے اُنکی انیک شاخ والی اننت بُدھی ہیں۔ (۴۱)

ہے ارجن سانکھیہ بُدھی سے منشیہ کی موکش ہو جاتی ہے اسی طرح یوگ بُدھی سے نشکام ایشور کی اُپاسنا وغیرہ کرنے پر انتہ کرن کی شُدھی دوارا برہم گیان ہونے پر موکش ہو جاتی ہے اسی طرح سانکھیہ بُدھی اور یوگ بدھی سے ایک ہی پھل موکش ملتا ہے جب سانکھیہ سمبندھی اور یوگ سمبندھی بدھی سے ایک ہی پھل ملتا ہے تب وہ بدھی ایک ہی ہے کیونکہ دونوں کا کام ایک ہی آتما کا نشچے کرنا ہے۔ یہ بُدھی گیان کے

سیجے آتپت استھان دید سے پیدا ہوتی ہے اسلئے یہ نشچل ویوسایاتمکا ہے یہ نشچل بدھی نروش
استھان سے پیدا ہونے کے کارن اپنے برخلاف انیک شاخ والی بدھیوں کا ناش
کردیتی ہے یہ نشچل بدھی ایک اور سب سے اتّم ہے کیونکہ اسی بدھی والے کو پرم پد
موکش ملجاتی ہے اسی نشچل بدھی کے برخلاف جو انیک پرکارکی انیک شاخوں والی بدھیاں
ہیں وے ٹھیک نہیں ہیں کیونکہ اُنکے انوسار کام کرنے سے منشیہ سدا سنسار بندھن میں
بندھا رہتا ہے اس دُکھ سے اسکا پیچھا کبھی نہیں چھوٹتا لیکن جب یہ نشچل بدھی اپنے برخلاف
نانا پرکار کی بدھیوں کا ناش کرکے صرف جب نہار پہنچاتی ہے تب یہ منشیہ کو سنسار ساگر سے
پار کرکے پرم پد کو پہونچا دیتی ہے اور اسکے برخلاف چنچل مت والے لوگوں کی انیک
شاخ والی اننت بدھیاں ہیں اسی سے وے بھٹکتے ہوئے مرکر بار بار جنم مرن کے جال
میں پھنستے ہیں مطلب یہ ہے کہ جو نشچل مت ہیں اُنکی ایک بدھی ہے وے ایک بدھی
والے یوگ مارگ پر چلکر انتہ کرن کو شدھ کرکے برہم گیان کو پراپت ہوجاتے ہیں اور
آخر میں سب جنجالوں سے رہائی پاکر پرمانند سروپ برہم میں ملجاتے ہیں لیکن جو چنچل
مت ہیں جنکی مت ایک جگہ قائم نہیں رہتی وے انیک راستوں پر بھٹکتے پھرتے
ہیں اور آخر میں اپنی منزل مقصود کو نہیں پہونچتے۔

کامیوں کے لئے کوئی بدھی نہیں ہے

यामिमां पुष्पितां वाचं प्रवदन्त्यविपश्चितः ।
वेदवादरताः पार्थ नान्यदस्तीति वादिनः ॥ ४२ ॥
कामात्मानः स्वर्गपरा जन्मकर्मफलप्रदाम् ।
क्रियाविशेषबहुलां भोगैश्वर्यगतिं प्रति ॥ ४३ ॥
भोगैश्वर्यप्रसक्तानां तयाऽपहृतचेतसाम् ।
व्यवसायात्मिका बुद्धिः समाधौ न विधीयते ॥ ४४ ॥

جو وید کے رو چک بچنوں پر لٹو ہیں جو کہتے ہیں کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے

جو خواہشات نفسانی سے بھرے ہوئے ہیں جو سُرگ کو پرم پُرشارتھ مانتے ہیں وے مورکھ ہیں وے یہ کہتے ہیں کہ کرموں کے پھل سے جنم ملتا ہے اور فلاں فلاں کریاؤں کے کرنے سے سکھ اور ایشوریہ کی پراپت ہوتی ہے۔

جو لوگ سکھ اور ایشوریہ میں پھنسے ہوئے ہیں جن کا چت ایسی میٹھی میٹھی باتوں سے بہکا ہوا ہے ان کے انتہ کرن میں بیوسائی آتمک بُدھی نہیں ہوتی یعنے اُن کی بُدھی آتما کے شاکشات کار میں استھر (قائم) نہیں ہوتی (۴۲-۴۳-۴۴)

جو مورکھ ہیں جو بچاروان نہیں ہیں وے ویدوں کے باہری ارتھ میں لگے رہتے ہیں سچے گیان کی طرف دھیان نہ دیکر وے اپنے مطلب کا ارتھ وید کی رچاؤں سے نکال لیتے ہیں یعنے انکا کہنا ہے کہ کرموں کے سوائے اور کچھ ہے ہی نہیں کرموں کے کرنے سے ہی سُرگ دھن پُتر آدِ اِچھا انوسار پدارتھ ملتے ہیں وے لوگ رات دن خواہشات دنیوی میں ڈوبے رہتے ہیں اِچھا کو ہی آتما سمجھتے ہیں یعنے اپنی اِچھا سے بڑھ کر کسی چیز کو نہیں سمجھتے وے لوگ سُرگ کو اپنا مکھیہ اور زیادہ مطلب کا سمجھتے ہیں یعنے وے لوگ یگیہ ہون ایشور اُپاسنا وغیرہ جو کرتے ہیں وہ سُرگ پانے کی خواہش سے کرتے ہیں اُنکے مُنھ سے جو شبد نکلتے ہیں وے پھول والے درخت کے مانند سندر ہوتے ہیں جن کے سننے سے چت پرسن ہوتا ہے اُن کا کہنا ہے کہ کرموں کے پھل سے جنم ہوتا ہے وے لوگ سُرگ دھن دھانیہ سنتان اور سکھ تتھا ایشوریہ کی پراپت کے لئے انیک پرکار کے اگنِ ہوتر آدِ یگیہ بتاتے ہیں۔ وے مورکھ لوگ ایسی ایسی باتیں بناتے ہوئے سنسار میں گھوما کرتے ہیں۔ وے سکھ اور ایشوریہ کو ہی بہت ضروری سمجھتے ہیں ان کا دل ان میں لگا رہتا ہے اُن کے سوائے اُنھیں اور کچھ نہیں دیکھتا ایسے لوگ مورکھ ہیں جن سکھ اور ایشوریہ کے پریمی لوگوں کا چت ایسی باتوں میں پھنس جاتا ہے یعنے جنکے دلوں پر ایسے اُپدیشوں کا اثر چھا جاتا ہے ان کی عقل ماری جاتی ہے اور اُن کو سب طرف کرم ہی کرم دکھائی دیتے ہیں انکا کبھی چت شانت نہیں ہوتا

وے رات اور دن اِسلوک اور پرلوک کی چنتا میں لگے رہتے ہیں ایسے لوگوں کے دلوں میں نہ تو آتما کا خیال اُٹھتا ہے نہ انکا دل مضبوطی سے کسی بات پر جمتا ہے اور نہ سانکھیہ یا یوگ سے سمبندھ رکھنے والی بدھی کا ہی اُن کے دل میں اودے ہوتا ہے۔

یوگی کے لئے صلاح

त्रैगुण्यविषया वेदा निस्त्रैगुण्यो भवार्जुन ।
निर्द्वन्द्वो नित्यसत्त्वस्थो निर्योगक्षेम आत्मवान् ॥ ४५ ॥

ویدوں میں ترگُن کا برنن ہے ہے ارجن تو ترگُن سے رہت ہو دوندوں سے رہت ہو نیہ ستو میں اِستھت ہو یوگ اور کشیم سے رہت ہو اور آتما میں سادھان رہ (۴۵)

اتھوا

ویدوں میں ستو، رج تم ان تین گنوں کے کاریہ سنسار کا ذکر ہے۔ ہے ارجن تو اِن تین گنوں سے الگ ہو جا یعنے اِچھا رہت ہو جا سکھ دکھ کا کچھ خیال مت کر دھیرج دھارن کر جو چیز نہیں ہے اُس کے حاصل کرنے کی اور جو ہے اُس کے بچانے کی چنتا مت کر بشیوں میں نہ پھنس کر آتم چنتن کر۔

اتھوا

ویدوں میں تین گنوں سے سمبندھ رکھنے والے سنسار کا ذکر معلوم ہوتا ہے۔ ہے ارجن تو تینوں گنوں کے کاریہ سے الگ ہو جا یعنے گناتیت نشکام ہو جا سکھ اور دکھ کا کچھ خیال مت کر ہر ساعت پرماتما کا خیال رکھ جو چیز نہیں ہے اُس کی پراپت کرنے کی اور جو ہے اسکی حفاظت کرنے کی فکر مت کر ایشور کو اپنا مالک جانکر نرنتر اُس کے دھیان میں رہ۔

ست رج اور تم یہ تینوں گن ہیں ان تینوں کے کاریہ یا پرنام کو ترگن یا سنسار

کہتے ہیں گیان اگیان آلس نرالس کرودھ اہنکار وغیرہ ان کے روپ ہیں اِن کے کارن
سے منشیہ دھرم اور ادھرم کرتا ہے منشیہ ہر ایک کام کسی نہ کسی کامنا اِچھا کے بش ہو کر
کرتا ہے کامنا کے انوسار پھل روپی شریر منشیہ کو دھارن کرنا پڑتا ہے اور کامنا
ہی کے مطابق کئے ہوئے کام کا ثمرہ (پھل) ضرور بھوگنا ہوتا ہے اور وہ پھل بغیر
دیہہ دھارن کیے بھوگا نہیں جا سکتا اگر کامنا یا اِچھا کے ادھین ہو کر جو کام کیا
جاتا ہے اُسکا پھل یا انعام اتھوا پرسکار لینے کے لئے منشیہ کو اِس لوک میں آنا ہی ہوتا
ہے یا سورگ میں جانا پڑتا ہے اس آواگمن کو ہی سنسار کہتے ہیں۔
وید گیان کے بھنڈار ہیں انہیں سب کچھ ہے اُنسے موکش چاہنے والوں کا بھی کاریہ
سدھ ہو سکتا ہے اور سنساری لوگوں کا بھی۔ ویدوں کے جس حصہ (یا انش) میں کرم
کانڈ سمبندھی میٹھی میٹھی باتیں بھری ہیں کامی لوگ اُنکی باہری باتوں پر ہی دھیان
دیتے ہیں۔ وید میں سنتان سورگ آدی پراپت کرنے کی انیک کریائیں لکھی ہیں منشیہ
جس وستو کے پراپت کرنے کی کامنا کرتا ہے اُن میں اُسی کے پراپت کرنے کی کریا
ملجاتی ہے سنتان کی کامنا رکھنے والوں کو سنتان پراپت کرنے کی اور دھن پتر استری
آدی کی کامنا رکھنے والے کو اُن کے پراپت کرنے کی کریا ملجاتی ہے جو سورگ کی کامنا
سے وید بدھ انوسار یگیہ کرتا ہے اُسے سورگ ملتا ہے جو دھن پتر استری یا راج
کی کامنا سے یگیہ وغیرہ کریائیں کرتا ہے اُسے وہی پھل [illegible] جاتے ہیں مطلب
یہ ہے کہ کامنا اِچھا کے بش جو کرم کیے جاتے ہیں اُنھیں اپنے کیے ہوئے کرموں
کے پھل پانے یا بھوگنے کو منشیہ کا جنم لینا پڑتا ہے اور جو جنم لیتا ہے وہ مرتا
ضرور ہی ہے اس سے یہ بات سدھ ہوتی ہے کہ اس سنسار میں آنے
جانے یا پیدا ہونے مرنے کا کارن صرف کامنا ہی ہے اسی سے اِس سنسار
کو کام مولک کہتے ہیں جو لوگ بنا کسی پرکار کی کامنا یا خواہش کے وید بہت اگنی
ہوتر آدی کرم کرتے ہیں انھیں نہ تو اس سنسار یا لوک میں آکر جنم لینا اور مرنا پڑتا ہے
اور نہ سورگ وغیرہ کے جھگڑے جھنجھٹوں میں پھنسنا پڑتا ہے جو اپنے کیے کام کا پھل

یا انعام چاہتے ہیں انکو اپنے چاہے ہوئے پھلوں کے بھوگنے یا لینے کو نانشان شریر دھارن کرنے پڑتے ہیں انھیں کو جنم مرن آدِ بکاروں کے ادھین ہونا پڑتا ہے لیکن جو لوگ بنا کامنا کے بغیر کسی پرکار کی خواہش کے کام کرتے ہیں انھیں سنسار بندھن میں آنے کی کیا ضرورت ہے۔

مطلب یہ ہے کہ سب برائیوں کی جڑ کامنا یا خواہش ہے پس انسان کو کامنا رہت ہونا بہتر ہے اس لئے بھگوان ارجن سے کہتے ہیں کہ تو دُکناتیت) سے نشکام ہو جا کسی پرکار کی خواہش ہی نہ رکھ۔

اُس کے لیے لابھ ہان گرمی سردی مان اپمان شتر متر اور دُکھ سُکھ کو یکسان سمجھ لابھ سے خوش مت ہو اور ہان سے دُکھی نہ ہو یا مصیبت کو سمان سمجھ سُکھ دُکھ کو پہلے جنم کے کرموں کا پھل جان کر شانتی سے سہن کر گھبرا مت دھیرج دھارن کر دھیرج سے بھیانک سے بھیانک دُکھ۔ دُکھ معلوم نہیں ہوتے ا تھوا سرشانت آتما پرتما کا دھیان رکھ جو ہر وقت پرماتما کا دھیان رکھتے ہیں دُکھ سُکھ انکا کچھ بھی بگاڑ نہیں کر سکتے اِس کے سوائے جو چیز نہیں ہے اُس کے پراپت کرنے کی فکر نہ کر اور جو پاس موجود ہے اُس کی رکشا کی فکر میں مت پڑ کیونکہ جو شخص اپراپت بستو کو پراپت کرنے اور پراپت بستو کی رکشا کی فکر میں لگا رہتا ہے اُس سے آتم چنتن یا ایشور آرادھن نہیں ہو سکتا اگر یہ کہو کہ میں درکاری چیز کے لانے کی فکر نہ کرونگا یا اپنے پاس کی چیز کو چور ڈاکو آگ دیا نی وغیرہ سے نہ بچاؤنگا تو کون یہ کام کرے گا یہ بیھو وہ بات ہے جب انتریامی کے دھیان میں تم لگے رہوگے تو وے ہی تمھاری ضرورتوں کی خبر لینگے اس کے علاوہ اندریوں کے بشیوں سے بھی ساودھان رہ ایسا نہ ہو کہ وے تجھے اپنے بس میں کر لیں۔

ہے ارجن جب تو اپنے کرتبیہ کرم کو کرے تب تو میری اِس صلاح پر چل۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ کسی مطلب یا خواہش کے بس ہو کر کام کرتے ہیں اُن کا نہ تو چیت شانت ہوتا ہے۔ نہ انھیں سانکھیہ یا یوگ بدھی کی پراپتی ہوتی ہے اور نہ

انکی موکش ہی ہوتی ہے اِس کے برخلاف جو لوگ بنا کسی پرکار کی کامنا کے اپنے
دھرم کارج کرتے ہیں اُن کا چت شانت رہتا ہے اُن کے چت میں انیک پرکار
کی باتیں نہیں اٹھتیں اُنھیں گیان ہو جاتا ہے اور وے مُکت ہو جاتے ہیں مطلب
یہ ہے کہ منشیہ کو کرم تو ضرور کرنے چاہئے مگر اُن کے پھل کی اُمید یا آشا نہ رکھنی چاہیے
یعنے کرم کرتے وقت چت میں کامنا کو استھان نہ دینا چاہیے۔

شنکا۔ آپ کہتے ہیں کہ کرم تو ضرور کرنے چاہئیں مگر بنا کامنا کے کرنے مناسب
ہیں بغیر کسی کامنا کے کرم کرنے سے اُس کا پھل تو ملتا نہیں جب ایسا ہے تو بنا
کامنا کے کرم کرنے سے کیا فائدہ۔

وید شاستر (مطابق) کریاوں کے کرنے سے کامنا کے انوسار کہکر آدھبوگ
ملتے ہیں مگر آپ کی آگیا انوسار نشکام کرم کرنے سے کچھ نہیں ملتا اس سے میری
دانست میں تو کامنا سہت کرم کرنا ہی اچھا معلوم ہوتا ہے ویدک کرموں کو کریں
اور اُن کے پھل سروپ جو انیت لابھ ہیں ان کی خواہش نہ رکھیں پھر اُن کے
کرنے اور اُن کو ایشور ارپن کرنے سے کیا لابھ یا فائدہ ہے۔

شنکا۔ آپکا کہنا ہے کہ گُناتیت نشکام ہو جاؤ کرم کرو مگر اچھا رہت ہو کر کرو کرم
کرتے وقت کرم کے پھل کی چاہنا مت رکھو یعنے کامیہ کرموں سے پرہیز رکھو
اور نیرنتر یوگ ابھیاس کرو مگر مجھے آپ کی یہ رائے ٹھیک نہیں معلوم ہوتی کیونکہ
جو لوگ صرف کرم کرتے ہیں اُنھیں گیانیوں کے ملنے والے پھل نہیں ملتے اور جو
لوگ خالی گیان مارگ پر چلتے ہیں انھیں کرم کرنے والوں کے پھل نہیں ملتے اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ گیان مارگ اور کرم مارگ دونوں الگ الگ ہیں اور اپنے اپنے استھان
پر دونوں کی شکتِ سامرتھ سمان (برابر) ہے گیان مارگ سے کرم مارگ چھوٹا یا بڑا نہیں ہے۔

اسی طرح کرم مارگ سے گیان مارگ نیچا یا اونچا نہیں۔ ایسی حالت میں ایک کو
دوسرے سے اونچا تصور کرنا یا ایک کو اچھا کہنا اور دوسرے کو بُرا کہنا انوچت
ہے مطلب یہ ہے کہ کامیہ کرم کرنے والے بھی اچھے ہیں اور نشکام کرم کرنے والے

برہم گیانی ہونے والے بھی اپتے ہیں۔

جبکہ دونوں راستوں پر چلنے والے اپنی اپنی منزل مقصود پر پہنچتے ہیں تب یہ بات منشیہ کی اچھا پر منحصر ہے کہ وہ اپنا سوبھیتا دیکھ کر جاہے جس راہ پر چلے۔

اِن شنکاؤں کا جواب نیچے دیا جاتا ہے

کرم یوگ

यावानर्थ उदपाने सर्वतः सम्प्लुतोदके ।
यावान्सर्वेषु वेदेषु ब्राह्मणस्य विजानतः ॥ ४६ ॥

جتنا مطلب کنوئیں باوڑی تالاب اور ندی وغیرہ سے نکلتا ہے اتنا ہی ایک سمدر سے نکلتا ہے اسی طرح جس قدر آنند انیک پرکار کے وید وکت کرم کرنے سے ملتا ہے اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ نشکام برہم گیانی براہمنوں کو ایک برہم بدیا سے مل جاتا ہے۔ (۴۶)

کنوئیں کے جل سے پینے نہلانے دھونے آدِ کا کام نکل سکتا ہے لیکن کنوئیں میں منشیہ غوطہ لگا کر اشنان نہیں کر سکتا اسمیں وہ تیر نہیں سکتا جل کریڑا نہیں کر سکتا ہے پانی پینے کا کام منشیہ کنوئیں باوڑی سے نکال لیتا ہے مگر تیرنے اور کشتی وغیرہ کی سیر کے لیے اُسے تالاب یا ندی وغیرہ پر جانا ہوتا ہے جتنے کام منشیہ کے کنوئیں باوڑی تالاب ندی آدِ سب سے جگہ جگہ بھٹکنے سے ہوتے ہیں اتنے ہی سب کام بلکہ اس سے زیادہ کام صرف ایک سمدر یا جل کے بڑے بھاری سموہ سے سِدّھ ہو جاتے ہیں اسی پرکار جو سُرگ سُکھ بھوگ راج پُتر اِستری آدِ انیک طرح کے وید بہت کرم اگنی ہوتر اشومیدھ آدِ کرنے سے ملتے ہیں یعنے سُرگ اور استری پُتر آدِ سے جو آنند ملتا ہے اتنا ہی بلکہ اُس سے بہت زیادہ آنند نشکام برہم گیانی براہمنوں کو ایک ماتر برہم بدیا یا ایشور کے گیان سے مل جاتا ہے اِس آنند اور اُس آنند میں صرف اتنا فرق ہے کہ سُرگ سُکھ بھوگ

استری پتر آدی سے جو آنند ملتا ہے وہ آنند پرنام میں دُکھ دائی اور تھوڑے دن ٹھہرنے والا ہے مگر جو آنند برہم گیان سے ملتا ہے وہ آنند پرمانند ہے وہ آنند سرگ وغیرہ کے آنند کی طرح کم رہنے والا نہیں ہے بلکہ سدا سربدا رہنے والا ہے آنند وہی اچھا ہوتا ہے جو ہمیشہ رہے جو آنند آج ہے کل نہیں ہے اُسے آنند نہیں کہہ سکتے اب یہ بشئے صاف ہو گیا کہ کامیہ کرم کرنے سے نشکام کرم کرنا اچھا ہے کامیہ کرم کرنے والے سے برہم گیانی کو بہت اونچا پھل ملتا ہے اس لئے برہم گیانی ہونا سب سے شریشٹھ ہے۔ اسی سے بھگوان ارجن سے کہتے ہیں کہ تو غیر قائم سکھ دینے والے کرموں کو نہ کر نشکام ہو کر کرم کر یوگ کا آسرا لے یوگ سے تیرا چت شدھ ہو جائے گا یوگ تجھے گیان کی راہ دکھا دیگا اُس سے تجھے اننت کال استھائی اکشے آنند بلکہ انند ہی نہیں پرمانند ملے گا۔

شنکا۔ آپ کے کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ویدوکت طریقہ سے کامیہ کرم کرنے والے کو سرگ سکھ بھوگ پرتھوی کا راج دھن پتر آدی ملتے ہیں لیکن یہ سب سکھ تھوڑی دیر رہنے والے اور آخر میں دُکھ دائی ہیں اس کے برخلاف سنسار تیاگی بدیاوان برہم گیانی کو جو سکھ ملتے ہیں وہ اِن سے بہت بڑھ چڑھ کر اور اننت کال تک رہنے والے ہیں اِس سے صاف ظاہر ہے کہ برہم گیانی ہونا سب سے بہتر ہے کیونکہ اُس سے اچھے اچھے سدا رہنے والے پھل ملتے ہیں ہمارا مطلب تو پھلوں سے ہے ہمیں آم کھانے ہیں درخت گننے نہیں ہیں اس لئے مجھے آپ سرب اُدیہ برہم گیان کا اپدیش دیجئے کامیہ کرموں کی تو اب میں بات بھی نہ کروں گا لیکن میں نشکام کرم کرنے کو بھی برا سمجھتا ہوں کیونکہ پھل تو برہم گیانی ہونے سے ملیں گے نشکام کرم کرنے سے تو کچھ بھی نہیں ملے گا اس لئے میرے پیچھے کرم یوگ اُپاسنا آدی کا جھگڑا نہ لگائیے سیدھا برہم گیان کا راستہ بتلائیے۔

جواب۔ اُس کا اُتر بھگوان اگلے شلوک میں دیتے ہیں۔

कर्मण्येवाधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन ।
मा कर्मफलहेतुर्भूर्मा ते संगोऽस्त्वकर्मणि ॥ ४७ ॥

تمہارا کیول کرم کرنے کا ادھکار ہے کرم پھلوں سے تمہارا کوئی سمبندھ نہیں جو کرم تم کرو اس کے پھل کی اِچھا مت کرو اسی پرکار کرم کرنا بھی مت چھوڑو۔ (۴۷)

اتھوا

تیرا سمبندھ کیول کرموں سے ہے کرم پھلوں سے تیرا سمبندھ ہرگز نہیں ہے کرم پھل تیرا اُتّیجک نہ ہو اکرم میں تیری پریتی نہ ہو (میرا یہی اپدیش اور آشیرباد ہے)۔

ہے ارجن تو ابھی کرم کرنے یوگ ہے گیان مارگ کے لائق تو ابھی نہیں ہے اسلئے کرم کر جبکہ تو کام کرے تو کسی حالت میں بھی اپنے کرم کے پھلوں کی کامنا مت کر یوں ہی بنا اِچھا کامنا کے کرم کر کرم پھل کے لالچ سے کرم مت کر اگر تو کرموں کے پھلوں کی چاہنا رکھیگا تو تجھے وے پھل کاٹنے ہونگے اس لئے کرم پھلوں کو اپنا ہیتو مت بنا جب کوئی آدمی کام کے پھل یا انعام کے لئے کوئی کام کرتا ہے تب اُسے اُسکے پھل بھوگنے کی ضرور خواہش رہتی ہے یا جو شخص کام کے پھل پانے کی اِچھا سے کرم کرتا ہے اُسے اپنے کئے ہوئے کام کا پھل پانے کے لئے پھر جنم لینا پڑتا ہے کیونکہ کرم پھل کی چاہنا ہی جنم مرن کی جڑ ہے۔

جب کرم کر کے سُرگ آدِ پھلوں کے پراپت کرنے کی ضرورت نہیں تب ان وِکٹ سائی کرموں کے کرنے سے کیا فائدہ ہے یہ سوچ کر اکرم میں پریت نہ کر اور تھات کام کرنے سے مُنہ مت موڑ نشکام ہو کر کرم کرنا ہی سب سے بہتر ہے۔

شنکا۔ اگر منشیہ کرم پھلوں کی اِچھا سے اُتّیجت ہو کر کرم نہ کرے تو پھر کس طرح کرے؟ اسکا جواب نیچے ہے۔

योगस्थः कुरु कर्माणि सङ्गं त्यक्त्वा धनञ्जय ।
सिद्ध्यसिद्ध्योः समो भूत्वा समत्वं योग उच्यते ॥ ४८ ॥

ہے دھننجے یوگ میں اٹل ہو کر تو اپنے کرموں کے پھلوں کی لالسا تیاگ سدھی اسدھی

میں سمان ہوکر کرم کر سم بھاو کو یوگ کہتے ہیں۔ (۴۸)

اتھوا

ہے ارجن یوگ میں وڑدھ چت ہوکر تو اپنے کرموں کے پھلوں کی محبت تیاگ کر سپھلتا اسپھلتا کو سمان جان کر کام کر سپھلتا یا اسپھلتا کی سمانتا ہی (یوگ) ہے۔

ہے ارجن یوگ گیان کا راستہ ہے اس مارگ میں استھر چت ہوکر اپنے کرتبیہ کرم کر اُس وقت اپنے من میں ایسے ایسے خیال مت دوڑا کہ میں اِس کام کا کرنے والا ہوں میں یہ کرم کروں گا تو مجھے سُرگ ملے گا یا میرے پتر ہوگا۔

مطلب یہ کہ اپنے کو کرتا نہ سمجھ اور جو کرم کرے اُس کے پھل میں من نہ لگا کام کے ہونے یا نہ ہونے کی چنتا مت کر کام جو ہو جائے تو اچھا نہ ہووے تو بھی اچھا پھل ملے تو بھلا اور نہ ملے تو بھلا کام سدھ ہو جاوے تو خوش نہ ہو اگر اسدھ ہو تو رنج مت کر اس اوستھا پر پہونچنے سے تیرا کرم پھلوں سے موہ چھوٹ جائے گا سدھی اسدھی کو برابر سمجھے ہر حالت میں ہرش بھاو رہت رہنے کو یوگ کہتے ہیں جب کرم پھل کی اِچھا تیاگ کر کئے جاتے ہیں تب چت شُدھ ہو جاتا ہے چت کے شُدھ ہونے سے گیان کی پراپت ہو جاتی ہے۔ گیان کی پراپت ہونا ہی سدھی ہے اُس کے برخلاف جب کہ کامنا کے بشی بھوت ہوکر کرم کئے جاتے ہیں تب من شُدھ نہیں ہوتا اور بغیر من شُدھ ہوئے گیان کی پراپت نہیں ہوتی گیان کی پراپتی نہ ہونا ہی اسدھی ہے۔ ہے ارجن سدھی اسدھی کو برابر سمجھ کر کام کرنے سے تیرا من اِچھا رہت ہو جائے گا اور اِچھا رہت ہو کر کرم کرنے سے چت ضرور شُدھ ہو جائے گا اس لئے تو یوگ میں اٹل چت ہو کر صرف ایشور کے لئے کرم کر۔

سوال ۔ یوگ کی پربھاشا کیا ہے۔

جواب ۔ سدھی اسدھی میں چت کی سمتا کو یوگ کہتے ہیں۔

दूरेण ह्यवरं कर्म बुद्धियोगाद्धनञ्जय ।
बुद्धौ शरणमन्विच्छ कृपणाः फलहेतवः ॥ ४९ ॥

ہے دھننجے بدھی یوگ سے یہ کرم بہت نیچا ہے اس لئے تو بدھی کی شرن لے جو لوگ پھل کی کامنا سے کرم کرتے ہیں وے نیچ ہیں۔ (۴۹)

اتھوا

ہے ارجن نشکام کرم سے سکام کرم بہت نیچے درجہ کا ہے اس لئے تو پرماتما نشچیاتمک بدھی اتھوا ایشوریئے گیان کے لئے نشکام کرم یوگ کا آشرئے لے۔ جو لوگ کرم پھل پانے کی ترشنا سے کرم کرتے ہیں وے مورکھ اگیانی ہیں۔

ہے دھننجے۔ کرم پھل کی اچھا تیاگ کر چت کی سمتا کے ساتھ جو کام کیا جاتا ہے وہ کرم پھل کی کامنا رکھ کر کئے ہوئے کام سے بہت شریشٹھ ہے پھل کی کامنا تیاگ کر چت کی سمتا سے جو کام کیا جاتا ہے اس سے آتما یا پرماتما کا گیان ہوتا ہے اور پرماتما کے گیان سے سنسار بندھن سے چھٹکارا ملکر ہمیشہ پرمانند کی پراپتی ہوتی ہے یعنے جس نشکام کرم کے کرنے سے آتما یا پرماتما کا گیان ہوتا ہے وہی شریشٹھ کرم ہے اس لئے تو نشکام کرم یوگ کا آشرے لے جب کرم یوگ شدھ ہو جائے گا تب تجھے پرماتما کا گیان ہو جائے گا۔ ہے ارجن پرماتما کا گیان ہی سب سے اچھا ہے تو اس میں من لگا لیکن ابھی تیرا چت شدھ نہیں ہے اس لئے میں تجھے نشکام کرم یوگ کی صلاح دیتا ہوں کیونکہ بنا کرم یوگ کے پرماتما کا گیان ابھی ہونا مشکل ہے آتما پرماتما نشچیاتمک بدھی کا سادھن نشکام کرم یوگ ہے اس ہی سے اُسے بدھی یوگ بھی کہتے ہیں تات پریہ یہ ہے کہ جو لوگ آتم گیان یا ایشوریہ گیان کی پراپت کے لئے نشکام کرم یوگ کا سادھن کرتے ہیں یعنے سدھی اسدھی میں چت کو سمان رکھ کر نشکام کرم کرتے ہیں وے شریشٹھ ہیں اُن کے برخلاف جو سکام کرم کرتے ہیں وہی بارمبار نیچی اونچی جون میں جنمتے مرتے ہیں مگر انھیں ایشوریئے گیان نہیں ہوتا اس سے انھیں اگیانی مندبھاگی کہتے ہیں شرتی کہتی ہے۔

ہے گارگی جو نشچے وہیہ پاکر اِس لوک سے اناشی اکشر پرماتما کو بنا جانے ہی

چلا جاتا ہے وہ اگیانی مند بھاگی ہے۔

یوگ بدھی کی تعریف

اب یہ سلوک چت کی سمتا کے ساتھ اپنا دھرم کاریہ کرنے والے کو کیا پھل ملتا ہے

बुद्धियुक्तो जहातीह उभे सुकृतदुष्कृते ।
तस्माद्योगाय युज्यस्व योगः कर्मसु कौशलम् ॥ ५० ॥

جو بدھی یوگ چت کی سمتا سے کرم کرتا ہے وہ اپنے پنیہ پاپ دونوں کو اسی لوک میں چھوڑ دیتا ہے اسلئے تو یوگ کی چیشٹا کر کیونکہ کاموں کے درمیان یوگ بہت بلوان ہے۔ (۵۰)

جو سدھی اسدھی میں سم بھاو رکھا کرم کرتا ہے اسکا چت سم بدھی سے ستھر ہو جاتا ہے چت کے شدھ ہونے پر گیان کی پراپت ہو جاتی ہے گیان سے پنیہ پاپ اسی دنیا میں چھوٹ جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ چت کی سمتا والا اپنے یوگ بل سے پنیہ پاپ دونوں سے اسی لوک میں پیچھا چھڑا لیتا ہے کرموں کے درمیان یہ یوگ ہی کراماتی ہے کیونکہ جو کرم بندھن سروپ ہیں وہی جب چت کی سمتا یوگ بدھی سے کئے جاتے ہیں تب اُلٹا بندھن چھڑانے والے ہو جاتے ہیں جتنے کرم منشیہ کو سنسار بندھن میں پھنساتے ہیں وہی کرم یوگ کے بڑے بلوان ہونے کے سبب ہردے میں گیان پیدا کر کے سنسار بندھن سے چھڑا دیتے ہیں اسلئے ارجن تو یوگی ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ سکھ دکھ اور سب پرکار کی لابھ ہانیوں کو یکساں جاننے والا منشیہ کیا اس لوک میں اور کیا پرلوک میں کبھی پاپ پنیہ کا بھاگی نہیں ہوتا وہ جس پرکار اچھے کرم کر پنیہ کی آشا چھوڑ دیتا ہے اسی پرکار اس کے ہاتھوں اگر کوئی برا کام ہو جائے تو اسکا پاپ اس کو نہیں لگتا اس لئے تم سکھ دکھ کا بچار چھوڑ دونوں کو یکساں سمجھو سکھ دکھ لابھ ہانی ہار جیت آدی کو سمان جاننا ہی یوگ ہے جو انکو سمان سمجھتا ہوا کام کرتا ہے اس کے کئے ہوئے پنیہ و پاپ اسی دنیا میں رہ جاتے ہیں۔

کرم یوگ کے پھل

कर्मजं बुद्धियुक्ता हि फलं त्यक्त्वा मनीषिणः ।
जन्मबन्धविनिर्मुक्ताः पदं गच्छन्त्यनामयम् ॥ ५१ ॥

ترجمہ: یوگ یکت پرش کرم پھل کے تیاگنے سے آتم گیانی ہو کر جنم بندھن سے چھوٹ کر اُس استھان کو چلے جاتے ہیں جہاں کسی پرکار کا بھی دُکھ نہیں ہے (۵۱)

انوا

جو لوگ کرم پھل کے تیاگ سے گیان پراپت کرتے ہیں وے نشچے ہی گیانی ہو جاتے ہیں اور جنم کے بندھن سے چھوٹ جاتے ہیں تتھا اُس پرم پد کو پہنچ جاتے ہیں جہاں کسی پرکار کا بھئے اور اُپدرو نہیں ہے۔

جن بدھمانوں کے چت میں سمتا ہے جو سُکھ دُکھ سِدھی اسِدھی کو ایک بھاو سے دیکھتے ہیں وے کرموں کے پھل کو تیاگ دیتے ہیں ارتھات وے کرموں کے پھل سُورگ نرک آدی کی چاہنا نہیں رکھتے وے جو کام کرتے ہیں وہ ایشور کے لئے کرتے ہیں اپنے کئے ہوئے کام سے اپنا کچھ سروکار نہیں رکھتے اس بھانت بنا اپنے کسی مطلب کے کرم کرتے رہنے سے انکا چت شُدھ ہو جاتا ہے تب انھیں آتم گیان ہو جاتا ہے پھر آتم گیان کے پربھاو سے وے جیتے جی ہی جنم بندھن سے چھوٹ کر وشنو کے اُس پرم پد موکش اوستھا کو پراپت ہو جاتے ہیں جو سب پرکار کے کلیش اور سنتاپوں سے رہت ہے۔

جو لوگ یوگ ریت سے چت کو ہر حالت میں یکساں رکھکر نشکام کرم کرتے ہیں اور نشکام کرم کر کے گیان پراپت کرنا چاہتے ہیں انھیں نشچے ہی تتو گیان ہو جاتا ہے تتو گیان کے پربھاو سے وے نشچے ہی جنم بندھن سے چھوٹ کر اس موکش اوستھا کو پراپت ہو جاتے ہیں جو سب پرکار کے دُکھ اور کلیشوں سے رہت ہے۔

سوال۔ کرم یوگ دوارا انتہ کرن کے شُدھ ہوتے ہی جس آتم گیان کی پراپت ہوتی ہے وہ آتم گیان مجھے کب پراپت ہوگا یعنے کبتک مجھے نشکام کرم کرنے ہونگے کب میرا انتہ کرن شُدھ ہوگا کب میں برہم گیان اتھوا آتم گیان کا ادھکاری ہونگا اور کب مجھے اُسکی پراپت ہوگی۔

جواب۔ بھگوان اگلے دو اشلوکوں سے ان پرشنوں کا اُتر دیتے ہیں۔

यदा ते मोहकलिलं बुद्धिर्व्यतितरिष्यति ।
तदा गन्तासि निर्वेदं श्रोतव्यस्य श्रुतस्य च ॥ ५२ ॥

جب تیرا انتہ کرن موہ اگیان روپی کیچڑ سے پار ہوجائیگا تب جو کچھ کہ تو نے سُنا ہے اور جو کچھ بھی سننے یوگ ہے اُس سے تجھے بیراگ ہو جائے گا۔ (۵۲)

اتھوا

نشکام ہو کر کرم کرتے کرتے جب تمھارا انتہ کرن اگیان کے دلدل کو پار کر جائیگا تب آجتک کرم کے سُرگ آدِک پھلوں کے سمبندھ میں جو کچھ تم نے سُنا ہے اور جو کچھ تم سننے یوگ سمجھتے ہو یا سنوگے اُس سے تمھارا من ہٹ جائیگا یعنے تم کو بیراگ پراپت ہو جائیگا۔

ہے ارجن تیرا انتہ کرن موہ روپی کیچڑ میں پھنسا ہے اُسپر اگیان روپی میل جما ہوا ہے اسی سے تو شریر آدِک کو آتما سمجھتا ہے اور شریر تتھا آتما کو الگ الگ نہیں سمجھتا اگیان کے ہی کارن سے تیرا من وِشئی بھوگوں کی طرف چلتا ہے اور موہ سے ہی تو یہ میرے ہیں میں انکا ہوں۔ ایسی ایسی اگیان مُولک باتیں کہتا ہے اگیان کے ہی پربھاو سے تجھے راج پاٹ سُکھ بھوگ اور سرگ وغیرہ اچھے معلوم ہوتے ہیں۔

جس وقت تیرا انتہ کرن دبدھی، موہ روپی کیچڑ کے پار ہو جائیگا اور جبکہ اسکے اوپر سے اگیان روپی میل دُور ہو جائیگا جس سے وہ رجوگن اور تموگن کو تیاگ کر شُدھ ستوبھاو کو پراپت ہو جائیگا اُسوقت تو آتما اور شریر کا بھید جانے گا اُس وقت تجھے سب ہی پرانیوں میں ایک ہی اناشی آتما دکھائی دینے لگے گا اور اُسی سمے

تجھے اِس لوک کے استری پتر دھن رتن محل مکانات باغ باغیچہ گاڑی گھوڑے نوکر چاکر وغیرہ پدارتھوں اور تمام بھومنڈل کا راج تمّا اور تو جو جان پڑیگا اُس سے تجھے سورگ اور اُس کے سکھ بھوگ بھی فضول معلوم ہونے لگین گے۔ اُسوقت تجھے یہ جگت بازیگر کے کھیل یا سپن کی مایا کے سمان بالکل جھوٹھا معلوم ہونے لگیگا اتنا ہی نہیں بلکہ اُس سے تو نے جو کچھ دیکھا اور سنا ہے اور جو آیندہ دیکھے اور سُنے گا سب سے نفرت ہو جائیگی اُس وقت تجھے اس لوک اور پرلوک کے سبھی سکھ بھوگ جنجال اور آفت کی جڑ معلوم ہونگے اسی اوستھا کو پورن بیراگ کہتے ہیں جس سمے تجھے گھور بیراگ ہو جائے تیرا ان سب سے گنارہ کر جائے تب تو سمجھ لینا کہ ترا انتہ کرن شُدّھ ہو گیا۔ تیری بُدّھی اَگیان کی کیچ سے نکل کر شُدّھ ہو جائیگی کیونکہ بنا انتہ کرن اتھوا بُدّھی کے شُدّھ ہوئے بیراگ نہیں ہوتا جب بیراگ ہوگا تب انتہ کرن پہلے شُدّھ ہوگا اور جب انتہ کرن شُدّھ ہو جائے گا تب بیراگ ضرور ہو گا۔

श्रुतिविप्रतिपन्ना ते यदा स्थास्यति निश्चला ।
समाधावचला बुद्धिस्तदा योगमवाप्स्यसि ॥ ५३ ॥

جب تمہاری بُدّھی جو انیک شُرتی سمرتیوں کے سُننے سے وکشیپ کو پراپت ہو گئی ہے وکشیپ اور وکلپ سے رہت ہو کر آتما میں استھت ہو جائیگی تب تمھیں سادھی یوگ پراپت ہو گا۔ (۵۳)

اتھوا

نانا پرکار کے پھلوں کا لوبھ دینے والے منتروں کے سننے سے تمہاری بدھی بیاکُل ہو گئی ہے جب اُسکی بیاکلتا جاتی رہیگی اور جب اُسکے تمام سنشے دور ہو جائیں گے تب وہ اچل اور اٹل روپ سے آتما کے دھیان میں لگ جائیگی اُسوقت تمھیں یوگ کی پراپت ہو گی۔

ہے ارجن تو نے انیک پرکار کے شاستر پڑھے ہیں نانا پرکار کے وید منتر سنے

ہیں اُن میں انیک پرکار کی کریائیں اور اُنکے پھلوں کی باتیں بھری پڑی ہیں اُن کے سننے پڑھنے سے جو تجھے گیان ہوا ہے وہ نربواد نہیں ہے اسی سے تیری بُدّھی میں گھبراہٹ اور سندیہہ پیدا ہو گئے ہیں۔ تیری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کرنا لازم ہے اور کیا کرنا انوچت ہے جب تیری بُدّھی اور شُرتی سمرتیوں کا جھگڑا مٹ جائیگا تب تجھے یتھارتھ اُپدیش پر نشچے ہوگا تب تیری بُدھی کو اُلٹی سلٹی باتیں یا سندیہہ ڈِگا نہ سکیں گے اُس سمے وہ ایک بات پرمجم کر استھر ہو جائیگی اسکے بعد تجھ میں گہری سمادھی کی یوگتا ہوگی جب تو ایک دم آتما یا پرماتما کے دھیان میں لگ جائیگا اُسوقت دنیا کی کوئی بھی باہری چیز تیرے چت میں نہ گھس سکے گی تو ایسے گہرے دھیان میں ڈوبا رہیگا کہ اگر اُس سمے تیرے سر پر بھیانک سے بھیانک بجر پات ہوگا تو بھی تیرا دھیان نہ ٹوٹے گا اور تو آتما کو جان جاویگا اور تیری رسائی براہِ راست پرماتما تک ہو جاویگی اسوقت تجھے جیو اور برہم میں بھید نہ معلوم ہوگا سب جگہ پرماتما ہی پرماتما دکھائی دیگا اُس وقت تجھے کرنے کو کچھ نہ رہے گا اور تو کرت کرتیہ ہو جائیگا۔ مگر یاد رکھ کہ اس اوستھا کی پراپت کے لیے بدھی اتھوا چت کی شانتی واستھرتا بہت ضروری چیز ہے بغیر استھر بدھی کے سپھلتا ہرگز نہ ہوگی یعنی تو استھت پرگیہ استھر بُدّھی والا ہونے کی کوشش کر۔

اِستھت پرگیہ اتھوا پورن برہم گیانی کے لکشن

پرشن کرنیکا اوسر پاکر ارجن بھگوان سے استھت پرگیہ پرش یا پورن برہم گیانی کے لکشن پوچھتا ہے۔

अर्जुन उवाच ।

स्थितप्रज्ञस्य का भाषा समाधिस्थस्य केशव ।
स्थितधीः किं प्रभाषेत किमासीत व्रजेत किम् ॥ ५४ ॥

ارجن نے کہا

ہے کیشو سمادھی میں اِستھت ہوئے اِستھت پرگیہ پُرش کے کیا لکشن ہیں؟

استھت پرگیہ پُرش کس طرح بولتا ہے کس طرح بیٹھتا اور کس طرح چلتا پھرتا ہے - (۵۴)
ہے کیشو جیسے اس بات کا پختہ بشواس ہوگیا ہے کہ میں پرم برہم ہوں اور جو سمادھی
میں تت پر ہے اُس کے کیا لکشن ہیں ایسے منشیہ کے بیشئے میں لوگ کیا کہتے ہیں وہی
استھت پرگیہ آتم سروپ میں اٹل بشواس رکھنے والا جب سمادھی میں تت پر
یا تیار نہیں رہتا تب وہ کس طرح بولتا بیٹھتا اور چلتا ہے -
جیون مکت پُرشوں کے لکشن موکش چاہنے والوں کے لئے موکش کے اُپائے
ہیں اس لیے ادھیاتم شاستر میں موکش چاہنے والوں کے لیے جیون مکت پُرشوں
کے لکشن موکش پراپت کے واسطے سکھائے جاتے ہیں ارجن نے یہی بات سمجھکر
بھگوان سے استھت پرگیہ پُرش کے لکشن پوچھے ہیں بھگوان اُس کے چاروں سوالوں
کے جواب سلسلہ وار اِسی ادھیائے کے اخیر میں دینگے جس نے شروع
سے ہی سب کاموں کو تیاگ کرگیان یوگ نشٹھا کی راہ پکڑ لی ہے اور جس
نے کرم یوگ دوارا چت شُدھ کرکے اپنے کوگیان یوگ کا ادھکاری بنا لیا
ہے ایسے دونوں پرکار کے لوگوں کے لئے ہی اس ادھیائے کے پچپنویں شلوک
سے ادھیائے کے آخر تک بھگوان استھت پرگیہ کے لکشن اور آتم گیان پراپت
کرنے کے اُپائے بتا دینگے -

(۱) آتما میں سنتوش

श्रीभगवानुवाच ।

प्रजहाति यदा कामान्सर्वान्पार्थ मनोगतान् ।
आत्मन्येवात्मना तुष्टः स्थितप्रज्ञस्तदोच्यते ॥ ५५ ॥

شری بھگوان کہتے ہیں

جب منشیہ اپنے من کی ساری اِچھاؤں کو چھوڑ دیتا ہے اور آتما دوارا آتما میں ہی
سنتشٹ رہتا ہے تب اُسے استھت پرگیہ یا استھر بدھی والا کہتے ہیں - (۵۵)

جب منشیہ اپنے من میں پرویش کرنے والی بھنّ بھنّ پرکار کی اِچھاؤں کو بالکل تیاگ دیتا ہے اور اس لوک تتھا پرلوک کی کسی بھی چیز کی خواہش نہیں رکھتا آتما کے دھیان میں ہی مگن رہتا ہے آتما سے ہی سنتشٹ اور پرسنّ رہتا ہے آتما کے ساتھ ہی رمن کرتا ہے تب اُسے استھت پرگیہ کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ جب منشیہ سب طرف سے من ہٹا کر سب پرکار کی فکر تیاگ کر ایک آتما سے ہی تریپت رہتا ہے اپنی حالت میں ہی مگن رہتا ہے تب اُسے استھت پرگیہ کہتے ہیں جب اُس کی یہ حالت ہو جاتی ہے تب وہ اپنے شریر میں ہی پرمانند سُروپ برہم کو انبھو کرتا ہے تب اُسے اُس کے سوائے کچھ اچھا نہیں لگتا جس کی بُدھی نشچل روپ سے آتما میں ہی لگی رہتی ہے جس کی تریپتِ ایک ماتر آتما سے ہی ہوتی ہے اُسے استھت پرگیہ یا استھر بُدھی کہتے ہیں۔

(۲) دُکھ سُکھ میں سمانتا

दुःखेष्वनुद्विग्नमनाः सुखेषु विगतस्पृहः ।
वीतरागभयक्रोधः स्थितधीर्मुनिरुच्यते ॥ ५६ ॥

جس کا من دُکھ کے سمے دُکھی نہیں ہوتا جو سُکھ کے سمے سُکھ بھوگنا نہیں چاہتا جو راگ بھے اور کرودھ سے رہت ہے وہ استھت پرگیہ منشیہ کہلاتا ہے۔ (۵۶)

جو منشیہ آدھیاتمک ادھی بھوتک اور ادھی دیوک کسی بھی پرکار کے دُکھ کے آپڑنے سے من میں دُکھی نہیں ہوتا جو کسی پرکار کے سکھ بھوگنے کی اِچھا نہیں رکھتا جو کسی چیز سے محبت نہیں رکھتا جو کسی چیز سے نہیں ڈرتا اور جس کو کرودھ نہیں آتا وہ منشیہ استھت وہی مُنی کہلاتا ہے۔

پاپ کا پھل دُکھ ہے اور پُنیہ کا پھل سکھ ہے پاپ اور پُنیہ کے پھل اَمٹ ہیں بنا اُن کے بھوگے پیچھا چھوٹ نہیں سکتا ہم نے اس سے پہلے کے شریر میں جو پاپ کرم کئے ہیں اُن کا پھل دُکھ ہمیں اِس جنم میں ضرور بھوگنا ہوگا بنا اُس کے بھوگے

ہمارا پیچھا ہرگز نہ چھوٹے گا جب ہمارے پاپ کا انت ہو جائیگا تب ہمارے دُکھ کا بھی انت ہو جائیگا۔

جبتک ہم اپنے پاپ کا ڈنڈ دُکھ نہ بھوگ لیں گے تب تک ہم ہزار اُپائے کریں رو دیں چلّا دیں کچھ نہ ہوگا پاپ کا پھل ضرور ہونے والا ہے اٹل ہے یہ سوچکر ہی بچاروان پُرش بھاری سے بھاری دُکھ میں نہیں گھبراتا ہم نے گذشتہ جنم میں جو پُنیہ کرم کئے ہیں اُنکا پھل سُکھ بھی ضرور بنا مانگے ملے گا۔

اس بھانت جو پُنیہ کرم کئے ہیں اُنکا پھل سُکھ بھی ضرور ملے گا اگر ہم نے پُنیہ کرم نہیں کئے ہیں تو ہمارے ہزار چاہنے کوشش کرنے پر بھی سُکھ نہ ملے گا جسطرح دُکھ بنا چاہے اپنے سمے پر آجاتا ہے اُسی طرح سُکھ بھی بنا چاہے اپنے وقت پر آجاتا ہے اور حساب میں ہونے پر ملجاتا ہے جو چیز کھاتے میں نہیں ہے وہ ہرگز نہیں ملتی بنا پورب جنم کے پاپوں کے چاہنے سے بھی دُکھ نہیں ملتا۔ اسی طرح بنا پورب جنم کے پُنیہ کرموں کے چاہنے سے بھی سُکھ نہیں ملتا جو اس مرم کی بات کو سمجھتے ہیں وے دُکھوں سے دُکھی نہیں ہوتے اور سُکھوں کی ترشنا میں نہیں پھنستے۔

ہمارے پاس لاکھ روپیہ ہیں۔ اُن سے ہماری پریت ہے پریت کے کارن ہمارے من میں سدا یہ خوف بنا رہتا ہے کہ چور چرا نہ لے جائے اتھوا زبردست راجہ چھین نہ لے اگر روپیہ یا اور کسی چیز سے ہماری پریت نہ ہو تو ڈر کس بات کا ہے پریت سے ہی بچانے میں اسمرتھ ہونے کے کارن خوف لگتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا مال لوٹا جاتا ہے ہم اُسے بچا نہیں سکتے تب ہمیں کرودھ آتا ہے یعنے جس کو کسی چیز سے راگ یا پریم ہے اُسے ہی بھئے اور کرودھ کے بسی بھوت ہونا پڑتا ہے اور جسے کسی سے راگ نہیں اُسے خوف اور کرودھ کیوں ہونے لگے۔

جو منشیہ بچاروان ہیں وے سب کچھ سمجھنے کے کارن دُکھوں سے نہیں گھبراتے سُکھوں کی چاہنا نہیں رکھتے تھا راگ بھئے اور کرودھ سے الگ رہتے ہیں

بن خیالات کی تکمیل پائے جاویں اُسے استھت پرگیہ مُنی کہتے ہیں کیونکہ اُس کی بُدھی بچار کرتے کرتے پرماتھ پر جم گئی ہے۔

نوٹ۔ دکھ تین پرکار کے ہوتے ہیں۔ (۱) آدھیاتمک (۲) آدھی بھوتک (۳) آدھی دیوک یعنی آدھی تھا نجار کھانسی۔ اتی سار آدی روگوں سے جو دکھ ہوتے ہیں اُنھیں آدھیاتمک دکھ کہتے ہیں۔ شیر چیتا بھالو بھیڑیا سانپ وغیرہ جانوروں سے جو دکھ ہوتے ہیں اُنھیں آدھی بھوتک کہتے ہیں۔ بہت تیز ہوا بہت بھاری بارش برفوں کی بوچھار آگ لگنے وغیرہ سے جو دکھ ہوتے ہیں انھیں آدھی دیوک دکھ کہتے ہیں۔ اسی طرح سکھ بھی تین پرکار کے ہوتے ہیں پیاری چیز کی یاد یا اپنی تعریف وغیرہ کے گھمنڈ سے جو سکھ ملتا ہے اُسے آدھیاتمک سکھ کہتے ہیں استری پتر بھائی بندھو اور رشتہ داروں و دوستوں سے جو سکھ ملتا ہے اُسے آدھی بھوتک سکھ کہتے ہیں شیتل مند پون برسات کی ننھی ننھی پھوار یں تری بالو کے [illegible] اُسے آدھی دیوک سکھ کہتے ہیں۔

(۳) استھت پرگیہ پرش کا لچھن

यः सर्वत्रानभिस्नेहस्तत्तत्प्राप्य शुभाशुभम् ।
नाभिनन्दति न द्वेष्टि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥ ५७ ॥

جو کسی چیز سے پریم نہیں کرتا اچھی چیز کو پاکر خوش نہیں ہوتا اور بُری چیز کو پاکر دکھی نہیں ہوتا اُسکی بُدھی نِشچل ہے (۵۷)

اتھوا

گیانی پُرش اپنی دیہہ سے بھی پریت یا اسنیہ نہیں رکھتا وہ سکھ کے ملنے پر خوشی سے پھول نہیں جاتا اور دکھ آپڑنے پر دکھ کو دیکھکر غمگین نہیں ہوتا جب وہ اس طرح سکھ اور دکھ سے رہت ہو جاتا ہے تب اُسکے بیبیک و چار اُتپن ہوئی بُدھی نِشچل (استھر) ہو جاتی ہے۔ سنسار کے پدارتھ سے پریم پھانس میں بندھے ہوئے ہیں پریم کے

کارن ہی منشیہ کو سکھ دکھ جھیلنے یعنے برداشت کرنے پڑتے ہیں اگر منشیہ کو کسی چیز سے پریم نہ ہو تو اسے سکھ اور دکھ کے جھمیلے میں کیوں پڑنا پڑے دھن پتر استری آدی کو ہم اپنی چیز جانتے ہیں اُن سے پریم کرتے ہیں تب ہی تو اُن کی ترقی ہونے پر ہم سکھی ہوتے ہیں اور اُن کی تنزلی یا کمی ہونے یا اکبارگی ناش ہونے پر ہم دکھی ہوتے ہیں جس چیز سے ہم کو پریم یا محبت نہیں ہے اس کے زیادہ ہونے سے اُس میں خوشی کیوں ہوگی۔ اور اس کے کم ہونے یا ناش ہونے سے رنج کیوں ہوگا۔

اگر پریم کرنا چاہے تو ایسی چیز سے پریم کرنا چاہئے جو ہمیشہ رہے جس سے ہماری جدائی یا ویوگ نہ ہو جس سے ہمیں کبھی سکھی ہو کر دکھی ہونا نہ پڑے استری پتر دھن آدی ناشمان پدارتھ ہیں سدا سے ہیں ایکا سنگ نہیں ہے اور آئندہ کبھی نہ ہوگا آتما ان کے ساتھ سنجوگ ہوا ہے تو آج ہی یا کل اُن سے ضرور ویوگ ہوگا ایسے پدارتھوں سے مورکھ لوگ ہی پریم کرتے ہیں اور وے اسی کارن سے ہمیشہ دکھ سکھ کے جھنجھٹوں میں پھنسے رہتے ہیں۔ لیکن جو گیانی ہیں اور بدھمان ہیں جو اصل اور کم اصل کی پرکھ جانتے ہیں وے اسلوک اور پرلوک کے پدارتھوں کی اسارتا سنجوگ ویوگ آدی کو بدھی سے بچار کر اُن سے پریم نہیں کرتے وے ایسی چیز سے پریم کرتے ہیں جس سے سدا اننت کال تک آنند ملتا ہے کبھی دکھ اُٹھانے کا موقع ہی نہیں آتا وے کم سکھ دینے والی اور پرنیام میں دکھ اُٹھانے والی چیزوں سے ہرگز پریم نہیں کرتے وے ایک ماتر اویناشی نتیہ آتما سے پریم کرتے ہیں کیونکہ اس کے ساتھ پریم کرنے سے انھیں دکھ کبھی اُٹھانا نہیں پڑتا نہ اُس میں کمی بیشی ہوتی ہے اور نہ کبھی اُسکا ناش ہوتا ہے نہ اُس سے کبھی جدائی ہوتی ہے اگیانی لوگ اس تتو کی بات کو نہیں سمجھتے اسی سے وے ان جھوٹھی چیزوں کے پریم میں پھنس کر دکھ سکھ بھوگا کرتے ہیں۔

گیانی لوگ ان سب باتوں کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اسی سے وے استری پتر دھن راج آدی سے تو کیا اپنی دیہہ سے بھی پریم نہیں رکھتے اور جب وے ان فانی

سنسار کے پدارتھوں سے پریم نہیں رکھتے تب ہی وے سُکھ دُکھ کے جھمیلے سے بچکر ایکاگر چت سے آتما کے دھیان اور اُس کے پریم میں مگن رہتے ہیں آتما کے پریم میں مگن رہنے سے اُنھیں کسی دُکھ کے درشن بھی نہیں ہوتے پرمانند سدا اُس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا رہتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ گیانی آتما کے سوائے شریر آدِ سبھی پدارتھوں سے پریم نہیں رکھتا شریر سے بھی پریم نہ رکھنے کے علاوہ گیانی پُرش سُکھ اور دُکھ کو یکساں نظر سے دیکھتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ سُکھ پورب جنم کے پُنیہ کاریہ کا پھل ہے اور دُکھ پورب جنم کے پاپ کاریہ کا پھل ہے اِسی سے وہ سُکھ پاکر بھی آنند میں پھول کر اُس کی تعریف نہیں کرتا اور دُکھ پاکر اس کی نندا نہیں کرتا اس کے برخلاف اگیانی پُرش اپنے سُکھ کے سامانوں کی بڑائی کرتا پھرتا ہے اور اپنے دکھوں کا رونا رویا کرتا ہے کیونکہ وہ سُکھ اور دُکھ کو اپنے ہی کئے ہوئے پُنیہ اور پاپ کا پھل نہیں سمجھتا۔

اگیانی لوگ بھول کر نہ سمجھنے کے کارن اپنے سُکھ بھوگوں کی بڑائی چھونکا کرتے ہیں وے اس بات پر بچار نہیں کرتے کہ اِس تعریف سے دوسرے کو کیا لابھ ہوگا جو اپنے پرابدھ سے ہمیں ملا ہے وہ ہمارے ہی واسطے ہے بڑائی یا شیخی مارنا بالکل بے فائدہ ہے اسی طرح اگیانی لوگ دوسرے کی اُنتی دوسرے کا دھن ویبھو آدِ دیکھ کر کُڑھ جاتے ہیں اور اُس کی نندا پر کمر باندھ لیتے ہیں پرائی نندا سے پرایا سُکھ پرایا دھن اور مرتبہ وغیرہ کسی کو مل نہیں جاتا اُلٹا اصلی مالک کے پاس سے چلا نہین جاتا گیانی ان باتوں کو جانتا ہے اس ہی سے وہ نہ اپنی تعریف کرتا ہے اور نہ پرائی نندا کرتا ہے راگ دویش نندا تعریف وغیرہ تامسی ورتّیاں ہیں ان ہی کے کارن سے انتہ کرن چلایمان رہتا ہے۔ جب منشیہ کو دیہہ آدِ پدارتھوں سے محبت نہیں رہتی اور جب راگ دویش نندا تعریف وغیرہ سے رہت ہو جاتا ہے تب اُسکا من نرمل ہو کر آتم تتو میں لولین

ہو جاتا ہے اِن سب باتوں پر بچار کر کے بھی گیانی نہ کسی سے پریم کرتا ہے اور نہ پیاری
چیز کو پاکر اُس کی تعریف کرتا ہے اور نہ غیر مرغوب چیز پاکر اُسکی نِندا کرتا ہے اِس کے لئے
بُرا بھلا سب برابر و سمان ہے اِس لئے وہ نِندا استتِ سے رہت ہو کر سدا اُداسین
رہتا ہے جب وویک بچار کے کارن وہ اچھے بُرے کے جھگڑے سے الگ ہو جاتا
ہے تب اُسکی بدھی استھر ہو جاتی ہے ۔

(۴) بشیوں سے اندریوں کو ایک دم ہٹا لینا

यदा संहरते चायं कूर्मोऽङ्गानीव सर्वशः ।
इन्द्रियाणीन्द्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥ ५८ ॥

جس طرح کچھوا سب طرف سے اپنے انگوں کو سمیٹ لیتا ہے اُسی طرح جب
گیانی اندریوں کو بشیوں سے ہٹا لیتا ہے تب اُسکی بُدھی استھر کہی جاتی ہے ۔ (۵۸)
ہے ارجن جس بھانت کچھوا ڈر کے مارے اپنے سر اور پانوں وغیرہ کو سمیٹ کر
اپنے شریر میں گھسا لیتا ہے اُسی طرح سمادھی سے اُٹھا ہوا یوگی راگ دویش آدی کے
خوف سے اتھوا سمادھی میں بگھن ہونے کے بھلے سے اپنی آنکھ کان ناک وغیرہ
اندریوں کو اُن کے بشیوں سے روک لیتا ہے اُس سمے اُس یوگی کی بُدھی
کو استھر کہتے ہیں ۔

پرشن ۔ یوں تو نراہار روگی کی اندریاں بھی جبکہ وہ اندریوں کے بشیوں کو
بھوگ نہیں سکتا بشیوں سے ہٹ جاتی ہیں لیکن بشیوں کی لذت وہ کب بھولتا ہے ۔

اُتّر سنو

विषया विनिवर्तन्ते निराहारस्य देहिनः ।
रसवर्जं रसोऽप्यस्य परं दृष्ट्वा निवर्तते ॥ ५९ ॥

نراہار و روگی پُرش کی بشیوں سے نِبرتی ہو جاتی ہے لیکن بشیوں سے اُسکی

پریتِ نہیں جاتی مگر اِستھر بُدھی پرش کی بشیوں سے پریتِ بھی آتم ساکشات کار ہونے سے مٹ جاتی ہے۔ (۵۹)

جو روگی نراہار رہتے رہتے ایک دم دُربل ہو جاتا ہے اُس کو بشیوں کے بھوگنے کی اِچھا نہیں رہتی وہ اسمرتھ ہونے کے کارن بشیوں کی اِچھا نہیں کرتا مگر اُس کے من میں بشیوں کی لذت تو بنی رہتی ہے اس لئے اُن کا من ہمیشہ بشیوں کو چاہتا رہتا ہے بشیوں کی پریتِ اُن کے دل سے نہیں جاتی اِسی طرح وہ مورکھ منشیہ جو گھور تپ کرتا ہے بشیوں سے پرہیز کرتا ہے۔ لیکن اُس کے من میں بشیوں کی لذت بنی رہنے کے کارن بشیوں سے پریتِ نہیں چھوڑتا لیکن وہ یوگی جو پرماتما کو ساکشات دیکھ لیتا ہے اور من میں بچار کرتا ہے کہ میں خود وہ ہوں اُس کے من میں بشیوں کی پریتِ نہیں رہتی اُس کا اندریوں کے بشیوں کا گیان بھی نیست و نابود ہو جاتا ہے اس طرح وہ بُرائی کی جڑ کو بھی ناش کر دیتا ہے لیکن روگی میں یہ بات نہیں ہوتی وہ بشیوں کو بھوگنا تو چاہتا ہے مگر لاچاری سے اُنکو بھوگنے کی اِچھا نہیں کرتا اُسکے من میں بشیوں کی لذت اور اُن میں پریتِ بنی رہتی ہے لیکن یوگی کو آتما کے درشن ہونے پر اُن میں پریتِ ہی نہیں رہتی مطلب یہ ہے کہ جب تک آتما سے ساکشات کار نہیں ہوتا تب تک بشیوں کی پریتِ نہیں جاتی اس لئے اصلی گیان کرانے والی بُدھی کو استھر کرنا ضروری ہے جب بُدھی اِستھر ہو جائے گی

سلہ جیسے بیشیا کے یہاں جانا پاپ سمجھنے والا برہم چاری بیشیا کی طرف دیکھنا ہی پاپ سمجھتا ہے آنکھ سے ہی اُس بشئے کو نہ دیکھیں گے تو اُس بستو کی کیا سامرتھ ہے جو ہمیں لبھا سکے آنکھوں سے نہ دیکھنا کان سے نہ سننا زبان سے ذائقہ نہ لینا وغیرہ ہی اندریوں سے کام نہ لینا کہا جاتا ہے ان اندریوں سے اگر کام لیا جائے اتھوا برہمچاری استری کو آنکھ اُٹھا کر دیکھے تو اُسکو اُس بشئے کی پریتِ جاگ اُٹھیگی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اندریوں سے کام لینا بند کرنے پر بھی اُسکی پریتِ یکایک نہیں مٹتی یہ پریتِ بھی اُکھڑ جانی چاہیئے۔

تب اِچھاؤں سے ایک دم پریت ہٹ جائیگی اگر ہم یوں کہیں کہ اِچھاؤں کے ناش ہونے پر شُدّھ گیان کا اُدَے ہوتا ہے اور شُدّھ گیان کے اُدَے ہونے پر خواہشوں کا ناش ہو جاتا ہے تو اِس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ جب گیان کا پرکاش ہونے لگتا ہے تب اِچھائیں استھول روپ میں ناش ہو جاتی ہیں مگر سوکشم روپ سے من میں بنی رہتی ہیں البتہ جب گیان نشچل اور پورن ہو جاتا ہے تب وے کامنائیں بھی ناش ہو جاتی ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ استھت پرگیہ ہونے یا پرگیا کی استھرتا کے لیئے من اور اندریوں کو بس میں کرنا ضروری ہے جب تک من اور اندریاں بس میں نہیں ہو جاتیں تب تک پرگیا استھر نہیں ہو سکتی پس جن کو استھت پرگیہ ہونا ہو یا جو پرگیا کو استھر کرنا چاہیں اُنھیں پہلے اپنی اندریوں کو قابو میں کرنا چاہیئے اگر اندریاں قابو میں نہ کی جائیں گی تو وے نقصان پہونچا دیں گی اب بھگوان پہلے یہ دکھاتے ہیں کہ باہری اندریوں کے بش میں نہ کرنے سے کیا دوش ہوتا ہے۔

यततो ह्यपि कौन्तेय पुरुषस्य विपश्चितः ।
इन्द्रियाणि प्रमाथीनि हरन्ति प्रसभं मनः ॥ ६० ॥

ہے ارجن اُپائی کرتے ہوئے بدّھمان پُرش کی بھی زور آور اندریاں اُس کے من کو زبردستی سے اپنے قابو میں کر لیتی ہیں۔ (۶۰)

ہے ارجن جو پُرش بدّھمان ہے جو اندریوں کے بس نہ کرنے کے دوش کو سمجھتا ہے اور دوش کے جاننے کے کارن ہر وقت اُن کو بس کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے ایسے پُرش کے من کو بھی آنکھ کان ناک آدی اندریاں اپنے ادھین کر لیتی ہیں کیونکہ اندریاں بہت ہی بلوان ہیں جس وقت یہ حملہ کرتی ہیں اُس وقت پراکرمی سے پراکرمی اور بچاروان سے بچاروان کی ایک بھی نہیں چلتی جب یہ زور باندھ کر حملہ آور ہوتی ہیں تب وویک اور بچار کو بھی پیٹھ دکھانی ہی پڑتی ہے۔

سوال - اگر اندریاں ایسی بلوان ہیں تو میں انھیں اپنے بس میں کیسے کرسکونگا -
جواب - ان کے آدھین کرنے کا اُپائے سُن -

(۵) ایشور کی بھگتی

तानि सर्वाणि संयम्य युक्त आसीत मत्परः ।
वशे हि यस्येन्द्रियाणि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥ ६१ ॥

اُن سب کو بس میں کرکے منشیہ کو درڑھتا وبشواش سے مجھ میں لو لگا کر بیٹھنا چاہیئے جس کی اندریاں بس میں ہیں اُس کی بدھی اِستھر ہے (۶۱)

اتھوا

اُن سب اندریوں یعنے من آنکھ کان ناک زبان اور چمڑہ اِن پانچوں کرم اندریوں کو اپنے بس میں کرکے چت کو سربتھا درڑھ کرکے منشیہ کو میرے ہی دھیان میں لولین ہو جانا چاہیئے جس نے اِس پرکار اندریوں کو آدھین کرلیا ہے اُس کی بدھی اِستھر ہے -

جو آدمی پانچوں گیان اندریوں پانچوں کرم اندریوں اور من کو اپنے بس میں کرکے شانتی سے بیٹھا ہوا مجھ باسدیو سب کے انتر آتما کے دھیان میں مگن ہو جاتا ہے اُس پر اندریوں کا زور نہیں چلتا جب تک منشیہ میری شرن میں نہیں آتا میرا اننیہ بھگت نہیں ہو جاتا تب ہی تک اندریاں اپنا زور چلاتی ہیں میری شرن آئے ہوئے پر اندریوں کا بس نہیں چلتا ارتھات جو یہ سوچتا ہوا بیٹھتا ہے کہ میں ہی ستچدانند شروپ ادویت ہوں میرے سوائے اور کوئی پدارتھ ہی نہیں ہے ایسے منشیہ پر اندریوں کا زور نہیں چلتا اور جو اندریوں کو اپنے بس میں کرلیتا ہے اُس کی بدھی نشچل ہے -

مطلب یہ ہے کہ گیانی پُرش جس کی بدھی نشچل ہے اپنی اندریوں کو اپنے قابو میں کرکے مجھ آتما کے دھیان میں بیٹھا رہتا ہے -

بشیوں کا دھیان بُرائی کی جڑ ہے

جو منشیہ بشیوں کے بھوگ کی اچھا نہیں چھوڑ سکتا اُسکی بُری دُرگت ہوتی ہے وہ بشئے نہ پاکر من ہی من بشیوں کا دھیان کیا کرتا ہے۔ بشیوں کا دھیان کرنے سے کیا برائیاں ہوتی ہیں وہی بھگوان آگے بتاتے ہیں۔

ध्यायतो विषयान्पुंसः सङ्गस्तेषूपजायते ।
सङ्गात्सञ्जायते कामः कामात्क्रोधोऽभिजायते ॥ ६२ ॥
क्रोधाद्भवति सम्मोहः सम्मोहात्स्मृतिविभ्रमः ।
स्मृतिभ्रंशाद्बुद्धिनाशो बुद्धिनाशात्प्रणश्यति ॥ ६३ ॥

بشیوں کے دھیان کرنے والے منشیہ کے من میں پہلے بشیوں کے لئے پریت اُتپن ہوتی ہے۔ پریت سے اچھا پیدا ہوتی ہے اچھا سے کرودھ پیدا ہوتا ہے کرودھ سے بھرم ہوتا ہے بھرم سے اسمرتی کم ہوتی ہے اسمرتی یا یادداشت نہ ہونے سے بُدھی نشٹ ہو جاتی ہے بُدھی کے نشٹ ہونے سے منشیہ بالکل نشٹ ہو جاتا ہے۔
(۶۲-۶۳)

من ہی من بشیوں کے دھیان کرنے والے پُرش کی پہلے تو بشیوں میں پریت (محبت) پیدا ہوتی ہے پریت سے اُسے بشیوں کے پانے کی زبردست خواہش پیدا ہوتی ہے جب کسی کارن سے اچھا سپھل نہیں ہوتی تب اچھا سپھل ہونے کی راہ میں بگھن آتے ہیں تب منشیہ کو کرودھ آتا ہے کرودھ کے کارن کرودھی گُرو تک کا اپمان کر بیٹھتا ہے۔ کرودھ کے باعث منشیہ کو بھلے بُرے کا بچار نہیں رہتا اُسے کچھ نہیں سوجھتا کہ وہ کیا کر رہا ہے کرودھ کے مارے منشیہ کی اسمرتی میں دوش پیدا ہو جاتا ہے اسمرتی دوش کے کارن منشیہ شاستر اور گرو کے اپدیشوں

کو بھول جاتا ہے اُس کے سارے گیان پر پانی پھر جاتا ہے اِسمرن شکتی کے ناش ہونے سے مُبدّھی نشٹ ہوجاتی ہے۔ یعنے انتہ کرن ایسا اَسمرتھ ہوجاتا ہے کہ وہ کاریہ اکاریہ اچھے بُرے کو نہیں جان سکتا۔ جب مُبدّھی یا انتہ کرن اِس پرکار نشٹ ہوجاتا ہے تب مُنشیہ بالکل برباد ہوجاتا ہے۔ کیونکہ منشیہ تب ہی مُنشیہ ہے جبکہ اُسکا انتہ کرن بھلے بُرے کا بچار کرسکے جب انتہ کرن اِس لائق نہیں رہتا یعنے وہ بھلے بُرے کا بچار نہیں کرسکتا اُس وقت اُسے نشٹ ہوا سمجھنا چاہیئے۔ مطلب یہ ہے کہ انتہ کرن مُبدّھی کے نشٹ ہونے سے مُنشیہ بالکل ناکارہ ہوجاتا ہے کیونکہ جس کی مُبدّھی نشٹ ہوجاتی ہے وہ کوئی پُرشارتھ نہیں کرسکتا سارانش یہ ہے کہ بشیوں کا دھیان کرنا ہی سب انرتھوں کا مول ہے اگر من کے ذریعہ بشیوں کا دھیان ہی نہ کیا جائے تو اُن میں پریت کیوں ہو کیوں اِچھا ہو اِچھا پورن نہ ہونے سے کیوں کرودھ ہو اور آخر میں مُنشیہ کیوں عقل کھوکر برباد ہو۔

دھیان من سے ہوتا ہے من میں دھیان ہونے کے بعد اندریاں اپنا کام کرتی ہیں اگر من بس میں ہو تو اندریاں کچھ نہ کرسکیں اگر من بس میں نہ ہو تو اندریاں بس میں کرلی جائیں تو کچھ بھی مطلب سِدّھ نہ ہوگا اگر اندریاں بس میں نہ بھی کی جائیں مگر من بس میں کرلیا جائے تو اندریاں کچھ بھی نہ کرسکیں گی من سارتھی ہے اور اندریاں گھوڑے ہیں گھوڑے سارتھی کے بس میں ہیں وہ اُنکیں جدھر چلاتا ہے اُدھر ہی جاتے ہیں جو شخص اپنے من کو بس میں کرلیتا ہے اُس کی اندریاں بھی بس میں ہوجاتی ہیں جن کا من بس میں نہیں ہے وہی من سے طرح طرح کے بشیوں کا دھیان کرتا ہوا انت بھرشٹ ہوجاتا ہے اس لئے بُدّھمان کو چاہیئے کہ من کو خوب دباکر اپنے آدھین کرے تاکہ بشیوں کا دھیان ہی نہ ہو جب ان کا دھیان ہی نہ ہوگا تب انرتھ کہاں سے ہوگا۔

اندریوں کے نرودھ سے سکھ اور شانتی کی پراپتی ہوتی ہے

اوپر یہ بتایا گیا ہے کہ بشیوں کا دھیان ہی سب برائیوں کی جڑ ہے اب آگے بھگوان موکش کے اُپائے بتلاتے ہیں۔

रागद्वेषवियुक्तैस्तु विषयानिन्द्रियैश्चरन् ।
आत्मवश्यैर्विधेयात्मा प्रसादमधिगच्छति ॥ ६४ ॥

جس نے اپنے من کو بس میں کر رکھا ہے وہ پُرش تو راگ و دویش رہت من کے ادھین اندریوں کے بشیوں کو بھوگتا ہوا بھی شانتی لابھ کرتا ہے۔ (۶۴)

جب من راگ و دویش کی طرف نہیں جھکتا تب جاننا چاہیئے کہ من بس میں ہوا من کے بس ہوتے ہی راگ و دویش من سے بھاگ جاتے ہیں جب من میں راگ دویش نہیں رہتے تب اندریوں میں کیسے رہ سکتے ہیں راگ و دویش کے کارن ہی اندریاں انرتھ کرتی ہیں جب راگ و دویش نہیں رہتے تب اندریاں اپنا کام نہیں کرتیں لیکن پورب جنم کے کرموں کے کارن اندریاں ضرور کام کرتی ہیں کیونکہ کوئی بھی برہم گیانی ایسا نظر نہیں آتا جو اندریوں سے سننا دیکھنا لی موتر آدی تیاگنے کا کام نہ لیتا ہو اندریاں اپنا سوابھاوک کرم کرتی ہیں بشیوں کو بھوگتی ہیں جس طرح برہم گیانی بشیوں کو بھوگتا ہے اُسی طرح اگیانی بھی بھوگتا ہے فرق دونوں میں یہی ہے کہ گیانی بھوگ بھوگتے وقت بشیوں میں راگ و دویش نہیں رکھتا جو بشے ترک کرنے قابل ہیں جن کے بھوگے بنا شریر نہیں چل سکتا اُن کو وہ بغیر پریت اور نفرت کے بھوگتا ہے لیکن اگیانی راگ و دویش سے بشیوں کو بھوگتا ہے جو گیانی من کو بس میں کر کے راگ و دویش رہت ہو کر اپنے آدھین کی ہوئی اندریوں سے شاستر کی آگیا انوسار بشیوں کو بھوگتا ہے وہ بشیوں کو بھوگتا ہوا بھی شانتی لابھ کرتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگیانی راگ و دویش سے شامل ہو کر اندریوں کے ذریعہ

بشیوں کا سیون کرتا ہے۔ سنسار بندھن میں ایسے منشیوں کا چت کبھی شانتی لابھ نہیں کرتا بنا چت کے صاف ہوئے پرماتما کے درشن یوگ نہیں ہوتا۔ لیکن گیانی پہلے اپنے من کو بس میں کرتا ہے اُس میں سے راگ دویش کو باہر نکال پھینکتا ہے من کو بس میں کرکے من کے ادھین راگ دویش رہت اندریوں سے جب یہ ضروری بشیوں کا سیون کرتا ہے تب اُسکا چت پرماتما کے درشن کرنے یوگ صاف ہو جاتا ہے تب اُسے خوب شانتی ملتی ہے۔

سوال۔ شانت کے ملنے سے کیا لابھ ہوتا ہے۔

جواب۔ سنو۔

प्रसादे सर्वदुःखानां हानिरस्योपजायते ।
प्रसन्नचेतसो ह्याशु बुद्धिः पर्यवतिष्ठते ॥ ६५ ॥

شانتی کے ملجانے سے اُس کے سارے دُکھ ناش ہو جاتے ہیں کیونکہ شانت چت پُرش کی بُدّھی جلدی استھر ہو جاتی ہے۔ (۶۵)

جب شانتی ملجاتی ہے تب یوگی کے شریر اور من سے سمبندھ رکھنے والے سب دُکھوں کا انت ہو جاتا ہے کیونکہ شُدّھ چت والے پُرش کی بدھی جلد ہی استھر ہو جاتی ہے یعنے وہ مضبوطی سے آتما کے دھیان میں لگجاتی ہے ارتھات جس کا چت شُدّھ ہو جاتا ہے۔ جس کی بُدھی استھر ہو جاتی ہے۔ اُسکا سب کام بنجاتا ہے اس لئے یوگیوں کو راگ دویش رہت اندریوں سے کیول ان بشیوں کو سیون کرنا چاہیئے جن کی شاستر میں ممانعت نہیں ہے اور جن کے سیون بنا کام نہیں چل سکتا۔

اِستھر بُدّھی والوں کو جو لابھ ہوتا ہے وہ آستھر بُدّھی والوں کو نہیں ہو سکتا۔ بھگوان یہ ہی سمجھاتے ہوئے شانتی کی تعریف کرتے ہیں۔

नास्ति बुद्धिरयुक्तस्य न चायुक्तस्य भावना ।
न चाभावयतः शान्तिरशान्तस्य कुतः सुखम् ॥ ६६ ॥

جس نے چت کو بس میں نہیں کیا ہے اسکی بدھی استھر نہیں ہو سکتی اور جس کی بدھی استھر نہیں ہے اسے آتم گیان نہیں ہو سکتا جسکو آتم گیان نہیں ہے اسے شانتِ نہیں مل سکتی۔ اور جسے شانت نہیں ہے اسے سکھ کہاں سے مل سکتا ہے۔ (۶۶)

جس نے اپنے چت کو بس میں نہیں کیا ہے اس میں آتما کا نشچے کرنے والی بیوسایاتمکا بدھی پیدا نہیں ہوتی یعنے وہ آتما کے اصل سروپ کو نہیں جان سکتا جو آتما کے سروپ کو نہیں جانتا وہ اس کا دھیان کیسے کر سکتا ہے جو آتما کے دھیان میں مشغول نہیں رہتا اسے شانت کیسے مل سکتی ہے جس کو شانتِ نہیں جس کا چت ٹھکانے نہیں اسے سکھ کیسے مل سکتا ہے مطلب یہ ہے کہ بنا آتم گیان کے پرمانند نہیں مل سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک اندریوں کے بشیوں میں ترشنا رہتی ہے تب تک سکھ نہیں ملتا جب بشیوں میں ترشنا نہیں رہتی تب سکھ ملتا ہے۔

اندریہ نگرہ سے بدھی کی استھرتا

سوال۔ جس کا چت شانت نہیں ہے اسمیں آتم بشئک بدھی کیوں اتپن نہیں ہوتی۔

جواب۔ سنو۔

इन्द्रियाणां हि चरतां यन्मनोऽनुविधीयते ।
तदस्य हरति प्रज्ञां वायुर्नावमिवाम्भसि ॥ ६७ ॥
तस्माद्यस्य महाबाहो निगृहीतानि सर्वशः ।
इन्द्रियाणीन्द्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥ ६८ ॥

من بشیوں میں بھٹکنے والی اندریوں میں سے جس ایک اندری کے ادھین ہو جاتا ہے وہی اندری اگیانی کی بدھی اس بھانتِ ہر لیتی ہے جسطرح ہوا پانی پر ناؤ کو گھاتی ہے۔
اس لئے ہے ارجن جس نے اپنی اندریوں کو سب بشیوں سے بالکل روک لیا ہے اس ہی کی بدھی استھر ہے۔ (۶۷-۶۸)

اگیانی کی اندریاں جس سمے بشیوں میں بھٹکتی ہیں اسوقت اگر من کسی ایک

اندری کے انوسار ہو جاتا ہے تو وہ اندری جس کا ساتھی من ہوا ہے یوگی کی آتم بشیک بدھی کو ناش کر دیتی ہے جس طرح ہوا ملاح کی چاہی ہوئی راہ سے ناؤ کو جھٹکا کر ادھر اُدھر لیجا کر پھینکتی ہے اسی طرح من یوگی کی آتم بشیک بدھی کو ہر کر اُسے بشیوں میں لگا دیتا ہے بشیوں میں بھٹکنے والی اندریوں سے ساری برائیاں پیدا ہوتی ہیں اس لئے اُس یوگی کی بدھی اِستھر ہے جس نے اپنی اندریوں کو شبد آدک سب بشیوں سے ہٹا لیا ہے۔

گیانی کے لئے جگت سُپن ماتر ہے

وہ پُرش جس میں بیبک بدھی ہے اور جس کی بدھی اِستھر ہو گئی ہے۔ اُسکا لوکک اور بیدک تمام پدارتھوں کا انجوا بدیا کے ناش ہونے پر ناش ہو جاتا ہے کیوں کہ وہ اَبدیا کا کاریہ ہے۔ یعنے گیان کے اُدئے ہوتے ہی اَبدیا ناش ہو جاتی ہے۔ اَبدیا ناش ہونے پر سنسار بھرم نہیں رہتا اسی مطلب کے صاف کرنے کے لئے بھگوان کہتے ہیں۔

या निशा सर्व्वभूतानां तस्यां जागर्त्ति संयमी ।
यस्यां जाग्रति भूतानि सा निशा पश्यतो मुनेः ॥ ६६ ॥

جو سب پرانیوں کی رات ہے وہ من کے جیتنے والے پُرشوں کے لئے جاگنے کا وقت ہے اور جو سب پرانیوں کے جاگنے کا سمے ہے وہ مُنی کے لیے رات ہے (۶۹)

جو گیان نشٹھا گیانی کرم نشٹھا کے لئے رات ہے وہی گیان نشٹھا من سہت اندریوں کے بس کرنے والے کے لئے دن ہے جو کرم نشٹھا گیانی کرم نشٹھ کے لیے دن ہے وہی کرم نشٹھا برہم تتو کو دیکھنے والے گیانی کے لئے رات ہے ارتھات بشیوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لیے آتم گیان رات کے سمان ہے اور وہی آتم گیان اندریوں کے جیتنے والے پرشوں کو دن کے سمان ہے اِس ہی بھانت

سنسار کے بشیوں کا سُکھ اگیانیوں کے لئے دن ہے مگر وہ یوگیوں کے لیے رات کے سمان ہے وے بشئے بھوگوں کو کچھ نہیں سمجھتے۔
جب تک منشیہ نیند سے نہیں جاگتا تب تک ہی وہ نانا پرکار کے خواب دیکھتا ہے پر آنکھ کھولنے و جاگنے پر کچھ نہیں دیکھتا اسی طرح یوگیہ پُرش کو جبتک تتوگیان (آتم گیان) نہیں ہوتا تب ہی تک اُسے یہ سنسار بھرم رہتا ہے جب اُسے تتوگیان ہو جاتا ہے تب برہم تتو دیکھنے لگتا ہے تب اُسے سنسار بھرم نہیں رہتا یعنے تتوگیان ہو جانے پر گیانی سنسار۔ اور اُس کے بشئے بھوگوں کو سپن کی مایا سمجھتا ہے اب آگے بھگوان اُداہرن دیکر یہ سمجھاتے ہیں کہ وہی یوگی جو بُدھمان ہے جس نے اِچھاؤں کو تیاگ دیا ہے اور جس کی بدھی اِستھر ہے موکش لابھ کر سکتا ہے لیکن وہ جس نے تیاگ تو نہیں کیا۔ لیکن سُکھ بھوگوں کی خواہش رکھتا ہے موکش لابھ نہیں کر سکتا۔

आपूर्यमाणमचलप्रतिष्ठं
समुद्रमापः प्रविशन्ति यद्वत् ।
तद्वत्कामा यं प्रविशन्ति सर्वे
स शान्तिमाप्नोति न कामकामी ॥ ७० ॥

جس سمدر میں چاروں طرف سے پانی آکر مل رہا ہے مگر جس کی سیما (حسد) جیوں کی تیوں بنی رہتی ہے اُس سمدر کے سمان ہی گمبھیر رہتا ہوا جو منشیہ نانا پرکار کی اِچھاندیوں کے آملنے سے گھٹتا بڑھتا نہیں وہی شانت پراپت کرتا ہے جو ان اِچھاؤں کے پھیر میں پڑتا ہے اُسے شانت پراپت نہیں ہوتی (۷۰)
سب طرف سے بہہ بہہ کر پانی سمدر میں جاتا ہے انیک ندیاں اُسمیں گرتی ہیں مگر چاروں طرف سے پانی کے آنے پر بھی اُسکی حالت میں کچھ تبدیلی نہیں ہوتی وہ اپنی مریادا نہیں چھوڑتا اِسی طرح جس گیانی میں سب پرکار کی اِچھائیں سب طرف سے آکر پرویش کرتی ہیں مگر اُن سے اُنمیں سمدر کی طرح کچھ بکار نہیں ہوتا جو بشیوں کے

موجود ہوتے ہوئے بھی ان کے ادھین نہیں ہوتا اُسے شانتِ موکش ملتی ہے لیکن جو بھوگ بھوگنے کی اِچھا رکھتا ہے اُسے موکش نہیں ملتی۔

سمدر نہیں چاہتا کہ اُس میں آکر ندیاں گریں اور بارش کا پانی آکر ملے نہ وہ اُن کو بلاتا ہے کیونکہ اُسے ان کی اِچھا نہیں ہے لیکن پرکرت کے قاعدہ انوسار ساری ندیاں اور برسات کا جل اُسمیں جاکر آپ سے آپ گرتا ہے وہ آپ ہی بھرا پورا ہے۔ اُس میں اتھاہ پانی ندی وغیرہ کا جاتا ہے مگر وہ ویسا ہی رہتا ہے مرجاد سے باہر نہیں جاتا اندر رہی اندر رہتا ہے۔

اِسی طرح پرکرت کے نیم انوسار پرالبدھ کے بھیجے ہوئے سب پرکار کے بھوگ نشکام گیانی کو آپ سے آپ آملتے ہیں۔ وہ گیانی بھوگوں کی خواہش نہیں رکھتا بشئے بھوگوں کے پرایت ہونے پر بھی اُس میں سمدر کے مانند بکار پیدا نہیں ہوتا اسی سے اُسے شانت پرایت ہوتی ہے لیکن جو بھوگوں کی اِچھا رکھتا ہے اُسکا من ہمیشہ خراب رہتا ہے اور اِسی لئے اُسے شانتِ نہیں ملتی کیونکہ ایسی بات ہے اس لیے۔

विहाय कामान्यः सर्वान्पुमांश्चरति निःस्पृहः ।
निर्ममो निरहंकारः स शान्तिमधिगच्छति ॥ ७१ ॥

جو سب پرکار کی کامناؤں کو تیاگ کر ممتا اور اہنکار سے رہت ہو کر بے پرواہ ہو کر بچرتا ہے اُسے شانتِ ملتی ہے۔ (۷۱)

جو سنیاسی اتھوا تیاگی پُرش سب پرکار کی کامناؤں کو سرتھا تیاگ دیتا ہے وہ پھر شریر رکشا کے لئے ضروری چیزوں کی بھی اِچھا نہیں رکھتا بلکہ وہ اپنے شریر کے قائم رہنے کی بھی اِچھا نہیں رکھتا مگر پرالبدھ بش انیک پرکار کے پدارتھوں کو پاتا ہے اُن میں اُسکی محبت نہیں ہوتی بلکہ اُسمیں اپنے گیان کا اہنکار بھی نہیں ہوتا وہ اِستھر بدھی والا برہم گیانی شانتِ (نروان) لابھ کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ برہم ہی ہو جاتا ہے۔

ارجن نے شری کرشن بھگوان سے اِستھت پرگیا اِستھر بدھی والے کے لکشن پوچھے تھے

اس لئے انھیں لکشنوں کا ابتک برنن ہوا اب بھگوان کرم یوگ کے پھل سروپ گیان نشٹھا کی مہابرنن کرتے ہوئے اس ادھیائے کو سماپت کرتے ہیں۔

एषा ब्राह्मी स्थितिः पार्थ नैनां प्राप्य विमुह्यति ।
स्थित्वाऽस्यामन्तकालेऽपि ब्रह्म निर्वाणमृच्छति ॥ ७२ ॥

ہے پارتھ یہ براہمی استھتی ہے اسکو پراپت ہو کر کسی کو موہ نہیں ہوتا انت کال میں بھی اس براہمی استھتی میں رہنے سے برہم نروان کی پراپتی ہوتی ہے۔ (۷۲)

ہے پارتھ میں نے ابتک جس اوستھا کا برنن کیا ہے وہ براہمی اوستھا ہے جو اس اوستھا کو پہونچ جاتا ہے وہ مایا موہ میں نہیں پھنستا اگر کوئی اوستھا کے چوتھے بھاگ (انت سمے) میں بھی اس اوستھا میں رہتا ہو تو اس کو برہم نروان کی پراپت ہو جاتی ہے جو برہمچاریتی اوستھا میں سنیاس دھارن کرکے اس براہمی اوستھا میں رہتے ہیں انکو موکش ملجاتی ہے اُس کے کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تیسرا ادھیاے کرم یوگ نام

۴۳ منتر

अर्जुन उवाच ।

ज्यायसी चेत्कर्मणस्ते मता बुद्धिर्जनार्दन ।
तत्किं कर्मणि घोरे मां नियोजयसि केशव ॥ १ ॥

ارجن نے کہا

ہے کرشن۔ اگر آپ کرم یوگ سے گیان یوگ کو اچھا سمجھتے ہیں تو مجھے آپ اس بھیانک کام میں کیوں لگاتے ہیں۔ (۱)

پہلے کرشن نے گیان یوگ کا اپدیش دیا۔ پھر کرم یوگ اور بعد ازاں نشکام کرم کرنے کا اپدیش دیا۔ کاماؤں کے چھوڑ دینے یعنے نشکام ہو جانے کی بات سُن کر

ارجن شری کرشن سے کہتے ہیں کہ اگر آپکی راے میں کرم کرنے سے گیان یوگ ہی اچھا ہے تو آپ مجھے اس گھور کرم یدھ میں کیوں لگاتے ہیں جب سے مجھے راج پاٹ دھن دولت کی اچھا ہی نہیں تب یدھ کرنے کی کیا ضرورت ہے آپکے کہنے کا سارانش تو مجھے یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ اب مجھے یدھ وغیرہ کچھ بھی نہ کرنا چاہیئے

व्यामिश्रेणैव वाक्येन बुद्धिं मोहयसीव मे ।
तदेकं वद निश्चित्य येन श्रेयोऽहमाप्नुयाम् ॥ २ ॥

آپکی پچھلی پیچیدہ باتوں کے سننے سے میری بدھی چکر کھا رہی ہے اسلیئے نشچے کرکے ایسی ایک راہ بتائیے گا کہ جس پر چلنے سے میری بھلائی ہو۔ (۲)

کبھی آپ کرم کو اچھا بتاتے ہیں اور کبھی گیان کو کرم سے شریشٹھ بتاتے ہیں کبھی اچھاؤں کے چھوڑ دینے میں میری بھلائی کہتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ ہے ارجن اٹھ اور یدھ کر آپکی ایسی پیچدار اور الجھن میں ڈالنے والی باتوں سے الٹی میری عقل گم ہو گئی ہے میں اب تک یہ نشچے نہیں کر سکا ہوں کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے اس لئے آپ کرپا کرکے ایسی ایک بات بتائیے کہ جس کے مطابق چلنے سے میرا بھلا ہو۔

ارجن کی یہ بات سن کر کرشن کہتے ہیں۔

श्रीभगवानुवाच ।

लोकेऽस्मिन्द्विविधा निष्ठा पुरा प्रोक्ता मयाऽनघ ।
ज्ञानयोगेन सांख्यानां कर्मयोगेन योगिनाम् ॥ ३ ॥

شری بھگوان کہتے ہیں

ہے ارجن میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اس جگت میں دو پرکار کی راہیں سانکھیہ والوں کو گیان یوگ کی اور یوگیوں کے لیے کرم یوگ کی (۳)

न कर्मणामनारम्भान्नैष्कर्म्यं पुरुषोऽश्नुते ।
न च संन्यसनादेव सिद्धिं समधिगच्छति ॥ ४ ॥

کام نہ کرنے سے کوئی کرم کے بندھنوں سے رہائی نہیں پاسکتا اور نہ کیول کرموں کے چھوڑ دینے سے ہی سِدّھی پراپت ہو سکتی ہے۔ (۴)

اِس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کام نہ کرنے سے مُنشیہ نشکام تتو گیان کو نہیں پاسکتا کیونکہ کیول سنیاس لینے سے بنا چِت کی ورتّیوں کے شُدھ کیے ہوئے کوئی سِدّھی نہیں پاسکتا۔

न हि कश्चित्क्षणमपि जातु तिष्ठत्यकर्मकृत् ।
कार्यते ह्यवशः कर्म सर्वः प्रकृतिजैर्गुणैः ॥ ५ ॥

اصل میں کوئی پل بھر بھی بنا کام کئے نہیں رہ سکتا کیونکہ پرکرت کے ست رج اور تموگُن کے کارن سے مُنشیہ کو لاچار ہو کر کام کرنا ہی پڑتا ہے۔ (۵)

اگر کوئی شخص کسی پرکار کام کرنا ہی نہ چاہے تو یہ بات اُسکی اِچھا کے مطابق ہو نہیں سکتی اُسے پرکرت کے ستوگُن رجوگُن اور تموگُن کی وجہ سے کام کرنا ہی پڑے گا کیونکہ مُنشیہ پرکرت کے تینوں گنوں کے ادھین ہیں اگر مُنشیہ بالکل کام کرنا چھوڑنا بھی چاہے گا تو پرکرت کے اُبھر وکت گن اُسے کایک مانسک یا واچک کرم کرنے کو لاچار کرینگے اور اُس سے کوئی نہ کوئی کام ضرور کرائیں گے۔
مطلب یہ ہے کہ کام چھوڑ دینا مُنشیہ کے ہاتھ کی بات نہیں ہے۔

कर्मेन्द्रियाणि संयम्य य आस्ते मनसा स्मरन् ।
इन्द्रियार्थान्विमूढात्मा मिथ्याचारः स उच्यते ॥ ६ ॥

جو مُنشیہ کرم[1] اندریوں کو بس میں کر کے کچھ کام تو نہیں کرتا مگر من میں اندریوں

---

[1] ہاتھ پاؤں مُنھ اور لِنگ گدا یہ پانچ کرم اندری ہیں ان پانچوں کے پانچ بشئے ہیں۔ ہاتھ کا بشئے کام کرنا پاؤں کا چلنا۔ مُنھ کا بولنا۔ گدا کا مل تیاگ کرنا اور لِنگ کا پیشاب کرنا ہے۔

سے بشیوں کا دھیان کیا کرتا ہے وہ منشیہ جھوٹھا اور پاکھنڈی ہے۔ (۶)

اِس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ منشیہ کو ہاتھ پانوں منھ گدا اور لنگ ان پانچ اندریوں کو بس میں کر لینے اور اُن سے کام نہ لینے سے کچھ بھی لابھ نہیں ہے اِن اندریوں سے تو اِنکا کام لینا ہی چاہیئے۔ مگر آنکھ کان ناک زبان اور توچا (چمڑے) کو بس میں کرنا چاہیئے یہ پانچ گیان[۱] اندریاں ہیں انھیں کا بس کرنا یا اُن کو اپنے بشیوں سے روکنا ضروری ہے۔

سارانش یہ ہے کہ ہاتھ پانوں آدِ کرم اندریوں کے روکنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے فائدہ ہے آنکھ کان وغیرہ گیان اندریوں کے روکنے سے۔

بہت سے آدمی دکھاوٹ کے لیے اتھوا ظاہری ستّ بننے کے لیے ہاتھ پانوں آدِ کرم اندریوں سے کام نہیں لیتے بالکل نکمّے بیٹھے رہتے ہیں مگر من میں طرح طرح کے اندریہ بشیوں کی اچھا کیا کرتے ہیں۔ شری بھگوان کہتے ہیں کہ جو ایسا کرتے ہیں وہ پاکھنڈی ہیں وے لوگوں میں سِدھائی پھیلانے یا اپنے کو بچانے کے لئے جھوٹھا ڈھونگ کرتے ہیں سب سے اچھا اور سِدھ پرش وہی ہے جو ظاہرا تو کام کیا کرتا ہے مگر اندر سے اپنے من اور اندریوں کو بشئے باسنا سے روکتا ہے۔

---

[۱] آنکھ کان ناک زبان اور توچا یعنے چمڑا یہ پانچ گیان اندریاں ہیں اِن پانچوں کے بھی پانچ بشئے ہیں آنکھ کا بشئے دیکھنا کان کا سُننا ناک کا سونگھنا زبان کا بشئے ذائقہ لینا ہے پانچواں توچا یعنے چمڑا ہے اُس کا بشئے چھونا ہے چمڑے سے ہی اسپرش کا گیان ہوتا ہے اگر کوئی آدمی ہمارے بدن پر آگ کا انگارا رکھ دے تو ہمیں توچا اندری سے ہی اُس کی گرمی کا گیان ہوگا۔

گیتا کے دل سے سمجھنے والوں کو دسوں اندریوں کے نام اور اُن کے بشئے اچھی طرح جان لینے چاہیئیں تاکہ گیتا کے پڑھنے میں بڑی آسانی ہو۔

यस्त्विन्द्रियाणि मनसा नियम्यारभतेऽर्जुन ।
कर्मेन्द्रियैः कर्मयोगमसक्तः स विशिष्यते ॥ ७ ॥

ہے ارجن جو من سے آنکھ کان وغیرہ اندریوں کو بس میں کر کے اور اندریوں
کو بشیوں میں نہ لگا کر کرم یوگ کرتا ہے وہی شریشٹھ ہے۔ (۷)

नियतं कुरु कर्म त्वं कर्म ज्यायो ह्यकर्मणः ।
शरीरयात्रापि च ते न प्रसिद्ध्येदकर्मणः ॥ ८ ॥

ہے ارجن تو اپنا نتیہ کرتبیہ کرم کر کیونکہ کام نہ کرنے سے کام کرنا بہتر ہے
اگر تو کام کرنا چھوڑ دیگا یعنے کچھ کام نہ کریگا تو تیرا یہ شریر بھی قائم نہ رہیگا (۸)
شری کرشن بھگوان کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو ہاتھ پر ہاتھ دھرے
خالی ہرگز نہ رہنا چاہیئے ہاتھ پاؤں منھ گدا اور لنگ ان پانچوں کرم اندریوں
سے ضرور ہی کام لینا چاہیئے اگر منشیہ ان سے کچھ بھی کام نہ لے گا تو اُن کی کایا
بھی ناش ہو جاوے گی تب وہ گیان یوگ کیسے کر سکے گا اس لیے منشیہ کو کرم
اندریوں سے کام لینا ضروری ہے۔

यज्ञार्थात्कर्मणोऽन्यत्र लोकोऽयं कर्मबन्धनः ।
तदर्थं कर्म कौन्तेय मुक्तसंगः समाचर ॥ ९ ॥

منشیہ یگیہ اتھوا بھگوان کے لیئے جو کرم کرتا ہے وہ ٹھیک ہے یگیہ اتھوا ایشور
پراپتی کے سوائے جو کرم کیا جاتا ہے اُسی سے منشیہ کرم بندھن میں بندھ جاتا ہے
اس لیے ارجن تو نشکام ہو کر اور من میں کچھ اِچھا نہ رکھ کر یگیہ کے لیے کرم کر۔ (۹)

सहयज्ञाः प्रजाः सृष्ट्वा पुरोवाच प्रजापतिः ।
अनेन प्रसविष्यध्वमेष वोऽस्त्विष्टकामधुक् ॥ १० ॥

پراچین سمے سرشٹی رچنا کال میں پرجاپتی نے یگیہ سہت پرجا کو پیدا کر کے
کہا اِس سے تمھاری ترقی ہو اور یہ تمھاری اِچھاؤں کو پورن کرے۔ (۱۰)
اِس کا خلاصہ یہ ہے کہ سرشٹی رچنا کے زمانہ میں برہما نے انوجاتی کو پیدا کر کے

کہا کہ تم لوگ یگیہ کرو یگیہ کرنے سے تمہاری بڑھتی ہوگی اور اس سے تمھیں من چاہے
پدارتھ ملیں گے یعنے جس طرح اندر کی کام دھینو گائے مانگنے والے کو من مانگے
پدارتھ دیتی ہے ویسے ہی یہ یگیہ تمہارے لیے کام دھینو کی طرح کام دیگا (۱۰)

देवान्भावयतानेन ते देवा भावयन्तु वः ।
परस्परं भावयन्तः श्रेयः परमवाप्स्यथ ॥ ११ ॥

یگیہ سے تم دیوتاؤں کی پوجا کرو اور انھیں بڑھاؤ دیوتا لوگ تمہاری بڑھتی کرینگے
اس طرح آپس ہی ایک دوسرے کی بڑھتی کرنے سے تمہارا سب کا بھلا ہوگا۔ (۱۱)

इष्टान्भोगान्हि वो देवा दास्यन्ते यज्ञभाविताः ।
तैर्दत्तानप्रदायैभ्यो यो भुङ्क्ते स्तेन एव सः ॥ १२ ॥

یگیہ سے سنتشٹ ہوکر دیوتا تم کو تمہارے من بانچھت سکھ دینگے جو کوئی انکے
دئے ہوئے پدارتھوں کو ان کے بغیر دئے ہی خود بھوگ کرتا ہے وہ نشچے ہی چور
ہے۔ (۱۲)

مطلب یہ ہے کہ یگیہ کرنے سے دیوتا خوش ہوتے ہیں اور پرسن ہوکر بارش کرتے
ہیں جس سے غلہ پیدا ہوتا ہے۔ غلہ سے منشیہ کی جیون رکشا اور اسکی بڑھتی ہوتی ہے
مگر جو منشیہ دیوتاؤں سے بذریعہ بارش غلہ وغیرہ پاکر پھر ان کی پرسنتا کے لیے یگیہ
نہیں کرتا۔ وہ چور ہے۔

यज्ञशिष्टाशिनः सन्तो मुच्यन्ते सर्वकिल्बिषैः ।
भुञ्जते ते त्वघं पापा ये पचन्त्यात्मकारणात् ॥ १३ ॥

جو یگیہ سے بچے ہوئے ان کو کھاتے ہیں وے سارے پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں مگر جو
اپنے لئے ہی ان پکاتے ہیں وے پاپی نشچے ہی پاپوں کا بھوجن کرتے ہیں۔ (۱۳)
مطلب یہ ہے کہ جو منشیہ بلی ویشو آدی پنچ یگیہ کرنے کے بعد جو ان بچ رہتا ہے اسے
کھاتے ہیں۔ وے پاپوں سے چھٹکارا پا جاتے ہیں مگر جو بغیر یگیہ کیے آپ ہی بھوجن
کرتے ہیں وے دکھ بھوگا کرتے ہیں۔

अन्नाद्भवन्ति भूतानि पर्जन्यादन्नसम्भवः ।
यज्ञाद्भवति पर्जन्यो यज्ञः कर्मसमुद्भवः ॥१४॥

اَنّ سے سب پرانی پیدا ہوتے ہیں اَنّ بارش سے پیدا ہوتا ہے بارش یگیہ سے ہوتی ہے یگیہ کرم سے ہوتا ہے۔ (۱۴)

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ غلہ بارش سے پیدا ہوتا ہے بارش یگیہ سے ہوتی ہے اور انّ کھانے سے منشیہ کی جیون رکشا ہوتی ہے۔ ناج جب پیٹ میں پہنچتا ہے تب اُس کا رس کھینچتا ہے رس سے رکت (خون) بنتا ہے خون سے ماس میدا استھی مجا آدِ دھاتو بنتی ہیں یہ ہی ساتوں دھاتو شریر کو دھارن کرتی ہیں اِن سب کی ترقی سے منشیہ کی زندگی قائم ہے اور اُن کے ناش سے منشیہ کا ناش ہو جاتا ہے لیکن ان سب دھاتوں کی پُشٹیا اور رکشا پورا کرنیوالا غلہ ہے یعنے پرانیوں کی پران رکشا کے لئے اَنّ ہی پردھان چیز ہے اَنّ برکھا ہونے سے پیدا ہوتا ہے اگر بارش نہ ہو تو غلہ پیدا ہی نہ ہو اس لئے غلہ کا پیدا ہونا بارش پر منحصر ہے پانی یگیہ کرنے سے برستا ہے اگر یگیہ نہ کیا جائے تو بادل نہ بنیں اور جب بادل ہی نہ ہو تو برکھا کہاں سے ہو۔

مطلب یہ ہے کہ بارش کیواسطے یگیہ کرنا ضروری ہے لیکن یگیہ کرم سے ہوتا ہے اگر کرم ہی نہ کیا جائے تو یگیہ کہاں سے ہو اس بچار کا مطلب یہ ہے کہ سب میں کرم پردھان ہے بنا کرم جگت کا کوئی کام نہیں چل سکتا کرم کیے بنا یہ سرشٹی بھی نہیں رہ سکتی شری کرشن بھگوان کا یہ اپدیش صرف ہم بھارت باسیوں کے لئے نہیں ہے بلکہ تمام جگت کے واسطے ہے یہ کیسا اچھا اور سکھدائی ہے۔

آجکل ہمارے دیش میں جو ہر سال اکال پر اکال پڑتے ہیں لاکھوں جیو بنا موت کال کے گال میں سما جاتے ہیں وہ سب دُکھ ہم بھارت باسیوں کو شری کرشن بھگوان کی آگیا نہ پالن کرنے سے ہی بھوگنے پڑتے ہیں ایک زمانہ تھا جب اِس آریہ بھوم کے بن بن اور گھر گھر میں نیتہ یگیہ ہوا کرتے تھے اور کبھی یہاں

اکال دیوتاؤں کے درشن بھی نہ ہوتے تھے آج وہ زمانہ ہے کہ لوگ یگیوں کا نام بھی نہیں لیتے اِس ہی سے اکال ہر سال منہ بائے کھانے کے لیے کھڑا رہتا ہے صرف گیتا کو گلے کا ہار بنانے سے کچھ نہ ہوگا۔

جو ہوگا وہ گیتا میں لکھے ہوئے شری کرشن کے بچن جاننے اور اس پر عمل کرنے سے ہوگا۔

कर्म ब्रह्मोद्भवं विद्धि ब्रह्माऽक्षरसमुद्भवम् ।
तस्मात्सर्वगतं ब्रह्म नित्यं यज्ञे प्रतिष्ठितम् ॥ १५ ॥

کرم پرہم سمجھو شریر سے ہوتا ہے اور پرہم شری اکشر پر برہم سے پیدا ہوتا ہے اس لیے یگیہ میں اننت سرب بیاپک پر برہم سدا موجود رہتا ہے۔ (۱۵)

एवं प्रवर्तितं चक्रं नानुवर्तयतीह यः ।
अघायुरिन्द्रियारामो मोघं पार्थ स जीवति ॥ १६ ॥

ہے ارجن جو اس چکر کے انوسار نہیں چلتا ہے وہ اندریوں کے بشیوں میں لگا ہوا اپنی زندگی کھوتا ہے اُس کا جینا بے ارتھ ہے۔ (۱۶)

خلاصہ۔ یہ ہے کہ جس چکر کا اوپر ذکر آیا ہے اُسے ہم پہلے سمجھا آئے ہیں انّ یعنے غلہ سے شریر انّ برکھا سے برکھا یگیہ سے یگیہ کرم سے اور کرم شریر سے ہوتا ہے یہ ہی ایشور کا چکر ہے جو منشیہ یگیہ نہیں کرتا مگر اپنی اندریوں کے سُکھ دینے میں ہی لگا رہتا ہے اُسکا جیون نشپھل ہے یہاں یگیہ کی مہما بڑھاتے ہوئے بھی کرشن بھگوان کرم کی پردھانتا ہی سدّھ کر رہے ہیں ابتک شری کرشن بھگوان کرم نہ کرنیوالوں کو دوشی کہتے آئے ہیں۔ آگے چلکر وے یہ بھی دکھاتے ہیں کہ کیسے کرم نہ کرنیسے دوش نہیں لگتا۔

यस्त्वात्मरतिरेव स्यादात्मतृप्तश्च मानवः ।
आत्मन्येव च सन्तुष्टस्तस्य कार्यं न विद्यते ॥ १७ ॥
नैव तस्य कृतेनार्थो नाकृतेनेह कश्चन ।
न चास्य सर्वभूतेषु कश्चिदर्थव्यपाश्रयः ॥ १८ ॥

جو منشیہ آتما میں ہی مگن رہتا ہے یعنے آتم سروپ میں ہی آنند مانتا ہے آتما میں ہی ترپت رہتا ہے اور آتما سے ہی سنتشٹ رہتا ہے اس کے لیے نیہ سندیہہ کچھ بھی کام نہیں کرنا ہے اُس کے لئے کام کرنے یا نہ کرنے سے کچھ بھی لابھ نہیں ہے۔ اُسے پراتی ماتر کا آسرا لینے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ (۱۷-۱۸)

جس منشیہ کو آتما سے ہی محبت ہے جس کی آتما سے ہی ترپتی ہو جاتی ہے اُسے انّ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی جو آتما سے ہی خوش رہتا ہے یعنے جو ہمیشہ ایشور پریم میں ہی مگن رہتا ہے اور جسے کھانے پینے وغیرہ کی خواہش نہیں ہوتی وہ کوئی کام کرنے کے واسطے مجبور نہیں ہے اگر وہ کام کرے تو پنیہ نہیں ہوتا اور نہ کرے تو کوئی پاپ نہیں لگتا اُسے کسی پرکار خواہش نہیں ہوتی اس واسطے اُس کو کسی پرکار کے منشیہ کا سہارا ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

तस्मादसक्तः सततं कार्यं कर्म समाचर ।
असक्तो ह्याचरन्कर्म परमाप्नोति पूरुषः ॥ १६ ॥

ہے ارجن تو اندریوں کے ادھین نہ ہو کر اپنا کرتبیہ کرم کر۔ اندریوں کو جیت کر کام کرنے والا پرماتما تک پہنچ جاتا ہے۔ (۱۹)

یہاں شری کرشن کہتے ہیں کہ ہے ارجن آتما نندی پرش سب کام چھوڑ کر نردوش رہ سکتا ہے مگر تو ویسا آتما نندی یا تتو گیانی نہیں ہے۔

تو دھن دولت راج پاٹ اور کٹمب پروار میں پھنسا ہوا ہے تجھ سے ایسا نہیں ہو سکتا اور تم کو ویسا کرنا بھی نہیں چاہیئے اگر کوئی شخص گیان اندریوں کو ادھین کر کے یا کرموں میں محبت نہ کر کے اور پھل کی خواہش چھوڑ کر کام کرے تو وہ پرم پد یا پرماتما کو پا سکتا ہے تو بھی اُسی طرح اس اُدیش کو کر۔

कर्मणैव हि संसिद्धिमास्थिता जनकादयः ।
लोकसंग्रहमेवापि सम्पश्यन्कर्तुमर्हसि ॥ २० ॥

جنک وغیرہ گیانی لوگ کرم کرتے کرتے ہی پرم پد پا گئے ہیں۔ اس لیئے تجھے

بھی سنسار کی بھلائی پر نظر رکھکر کام کرنا چاہیئے۔ (۲۰)

यद्यदाचरति श्रेष्ठस्तत्तदेवेतरो जनः ।
स यत्प्रमाणं कुरुते लोकस्तदनुवर्तते ॥ २१ ॥

بڑے لوگ جس چال پر چلتے ہیں دوسرے لوگ بھی اُنہی کی چال پر چلتے ہیں بڑا آدمی جس بات کو چلا دیتا ہے دُنیا اُسی پر چلنے لگتی ہے۔ (۲۱)

न मे पार्थास्ति कर्तव्यं त्रिषु लोकेषु किञ्चन ।
नानवाप्तमवाप्तव्यं वर्त एव च कर्मणि ॥ २२ ॥

ہے ارجن تین لوک میں ایسا کوئی کام نہیں ہے جو مجھے کرنا ہی چاہیئے ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو مجھے نہیں مل سکتی اور نہ مجھے کسی چیز کے حاصل کرنے کی خواہش ہی ہے تو بھی میں کام کرنے میں لگا رہتا ہوں۔ (۲۲)

यदि ह्यहं न वर्तेयं जातु कर्मण्यतन्द्रितः ।
मम वर्त्मानुवर्तन्ते मनुष्याः पार्थ सर्वशः ॥ २३ ॥

ہے پرتھا پُتر ارجن اگر میں آلس چھوڑ کر کام میں نہ لگا رہوں تو سب لوگ میری نقل کریں گے یعنے کام کرنا چھوڑ دیں گے۔ (۲۳)

اگر میں کام نہ کروں گا تو دُنیا کہنے لگے گی کہ اگر کرم شریشٹھ ہوتا تو شری کرشن بھی کرتے کام کرنا اچھا نہیں تھا تب ہی کرشن نے کام نہیں کیا۔

उत्सीदेयुरिमे लोका न कुर्यां कर्म चेदहम् ।
सङ्करस्य च कर्ता स्यामुपहन्यामिमाः प्रजाः ॥ २४ ॥

اگر میں کام نہ کروں تو ترلوکی نشٹ ہو جائیگی میں برن سنکر کرنے والا اور ان پرجاؤں کو نشٹ کرنے والا ٹھہرونگا۔ (۲۴)

میری طرف دیکھ کر پرجا کرم کو تُچھ سمجھیگی اور بالکل کرم نہ کرے گی کرم کے لوپ ہونے سے دھرم نشٹ ہو جائیگا دھرم کے ناش ہونے سے تینوں لوک نشٹ ہو جائینگے کسی کو خوف نہ رہیگا سب جگت من مانی کرنے لگے گا جس کی لاٹھی اُسکی

بھیس دالی کہاوت جگت میں مشہور ہونے لگیگی مریادا ناش ہو جائیگی سنسار میں کوکرم اور دھرم آچار بڑھ جاویگا دُراچار سے برن سنکر جنم لینے لگیں گے اپنی پرجا کا آپ ہی ناش کرنے اور برن سنکر پیدا کرنے کا دوش میرے ہی سر پر رہیگا ان ہی دونوں سے نشٹ اور پرجا کو مریادا پر چلانے کے لیے میں کرم کرتا ہوں۔

सक्ताः कर्मण्यविद्वांसो यथा कुर्वन्ति भारत ।
कुर्याद्विद्वांस्तथासक्तश्चिकीर्षुर्लोकसंग्रहम् ॥ २५ ॥

جس طرح مورکھ لوگ کرم میں آسکت ہوکر کرم کرتے ہیں اسی بھانت بدھمان لوگوں کو بھی لوگوں کی بھلائی کی اِچھا سے کرموں میں آسکت نہ ہوکر کرم کرنے چاہئیں۔ (۲۵)

اِسکا مطلب یہ ہے کہ اگیانی لوگ تو کرموں میں مشغول ہوکر کرم کرتے ہیں مگر گیانیوں کو کرموں میں موہ نہ رکھکر لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے کرم کرنا چاہیئے جس سے دھرم مارگ چلتا رہے اور لوک مریادا بنی رہے۔

न बुद्धिभेदं जनयेदज्ञानां कर्मसङ्गिनाम् ।
जोषयेत्सर्वकर्माणि विद्वान्युक्तः समाचरन् ॥ २६ ॥

ہے ارجن جن اگیانی لوگوں کا من کام میں پھنسا ہوا ہے اُن کا من گیان والوں کو کام سے ہرگز نہ پھیرنا چاہیئے اُن کو لازم ہے کہ آپ کام کریں اور اُن کو اُپدیش دیکر اُن سے بھی کرم کراویں۔ (۲۶)

خلاصہ۔ یہ ہے کہ گیان یوگی منشیہ کو کرموں میں پھنسے ہوئے لوگوں کو آتم گیان کا اُپدیش دیکر اُن کا دل کام سے نہ پھیرنا چاہیئے بلکہ وہ آپ کرموں میں موہ نہ رکھکر کام کرے اور دوسروں سے کرادے کیونکہ اگر کرموں میں پھنسے ہوئے لوگوں کا دل کام سے ہٹ گیا اور اُن کو آتم گیان بھی نہ ہوا تو وہی مثل ہوگی کہ دُوبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام وہ بیچارے دھوبی کے کتے کی طرح گھر اور گھاٹ کہیں کے نہ رہیں گے۔

प्रकृतेः क्रियमाणानि गुणैः कर्माणि सर्वशः ।
अहंकारविमूढात्मा कर्ताऽहमिति मन्यते ॥ २७ ॥

سارے کام پرکرتِ کے ست رج اور تم اِن تین گنوں کے دوارا ہوتے ہیں مگر جس کا آتما اہنکار سے مُڈھ ہوگیا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میں کرتا ہوں۔ (۲۷)

तत्त्ववित्तु महाबाहो गुणकर्मविभागयोः ।
गुणा गुणेषु वर्तन्त इति मत्वा न सज्जते ॥ २८ ॥

لیکن جو شخص ستو آدِ گن اور اُن کے کرموں کے بھاگ کو جانتا ہے وہ یہ ہی سمجھتا ہے کہ ستو آدِ گن خود کام کرا رہے ہیں اور اِسی لیے وہ اُن میں آسکت نہیں ہوتا۔ (۲۸)

پہلے بھگوان نے کہا تھا کہ جو اگیانی منشیہ کام میں آسکت ہیں اُنھیں گیانی کام سے بند نہ کرے بلکہ خود کام کرے اور اُن سے بھی کراوے۔

اسپر یہ بچار اُٹھتا ہے کہ اگر گیانی بھی اگیانی کی طرح کام کریگا تو گیانی اور اگیانی میں کیا فرق رہے گا اِسی سندیہ کے مٹانے کے لئے بھگوان نے کہا ہے کہ پرکرتی اندریوں کے ذریعہ آپ کام کراتی ہے آتما کچھ نہیں کرتا لیکن جو مورکھ ہیں جن کی بُدھی اہنکار سے ماری گئی ہے وہی یہ خیال کرتے ہیں کہ سب کام ہم ہی کرتے ہیں مگر دراصل وے کچھ بھی نہیں کرتے مایا ہی سب کچھ کراتی ہے اگیانیوں کی اِس بھول کا کارن یہ ہی ہے کہ وے لوگ اندریوں کو آتما سمجھتے ہیں مگر گیانی لوگ اندریوں سے آتما کو جُدا سمجھتے ہیں اور پرکرتِ دوارا اندریوں سے کرائے ہوئے کام کو اپنا کیا کام نہیں خیال کرتے یعنے اپنے کو کرموں سے الگ جانتے ہیں جو لوگ اندریوں اور کرم سے اپنے کو علیٰحدہ سمجھکر تتو کو جانتے ہیں وے ہی تتو گیانی ہیں سارانش یہ ہے کہ تتو گیانی پرکرت کے ذریعہ اندریوں کو کرم کرتے ہوئے سمجھتے ہیں اندریوں کے کاموں کو اپنا کیا ہوا نہیں خیال کرتے لیکن اگیانی اندریوں کے کاموں کو اپنا کیا ہوا جانتے ہیں۔

پرسدا وشواس اور شردھا سے چلیں گے اور اُن میں عیب جوئی یا نکتہ چینی نہ کریں گے
وے کرم کرتے کرتے ہی کچھ دنوں میں کرم مکت ہو جائیں گے لیکن جو میرے مت
میں دوش لگا دیں گے اور اس کے انسار عمل نہ کریں گے وے اگیانی مہا مندمت
اگیانتا کے گڑھے میں پڑے پڑے کسی کام کے نہ رہیں گے اور سدا کرموں کی
بیڑیوں میں پھنسے رہیں گے۔

सदृशं चेष्टते स्वस्याः प्रकृतेर्ज्ञानवानपि ।
प्रकृतिं यान्ति भूतानि निग्रहः किं करिष्यति ॥ ३३ ॥

گیانی منش بھی اپنی پرکرت سبھاؤ کے انسار چلتا ہے تمام پرانی پرکرت انسار
چلتے ہیں اندریوں کے روکنے سے کیا ہوگا۔ (۳۳)

اگر کوئی شنکا کرے کہ جب اندریوں کے بس کرنے اور اچھا کے تیاگنے
سے ہی سدھی ہوتی ہے تب سب سنسار ہی ایسا یتن کیوں نہ کرے۔ اس شنکا کے
دور کرنے کے لئے بھگوان کہتے ہیں کہ گیانی سے گیانی بھی (پرکرت) کے انسار
کام کرتا ہے پرکرت بلوان ہے جب گیانی کا بھی (پرکرت) سبھاؤ پر بس
نہیں چلتا تب بیچارے اگیانیوں کو کیا دوش ہے۔ سارے جگت کو ہی اپنی
پرکرت کے انسار چلنا پڑتا ہے سبھاؤ یا پرکرتی کے مقابلہ میں اندریوں
کو کوئی روک نہیں سکتا۔

इन्द्रियस्येन्द्रियस्यार्थे रागद्वेषौ व्यवस्थितौ ।
तयोर्न वशमागच्छेत्तौ ह्यस्य परिपन्थिनौ ॥ ३४ ॥

ہر ایک اندری کو اپنے انکول وشیوں میں پریم اور پرتکول وشیوں میں
دویش ہے راگ دویش کے وشی بھوت ہونا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ راگ اور
دویش ہی موکش میں وگھن کرنے والے ہیں۔ (۳۴)

مطلب یہ ہے کہ کوئی اندری کسی چیز کو چاہتی ہے اور کسی کو نہیں چاہتی یعنے کسی چیز
سے اسے پریم ہوتا ہے اور کسی سے نفرت مطلب یہ ہے کہ ہر ایک اندری اپنی انکول

چیزسے پریم کرتی ہے اور کچھ سے بیر کرتی ہے اندریوں کا راگ دویش کے ادھین ہونا اتھوا کسی چیز سے پریم کرنا اور کسی سے نفرت کرنا موکش کے راستہ میں وگھن کرنے والے ہیں اگرچہ راگ اور دویش سبھاو سے ہوتا ہے تو بھی ان کے بس نہ ہونا ہی بہتر ہے۔ ہے ارجن اس وقت جو تم میں دیا بھاو پیدا ہو گیا ہے اُسے چھوڑ دا اور یدھ کرو۔

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ।
स्वधर्मे निधनं श्रेयः परधर्मो भयावहः ॥ ३५ ॥

پرائے سرب گن سمپن دھرم سے اپنا گن ہین دھرم بھی اچھا ہے اپنے ہی دھرم میں مرنا بھلا ہے کیونکہ دوسرے کا دھرم بھے کاری یعنے خوفناک ہے۔ (۳۵)

منشیہ کے چت میں جب راگ دویش پیدا ہوتا ہے تب اُسے اپنا دھرم خراب اور دوسرے کا بہتر معلوم ہوتا ہے ارجن نے جب اپنے رشتہ داروں کو دیکھا تب اُسے موہ پیدا ہوا تب ارجن کہنے لگا کہ میں اپنا چھتری دھرم چھوڑ دونگا اور بھیکھ مانگ کر گذر کرونگا مگر یدھ نہ کرونگا خواہ بھیکھ ہی کیوں نہ مانگنی پڑے اس لئے شری کرشن بھگوان اوپر کہہ آئے ہیں کہ اندریوں کا راگ دویش کے بس ہونا واجب نہیں ہے اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ راگ دویش کے ادھین ہو کر اپنا دھرم چھوڑنا اور دوسرے کا گرہن کرنا ٹھیک نہیں ہے تم چھتری ہو یدھ کرنا تمہارا دھرم ہے اگر تم اپنے دھرم کو چھوڑ دوگے تو تم ضرور نرک میں جاؤگے اور جو اپنے ہی دھرم کا کام کرتے ہوئے پران تیاگ کروگے تو موکش پد پاؤگے یہاں شری کرشن بھگوان ارجن کو اندریوں کے سوابھاوک دوش راگ دویش سے ہٹا کر اسی کے چھتری دھرم میں لگاتے ہیں اوپر کی باتیں سنکر ارجن نے پوچھا۔

अर्जुन उवाच ।

अथ केन प्रयुक्तोऽयं पापं चरति पूरुषः ।
अनिच्छन्नपि वार्ष्णेय बलादिव नियोजितः ॥ ३६ ॥

ارجن نے کہا

ہے کرشن یہ منشیہ پاپ کرنا نہیں چاہتا تو بھی کس کے زور دینے سے کس کی پریرنا سے پاپ کرم کرنے لگتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مانو کوئی اس سے زبردستی پاپ کراتا ہے۔ (۳۶)

ارجن نے شری کرشن کا اُپدیش سنکر کہا کہ آپ کہہ چکے ہیں کہ راگ دویش کے ادھین نہ ہونا چاہئے لیکن میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ گیانی آدمی جو ان سب باتوں کو جانتا اور سمجھتا ہے اور گیان کے زور سے کام کرودھ کو روک کر بھی بشیوں میں پھنس جاتا ہے اور پاپ کرنے لگتا ہے اس سے ایسا جان پڑتا ہے کہ منشیہ سے پاپ کرم کی خواہش نہ ہونے پر بھی کوئی زبردستی پاپ کراتا ہے۔ ہے کرشن یہ پاپ کرموں میں پریرنا کرنے والا بشے آسکت ہونے کے لیے منشیہ کو آمادہ کرنے والا کون ہے۔

श्रीभगवानुवाच ।

काम एष क्रोध एष रजोगुणसमुद्भवः ।
महाशनो महापाप्मा विद्ध्येनमिह वैरिणम् ॥ ३७ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے ارجن وہ کام ہے وہ کرودھ ہے جو رجوگن سے پیدا ہوا ہے کام سب کچھ کھا جانے پر بھی نہیں اگھاتا وہ بڑا پاپی ہے اس جگت میں کام ہی ہمارا شترو ہے۔ (۳۷)

ارجن نے بھگوان سے پوچھا تھا کہ منشیہ کی خواہش نہ ہونے پر بھی کون اسکو زبردستی پاپ کرم میں لگاتا ہے اس کے جواب میں بھگوان کہتے ہیں کہ ہے ارجن آدمی کو پاپوں میں لگانے والا اور زبردستی بشیوں میں پھنسانے والا کام ہے کام کا سیدھا ارتھ اچھا ہے یہ اچھا جگت کو اپنے ادھین رکھتی ہے جب اس خواہش کے برخلاف کام ہوتا ہے اور مطلب برآری نہیں ہوتی یا اچھا کے انسار کھانے کے

پدارتھ یا بھوگ کی چیزیں نہیں ملتیں تب یہ اچھا کرودھ میں تبدیل ہو جاتی ہے
اس اچھا کے پیٹ کی کچھ تھاہ نہیں ہے اس کے شکم میں خواہ کتنا ہی بھرے جاؤ
یہ کبھی سیر نہیں ہوتی اتفاقات ایسے جیوں جیوں بھوگ بھوگنے کو ملتے ہیں تیوں
تیوں اس کی بھوک بڑھتی ہی جاتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جب منشیہ کو پیٹ بھر
بھوجن نہیں ملتا وہ پیٹ پیٹ بھر بھوجن چاہتا ہے جب اسکو اسکی اچھا انسار
روکھا سوکھا پیٹ بھر بھوجن ملنے لگتا ہے تب وہ اچھے اچھے ذائقہ دار پدارتھوں
کی اچھا کرتا ہے جب وہ بھی مل جاتے ہیں تب وہ محل مکان گاڑی گھوڑے وغیرہ
کی خواہش کرتا ہے جب وہ بھی پوری ہو جاتی ہے تب راج دربار کی تمنا ہوتی
ہے اسکے ملنے پر چکرورتی راجہ ہونا چاہتا ہے پھر سورگ کا راج چاہتا ہے مطلب یہ کہ
جیوں جیوں اچھا انسار بھوگ ملتے جاتے ہیں تیوں تیوں اچھا بڑھتی جاتی ہے
یہی اچھا جب پوری نہیں ہوتی تب کامنا پوری کرنے کے لئے انسان طرح طرح
کے پاپ و خراب کام کرنے لگتا ہے جس کے اوپر اچھا دھاری کا راج نہیں ہے
جو اس کے ادھین نہیں ہے وہی منشیہ گیانی ہے وہی سریشٹھ ہے خوب سوچ بچار
کر دیکھ لو کہ اچھا ہی منشیہ کی پرم بیرنی ہے یہ ہی موکش ملنے کی راہ میں کانٹے
کے مانند ہے شری کرشن چندر کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ صرف کامنا ہی منشیہ
سے زبردستی زور دیکر پاپ کرم کراتی ہے۔

धूमेनाव्रियते वह्निर्यथाऽऽदर्शो मलेन च ।
यथोल्बेनावृतो गर्भस्तथा तेनेदमावृतम् ॥ ३८ ॥

جس طرح دھوئیں سے آگ ڈھکی رہتی ہے دھول سے درپن ڈھکا رہتا ہے
جھلی سے گربھ میں بچہ ڈھکا رہتا ہے اسی طرح گیان بھی کامنا سے ڈھکا رہتا ہے (۳۸)

आवृतं ज्ञानमेतेन ज्ञानिनो नित्यवैरिणा ।
कामरूपेण कौन्तेय दुष्पूरेणानलेन च ॥ ३९ ॥

ہے کنتی پتر اس کام نے گیانیوں کی بدھی پر پردہ ڈال رکھا ہے یہ انکا سدا دشمن ہے

یہ اگنی کی طرح کبھی نہیں اگھاتا۔ (۳۹)

اوپر کے دونوں شلوکوں سے شری کرشن جی اپنی پہلی باتوں کو مضبوط کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سب اندریوں کی جڑ کامنا ہی ہے جس طرح آگ میں جتنا ایندھن ڈالو اتنا ہی اور بھسم کر سکتی ہے جتنا زیادہ ایندھن اسکو ملتے گا اتنی ہی اُس کی شکتی اور تیزی بڑھتی جائے گی یہی حال اِچھا دھاری کا ہے اگر ایک کامنا پوری ہوگی تو دوسری دس اِچھائیں آن کر گھیر لیں گی منشیہ چاہے جتنا بیشے بھوگ کیوں نہ بھوگ لے مگر اسکی خواہش کبھی کم نہ ہوگی بلکہ بڑھتی ہی جائے گی اگر اِچھا پورن نہیں ہوتی تو دلیں دُکھ ہوتا ہے اپنی خواہشات پوری کرنے کے لئے منشیہ گھور پاپ کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اس اِچھا کے کارن منشیہ کو قدم قدم پر شوک سنتاپ کے بشی بھوت ہونا پڑتا ہے اِس ہی کی پریرنا سے انسان بندھن میں پھنستا ہے اگر منشیہ اِچھا کے ادھین نہ رہے تو اُس کے لئے موکش سہج میں ملجاوے اِس ترشنا نے منشیہ کے گیان پر پردہ ڈال رکھا ہے اگر منشیہ اِچھا روپی گرد غبار کو جھاڑ پونچھ کر صاف کر دے تو اُس کے ہردے میں گیان کا چاندنا نظر آنے لگے اور وہ گیان روپی اُجالے میں ست اور است کرموں کو دیکھکر اپنی بھلائی کر سکے۔

इन्द्रियाणि मनो बुद्धिरस्याधिष्ठानमुच्यते ।
एतैर्विमोहयत्येष ज्ञानमावृत्य देहिनम् ॥ ४० ॥

اندریاں من اور بدھی یہ تینوں اِچھا کے رہنے کے استھان ہیں اِچھا ان تینوں کے ذریعہ ہی بدھ کو ڈھک کر شریر کے اندر رہنے والے پرانی کو بھلاوے میں ڈالتی ہے۔ (۴۰)

اب تک شری کرشن نے ارجن کو وہ شترو بتایا تھا جو منشیہ کی خواہش نہ ہونے پر بھی اُسے لاچار کر کے پاپ کرم کراتا ہے جب کسی دشمن کو فتح کرنا ہوتا ہے تب اُس کے رہنے کی جگہ کا پتہ لگانا ہوتا ہے اس لئے پہلے شری کرشن کام نامی شترو کے رہنے کا استھان بتاتے ہیں اور اگلے شلوک میں اُس کے جیتنے کا اوپائے بتا دینگے۔

بھگوان کہتے ہیں کہ منشیہ اندریوں کے ذریعہ بشیوں کو بھوگتا ہے من سے

سنکلپ کرتا ہے بدھی سے نشچے کرتا ہے کہ فلاں کام کرونگا اسلیئے کامنا ان تینوں کے سہارے سے ہی اپنا کام کرتی ہے یعنے یہ ہی تینوں کامنا کے رہنے کی جگہ ہیں ان ہی تینوں کے بل و مدد سے کامنا گیان روپی چکشو (آنکھ) کو ڈھک لیتی ہے اور منشیہ کو موہت کرتی ہے۔

तस्मात्त्वमिन्द्रियाण्यादौ नियम्य भरतर्षभ ।
पाप्मानं प्रजहि ह्येनं ज्ञानविज्ञाननाशनम् ॥ ४१ ॥

اس لئیے ہے ارجن سب سے پہلے تو اندریوں کو روک اور اس گیان۔ اور بدھی کے ناشک پاپی کام کو مار ڈال۔ (۴۱)

سارانش یہ ہے کہ شری کرشن ارجن کو اندریوں کے روکنے اور اچھا کے تیاگ دینے کی صلاح دیتے ہیں کیونکہ اچھا آتم گیان اور بگیان دونوں کو ناش کرنے والی ہے۔

इन्द्रियाणि पराण्याहुरिन्द्रियेभ्यः परं मनः ।
मनसस्तु परा बुद्धिर्यो बुद्धेः परतस्तु सः ॥ ४२ ॥

ہے ارجن شریر سے اندریاں شریشٹھ ہیں اندریوں سے من شریشٹھ ہے من سے بدھی شریشٹھ ہے بدھی سے پرے اور شریشٹھ آتما ہے۔ (۴۲)

اس شلوک سے شری کرشن یہ دکھاتے ہیں کہ اندریاں من اور بدھی سے آتما پرے ہے یعنے جدا ہے اندریاں تو پربل ہی ہیں مگر من اُن سے بھی زیادہ زور آور ہے بنا من چلے اندریاں کچھ نہیں کر سکتیں اور من سے بھی بدھی بلوان ہے کیونکہ وہ من کے بچار کو روکنا چاہے تو روک سکتی ہے آتما ان سب سے الگ ہے اسی آتما کو کام بھولاوے میں ڈالتا ہے۔

एवं बुद्धेः परं बुद्ध्वा संस्तभ्यात्मानमात्मना ।
जहि शत्रुं महाबाहो कामरूपं दुरासदम् ॥ ४३ ॥

ہے مہاباہو ارجن اس بھانت آتما کو بدھی سے بھی پرے جان کر اور من کو

نشچل کرکے اُس کامنا روپی آجیے شترو کو ناش کر ڈال۔ (۴۳)

اِس کا خلاصہ یہ ہے کہ بُدّھی تو اندریوں اور اُن کے بشیوں سے بکار ٹھیکت ہو جاتی ہے مگر آتما نربکار رہے اور وہ بُدھی سے الگ ہے منشیہ بُدّھی سے اِس بات کا نشچے کرے کہ آتما سب سے شریشٹھ اور سب سے الگ ہے پھر من کو چلایمان نہ کرے اور بڑی مشکل سے جیتے جانے لائق کام اِچّھا کو ناش کر ڈالے۔

تیسرا ادھیاے سماپت ہوا

چوتھا ادھیّاے کرم سنیاس یوگ نام

۴۲ منتر

श्रीभगवानुवाच ।

इमं विवस्वते योगं प्रोक्तवानहमव्ययम् ।
विवस्वान्मनवे प्राह मनुरिक्ष्वाकवेऽब्रवीत् ॥ १

سری بھگوان فرماتے ہیں

شری کرشن بولے یہ کرم یوگ پہلے میں نے سورج سے کہا تھا سورج نے منو سے کہا منو نے اِکشواکو سے کہا۔ (۱)

एवं परम्पराप्राप्तमिमं राजर्षयो विदुः ।
स कालेनेह महता योगो नष्टः परन्तप ॥ २ ॥

یہ کرم یوگ اِسی طرح پیڑھی در پیڑھی چلا آیا ہے اِسے راج رشی جانتے تھے سے ارجن وہی کرم یوگ بہت سمے بیت جانے پر سنسار سے نشٹ ہو گیا۔ (۲)

स एवायं मया तेऽद्य योगः प्रोक्तः पुरातनः ।
भक्तोऽसि मे सखा चेति रहस्यं ह्येतदुत्तमम् ॥ ३ ॥

وہی پُرانا یوگ آج میں نے تجھ سے کہا ہے کیونکہ تو میرا بھگت اور متر ہے یہ بڑا بھاری رہسیہ ہے۔ (۳)

अर्जुन उवाच ।

अपरं भवतो जन्म परं जन्म विवस्वतः ।
कथमेतद्विजानीयां त्वमादौ प्रोक्तवानिति ॥ ४ ॥

ہے کرشن سورج کا جنم پہلے ہوا تھا اور آپ کا جنم اب ہوا ہے کیسے میں کس طرح سمجھوں کہ آپ نے یہ کرم یوگ شروع میں سورج سے کہا تھا۔ (۴)

श्रीभगवानुवाच ।

बहूनि मे व्यतीतानि जन्मानि तव चार्जुन ।
तान्यहं वेद सर्वाणि न त्वं वेत्थ परन्तप ॥ ५ ॥

بھگوان نے فرمایا

ہے ارجن میرے اور تیرے بہت سے جنم ہو چکے ہیں میں اُن سب جنموں کی باتیں جانتا ہوں لیکن تو نہیں جانتا۔ (۵)

اِن دونوں اشلوکوں کا مطلب یہ ہے کہ جب شری کرشن نے کہا کہ میں نے یہ کرم یوگ آدکال میں سورج سے کہا تھا تب ارجن کے من میں سندیہہ ہوا کہ کرشن نے تو اِس سمے میں جنم لیا ہے اور سورج کو جنم لیے لاکھوں برس ختم ہو گئے یہ کس طرح ممکن ہے کہ آج کے کرشن نے لاکھوں برس پہلے جنم لینے والے سورج کو کرم یوگ کا اُپدیش دیا ہو ارجن کی سمجھ میں یہ بات اسمبھو سی جان پڑی تب اُسنے کرشن سے اپنا شک دور کرنے کے لئے سوال کیا تب بھگوان نے کہا کہ ہے ارجن میں نے اور تو نے انیک بار جنم لیے اور دیہہ چھوڑی میری گیان شکتی سدا بنی رہتی ہے اس لئے مجھے اپنے جنموں کی بات یاد ہے مگر تمھاری گیان شکتی میری طرح اکھنڈ نہیں ہے تم پر اگیان کا پردہ پڑا ہوا ہے اِس سے تم اپنے

جنموں کی بات بھول گئے ہو شری کرشن کے بچنوں سے دو باتیں سِدھ ہوتی ہیں۔
(۱) یہ کہ جیو اناشی ہے اور وہ بارمبار چولے بدلتا رہتا ہے پُرانا چولا چھوڑ کر جب نئے میں جاتا ہے تب پُرانے چولے کی بات بھول جاتا ہے بھول جانے کا کارن یہ ہے کہ جیو آتما کے اوپر اگیان اتھوا اودیا کا پردہ پڑا رہتا ہے اس سے اُسے پہلے جنم کی بات یاد نہیں رہتی۔
(۲) بھگوان بھی انیک بار جنم یا اوتار لیتے ہیں۔
اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ بھگوان تو اجنمے یا جنم مرن سے رہت اور اناشی ہیں اُنکا جنم بارمبار کیسے ہو سکتا ہے اور انھیں جنم لینے کی ضرورت ہی کیا ہے اِن سوالوں کا جواب خود شری کرشن بھگوان اگلے شلوکوں سے دیتے ہیں۔

अजोऽपि सन्नव्ययात्मा भूतानामीश्वरोऽपि सन् ।
प्रकृतिं स्वामधिष्ठाय सम्भवाम्यात्ममायया ॥ ६ ॥

اگرچہ میں اجنما ہوں اناشی ہوں اور سب پرانیوں کا سوامی ہوں تو بھی میں پرکرت کا سہارا لیکر جو میری ہی ہے اپنی ہی مایا شکتی سے جنم لیتا ہوں۔ (۶)
خلاصہ۔ یہ ہے کہ میں جنم رہت اور اناشی سوبھاو ہوں تتھا کرم کے ادھین نہیں ہوں میں سب کا ایشور ہوں تو بھی لوک رکشا کے لئے اپنی ہی ساتوکی پرکرت کا آشریہ لیکر اپنی ہی اِچھا سے اوتار لیتا ہوں۔

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत ।
अभ्युत्थानमधर्मस्य तदाऽऽत्मानं सृजाम्यहम् ॥ ७ ॥

ہے بھارت جب جب دھرم کی گھٹتی ہوتی ہے اور ادھرم کی ترقی ہوتی ہے تب تب میں جنم لیتا ہوں۔ (۷)

परित्राणाय साधूनां विनाशाय च दुष्कृताम् ।
धर्मसंस्थापनार्थाय सम्भवामि युगे युगे ॥ ८ ॥

سجّن لوگوں کے بچانے دُشٹ لوگوں کے ناش کرنے اور دھرم کو قائم رکھنے کے لئے میں یُگ یُگ میں جنم لیتا ہوں - (۸)

جو لوگ اپنے دھرم پر چلتے ہیں اُن کی رکشا کرنے کے لئے اور جو اپنا دھرم چھوڑکر ادھرم کے مارگ پر چلتے ہیں اُن کے مار ڈالنے کے لئے یا بڑھے ہوئے ادھرم کا ناش کرکے پھر سے پرجا کو دھرم مارگ پر چلانے کے لئے جنم لیتا ہوں میں سب سرشٹی کا پتا ہوں پتا کا کام ہے کہ اپنی سنتان کو خراب راستہ سے ہٹا کر سیدھے راستہ پر لادے اور جو اُس کے ست مارگ پر نہ چلے اُسے ڈنڈ دیوے یوں تو میں اپنی ساری سرشٹی اور اپنی بھلی بُری سنتانوں کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہوں مگر خراب راستہ پر چلنے والوں کو سیدھے راستہ پر نہ لانا اُنھیں گڑھے میں پڑنے دینا ایک نظر سے دیکھنا نہیں ہے میری کسی سے دشمنی اور کسی سے دوستی نہیں ہے تو بھی پتا کی طرح بھلے کی رکشا کرنا اور دشٹوں کو ڈنڈ دینا اور سیدھے راستہ پر چلانا میرا کام ہے -

जन्म कर्म च मे दिव्यमेवं यो वेत्ति तत्त्वतः ।
त्यक्त्वा देहं पुनर्जन्म नैति मामेति सोऽर्जुन ॥ ९ ॥

ہے ارجن جو میرے الوکِک جنم اور کرم کے تتو کو جانتا ہے وہ شریر چھوڑ کر پھر جنم نہیں لیتا اور مجھ میں ہی مِل جاتا ہے - (۹)

مطلب یہ ہے کہ جو شخص میرے ایشوری جنم کے تتو کو جانتا ہے اُس کو شریر کا ابھمان نہیں رہتا اسی سے وہ پھر جنم مرن کے جھگڑے سے رہائی پاکر موکش پا جاتا ہے -

वीतरागभयक्रोधा मन्मया मामुपाश्रिताः ।
बहवो ज्ञानतपसा पूता मद्भावमागताः ॥ १० ॥

پریت خوف اور کرودھ کو چھوڑکر مجھ میں ہی سب طرح من لگا کر میرے ہی آشریہ رہ کر اور گیان روپی تپ سے شُدھ ہو کر انیک لوگ مجھ میں مِل گئے ہیں - (۱۰)

خلاصہ - یہ ہے کہ جو شخص کسی میں موہ نہیں رکھتا خوف نہیں رکھتا کسی پر غصہ

نہیں ہوتا اور مجھ میں ہی مگن رہتا ہے سب جگہ اور سب پرانیوں میں مجھے ہی دیکھتا ہے
ہر طرح میرے ہی آسرے اور بھروسے پر رہتا ہے تھا گیان روپی تپ سے پوتر
ہو جاتا ہے وہ مجھ میں ملجاتا ہے پھر اُسکو جنم مرن کے جھگڑے میں پھنسنا نہیں پڑتا۔

ये यथा मां प्रपद्यन्ते तांस्तथैव भजाम्यहम् ।
मम वर्त्मानुवर्तन्ते मनुष्याः पार्थ सर्वशः ॥ ११ ॥

مجھے جو لوگ جس طرح بھجتے ہیں میں اُنکو اُسی طرح پھل دیتا ہوں منشیہ کوئی سا مارگ
کیوں نہ پکڑے سب میرے ہی مارگ ہیں۔ (۱۱)
اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ بھگوان کیوں اپنے آسرے رہنے والوں کو
ہی اپنے روپ میں ملاتے ہیں۔ دوسرے کو کیوں نہیں ملاتے۔ اس کے لئے
بھگوان نے کہدیا ہے کہ منشیہ خواہ مجھے اِچھا رکھ کر بھجے خواہ تیاگ کریں دونوں
طرح ہی پھل دیتا ہوں۔
جو مجھے سکام یعنے من میں اِچھا رکھ کر سمرن کرتے ہیں اُنھیں وہ من پتر آدی پھل
دیتا ہوں اور جو نشکام یعنے کسی طرح کے پھل کی اِچھا نہ رکھکر بھجتے ہیں اُنھیں میں
اپنے سروپ میں ملالیتا ہوں بلکہ جنم و مرن کے جھگڑے سے چھٹکارا دیتا ہوں (سکام
اِچھا رکھکر بھجنے والوں کے نسبت نشکام اِچھا نہ رکھ کر بھجنے والے شریشٹھ ہیں اِس
سے اُنھیں پرم پد دیتا ہوں لیکن سکام پھل کی اِچھا رکھ کر بھجنے والے اپنے بھجن
کا پھل چاہتے ہیں اور اُنکا بھجنا نشکام ہو کر بھجنے والوں سے نیچے درجہ کا ہے
لہذا اُنھیں اُنکا چاہا ہوا ویسا ہی پھل دیتا ہوں۔
دوسری بات یہ ہے کہ منشیہ میرے پاس ٹیڑھی یا سیدھی چاہے جس راہ سے
پہونچنے کا اُدیوگ کرے میں اُنھیں ضرور ملتا ہوں کیونکہ سب ہی منشیہ میری ہی راہ پر چلتے ہیں

काङ्क्षन्तः कर्मणां सिद्धिं यजन्त इह देवताः ।
क्षिप्रं हि मानुषे लोके सिद्धिर्भवति कर्मजा ॥ १२ ॥

اس دُنیا میں جو لوگ کرموں کی سِدھی چاہتے ہیں وے دیوتاؤں کی پوجا

کیا کرتے ہیں کیونکہ اِس منشیہ لوک میں کرموں کی سدھی جلدی ہوتی ہے۔ (۱۲)

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو موکش پرم پد ہے وہ سب سے اونچا استھان ہے سبھی لوگ اس جنم مرن کے پھندے سے رہائی پانے کے لئے پرمیشور ہی کی پوجا کیوں نہیں کرتے دیوتاؤں کی پوجا کرنا کیا ضروری ہے۔

سنسار میں دو طرح کے آدمی ہیں (۱) سکام (۲) نشکام جو پھلوں کی چاہنا رکھتے ہیں اُنھیں سکام کہتے ہیں اور جو کسی پرکار کی خواہش نہیں رکھتے اُنھیں نشکام کہتے ہیں پوجا کا پھل چاہنے والوں کی تعداد زیادہ ہے اور کسی پرکار کا پھل نہ چاہنے والوں کی تعداد بہت ہی کم ہے دیوتاؤں کے خوش کرنے سے استری پتر دھن وغیرہ اشیاء جلد مل جاتی ہیں مگر شاکشات کار پورن برہم شُدھ سچدانند آتما کی پوجا کرنے سے جو گیان کا اودے ہوتا ہے اُس گیان کا پھل موکش بڑی مشکل سے اور دیر میں ملتا ہے دوسرے سادھارن بدھی یا بُدھی کے آدمیوں کا من گیان میں کم لگتا ہے کیونکہ برہم گیان کے لئے زیادہ بُدھی یا بُدھی اور بچار شکتی کی ضرورت ہے۔

اس لئے سادھارن آدمی ہاتھوں ہاتھ پھل پانے کی اچھا سے پرماتما کی آرادھنا تیاگ کر اندر اگنی اور سورج آدی دیوتاؤں کی پوجا کیا کرتے ہیں ساکار دیوتاؤں کی پوجا کر کے ہمیشہ نہ رہنے والے استری پتر اور دھن وغیرہ کی چاہنا رکھتے ہیں اور اُنھیں پھل بھی جلدی ملجاتا ہے اس لئے وے برہم گیان کو جس سے پرم پد ملتا ہے اچھا نہیں سمجھتے۔ ایک بات اور بھی ہے کہ موکش چاہنے والوں کو استری پتر دھن وغیرہ کو تیاگ کر بیراگ لینا پڑتا ہے مگر دیوتاؤں کو ماننے والے اپنا گھر بار نہیں چھوڑتے درحقیقت موکش ہی سب سے اونچا اور شریشٹھ ہے مگر اس کے پانے کا مارگ کٹھن ہے جو تچھ پدارتھوں کی اچھا رکھتے ہیں اُنھیں ایسے ہی تچھ پدارتھ ملتے ہیں اور جو کسی بات کی خواہش نہ رکھکر پرماتما میں دھیان لگاتے ہیں اُنھیں موکش ملتی ہے۔

चातुर्वर्ण्यं मया सृष्टं गुणकर्मविभागशः ।
तस्य कर्तारमपि मां विद्ध्यकर्तारमव्ययम् ॥ १३ ॥

ہے ارجن میں نے گن اور کرموں کے بھاگ کے انسار چار برن پیدا کیئے ہیں اگرچہ میں انکا کرتا ہوں تو بھی مجھے اکرتا اور اناشی سمجھ۔ (۱۳)

کرشن بھگوان فرماتے ہیں کہ میں نے جس جیو میں جیسا گن دیکھا اس کے اسی گن کے انسار کرم مقرر کردئے اور اس کا ویسا ہی نام رکھ دیا میں نے جس جیو میں ستوگن زیادہ دیکھا اس کے شم دم آدِ کرم مقرر کردئے اور اس کا نام براہمن رکھ دیا جس میں ستوگن کم اور رجوگن زیادہ دیکھا اس کے پرجا پالن پرتھوی رکشا یدھ کرنا آدِ کرم مقرر کردئے اور اسکا نام چھتری رکھ دیا جس میں رجوگن گن روپ سے اور تموگن پردھان روپ سے دیکھا اس کے کھیتی پشو پالن بیوپار آدِ کرم مقرر کردئے اور اسکا نام بیش رکھدیا جس میں صرف تموگن کی زیادتی دیکھی اس کے لیے براہمن چھتری اور بیش اِن تینوں برن کی سیوا کرنے کا کام مقرر کیا اور اس کا نام شودر رکھا۔

اگر کوئی شنکا کرے کہ بھگوان نے چار برن چار طرح کے بناکر پکش پات کیا کسی کو اونچا اور کسی کو نیچا کسی کو نشکام اور کسی کو سکام بنایا اگر بھگوان کو پکش پات نہیں تھا اور اُن کی نظر میں سب ہی سمان تھے تو انھوں نے چاروں چار طرح کے کیوں بنائے سب کو سمان نہ بنانے کا دوش بھگوان پر ہی ہے۔ منشیہ کے سکام اور نشکام ہونے کا کارن بھگوان ہی ہیں اس شنکا کے دور کرنے کے لئے کافی جواب اوپر دے چکے ہیں کہ میں نے جس میں جیسا گن دیکھا اس کے ویسے ہی کرم مقرر کئے اگرچہ میں چاروں برن کا کرنے والا ہوں تو بھی میں کچھ بھی کرم کرنے والا نہیں ہوں کیونکہ میں اناشی ہوں مجھ میں کسی طرح کا بکار نہیں ہوتا میں سب کچھ کرکے بھی اکرتا اور نربکار ہوں۔

न मां कर्माणि लिम्पन्ति न मे कर्मफले स्पृहा ।
इति मां योऽभिजानाति कर्मभिर्न स बध्यते ॥ १४ ॥

نہ تو کرم ہی مجھ پر اثر کرتے ہیں اور نہ مجھے کرم پھل کی خواہش ہوتی ہے جو مجھے اس طرح سمجھتا ہے وہ کرموں کے بندھن میں نہیں پڑتا۔ (۱۴)

یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ ایشور اکرتا نربکار ہے ارتھات ایشور کچھ نہیں کرتا ایشور پورن کام ہے اُسے کرم پھل کی اچھا نہیں ہوتی لیکن صرف ایشور کو اکرتا کرموں میں لیپت نہ ہونے والا اور کرم پھل نہ چاہنے والا سمجھنے سے منشیہ کو موکش نہیں ملتی۔

منشیہ کو موکش اُسی حالت میں مل سکتی ہے جبکہ وہ خود ہی اپنی آتما کو اکرتا اور نربکار سمجھے اور جو شخص یہ جانتا ہے کہ مجھے کرم نہیں باندھتے میں کچھ نہیں کرتا مجھے کرموں کے پھل کی خواہش نہیں ہے وہ آدمی کرم بندھن میں نہیں پھنستا اور جنم مرن کا جھنجھٹ نہیں بھوگنا پڑتا یعنے اُس کی موکش ہو جاتی ہے۔

एवं ज्ञात्वा कृतं कर्म पूर्वैरपि मुमुक्षुभिः ।
कुरु कर्मैव तस्मात्त्वं पूर्वैः पूर्वतरं कृतम् ॥ १५ ॥

ہے ارجن ایسا سمجھ کر ہی پہلے موکش چاہنے والوں نے کرم کئے اس واسطے تم بھی پرانے بزرگوں کی طرح کرم کرو۔ (۱۵)

دواپر میں راجہ ییات یدو وغیرہ ہوئے یہ سب موکش کی اچھا رکھتے تھے تریتا میں جنک آدی راجہ ہوے وے بھی موکش کی ابھلاکھا رکھتے تھے اُن سے پہلے ست جگ میں جو راجہ ہوے وے بھی موکش لابھ کرنا چاہتے تھے ان سب نے سنیاس نہیں لیا نہ کرموں کو چھوڑا تب بھی موکش پا گئے اِس کا کارن یہ ہے کہ پہلے راجہ لوگ اپنے برن آشرم دھرم کے سب کرم تو کرتے تھے مگر وے ان کرموں کا کرنے والا اور بھوگنے والا اپنے کو نہیں سمجھتے تھے اِسلئے وے راجہ کرم بندھن میں نہیں پھنسے اور پرم پد پا گئے بغیر کرم کے انتہ کرن کی شدھی نہیں ہوتی پہلے راجاؤں نے انتہ کرن کی شدھی اور دنیا کی بھلائی کے لئے یہ کام کئے ہیں ہے ارجن انکی طرح دیکھ کر تم بھی

کرم کرو اگر تم کو برہم گیان ہو گیا ہے تو دنیا کی بھلائی کے لئے کرم کرو اگر برہم گیان نہیں ہوا ہے تو اپنے انتہ کرن کی شدھی کے لئے کرم کرو۔ ہے ارجن میرے کہنے کا سارانش یہ ہے کہ تم پہلے موکش چاہنے والوں کو دیکھ کر ضرور کرم کرو اگر تم اپنے کو کرتا بھوگتا نہ جان کر کرم کروگے تو کرم کرنے پر بھی تمہاری موکش ہو جاویگی۔

किं कर्म किमकर्मेति कवयोऽप्यत्र मोहिताः ।
तत्ते कर्म प्रवक्ष्यामि यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात् ॥ १६ ॥

کیا کرم ہیں اور کیا اکرم ہیں یعنے کونسا کام کرنا چاہئے اور کونسا نہ کرنا چاہئے اس بشئے میں بدھمانوں کی بدھی ہی چکر کھانے لگتی ہے اس واسطے میں تم سے اس کرم کو کہتا ہوں جس کے جاننے سے تو دکھ سے چھوٹ جائیگا۔ (۱۶)

کیا کرم اور کیا اکرم ہے اس کا جاننا حقیقت میں کٹھن ہے کوئی کہتا ہے کہ جس کام کے کرنے کی آگیا وید اور دھرم شاستر میں ہے وہی کرم ہے اور جنکی آگیا اُن میں نہیں ہے وے اکرم ہیں بہت سے یہ کہتے ہیں دھرم شاستروں میں جس کام کے کرنے کی آگیا ہے وہ کرم ہے اور شاستروں میں لکھے ہوئے کرموں کے چھوڑ دینے کو اکرم کہتے ہیں کوئی کوئی یہ کہتے ہیں کہ شریر اور اندریوں کا جو بیوپار ہے یعنے شریر اور اندریاں جو کچھ کرتی ہیں اُسی کو کرم کہتے ہیں اندریوں کا سب بیوپار بند کرکے چپ چاپ بیٹھ جانے کو اکرم کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ کرم اور اکرم کے بشئے میں بڑے بڑے پنڈت اور گیانیوں میں بھی مت بھید ہے کیونکہ کرم اور اکرم کا جان لینا مشکل ہے آگے شری کرشن بھگوان خود ارجن کو کرم اور اکرم کا خلاصہ بھید سمجھاتے ہیں۔

कर्मणो ह्यपि बोद्धव्यं बोद्धव्यं च विकर्मणः ।
अकर्मणश्च बोद्धव्यं गहना कर्मणो गतिः ॥ १७ ॥

کرم کا جاننا وکرم کو جاننا اور اکرم کو جاننا ضروری ہے کیونکہ کرم کا راستہ بڑا کٹھن ہے۔ (۱۷)

مطلب یہ ہے کہ شاستر میں جس کام کے کرنے کی اجازت ہے اُسے کرم کہتے ہیں لیکن اُسکا جاننا بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر جانے منشیہ شاستر انسار کرم کر نہیں سکتا دھرم شاستر میں جس کام کے کرنے کی ممانعت ہے اُسے بکرم کہتے ہیں لیکن اُسکا بھی جاننا ضروری ہے کیونکہ بنا جانے منشیہ نہ کرنے لائق کرموں کو کس طرح چھوڑیگا تتو گیان ہو جانے پر سب اندریوں کے بیوہار کو بند کرکے چپ چاپ بیٹھ جانے کو اکرم کہتے ہیں اکرم کو بھی اچھی طرح جاننا مناسب ہے خلاصہ یہ ہے کہ کرم بکرم اکرم یہ تین طرح کے کرم ہوے ان تینوں کا اصلی مطلب جاننا مشکل ہے اس لئے بھگوان آگے تینوں طرح کے کرموں کا اصل بھید سمجھاتے ہیں۔

कर्मण्यकर्म यः पश्येदकर्मणि च कर्म यः।
स बुद्धिमान्मनुष्येषु स युक्तः कृत्स्नकर्मकृत् ॥ १८ ॥

جو کرم میں اکرم دیکھتا ہے اور اکرم میں کرم دیکھتا ہے وہ منشیوں میں بُدھمان ہے وہ سب کرم کرتا ہوا بھی ٹھیک یوگی ہے۔ (۱۸)

پہلے لکھ آئے ہیں کہ پرکرتی کے ست رج اور تموگن کے کارن اندریاں اپنا اپنا کرم کرتی ہی رہتی ہیں اندریوں کے کرموں کو کوئی روک نہیں سکتا اندریوں کا کام چلتا ہی رہتا ہے جو آدمی اندریوں کے کام کو آتما کا کام نہیں سمجھتا یا یوں جانتا ہے کہ یہ کرم جو اندریاں کر رہی ہیں انکا کرنے والا آتما نہیں ہے وہی کرم میں اکرم دیکھنے والا ہے یہ پہلی حالت کی بات ہے سِدھانت یہ ہے کہ آتما کچھ نہیں کرتا یہ ہی بات دوسرے ادھیاے کے بیسویں اور چوبیسویں شلوک میں سمجھا دی گئی ہے اور آیندہ پھر بھی سمجھائی جاویگی من کا سوبھاو پڑ گیا ہے کہ وہ کچھ کرم نہ کرنے والی آتما کو بھی کام کرتا جانتا ہے لیکن کام کرنا آتما کے سوبھاو کے برخلاف ہے یعنے آتما کا سوبھاو ہی کرم کرنے کا نہیں ہے کام کا سمبندھ شریر سے ہے لیکن منشیہ آتما کو بیفائدہ کرم میں لپیٹتا اور سمجھتا ہے کہ میں فلان کام کا کرنے والا ہوں وہ

میرا کیا ہوا کام ہے اُس کا پھل مجھے ملیگا اسی طرح جب منشیہ کو گیان ہو جاتا ہے اور وہ کرم کرنا چھوڑ دیتا ہے تب کہتا ہے کہ میں نے (آتما نے) اب کرم چھوڑ دیا ہے میں آجکل کچھ نہیں کرتا میں شانت اور سکھی ہوں یا یوں کہتا ہے کہ اب میں کچھ بھی کام نہ کرونگا تاکہ مجھے بلا دقت اور کام کرنے کے سکھ ملے۔ لیکن ایسی بات کہنے یا من میں بچارنے والے کا یہ چھوٹا خیال ہے۔

واستو میں آتما نے نہ تو کرم کرنا چھوڑا ہے اور نہ وہ سکھ ہی بھوگے گا اگر کرموں کا تیاگ کیا ہے تو دیہہ اور اندریوں نے کیا ہے آتما نہ تو پہلے کرم کرتا ہی تھا اور نہ اب اُس نے کرم چھوڑے ہی ہیں دیہہ اور اندریاں ہی کام کرتی تھیں اور اب کچھ گیان ہو جانے سے اُنھوں نے ہی کرم کرنا چھوڑا ہے جس طرح آدمی کرم کرنے کا دوش آتما پر تھاہی لگاتا ہے اسی طرح کام بند کرنے کا دوش بھی آتما پر بیجا لگاتا ہے مطلب یہ ہے کہ نہ تو آتما کبھی کرم کرتا ہی ہے اور نہ کبھی کرم چھوڑتا ہی ہے دیہہ اور اندریاں ہی کام کرتی ہیں اور کچھ گیان ہونے پر وہی کرم چھوڑتی ہیں کام کرتے ہوئے آتما کو کاموں کا کرتا نہ سمجھنا ہی کرم میں اکرم دیکھنا ہے کام چھوڑ دینے کی حالت میں آتما کو کرم تیاگ کرنے والا نہ سمجھنا ہی اکرم میں کرم دیکھنا ہے۔

یوں تو کرم بھی کے لئے کرم ہیں کرم میں اکرم اور اکرم میں کرم کون دیکھ سکتا ہے کرم کبھی اکرم نہیں ہو سکتا اور نہ اکرم ہی کبھی کرم ہو سکتا ہے کرم سدا کرم ہی ہے وہ کسی کو بھی اور طرح نہیں دیکھ سکتا ایسے بچار من میں اُٹھتے ہیں لیکن منشیہ کو بہت ہی جلد بھرم ہوتا ہے اُسے اور کا اور دکھنے لگتا ہے جہاز میں سوار ہوا منشیہ چلتے ہوئے جہاز یا ناؤ سے کنارے کے درختوں کو چلتے ہوئے دیکھتا ہے مگر یہ اُس کی بھول ہے چلتا جہاز ہے اور سمجھتا ہے درختوں کو اسی طرح منشیہ کی دیہہ اور اندریاں تو کام کرتی ہیں مگر وہ بھول سے اُنھیں آتما کو کام کرتا ہوا سمجھتا ہے منشیہ کی نظر میں بہت دور کے منشیہ یا جیو جنتو چلتے ہوئے بھی ٹھہرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں یہ اُس کی بھول و بھرانتی ہے اسی طرح وہ اکرم کو کرم اور کرم کو

اکرم سمجھتا ہے اس جھوٹھے خیال کو دور کرنے کے لئے شری کرشن بھگوان کہتے ہیں کہ جو کرم میں اکرم اور اکرم میں کرم دیکھتا ہے وہ منشیوں میں بدھمان ہے۔

ہماری سمجھ میں ہمارے ناظرین اس شلوک کے اندرونی مطلب کو اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے۔ دوسرے ایک ہماری پدوان نے لکھا ہے کہ جو برن اشرم دھرم کا پالن کرتا ہوا یعنی اپنے برن کے انسار کام کرتا ہوا یہ سمجھتا ہے کہ میں کچھ نہیں کرتا میں سوتنتر کرتا نہیں ہوں پرمیشور ہی سوتنتر کرتا ہے میرے تمام کرم اُسی (ایشور) کے ادھین ہیں وہ کرم میں اکرم دیکھنے والا ہے جو منشیہ ندرا اوستھا میں یا بالکل کرم چھوڑ دینے کی حالت میں بھی ایسا بچار تا ہے کہ ایشور کا کام برابر لگا تار چلتا ہی رہتا ہے وہ اکرم میں کرم دیکھتا ہے منشیہ جاگتا ہوا ایشور کے کام اور سرشٹی کو دیکھتا ہے مگر سوتا ہوا سپن اوستھا میں بھی ہاتھی گھوڑے آدِ انیک پرکار کی چیزیں دیکھتا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایشور کا کام ہمیشہ چلتا رہتا ہے اسکا کام کسی پر منحصر نہیں ہے مگر جیو ایشور کے اسرے سے کام کرتا ہے اسلئے منشیہ کو اپنے برن کے انسار کام کرنا ہی اُچِت ہے۔

منشیہ کو کسی حالت میں بھی اہنکار نہ رکھنا چاہئیے شریر اور اندریوں کے کام کرنے پر آتما کو کام کرتا ہوا سمجھنا اور دیہہ اندریوں کے کرم تیاگ دینے پر یہ جاننا کہ میں نے کرم تیاگ دئے مجھے سُکھ شانتی ملے گی یہ بھی آتما پر برتھا دوش لگاتا ہے یہ اہنکار ٹھیک نہیں کسی حالت میں بھی آتما کو کرتا نہ سمجھنا ہی بُدھمانی ہے۔

گیتا کے پڑھنے والے من میں خیال کریں گے کہ کرشن نے تو صاف ہی کہا ہے کہ جو کرم میں اکرم دیکھتا ہے اور اکرم میں کرم دیکھتا ہے وہ منشیوں میں بدھمان اور یُکت یوگی ہے پھر اس بات کو اتنا طول دینا اور برتھا کاغذ سیاہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

پاٹھکوں کو سمجھنا چاہئیے کہ اس شلوک کا مطلب سمجھنا اور سمجھانا بڑا کٹھن ہے اور اس شلوک کے اندر سب ہی سار تتو آگیا ہے کرم کا بھید جاننا مشکل ہے تب ہی

بھگوان بار بار اسی وشئے کو اُلٹ پلٹ کر سمجھاتے ہیں اور آگے بھی سمجھا دیں گے
اس اشلوک پر چند پرانے سانچے کے ڈھلے ہوئے پنڈتوں نے آٹھ آٹھ
ورق کالے کئے ہیں پر دے سمجھانے اور لکھنے کا ڈھنگ نہ جاننے کے
کارن اپنے کام میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کو
اپنی جان میں اس اشلوک کا اصل تو آگیا ہوگا مگر دوسروں کو نہ سمجھا سکے
اس وشئے کا ایک ویسی ودوان نے جن کا نام مہادیو شاستری ایم اے ہے اپنی
انگریزی پستک میں بہت اچھی طرح لکھا ہے میرے لئے انہی کی رکھی ہوئی
پستک سے اس گوڑھ تتو کے سمجھانے میں آسانی ہوئی ہے۔

پنڈت کون ہے

पण्डित कौन है ?

यस्य सर्वे समारम्भाः कामसंकल्पवर्जिताः ।
ज्ञानाग्निदग्धकर्माणं तमाहुः पण्डितं बुधाः ॥ १९ ॥

جس کے کام اچھا اور سنکلپ بغیر شروع ہوتے ہیں اور جس کے کام گیان
روپی اگن سے بھسم ہو گئے ہیں اسی کو ودوان لوگ پنڈت کہتے ہیں۔ (۱۹)
جس منشیہ کے کرموں سے اچھا اور سنکلپ کا سمبندھ نہیں ہے جو بنا اچھا اور سنکلپ
کے کام کرتا ہے جس کے کرم گیان روپی اگن سے ناش ہو گئے ہیں جو پہلے بیان ہوئے
کرم اور اکرم کے تتو کو سمجھ گیا ہے اُسے مہم گیانی ودوان لوگ پنڈت کہتے ہیں۔
گیانی آدمی کسی کام کے شروع کرنے کے پیشتر کسی طرح کا سنکلپ نہیں کرتا اور نہ
اُس کام سے کسی پرکار کا پھل بھوگنے کی خواہش کرتا ہے گیانی جو کرم کرتا ہے وہ
سوابھاوک طور سے یا دنیا کی بھلائی کے لئے کرتا ہے یا صرف اپنا شریر قائم
رکھنے کے واسطے کرتا ہے وہ کیے ہوئے کرموں کو آتما کے کام نہیں سمجھتا اور چھوڑے
ہوئے کاموں سے بھی آتما کا سمبندھ نہیں جانتا ایسا منشیہ سچ مچ پنڈت ہے۔

त्यक्त्वा कर्मफलासंगं नित्यतृप्तो निराश्रयः ।
कर्मण्यभिप्रवृत्तोऽपि नैव किञ्चित्करोति सः ॥ २० ॥

جو کرم پھلوں کی اِچھا نہیں رکھتا سدا سنتشٹ رہتا ہے کسی کے آسرے نہیں رہتا وہ خواہ کاموں میں بھی لگا رہے تو بھی وہ کچھ بھی کرم نہیں کرتا ہے۔ (۲۰)

جس نے کرموں سے سب طرح کا سمبندھ چھوڑ دیا ہے جو شریر اور اندریوں کے کرموں کو آتما کے کرم نہیں سمجھتا جس نے کرموں کے پھلوں کی اِچھا تیاگ دی ہے جو ہمیشہ سنتشٹ وصابر رہتا ہے جسے اندریوں کے بشیوں کے بھوگنے کی خواہش نہیں ہے جس کو اس جنم یا اگلے جنم کے لئے کسی طرح کی ابھلاکھا نہیں ہے جسے اپنے آتما میں ہی آنند معلوم ہوتا ہے جو آتما کے سوائے اور کسی کا آسرا نہیں پکڑتا جو سنسار کی بھلائی یا دیہہ کے برقرار رکھنے کے واسطے ہی کام کرتا ہے وہ کام کرتا ہوا بھی بالکل کام نہیں کرتا کیونکہ اُسے گیان ہے کہ آتما کچھ نہیں کرتا سنسار میں بنا کرم کئے شریر کا قائم رکھنا بھی مشکل ہے اور سب کرموں کا تیاگ دینا بھی ناممکن ہے اسلیے اوپر کی بدھی انسار کام کرنا کام نہ کرنے کے برابر ہے اس طرح کام کرنے والا سچا سنیاسی ہے۔

निराशीर्यतचित्तात्मा त्यक्तसर्वपरिग्रहः ।
शारीरं केवलं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥ २१ ।

جو کسی پرکار کی آشا نہیں رکھتا جس نے انتہ کرن اور شریر کو بس میں کر لیا ہے جس نے سب طرح کے پرگرہ بشے بھوگنے کے سادھن دھن وغیرہ چھوڑ دئے ہیں وہ منشیہ شریر کے نرواہ کے لیے کرم کرتا ہوا پاپ کا بھاگی نہیں ہوتا۔ (۲۱)

جس کو اِس لوک اور پرلوک کے کسی پدارتھ کی اِچھا نہیں ہے جیسے سُرگ وغیرہ بھی درکار نہیں ہیں جس نے ترشنا کو بالکل ہی تیاگ دیا ہے من اور اندریوں کو اپنے ادھین کر لیا ہے اور بشے بھوگوں کے سادھن دھن دولت محل مکان زمین جائداد استری پُتر وغیرہ کو چھوڑ دیا ہے اگر وہ شخص کیول شریر قائم رکھنے کیلئے کرم کرے تو کر سکتا

ہے اسے منشیہ کو شریر نرواہ کے لئے کرم کرنے سے پاپ نہیں لگتا کیونکہ اگر انسان روکھا سوکھا بھوجن نہ کھائیگا پھٹے پرانے کپڑے سے بدن نہ ڈھکیگا تو اسکی کایا کام نہ دیگی اور بچار شکت گھٹ جاویگی یا نشٹ ہو جاوے گی اس لیے برہم بچار میں بگھن نہ ہونے کے لئے شریر کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ شریر قائم رکھنے کے لئے موسم سردی میں موٹا جھوٹا کپڑا پہننا اور نت تھوڑا بہت بھوجن کرنا ضروری ہے اسلئے بھگوان آگیا دیتے ہیں کہ سب بشئے بھوگوں کی راگری چھوڑکر شریر نرواہ کے لئے ضروری ضروری کام کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

यदृच्छालाभसन्तुष्टो द्वन्द्वातीतो विमत्सरः ।
समः सिद्धावसिद्धौ च कृत्वाऽपि न निबध्यते ॥ २२ ॥

بنا کوشش کے ملی ہوئی چیز پر سنتوش کر لینے والا سکھ دکھ ہرکھ بکھاد گرمی سردی مان اپمان کو سمان سمجھنے والا کسی سے بیر بھاؤ نہ رکھنے والا کاریہ کی سدھی اسدھی میں سمان رہنے والا منشیہ کام کرتا ہوا بھی کرم بندھن میں نہیں پڑتا۔ (۲۲)

وہ منشیہ جو دیو یوگ سے ملی ہوئی بنا مانگے و بنا اُدیوگ کے ملی ہوئی چیز سے راضی رہتا ہے جس پر گرمی سردی مان اپمان سکھ دکھ خوشی اور رنج وغیرہ کا اثر نہیں پڑتا کسی سے بیر بھاؤ اور کھاد دیش نہیں رکھتا جو کام کے سدھ ہو جانے اور نہ سدھ ہونے میں ہمیشہ یکساں رہتا ہے جو شریر رکشا کیلئے بھوجن ملنے پر خوش نہیں ہوتا اور نہ ملنے پر دکھی نہیں ہوتا جو کرم میں اکرم اور اکرم میں کرم کو دیکھتا ہے جو آتما کو کرتا نہیں سمجھتا جو یہ جانتا ہے کہ آتما کچھ نہیں کرتا آتما شریر کے پالن کے واسطے بھیکھ بھی نہیں مانگتا وہ شریر نرواہ کے لئے بھگتا آد کرم کرتا ہوا بھی بالکل کرم نہیں کرتا اسی سے وہ کرم پاش میں نہیں پھنستا۔

गतसंगस्य मुक्तस्य ज्ञानावस्थितचेतसः ।
यज्ञायाचरतः कर्म समग्रं प्रविलीयते ॥ २३ ॥

جس منشیہ کی آسکتی دور ہو گئی ہے جو بندھن کے کارن دھرم ادھرم سے چھٹکارا پا گیا

ہے جس کا چت برہم گیان میں لگا ہوا ہے جو یگیہ (پرمیشور) کے لئیے ہی کرم کرتا ہے اُس کے سارے کرم برہم میں لین ہو جاتے ہیں۔ (۲۳)

جس کا استری پتر دھن دولت وغیرہ میں پریم نہیں رہا ہے جو دھرم ادھرم کے جھگڑوں سے چھوٹ گیا ہے جس کا چت ہر وقت برہم گیان میں ہی لگا رہتا ہے جو نارائن کے لئے اتھوا یگیہ کے لئیے ہی کام کرتا ہے اس کے سارے کرم [illegible] لین ہو جاتے ہیں یعنے بالکل ناش ہو جاتے ہیں دھرم رکھشا اتھوا یگیہ کے لئے کئے ہوئے کرم گیانی کو بندھن میں نہیں جکڑتے۔

گیان یگیہ

ज्ञानयज्ञ ।

ब्रह्मार्पणं ब्रह्म हविर्ब्रह्माग्नौ ब्रह्मणा हुतम् ।
ब्रह्मैव तेन गन्तव्यं ब्रह्मकर्मसमाधिना ॥ २४ ॥

جو یہ سمجھتا ہے کہ سروا جس سے ہون کیا جاتا ہے برہم ہے گھی وغیرہ ہون کی سامگری بھی برہم ہے جس اگن میں ہون کیا جاتا ہے وہ بھی برہم ہے ہون کرنے والا بھی برہم ہے اور جس کے لئے ہون کیا جاتا ہے وہ بھی برہم ہے تھا جو کرم میں سدا برہم کو دیکھتا ہے وہ ضرور برہم کو پراپت ہوگا۔ (۲۴)

جسے برہم گیان ہو گیا ہے وہ سمجھتا ہے کہ سروا جس سے ہون کی سامگری گھی وغیرہ اگن میں ڈالا جاتا ہے برہم ہے یعنے وہ برہم سے اُسی طرح جدا نہیں ہے جسطرح سیپی چاندی سے الگ نہیں ہے بھرانتی سے سیپی چاندی سی جان پڑتی ہے مگر حقیقت میں چاندی نہیں ہے لوگ جس سروا کو اگن میں ہون سامگری ڈالنے کا ہتیار سمجھتے ہیں وہ برہم گیانی کی دانست میں ہتیار نہیں ہے بلکہ برہم ہے گھی وغیرہ ہون کے پدارتھ بھی برہم گیانی کی سمجھ میں برہم ہیں اسی طرح اگن جس میں گھی وغیرہ ہون پدارتھ ڈالے جاتے ہیں وہ برہم گیانی کی سمجھ میں برہم ہی ہیں ہون کرنے والا بھی

برہم گیانی کی سمجھ میں برہم ہے ہون کرنے کا کام بھی برہم کے سوا اور کچھ نہیں ہے جو منشیہ ہر کام میں برہم کو دیکھتا ہے اُس کام کا پھل بھی برہم کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔
اگر کوئی یہ شنکا کرے کہ کرم پھل تو بنا بھوگے ناش نہیں ہوتا یعنے کرم پھل تو بھوگنا ہی پڑتا ہے اُسے یہ جاننا چاہئیے کہ جس کی یہ کریا کرتا کرم کرن اور ادھی کرن سب ہی برہم ہیں جس کو ایسا گیان ہے اُس کے سارے کرم برہم میں ہی لین ہو جاتے ہیں ایسے گیانی کو کرم پھل نہیں بھوگنا پڑتا اگر یہ کہا جاوے کہ کرم پھل ہے ہی تو وہ پھل سوائے برہم پراپتی کے اور کچھ نہیں۔

दैवमेवापरे यज्ञं योगिनः पर्युपासते ।
ब्रह्माग्नावपरे यज्ञं यज्ञेनैवोपजुह्वति ॥ २५ ॥

کتنے ہی کرم یوگی دیوتاؤں کے لیے دیو یگیہ کرتے ہیں کتنے ہی تو گیانی اگنی میں آتما کو آتما دوارا ہون کرتے ہیں۔ (۲۵)
اس اشلوک سے پہلے بھگوان نے گیان یگیہ کہا تھا اور یہاں بھگوان نے اُس گیان یگیہ کو اپروکت دیو یگیہ کے ساتھ گیان یگیہ کی پرسنشا (تعریف) کرنے کی غرض سے کہا ہے گیان یگیہ کی مہا بڑھانے کے لئے تھا اور یگیوں سے اُس کی شریشٹھتا دکھانے کے لئے بھگوان اور گیارہ یگیوں کا ذکر کرتے ہیں ان گیارہ یگیوں سے (ایک اوپر کہا گیا ہے اور باقی دس آگے کہیں گے ان سے) گیان یگیہ کی پراپتی ہوتی ہے گیان یگیہ ہی مکھیہ یگیہ ہے گیان یگیہ سے ہی موکش ہوتی ہے۔
خلاصہ۔ یہ ہے کہ برہم گیانی لوگ برہم روپی اگنی میں آتما کو برہم گیان کے سہارے سے ہون کرتے ہیں یہ تو گیان یگیہ کی بات ہوئی کچھ لوگ ایسے ہیں جو گیان یگیہ نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ دیو یگیہ کرتے ہیں یعنے اندر ورن رامچندر وغیرہ ساکار دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں جس یگیہ میں ساکار دیوتاؤں کی اُپاسنا کی جاتی ہے اُسے دیو یگیہ کہتے ہیں گیانی اور اُپاسکوں میں یہی فرق ہے کہ اُپاسک تو سب دیوتاؤں کو

صورت مان تصور کرتے ہیں نراکار برہم نہیں سمجھتے مگر گیانی لوگ سب دیوتاؤں کو
نراکار برہم سمجھتے ہیں اور مورتیوں کو کلپت جانتے ہیں مطلب یہ ہے کہ بھگوان
دونوں یگیہ پرش میں گیان یگیہ کو شریشٹھ کہتے ہیں۔ گیان یگیہ اور دیو یگیہ
کا مقابلہ کرکے یہ دکھاتے ہیں کہ جیو اور برہم میں بھید نہیں ہے۔

श्रोत्रादीनीन्द्रियाण्यन्ये संयमाग्निषु जुह्वति ।
शब्दादीन्विषयानन्य इन्द्रियाग्निषु जुह्वति ॥ २६ ॥

کتنے ہی یوگی اپنی آنکھ کان ناک آدی اندریوں کو سنجم روپی اگنی میں
ہوم دیتے ہیں اور کتنے ہی اندریوں کے شبد آدی بشیوں کو اندریہ روپی اگنی میں
ہوم دیتے ہیں۔ (۲۶)

پہلے بھگوان کرشن چندر نے دو یگیہ کہے تھے اب اس جگہ اور دو یگیہ پھر کہے ہیں
تیسرا یگیہ انھوں نے اندریوں کو سنجم کرنا ارتھات جیتنا کہا ہے اور چوتھا شبد رس
روپ آدی اندریوں کے بشیوں کو اندریہ روپی اگنی میں ہون کرنا کہا ہے

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اندریوں کو جیت لینا انکو اپنے بشیوں کی طرف نہ جھکنے
دینا تیسرا یگیہ ہے اور نیمت بشیوں کا بھوگنا اتھوا شاستر میں جن بشیوں کے
بھوگنے کی منا ہی نہیں ہے انکا بھوگنا۔ چوتھا یگیہ کہا ہے مطلب یہ ہے کہ جو وید یا
شاستر کی آگیا انوسار چلتے ہیں یعنی نیم انوسار اندریوں سے بشیوں کو بھوگتے ہیں انکا
ایسا کرنا بھی یگیہ اتھوا اندریہ دمن ہی ہے۔

सर्वाणीन्द्रियकर्माणि प्राणकर्माणि चापरे ।
आत्मसंयमयोगाग्नौ जुह्वति ज्ञानदीपिते ॥ २७ ॥

کتنے ہی یوگی ساری اندریوں کے کرموں اور پران اپان آدی وایوں کے کرموں
کو گیان سے پرجلت آتم سنجم یوگ اگنی میں ہون کرتے ہیں۔ (۲۷)

اس استھان پر یہ پانچواں یگیہ کہا گیا ہے اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کچھ یوگی
گیان اندریوں کی ورتیوں کو روک کر تتھا کرم اندریوں اور پران اپان آدی دس وایوں

کو اپنے اپنے کرموں سے روک کر آتما کے دھیان میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بھی صاف مطلب یہ ہے کہ کچھ یوگی سنسار کے بنتے باسناؤں سے اپنا من ہٹا کر کیول آتم سُروپ سچد انند برہم میں لین ہو جاتے ہیں۔ اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جب یوگی سب جگہ سے اپنا من ہٹا کر آتم سُروپ برہم میں لین ہو جاتا ہے تب اندریاں اور پران اپان آدِ کے کرم ایک دم نشٹ ہو جاتے ہیں۔

द्रव्ययज्ञास्तपोयज्ञा योगयज्ञास्तथाऽपरे ।

स्वाध्यायज्ञानयज्ञाश्च यतयः संशितव्रताः ॥ २८ ॥

کتنے ہی دھن سے یگیہ کرتے ہیں کتنے ہی تپسیا سے یگیہ کرتے ہیں کتنے ہی یوگ سے یگیہ کرتے ہیں کتنے ہی وید شاستروں کے پڑھنے سے یگیہ کرتے ہیں اور کتنے ہی گیان کی پراپتی سے یگیہ کرتے ہیں وے یگیہ کرنے والے بڑے درڑھ ورتی ہیں۔ (۲۸)

اس جگہ بھگوان نے اس ایک ہی شلوک میں پانچ یگیہ کہے ہیں خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ انکو دھن دان کرتے ہیں جنکو کہ اسکی ضرورت ہے ارتھات اپنے دھن سے دین دکھیوں کا دکھ دور کرتے ہیں کچھ لوگ چاندراین وغیرہ برت کرتے ہیں اتھوا مون برت دھارن کرتے ہیں کچھ لوگ اشٹانگ یوگ کا سادھن کرتے ہیں ارتھات پرانایام اور پرتیاہار وغیرہ کرتے ہیں یعنے پران وایو کو روکتے ہیں اور باہری چیزوں سے من کو ہٹا لیتے ہیں کچھ لوگ نیم انوسار وید پاٹھ کرتے ہیں اور کچھ لوگ شاستروں کے بچاریں مگن رہتے ہیں اور گیان آپارجن کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ دھن دان کرنا تپسیا کرنا یوگ سادھن کرنا وید پڑھنا اور شاستر بچار سے گیان پراپت کرنا یہ پانچوں بھی یگیہ ہی ہیں۔

अपाने जुह्वति प्राणं प्राणेऽपानं तथाऽपरे ।

प्राणापानगती रुद्ध्वा प्राणायामपरायणाः ॥ २९ ॥

کتنے ہی پران کو اپان میں ہومتے ہیں اور اپان کو پران میں ہومتے ہیں پران

اور اپان کی چال روک کر پرانا یام میں تت پر ہو جاتے ہیں۔ (۲۹)

اس جگہ یہ گیارھواں یگیہ ہوا اسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کتنے ہی یوگی اپان میں پران وایو کو ملاتے ہیں یعنے پورک (اندر بھرنا) کرتے ہیں اور کتنے ہی پران وایو میں اپان وایو کو ہومتے یا ملاتے ہیں یعنے ریچک (خالی کرنا) کرتے ہیں اسی طرح کچھ پران اور اپان وایو کی چال کو روک کر پرانوں میں پران کو ہومتے یعنے کمبھک پرانا یام (سانس روکنا) کرتے ہیں۔

اسی کو ذرا صاف کرکے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ کچھ لوگ تو اپان وایو میں پران وایو کو ملاکر پورک کرتے ہیں کچھ پران وایو میں اپان وایو کو ملاکر ریچک کرتے ہیں اور کچھ لوگ ناک اور منھ کو بند کر ہوا کے باہری راستوں کو روک دیتے ہیں اور اُدھر سامنے سے ہوا کے اندرونی راستوں کو بھی بند کرکے کمبھک پرانا یام کرتے ہیں۔

بہت ہی صاف مطلب یہ ہے کہ پران کی گت روکنے سے من فوراً ہی رُکتا ہے یعنے پران کی گتی کے رکنے سے ہی من کی گتی رُک جاتی ہے اس لئے سدھ یوگی لوگ پرنا یام میں تت پر رہتے ہیں۔

अपरे नियताहाराः प्राणान्प्राणेषु जुह्वति ।
सर्वेऽप्येते यज्ञविदो यज्ञक्षपितकल्मषाः ॥ ३० ॥

کچھ نیمت (تھوڑا سا) آہار کرکے پرانوں کو پرانوں میں ہومتے ہیں یہ سب یگیہ کے جاننے والے ہیں اِن کے پاپ یگیہ سے ہی ناش ہو جاتے ہیں۔ (۳۰)

یہاں آدھے شلوک میں بارھواں یگیہ کہا ہے اور آدھے میں یگیہ کرنے والوں کے لئے یگیہ کا پھل کہا ہے۔

اسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ تھوڑا سا آہار کرکے پرانوں میں پرانوں کو ہومتے ہیں تھوڑا بھوجن کرنے سے پرانوں کی گتی کم ہو جاتی ہے اور پرانوں کی چال کم ہونے سے من رُکتا ہے اِسی سے ریچک پورک اور کمبھک کرنے والے

تھوڑا سا بھوجن کرتے ہیں جو لوگ ناک تک ٹھونس لیتے ہیں جن کے پیٹ میں ہوا جانے کی بھی جگہ نہیں رہتی اُن سے کسی پرکار کا پرانایام ہو نہیں سکتا اور پرانایام نہ ہونے سے من ہی نہیں رُک سکتا۔ من کی گت نہ رُکنے سے منشیہ آتم سروپ برہم میں لین نہیں ہو سکتا برہم گیان میں لین ہونے والوں کے لیے تھوڑا کھانا ہی اُچت ہے کیونکہ کم کھانے والا ہی پران کی گت کو کم کر سکیگا اور پران کی گت رُکنے سے ہی من کی چال بند ہوگی۔

यज्ञशिष्टामृतभुजो यान्ति ब्रह्म सनातनम् ।
नायं लोकोऽस्त्ययज्ञस्य कुतोऽन्यः कुरुसत्तम ॥ ३१ ॥

جو یگیہ سے بچے ہوئے امرت روپی ان کا بھوجن کرتے ہیں وے سناتن برہم کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ ہے ارجن جو یگیہ نہیں کرتے اُنکو نہ تو یہ لوک ہے نہ پرلوک۔ (۳۱)

مطلب یہ ہے کہ جو لوگ مندرجہ بالا یگیہ کرتے ہیں وقت پر پہلے بیان کی ہوئی ریت سے بھوجن کرتے ہیں یعنے یگیہ کی اخیر میں بچی ہوئی امرت سمان سامگری بھوجن کرتے ہیں وے اُچت ہے پر اگر موکش چاہتے ہیں تو برہم میں پہونچ جاتے ہیں لیکن جو پہلے بیان کئے ہوئے یگیوں میں سے کسی کو بھی نہیں کرتے اُن کے لئے یہ دنیا بھی نہیں ہے تب دوسری دنیا کی تو بات ہی کیا ہے جو کیول بڑے بڑے کٹھن کرموں سے ملتی ہے۔

एवं बहुविधा यज्ञा वितता ब्रह्मणो मुखे ।
कर्मजान्विद्धि तान्सर्वानेवं ज्ञात्वा विमोक्ष्यसे ॥ ३२ ॥

ویدیں اِس طرح کے بہت سے یگیوں کا برنن ہے اُن سب کی اُتپتی کرم سے سمجھ ایسا سمجھنے سے تیری مکت ہو جاویگی۔ (۳۲)

بھگوان ارجن سے کہتے ہیں کہ اے ارجن ویدمیں بہت طرح کے یگیہ کہے گئے ہیں اِن سب کی پیدائش شریر من اور بانی سے ہے آتما سے اُسکا کچھ بھی

سروکار نہیں ہے کیونکہ آتما کرم رہت ہے یعنے آتما کچھ کرم نہیں کرتا اگر تو یہ سمجھے گا
کہ یہ میرے کرم نہیں ہیں میں کرم رہت ہوں میرا کرموں سے کچھ سروکار نہیں ہے تو
اس شریشٹھ گیان کے ذریعہ تو دکھوں سے چھٹکارا پاکر سنسار کے بندھن سے چھوٹ جائیگا

सब यज्ञों से ज्ञान-यज्ञ श्रेष्ठ है ।

श्रेयान्द्रव्यमयाद्यज्ञाज्ज्ञानयज्ञः परन्तप ।
सर्वं कर्माखिलं पार्थ ज्ञाने परिसमाप्यते ॥ ३३ ॥

سب یگیوں سے گیان یگیہ شریشٹھ ہے

ہے ارجن سب پرکار کے دربیہ یگیوں سے گیان یگیہ شریشٹھ ہے پھل سہت
سب کرم گیان میں ہی شامل ہیں۔ (۳۳)

مطلب یہ ہے کہ سب پرکار کے دربیوں دوارا کئے ہوئے یگیوں سے
گیان یگیہ شریشٹھ ہے کیونکہ سب کا نچوڑ گیان ہے جو یگیہ دربیہ آدی سے کئے جاتے
ہیں اُنکا پھل بھی وہی ہے مگر گیان کا پھل وہ نہیں ہے گیان کا پھل موکش ہے
اسلئے گیان یگیہ سب سے اونچا ہے اور اُس میں سارے کرم سماپت ہوجاتے
ہیں یعنے برہم گیان سے ہی دُکھ روپی کرم ناش ہوتے ہیں اور کسی اُپاے
سے کرموں کی جڑ ناش نہیں ہوسکتی۔

تو گیان کی پراپت کن سے اور کسطرح ہوسکتی ہے

तद्विद्धि प्रणिपातेन परिप्रश्नेन सेवया ।
उपदेक्ष्यन्ति ते ज्ञानं ज्ञानिनस्तत्त्वदर्शिनः ॥ ३४ ॥

ہے ارجن جب تو تتو گیانی لوگوں کے پاس جاکر انکو پرنام کریگا اُن سے پوچھیگا

اور اُنکی سیوا کریگا تب وے تجھے تتو گیان سکھا دینگے۔ (۳۴)

مطلب یہ ہے کہ جن کو سرب شریشٹھ گیان۔ برہم گیان کی تِشنکا لینی ہو اُنکیں پورن تتو گیانی پنڈت اور برکت سنیاسیوں کے پاس جانا چاہیئے اور بڑی تعظیم و تکریم سے ڈنڈوت پرنام وغیرہ کرنا چاہیئے اُنکی سیوا بندگی تن من سے کی جاوے جب وے لوگ سیوا ٹہل اور ستکار سے خوش ہو جائیں تب اُنسے ایسے ایسے سوال کرنے چاہئیں۔

بندھن کا کارن کیا ہے بندھن سے چھٹکارا پانے کا اُپائے کیا ہے۔ بدیا کیا ہے اور ابدیا کیا ہے جب مہاتما لوگ خوش ہوں گے تب اپنے انبھو کئے تتو گیان کا اپدیش کریں گے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ برہم گیان سہج میں نہیں ملتا اُس کی پراپتی کے لئے ایسے گرو کی تلاش کرنی چاہیئے جو سرب شاستروں کے جاننے اور اُن کو سمجھنے والا ہو اور ساتھ ہی جو برہم کو بھی پرتیکش میں جانتا ہو کیونکہ جو پُرش برہم گیان رہت ہو گا وہ انبھو سہت اُپدیش نہ کر سکے گا اور جو کیول برہم گیانی ہو گا مگر شاستروں کو نہ جانتا ہو گا وہ درشٹانت یوکتیوں اور پرمانوں سہت اُپدیش نہ کر سکے گا و شاستر گیان نہ ہونے سے پوچھنے والے کی تشنکاؤں کا سمادھان نہ کر سکے گا۔ برہم گیان پانے کے لئے ایسا گرو تلاش کرنا چاہیئے جو شاستر میں پاردرشی ہو یعنے برہم گیان کا پورن انبھوی ہو۔

यज्ज्ञात्वा न पुनर्मोहमेवं यास्यसि पाण्डव ।
येन भूतान्यशेषाणि द्रक्ष्यस्यात्मन्यथो मयि ॥ ३५ ॥

اُس (تتو گیان) کے جان جانے سے تو ایسی بھول نہ کریگا اُس گیان سے تمام جیون اور پرانیوں کو اپنی آتما میں اور مجھ میں دیکھیگا۔ (۳۵)

مطلب یہ ہے کہ تتو گیانی لوگوں سے تتو گیان پا کر تجھے اسکی طرح کا موہ نہ ہو گا تیری گھبراہٹ جاتی رہیگی اُس گیان کے بل سے تو برہم سے لیکر چیونٹی تک کو اپنی

آتما میں دیکھیگا تب تو جانیگا کہ یہ سارا سنسار مجھ میں موجود ہے۔
بعد ازاں تو سب جیوؤں کو مجھ باسدیو میں دیکھیگا اور اسی طرح آتما اور پرماتما کی ایکتا سمجھیگا۔ یہ بشے سب ہی اُپنشدوں میں خوب اچھی طرح سمجھایا گیا ہے۔
آگے چلکر گیان کی اُتمتا اور بھی دیکھئے۔

گیان تمام پاپ اور کرموں کا ناش کرنیوالا ہے

अपि चेदसि पापेभ्यः सर्वेभ्यः पापकृत्तमः ।
सर्वं ज्ञानप्लवेनैव वृजिनं सन्तरिष्यसि ॥ ३६ ॥

اگر تو سارے پاپیوں سے بھی زیادہ پاپی ہو جائے گا تو بھی تو اس گیان روپی ناؤ سے پاپ سمدر کے پار ہو جائیگا۔ (۳۶)

مطلب یہ ہے کہ یہ سنسار سمدر کی طرح اتھاہ پاپ روپی جل سے بھرا ہوا ہے اِس پاپ ساگر کا پار کر جانا آسان کام نہیں ہے مگر جو آدمی تتو گیان کو جان جاتا ہے وہ اپنے گیان بل سے بنا پریاس ہی پاپ ساگر کے پار ہو جاتا ہے۔

گیان سے پاپوں کا ناش کس طرح ہوتا ہے

यथैधांसि समिद्धोऽग्निर्भस्मसात्कुरुतेऽर्जुन ।
ज्ञानाग्निः सर्वकर्माणि भस्मसात्कुरुते तथा ॥ ३७ ॥

ہے ارجن جس طرح جلتی ہوئی اگن خشک لکڑیوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اسی طرح گیان روپی اگنی سارے کرموں کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ (۳۷)

न हि ज्ञानेन सदृशं पवित्रमिह विद्यते ।
तत्स्वयं योगसंसिद्धः कालेनात्मनि विन्दति ॥ ३८ ॥

اِس جگت میں گیان کی برابر پوتر بستو اور نہیں ہے کرم یوگ میں اچھی طرح [illegible] کامل

پُرش کو کچھ عرصہ میں ہی یہ گیان اپنے آپ آجاتا ہے۔ (۳۸)

مطلب یہ ہے کہ گیان کی برابر جیت کو شدھ کرنے والا دوسرا اُپائے نہیں ہے موکش کے لئے برہم گیان ہی سب سے شریشٹھ ہے جس نے کرم یوگ اور سمادھی یوگ کا خوب ابھیاس کیا ہے اُسے تھوڑے سمے میں ہی ابھیاس کرتے کرتے اپنے آپ وہ گیان ہو جائیگا۔

ज्ञान प्राप्त करने का निश्चित उपाय।

श्रद्धावॉल्लभते ज्ञानं तत्पर. संयतेन्द्रियः।
ज्ञानं लब्ध्वा परां शान्तिमचिरेणाधिगच्छति ॥ ३९ ॥

گیان پراپت کرنے نشچت اُپائے

جس میں شردھا ہے جسے گیان کی خواہش ہے جس نے اپنی اندریوں کو جیت لیا ہے اُسے گیان ملتا ہے۔ جسے گیان ہو جاتا ہے اُسے پرم شانتی جلدی ہی ملتی ہے۔ (۳۹)

جس میں شردھا اور بشواس ہے اُسے گیان پراپت ہو جاتا ہے اگر وہ آلسی یعنے سُست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا اسی سے یہ کہا گیا ہے کہ اُسے ہمیشہ گیان کی خواہش ہونا چاہیئے۔

مطلب یہ ہے کہ اُسے گیان پراپت کرنے کے لئے اپنے گرو کے پاس ہر دم ڈٹا رہنا اور اُن کے اپدیش دھیان پوربک سننے چاہئیں لیکن جس میں شردھا ہے اور جو رات دن گیان پراپت کرنے کی چیشٹا کرتا رہتا ہے اگر اُس نے اپنی اندریوں پر ادھکار نہ جمایا ہو یعنے اپنی اندریوں کو اپنے اختیار میں نہ کیا ہو تو گیان پراپت ہو نہیں سکتا اِس ہی سے کہا گیا ہے کہ اُسے اپنی اندریاں اپنے بس میں کرنی چاہئیں مطلب یہ ہے کہ جس میں بشواس یا شردھا ہے جسے گیان پانے کی چاہ ہے

اور جس نے اپنی اندریوں کو اپنے اُدھین کر لیا ہے اُسے نشچے ہی گیان پراپت ہو جاتا ہے گیان پراپت کرنے کے یہ تین سادھن ہیں جس میں اُن تینوں میں سے ایک بھی نہیں ہے اُسے گیان مل نہیں سکتا اِسی ادھیاے کے چونتیسویں ۳۴ اشلوک میں ڈنڈوت پرنام گرو سیوا وغیرہ جو اُپاے بتاے ہیں وے سب باہری سادھن ہیں عجب نہیں کہ اُن سے گیان پراپت نہ ہو کیونکہ اُن کو پاکھنڈی لوگ بھی کر سکتے ہیں لیکن جس میں شردھا وغیرہ حال کے کہے ہوئے تین سادھن ہوں اُس سے کپٹ ہو نہیں سکتا اس لئے اوپر کے تین سادھن گیان پراپت کرنے کے اچھے اُپاے ہیں گیان لابھ کرنے کا پھل کیا ہے اِس سوال کا جواب یہ ہے کہ منشیہ کو گیان پراپت ہونے پر جلدی ہی پرم شانتی (موکش) مل جاتی ہے مطلب گیان سے موکش ہو جاتی ہے یہ بالکل راست ہے یہی بات سب شاستروں میں کھول کر سمجھائی گئی ہے۔

ज्ञान संदेहनाशक है।

अज्ञश्चाश्रद्दधानश्च संशयात्मा विनश्यति।
नायं लोकोऽस्ति न परो न सुखं संशयात्मनः॥ ४०॥

گیان سندیہ کا ناش کرنے والا ہے

جو اگیانی ہے جو شردھا رہت ہے اور جسے آتما میں سندیہ ہے وہ ناش ہو جاتا ہے اُسے اس لوک اور پرلوک میں کہیں بھی سکھ نہیں ملتا ہے۔ (۴۰)

جس پر اگیان کا پردہ پڑا ہوا ہے یعنے جو آتما کو نہیں پہچانتا جسے اپنے گرو کے اُپدیش اور بیدانت شاستر پر بشواس نہیں ہے اور جو سندیہ ساگر میں ڈوبا ہوا ہے وے تینوں ہی نشٹ ہو جاتے ہیں اگیانی اور شردھاہین نہ سندیہ نشٹ ہو جاتے ہیں مگر اسقدر نہیں جتنا کہ سنشے میں ڈوبا رہنے والا نشٹ ہوتا ہے سارانش یہ ہے کہ اگیانی اور شردھاہینوں کو گیان نہیں ہوتا

تاہم ممکن ہے کہ مورکھ بدّھمان ہو جائے اور اَبشواسی بشواسی ہو جائے لیکن سندیہ
میں ڈوبا ہوا ضرور ناش ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ جو مورکھ ہوتا ہے اُسکا بشواس
گرو و شاستر میں ہوتا ہے وہ کسی وقت پر شُدھ ہو سکتا ہے اِسی طرح شردھا رہت
اور مورکھ بھی سے پاکر شردھاوان اور بُدھمان ہو سکتا ہے لیکن جو جان بوجھ کر
سندیہ اور ترک کیا کرتا ہے وہ کبھی شُدھ نہیں سکتا اور اِسی سے اُسے کبھی سکھ
نہیں ہوگا بھگوان ارجن کو سمجھاتے ہیں کہ تو سندیہ نہ کر سندیہ بڑا بھاری پاپ ہے۔

योगसंन्यस्तकर्माणं ज्ञानसंछिन्नसंशयम् ।
आत्मवन्तं न कर्माणि निबध्नन्ति धनञ्जय ॥ ४१ ॥

ہے دھننجے جس نے یوگ ریت سے کرموں کو چھوڑ دیا ہے جس کے سب
سنشے گیان سے چھِن بھِن ہو گئے ہیں جو آتم نِشٹھ ہے وہ کرم بندھن میں نہیں
پھنستا۔ (۴۱)

وہ منشیہ جو پرماتما کو سمجھتا ہے یوگ ریت اتھوا پرماتما کے گیان سے تمام
کرموں (دھرم اور ادھرم) کو تیاگ دیتا ہے منشیہ اُس درجہ پر اُس وقت پہونچتا
ہے جب اُس کے سندیہ آتما اور پرماتما کی ایکتا سمجھنے سے چھِن بھِن ہو جاتے
ہیں۔ جب وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ تمام کرم ستوگن وغیرہ گنوں کے کارن سے ہوتے
ہیں میں کوئی کرم نہیں کرتا تب کرم اُسے بندھن میں نہیں باندھتے جو سب کرموں
کو تیاگ دیتا ہے اور ہمیشہ اپنی آتما میں مگن رہتا ہے اُس پر اُس کے یوگ سادھن
کے کارن کرموں کا بُرا بھلا اثر نہیں پڑتا۔

तस्मादज्ञानसम्भूतं हृत्स्थं ज्ञानासिनाऽऽत्मनः ।
छित्त्वैनं संशयं योगमातिष्ठोत्तिष्ठ भारत ॥ ४२ ॥

ہے بھارت تیرے دل میں اگیان سے جو سندیہ آتما کے بیشئے میں اُٹھ کھڑا
ہوا ہے اُسے گیان روپی تلوار سے کاٹ ڈال اور یوگ کا سہارا لے کر
اُٹھ کھڑا ہو۔ (۴۲)

بھگوان کرشن چندر ارجن سے کہتے ہیں کہ سندیہہ یعنے شک کرنا سب سے بڑا پاپ ہے۔ سندیہہ نادانی یا اگیان سے پیدا ہوتا ہے اور بدھی میں رہتا ہے۔ تو بدھی اور آتما کے شُدھ گیان سے سندیہہ کو نشٹ کردے گیان ہی اگیان اور رنجوں کو دور کرنے والا ہے۔ ہے ارجن تیرے ناش کا کارن سندیہہ ہے تو اُس کا ناش کر کے کرم یوگ میں لگ جا جس کے ذریعہ سے شُدھ گیان کی پراپتی ہوتی ہے اب اُٹھ اور یدھ کر۔

(چوتھا ادھیائے سماپت ہوا)

پانچواں ادھیائے سنیاس یوگ نام

۲۹ منتر

ارجن نے کہا

संन्यासं कर्मणां कृष्ण पुनर्योगं च शंससि ।
यच्छ्रेय एतयोरेकं तन्मे ब्रूहि सुनिश्चितम् ॥ १ ॥

ہے کرشن آپ کرموں کے چھوڑنے کو اچھا کہتے ہیں پھر کرموں کے کرنے کو اچھا کہتے ہیں مجھے نشچے کر کے یہ بتلائیے کہ اِن دونوں میں سے کون اچھا ہے (۱)

ارجن نے کہا ہے کرشن آپ کرم سنیاس یعنے کرموں کے چھوڑنے کی بھی تعریف کرتے ہیں اور دوبارہ بھی اُپدیش دیتے ہیں کہ کرموں کا کرنا ضروری اور اچھا ہے آپ کے دو باتیں کہنے سے میرے من میں یہ شک اُٹھ کھڑا ہوا ہے کہ ان دونوں میں کون اچھا ہے کرم سنیاس یا کرم یوگ۔

کرم سنیاس اور کرم یوگ یعنے کاموں کا تیاگ اور اُنکا کرنا دونوں ایک دوسرے سے برخلاف ہیں کیونکہ ایک ہی وقت میں ایک ہی آدمی سے کرم سنیاس اور کرم یوگ نہیں ہوسکتا اس لئے کرپا کر کے مجھے اُن میں سے ایک کو بتلائیے اگر آپ کرم سنیاس کو اُتم سمجھیں تو اُس کی صلاح دیجئے اور اگر آپ کرم یوگ کو اچھا سمجھیں تو اُس کے کرنے کی صلاح دیجئے مطلب یہ ہے کہ دونوں میں جو شریشٹھ ہو مجھے اُسے ہی بتلائیے۔

اگیانی کے لیے کرم یوگ سنیاس سے شریشٹھ ہے

श्रीभगवानुवाच ।
संन्यासः कर्मयोगश्च निःश्रेयसकरावुभौ ।
तयोस्तु कर्मसंन्यासात्कर्मयोगो विशिष्यते ॥ २ ॥

شری بھگوان فرماتے ہیں

ہے ارجن سنیاس اور کرم یوگ دونوں ہی سے موکش ملتی ہے مگر ان دونوں میں سنیاس سے کرم یوگ شریشٹھ ہے۔ (۲)

خوب یاد رکھنا چاہئے کہ سنیاس کاموں کے چھوڑنے کے لئے اور کرم یوگ کاموں کے کرنے کو کہتے ہیں۔

بھگوان۔ ارجن کے دل کا شک دور کرنے کے واسطے کہتے ہیں کہ سنیاس اور کرم یوگ کاموں کا چھوڑنا اور کاموں کا کرنا دونوں ہی موکش کے دینے والے ہیں کیونکہ دونوں ہی سے برہم گیان ہوتا ہے اگرچہ دونوں ہی سے موکش ہوتی ہے تو بھی موکش پراپتی کے لئے صرف کرم سنیاس اگیان رہت کرم سنیاس سے کرم یوگ ہی شریشٹھ ہے۔

بھگوان نے اگرچہ کرم یوگ کو کرم سنیاس سے اچھا بتلایا ہے تاہم بھگوان کا

یہ منشا نہیں ہے کہ سچے کرم سنیاس سے کرم یوگ شریشٹھ ہے اُنکا منشا یہ ہے
کہ سچا کرم سنیاس جو گیان سہت ہے کرم یوگ سے بہت اونچے درجہ پر ہے
ان کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کرم یوگ سنیاس سے آسان ہے اور اسی لئے
گیان رہت کرم سنیاس سے اچھا ہے۔

کرم کرتے کرتے چت کے شدھ ہونے سے سنیاس ہوتا ہے بغیر چت کے
شدھ ہوئے سنیاس اچھا نہیں ہے جن کو شوک موہ نہیں ہے جن کو گیان ہو گیا
ہے اُن کے لیے تو کرم سنیاس یعنے کرموں کا تیاگ ہی اچھا ہے مگر رجو گنی
تموگنی پرشوں کو گیان پراپت کرنے کے لیے کرم یوگ یعنے کرم کرنا ہی بہتر ہے
مطلب یہ کہ اگیانی کو گیان پراپت کرنے کے لیے کرم یوگ ہی اچھا ہے۔

ہے ارجن تو چھتری ہے چھتریوں کا دھرم یدھ کرنا ہے پس تجھے یدھ کرنا ہی
اچھا ہے کیونکہ بنا کرم یوگ کے تیرا انت کرن شدھ نہ ہوگا۔

سنیاسی کے لکشن

ज्ञेयः स नित्यसंन्यासी यो न द्वेष्टि न काङ्क्षति ।
निर्द्वन्द्वो हि महाबाहो सुखं बन्धात्प्रमुच्यते ॥ ३ ॥

ہے مہا باہو جو نہ کسی سے گھرنا (نفرت) کرتا ہے نہ کسی چیز کی اچھا کرتا ہے
وہی پکا سنیاسی ہے وہ سکھ دکھ سے رہت سنیاسی سہج ہی میں سنساری بندھنوں
سے چھٹکارا پا جاتا ہے۔ (۳)

جو کرم یوگی کسی سے نفرت نہیں کرتا اور کسی سے پریم نہیں کرتا کسی چیز
کی خواہش نہیں رکھتا سکھ اور دکھ کو برابر بھاؤ سے دیکھتا ہے وہ خواہ کام
کرتا رہے تو بھی پختہ سنیاسی ہے سارانش یہ کہ راگ دویش چھوڑ کر نشکام
کرم کرنے والا سنیاسی ہی ہے۔

سانکھیہ اور یوگ میں بھید نہیں ہے

شنکا۔ سنیاس اور کرم یوگ جو دو پرکار کے لوگوں کے لئے بتائے گئے ہیں اور جو آپس میں ایک دوسرے کے برخلاف ہیں اگر ٹھیک بچار کیا جائے تو دونوں کے پھل بھی علیحدہ علیحدہ ہونے چاہئیں ان دونوں کے ہی انوشٹھان سے موکش کا ملنا سمبھو نہیں جان پڑتا اِس شنکا کا جواب بھگوان اگلے اشلوک میں دیتے ہیں۔

सांख्ययोगौ पृथग्बालाः प्रवदन्ति न पण्डिताः ।
एकमप्यास्थितः सम्यगुभयोर्विन्दते फलम् ॥ ४ ॥

سانکھیہ اور کرم یوگ کو بالکل ہی الگ الگ کہتے ہیں مگر بُدھمانوں کی رائے میں ایسی بات نہیں ہے جو ان دونوں میں سے ایک کا بھی سادھن اچھی طرح کرتا ہے اُسے دونوں کا پھل مل جاتا ہے۔ (۴)

بھگوان کرشن چندر کہتے ہیں کہ بالک یعنے مورکھ لوگ ہی سانکھیہ اور یوگ کو دو چیزیں اور اُن کے نیارے نیارے پھل سمجھتے ہیں لیکن بُدھمان گیانی سمجھتے ہیں کہ ان دونوں سے ایک ہی پھل نکلتا ہے یعنے سانکھیہ (جان بوجھ کر کرموں کا تیاگ) و کرم یوگ (کرموں کا کرنا) دونوں سے ہی موکش کی پراپتی ہوتی ہے۔

بھگوان کہتے ہیں کہ جو اچھی طرح سے سانکھیہ (سنیاس) اتھوا کرم یوگ دونوں میں سے ایک کا بھی سہارا لیتے ہیں اُن کو دونوں ہی کے پھل ملتے ہیں دونوں کا پھل ایک موکش ہی ہے اسلئے سانکھیہ (سنیاس) اور کرم یوگ دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے۔

شنکا۔ ابھی تک تو سنیاس اور کرم یوگ کے نام سے ہی سلسلہ چل رہا تھا اب سانکھیہ اور یوگ جن سے ہمارا کچھ مطلب نہیں ہے کیوں ایک پھل کے

دینے والے کہے گئے ہیں۔

جواب۔ اس میں کچھ بھی بھول نہیں ہے ارجن نے درحقیقت سادھارن ہی شنیاس اور کرم یوگ کے بارہ میں سوال کیا تھا۔

بھگوان سنیاس اور کرم یوگ کو بنا چھوڑے ہی اُن میں اپنے ادریچار ملا کا سانکھیہ (گیان) اور یوگ دو تسرے ناموں سے جواب دیتے ہیں بھگوان کی رائے میں سنیاس اور کرم یوگ ہی سانکھیہ اور یوگ ہیں جبکہ اُن میں کرم سے آتما کا گیان اور برابر عقل ملا دی جائے اسلئے یہ پرسنگ بے میل نہیں ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سنیاس اور کرم یوگ دونوں میں سے صرف ایک کا اچھی طرح سادھن کرنے سے دونوں کا پھل کس طرح مل سکتا ہے اُسکا جواب نیچے دیا جاتا ہے۔

यत्सांख्यैः प्राप्यते स्थानं तद्योगैरपि गम्यते ।
एकं सांख्यं च योगं च यः पश्यति स पश्यति ॥ ५ ॥

جو پھل سانکھیہ والوں کو ملتا ہے وہی یوگیوں کو ملتا ہے جو سانکھیہ اور یوگ کو ایک دیکھتا ہے وہی دیکھتا ہے۔ (۵)

سانکھیہ یوگ وے ہیں جن کا دھیان اور پریم گیان کی طرف ہے اور جنھوں نے سنسار کو تیاگ دیا ہے وے اُس استھان کو پہونچتے ہیں جو موکش کہلاتا ہے یوگی بھی اُس جگہ پہونچتے ہیں لیکن ذرا ترچھے چل کر یعنے شدھ گیان پراپت کرکے اور کرموں کو تیاگ کر۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو یوگی شاستر میں لکھے ہوئے طریقہ کے انسار گیان پراپت کرنے کے لیے کرم کرتے ہیں اور اپنے کرموں کو ایشور کے لیے سمرپن کر دیتے ہیں اسی طرح اپنے فائدہ کے لیے کسی پھل کی آشا نہیں رکھتے وے شدھ گیان کے ذریعہ سے موکش پا جاتے ہیں۔

سوال۔ اگر یہی بات ہے تو سنیاس یوگ کی نسبت شریشٹھ اور اونچا ہے پھر

یہ بات کیوں کہی گئی ہے کہ کرم یوگ کرم سنیاس سے اچھا ہے۔
جواب - بھگوان کہتے ہیں ہے ارجن تم نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ کرم یوگ اور کرم سنیاس ان دونوں میں کون شریشٹھ ہے تمہارا وہ سوال سادھارن کرم یوگ اور سادھارن کرم سنیاس کے بشے میں تھا جیسا کہ تمہارا سوال تھا ویسا ہی میں نے جواب بھی دیا میں نے جو کرم یوگ کو کرم سنیاس سے اچھا کہا ہے وہاں گیان کا لحاظ نہیں رکھا ہے لیکن وہ سنیاس جس کی نیو یعنے بنیاد گیان پر ہے میری سمجھ میں سانکھیہ ہے اور سانکھیہ ہی سچا یوگ اور پرمارتھ ہے۔ ویدریت سے کام کرنے والا کرم یوگی گیان پراپت کر کے پکا یوگی (سانکھیہ) ہو جاتا ہے یعنے کرم یوگ ہی منشیہ کو سچا یوگی یا سنیاسی بناتا ہے اسلئے کرم یوگ کو کرم سنیاس سے اچھا کہا ہے۔
پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کرم یوگ سنیاس سلنے کا وسیلہ کس طرح ہے اسکا جواب نیچے دیا جاتا ہے۔

کرم یوگ سنّیاس کا وسیلہ ہے

संन्यासस्तु महाबाहो दुःखमाप्तुमयोगतः ।
योगयुक्तो मुनिर्ब्रह्म न चिरेणाधिगच्छति ॥ ६ ॥

ہے مہاباہو ارجن بنا کرم یوگ کے سنّیاس کا ملنا کٹھن ہے یوگ یکت منی برہم[1] (سنّیاس) کو بہت جلد پا جاتا ہے۔ (۶)
مطلب یہ ہے کہ بنا کرم یوگ کئے سنّیاس ہونا مشکل ہے جب تک راگ دویش وغیرہ نہ ہٹیں گے اور چت شدھ نہ ہوگا تب تک سنّیاس ہونا کٹھن ہے کرم یوگ کرتے کرتے جب انتہ کرن شدھ ہو جاویگا تب ہی کرموں کا سنّیاس (گیان) ہوگا اسی سے بھگوان نے کرم یوگ کو شریشٹھ ٹھہرایا ہے اور سنّیاس سلنے کا دروازہ یا وسیلہ کہا ہے۔

[1] اس جگہ برہم شبد سنیاس کے لئے استعمال ہوا ہے۔

گیانی کرم بندھنوں سے الگ رہتا ہے

योगयुक्तो विशुद्धात्मा विजितात्मा जितेन्द्रियः ।
सर्वभूतात्मभूतात्मा कुर्वन्नपि न लिप्यते ॥ ७ ॥

جو کرم یوگی ہے جس کا چت بالکل شُدھ ہے جس نے اپنی اندریوں کو جیت لیا ہے جو اپنی آتما کو تمام پرانیوں کی آتما سے الگ نہیں جانتا وہ کرم کرتا ہوا بھی کرم بندھنوں سے الگ رہتا ہے یعنے اُن کے بندھن میں نہیں آتا۔ (۷)
اگر کوئی شنکا کرے کہ کرم یوگی کرم بندھن میں پھنس جاتا ہے تو اُس کی شنکا دُور کرنے کو بھگوان کہتے ہیں کہ شاستر انسار کرم کرنے والے کا چت شُدھ ہو جاتا ہے پھر وہ اپنے کو اپنے بس یا اپنے قابو میں کر لیتا ہے اور سب جیووں کو اپنے مانند سمجھتا ہے یعنے برھما سے لے کر گھاس کے پودوں تک کو اپنی آتما کے سمان سمجھتا ہے اس دشا میں وہ لوک رکشا کے لئے کام کرتا ہوا یا سبھاؤ سے کام کرتا ہوا کرموں کے بندھنوں میں نہیں بندھتا۔

گیانی کے کرم درحقیقت کرم نہیں ہیں

नैव किञ्चित्करोमीति युक्तो मन्येत तत्त्ववित् ।
पश्यञ्शृण्वन्स्पृशञ्जिघ्रन्नश्नन्गच्छन्स्वपन्श्वसन् ॥ ८ ॥
प्रलपन्विसृजन्गृह्णन्नुन्मिषन्निमिषन्नपि ।
इन्द्रियाणीन्द्रियार्थेषु वर्तन्त इति धारयन् ॥ ९ ॥

کرم کرنے والا تتو گیانی دیکھتا ہے سنتا ہے چھوتا ہے سونگھتا ہے کھاتا ہے چلتا ہے سوتا ہے سانس لیتا ہے بولتا ہے چھوڑتا ہے پکڑتا ہے اور آنکھوں کو کھولتا ہے اور بند کرتا ہے مگر وہ یہ ہی سمجھتا ہے کہ میں کچھ بھی نہیں کرتا وہ سمجھتا ہے کہ

اندریاں ہی اپنے اپنے بشیئوں میں لگی ہوئی ہیں۔ (۸-۹)
دونوں اشلوکوں کا مطلب یہ ہے کہ تتوگیانی لوگ دیکھنا سننا کھانا پینا چھونا وغیرہ سب کام تو کرتے ہیں مگر اپنے کو ان کرموں کا کرنے والا نہیں سمجھتے وے ان سب کاموں کو اندریوں کا کام سمجھتے ہیں اُن کا خیال ہے کہ دیکھنا آنکھوں کا دھرم ہے آتما کا نہیں چلنا پیروں کا دھرم ہے آتما کا نہیں سننا کانوں کا دھرم ہے آتما کا نہیں بولنا زبان کا دھرم ہے آتما کا نہیں اسی طرح مل تیاگنا اندریوں کا دھرم ہے آتما کا نہیں۔
مطلب یہ ہے کہ وے سارے کاموں کو آنکھ کان ناک زبان وغیرہ اندریوں کا کام سمجھتے ہیں آتما کو وے کسی کام کا کرنے والا نہیں سمجھتے اسی سے وے کرم بندھن میں نہیں پھنستے لیکن اگیانی لوگ سب کاموں کو اپنی آتما کا کام جانتے ہیں اسلیے وے کرم بندھن میں پھنستے ہیں۔
کام تو اگیانی بھی کرتے ہیں اور گیانی بھی مگر گیانی لوگ آتما کا سچا سوبھاؤ جاننے سے اُسے اکرتا اسنگت نربکار اور شدھ سمجھتے سے کرموں کے بندھن میں نہیں پھنستے لیکن مورکھ لوگ اس اصلی تتو کے نہ جاننے کے کارن ہی کرم بندھن میں بندھتے اور جنم مرن کے دکھ بار بار بھوگتے ہیں۔
اب یہ شنکا پیدا ہوتی ہے کہ جو پُرش کرم تو کرتا ہے مگر تتوگیانی نہیں ہے اسکا بھلا کیسے ہوگا۔ تتوگیان نہ ہونے سے اُسکے دل میں ابھمان رہتا ہے وہ اپنے کو سب کرموں کا کرتا جانتا ہے وہ آتما کو کچھ بھی نہ کرنے والا اور اندریوں کو کام کرنے والا نہیں سمجھتا ایسا برہم گیان رہت پُرش کرم بندھن میں گرفتار رہتا ہے کیونکہ اسکو برہم گیان نہ ہونے سے اور اشدھ انتہ کرن رہنے سے کرموں کے سنیاس کا ادھکار نہیں ہے ایسے ہی پُرش کے لئے بھگوان آئندہ اشلوک میں ایسی ترکیب بتاتے ہیں جن سے اُس کے کرم پھل (پاپ اور پنیہ) اُس پر اپنا پربھاؤ نہ ڈال سکیں۔

ब्रह्मण्याधाय कर्माणि संगं त्यक्त्वा करोति यः ।
लिप्यते न स पापेन पद्मपत्रमिवाम्भसा ॥ १० ॥

جو منشیہ کرم کرتا ہے اپنے کرموں کو ایشور کے ارپن کر دیتا ہے اور اپنے کرم پھلوں کی خواہش نہیں رکھتا اُس شخص کو پاپ اس طرح نہیں چھوتا جس طرح کنول کے پتہ پر پانی نہیں ٹھہرتا ۔ (۱۰)

مطلب یہ ہے کہ وہ تمام کرموں کو ایشور کے ارپن کرتا ہے اُسکا بشواس ہے کہ جس بھانتِ نوکر اپنے مالک کے لئے کام کرتا ہے اُسی طرح میں سب کرم اپنے مالک ایشور کے لئے کرتا ہوں وہ اپنے کئے کرموں کے پھل کی اِچھا نہیں رکھتا یہانتک کہ موکش کو بھی نہیں چاہتا اسی طرح جو کرم کئے جاتے ہیں اُن کا پھل انتہ کرن کی شُدھی ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں ۔ کیونکہ ۔

कायेन मनसा बुद्ध्या केवलैरिन्द्रियैरपि ।
योगिनः कर्म कुर्वन्ति संगं त्यक्त्वाऽऽत्मशुद्धये ॥ ११ ॥

شریر سے من سے بُدھی سے اور کیول اندریوں سے یوگی لوگ کرم پھل کی اِچھا چھوڑ کر آتما کی شُدھی کے لئے کرم کرتے ہیں ۔ (۱۱)

اِسکا مطلب یہ ہے کہ یوگی لوگ صرف شریر سے کیول من سے صرف بُدھی سے اور کیول اندریوں سے کام کرتے ہیں اور اُن کے من میں یہ اٹل بشواس ہوتا ہے کہ ہم سب کرم اپنے مالک ایشور کے لئے کرتے ہیں وہ اپنے کاموں کو اپنے واسطے نہیں سمجھتے اور اُن کے پھلوں کی خواہش نہیں رکھتے وے صرف انتہ کرن کی شُدھی کے لئے کام کرتے ہیں اس کے سوائے اور کسی پھل کی اِچھا کرنے سے بندھن میں پھنسنا پڑتا ہے ۔

युक्तः कर्मफलं त्यक्त्वा शान्तिमाप्नोति नैष्ठिकाम् ।
अयुक्तः कामकारेण फले सक्तो निबध्यते ॥ १२ ॥

جو اِستھر چیت پُرش کرم پھل کی چاہنا چھوڑ کر کام کرتا ہے اُسے پرم شانتِ ملجاتی ہے

لیکن جو استھر چیت نہیں ہے اور پھلوں کی کامنا میں من لگا کر کام کرتا ہے وہ کرم بندھن میں بندھ جاتا ہے۔ (۱۲)

یہاں پر یہ شنکا ہوتی ہے کہ کرم تو ایک ہی ہے پھر یہ کیا وجہ ہے کہ کوئی کرم کرنے والا تو موکش پا جاتا ہے اور کوئی کرم بندھن میں پھنس جاتا ہے اِس شنکا کے جواب میں بھگوان نے اوپر جو بچن کہا ہے اُسکا مطلب یہ ہے۔

جو لوگ ایسا پختہ بچار رکھتے ہیں کہ جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ سب ایشور کے لئے کرتے ہیں اپنے واسطے کچھ نہیں کرتے اور ساتھ ہی کرموں کے پھل سروپ سُرگ استری پتر دھن وغیرہ کی باسنا نہیں رکھتے وے موکش روپی شانت کو پا جاتے ہیں اُن کو ایشور کی بھکتِ میں رہتے رہتے پرم شانت درجہ بدرجہ اس طرح ملتی ہے کہ اوّل انتہ کرن کی شُدھی ہوتی ہے بعد ازاں نتیہ انیتہ چیزوں کا گیان ہوتا ہے اس کے بعد تیسرے درجہ پر انھیں پورن سنیاس ہو جاتا ہے پھر پرم شانت یعنے موکش مل جاتی ہے لیکن جنکا چت ان استھر ہے جو اپنے کرموں کو ایشور کے لیے نہیں سمجھتے خاص اپنے واسطے جانتے ہیں اور کرموں کے پھلوں کی خواہش رکھتے ہیں یعنے جن کے خیالات ایسے ہیں کہ ہم یہ کرم اپنے فائدہ کے لیے کرتے ہیں ان کرموں سے ہم کو سُرگ استری دھن وغیرہ کی پراپتی ہو جائیگی وہ لوگ کرم بندھن میں بڑی مضبوطی سے جکڑ جاتے ہیں۔ ان کو بار بار پیدا ہونا اور مرنا پڑتا ہے کیونکہ ان کی موکش نہیں ہوتی۔

خلاصہ۔ مطلب یہ ہے کہ منشیہ کو کرم چھوڑنے سے کچھ فائدہ نہیں البتہ کئے ہوئے کرموں کے پھل کی اِچھا نہ رکھنا چاہیئے بلکہ ایشور ارپن کر دینے چاہیئے اس طریقہ سے کرم کرنے والا درجہ بدرجہ موکش پا جاتا ہے۔

یہاں تک بھگوان نے یہ کہا ہے کہ جس کا انتہ کرن شُدھ نہیں ہے اُسے کرم سنیاس سے کرم یوگ اچھا ہے آگے وہ جس کا انتہ کرن شُدھ ہے اُس کے لئے کرم سنیاس کو اچھا بتلا دیں گے۔

सर्वकर्माणि मनसा संन्यस्यास्ते सुखं वशी ।
नवद्वारे पुरे देही नैव कुर्वन्न कारयन् ॥ १३ ॥

شَنْدھ انتہ کرن والا دیہہ کا مالک جیو من سے سارے کرموں کو تیاگ کر نہ تو کچھ کرتا ہوا اور نہ کچھ کراتا ہوا نو دروازہ کے نگر شریر میں سُکھ سے رہتا ہو (۱۳)

کرم چار پرکار کے ہوتے ہیں نیت نیمتک کامیہ پرتی شدھ وہ پُرش جس نے اپنی اندریوں کو جیت لیا ہے من بانی اور کرم سے سارے کرموں کو تیاگ دیتا ہے اور ببیک بدھی سے کرم میں اکرم دیکھتا ہوا سکھ سے رہتا ہے اُس کے سُکھ سے رہنے کا کارن یہ ہے کہ اُس نے من بانی اور کرم سے سارے کرم تیاگ دئے ہیں اُسکا چت شانت ہے اُس نے آتما کے سوائے اور سب سے اپنا تعلق چھوڑ دیا ہے۔

سب جھگڑوں سے الگ ہوا سنیاسی شریر میں رہتا ہے شریر کے نو دروازہ ہیں دو سوراخ دونوں کانوں میں ہیں دو دونوں آنکھوں میں دو ناک میں اور ایک منھ میں ہے اس طرح سات سوراخ تو سر میں دو سوراخ نیچے ہیں ایک پیشاب کا ایک پائخانہ کا اس طرح کل نو دروازہ ہیں ان ہی نو سوراخوں کو نو دروازہ اور شریر کو نگر کہتے ہیں شریر روپی نگر میں ہی سنیاسی کا نواس ہے۔

شنکا۔ سنیاسی استیاسی سب ہی شریر میں رہتے ہیں صرف سنیاسی ہی تو شریر میں نہیں رہتا پھر بھگوان صرف سنیاسی کو ہی نو دروازہ کے نگر روپی شریر میں رہنے والا کیوں کہتے ہیں۔

جواب بھگوان ارجن کی یہ شنکا دور کرنے کو کہتے ہیں کہ بدوان سنیاسی اس شریر میں رہتا ہوا بھی اپنی آتما کو شریر سے الگ سمجھتا ہے وہ اپنی دیہہ کو آتما نہیں مانتا اسی سے کہتے ہیں کہ وہ شریر میں نواس کرتا ہے لیکن مورکھ بالکل الٹا سمجھتا ہے وہ اپنی دیہہ کو آتما مانتا ہے اور کہتا ہے کہ میں گھر میں رہتا ہوں زمین پر آرام کرتا ہوں چوکی پر بیٹھتا ہوں اگرچہ آتما دیہہ میں رہتا ہے دیہہ زمین پر سوتی بیٹھتی چلتی پھرتی ہے مگر آتما اس کے اندر جیسا کہ ہمیشہ سے ہے ویسا ہی رہتا ہے۔

شنکا ۔ جب گیانی آدمی سب کرم چھوڑ دیتا ہے تو کام کرنے یا کرانے کی طاقت تو اُس کی آتما میں ضرور رہتی ہوگی۔

جواب ۔ بھگوان کہتے ہیں کہ وہ نہ تو خود کام کرتا ہے اور نہ شریر یا اندریوں سے کراتا ہے۔

سوال ۔ کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ کام کرنے اور کام کرانے کی شکتی آتما میں ہے اور وہ کاموں کے چھوڑ دینے یعنے سنیاسی ہونے سے بند ہو جاتی ہے یا یہ مطلب ہے کہ آتما میں کرم کرنے اور کرانے کی شکتی ہی نہیں ہے۔

جواب ۔ کام کرنے یا کرانے کی طاقت آتما میں نہیں ہے کیونکہ ایشور نے (دوسرے ادھیائے کے پچیسویں[۲۵] اشلوک میں) اپدیش دیا ہے کہ آتما نربکار اور اپر ورتنیتی ہے اگرچہ وہ شریر میں بیٹھا ہے تو بھی وہ کچھ کام نہیں کرتا اور نہ وہ کرم پھل میں لپت ہوتا ہے۔

न कर्तृत्वं न कर्माणि लोकस्य सृजति प्रभुः ।
न कर्मफलसंयोगं स्वभावस्तु प्रवर्तते ॥ १४ ॥

ایشور نہ کرتاپن کو پیدا کرتا ہے نہ کرموں کو اُتپن کرتا ہے اور نہ کرم پھلوں کے سمبندھ کو اُتپن کرتا ہے لیکن پرکرتی ہی سب کچھ کرتی ہے۔ (۱۴)

آتما شریر کا ایشور کرتاپن کو اُتپن نہیں کرتا ارتھات وہ خود کسی کو کام کرنے کی ترغیب نہیں دیتا یعنے یہ نہیں کہتا کہ یہ کام کر و نہ آتما خود محل مکان گاڑی وغیرہ ضروری چیزوں کو تیار کرتا ہے اور نہ آتما اُس سے سمبندھ رکھتا ہے جو محل مکان گاڑی وغیرہ بناتا ہے۔

سوال ۔ اگر بدن میں رہنے والا آتما نہ کچھ کرم کرتا ہے اور نہ کسی سے کراتا ہے تو وہ کیا ہے جو کام کرتا ہے اور دوسرے سے کراتا ہے۔

جواب ۔ وہ پرکرتی ہے جو کام کرتی اور کراتی ہے اس پرکرتی کو ایشوریئی مایا بھی کہتے ہیں یہ ستوگن آدِ گنوں سے بنی ہوئی ہے۔ (دیکھو، اٹھارھویں ادھیائے کا ۱۴۔ اشلوک) ایک بات اور سمجھنے کی ہے کہ اس شلوک سے پہلے جیو نربکار ٹھہرایا جا چکا ہے یہاں

ایشور بھی نربکار ٹھہرایا گیا ہے اصل میں جیو اور ایشور دونوں ہی نربکار ہیں جیو اور ایشور نام ہی دو ہیں اصل میں دونوں ایک ہی ہیں۔

اصل مطلب یہ ہے کہ ایشور نہ تو کچھ کرتا ہے اور نہ کسی سے کچھ کراتا ہے نہ کسی کو پھل بھوگاتا ہے اور نہ آپ بھوگتا ہے۔ اگیان یا ابدیا روپی دیوی مایا جسے پرکرتی بھی کہتے ہیں کام کرتی اور کراتی ہے ایشور سورج کی طرح چمکنے والا ہے کسی سے کچھ کراتا نہیں جس چیز کا جیسا سوبھاؤ ہے وہ اپنے سوبھاؤ کے مطابق کام کرتی ہے سورج ایک ہے اس کے اُدَے ہونے پر کنول کھل جاتے ہیں اور کمد سکڑ جاتے ہیں سورج نہ کسی کو کھلاتا ہے اور نہ کسی کو مرجھاتا ہے اسی طرح ایشور کسی سے کچھ نہیں کراتا اگرچہ چند چیزیں تو چیشٹا نہیں کرتیں مگر منشیہ وغیرہ ہر ایک پرکار کی چیشٹا کرتے ہیں پہلے کہا گیا ہے کہ ایشور اور جیو میں فرق نہیں ہے جس طرح ایشور کچھ نہیں کرتا اور کسی سے کچھ کراتا بھی نہیں اسی طرح بدن میں رہنے والا آتما بھی کچھ نہیں کرتا اور نہ کچھ کراتا ہے مگر شریر اور اندریاں پرکرتی کے بس ہوکر اپنے سوبھاؤ سے ہی سب پرکار کی چیشٹائیں کرتی ہیں اسی سے کہتے ہیں کہ آتما شریر سے الگ ہے شریر اور اندریوں کے کام اور ان کے پھل سے اُسے کچھ سروکار نہیں ہے۔

گیان اور اگیان

नादत्ते कस्यचित्पापं न चैव सुकृतं विभुः ।
अज्ञानेनावृतं ज्ञानं तेन मुह्यन्ति जन्तवः ॥ १५ ॥

ہے ارجن ایشور نہ کسی کے پاپ کو گرہن کرتے ہیں اور نہ پنیہ کو گرہن کرتے ہیں اس جیو کے گیان پر اگیان کا پردہ پڑا ہوا ہے اسی سے پرانی موہ کو پراپت ہوتا ہے۔ (۱۵)

مطلب یہ ہے کہ ایشور نہ کسی کے پاپ سے سروکار رکھتا ہے اور نہ پنیہ سے یعنی وہ اپنے بھگتوں کے پاپ پنیہ سے بھی آزاد ہے۔

سوال۔ تب بھگت لوگ ہون پوجا یگیہ اور دوسرے پنیہ کرم کس واسطے کرتے ہیں۔

جواب۔ اس کے جواب میں بھگوان کہتے ہیں کہ گیان کو اگیان نے پوشیدہ کر رکھا ہے اسی سے اگیانی لوگ سنسار میں دھوکا کھاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ میں کرتا ہوں میں کراتا ہوں میں بھوگتا ہوں میں بھگتاتا ہوں۔

ज्ञानेन तु तदज्ञानं येषां नाशितमात्मनः ।
तेषामादित्यवज्ज्ञानं प्रकाशयति तत्परम् ॥ १६ ॥

ہے ارجن جن کا اگیان آتم گیان سے نشٹ ہو گیا ہے اُن کا آتم گیان اُنکے لئے سورج کی طرح پر برہم کو روشن کرتا ہے (۱۶)

چونکہ پہلے کہا ہوا اگیان جس نے جیووں کے گیان پر پردہ ڈال رکھا ہے اور جس سے لوگ دھوکا کھاتے ہیں آتم گیان سے ناش ہو جاتا ہے تب وہی آتم گیان پر برہم کو اُسی بھانت دکھا دیتا ہے جس طرح سورج اندھکار کو ناش کر کے نظر نہ آنے والی چیزوں کو دکھا دیتا ہے۔

یہاں ارجن کو یہ شنکا ہوتی ہے کہ آتم گیان کے ذریعہ پر برہم کے دیکھنے پر کیا پھل ملتا ہے۔ اُسی کا جواب بھگوان نیچے دیتے ہیں۔

آتم گیانی کو اور جنم نہیں لینے پڑتے

तद्बुद्धयस्तदात्मानस्तन्निष्ठास्तत्परायणाः ।
गच्छन्त्यपुनरावृत्तिं ज्ञाननिर्धूतकल्मषाः ॥ १७ ॥

اُس پر برہم میں ہی جنکی بدھی ہے اُس میں ہی جنکا آتما ہے اُس میں ہی جنکی

نشٹھا ہے اُس میں ہی جو تت پر رہتا ہے وہی جنکا پرم آشرئے ہے جنکے پاپ گیان سے ناش ہو گئے ہیں وے جا کر پھر واپس نہیں آتے ۔ (۱۷)

اوپر آتم تتو کے جاننے والوں کے لکشن اور گیان کا پھل کہا گیا ہے جو برہم گیان میں لگے رہتے ہیں جو اپنی آتما کو ہی پربرہم سمجھتے ہیں وے تمام کرموں کو تیاگ دیتے ہیں اور ایکانت برہم میں ہی نواس کرتے ہیں اُس وقت پربرہم ہی اُن کا پرم آشرئے ہوتا ہے اور وے اپنے آتما میں ہی پریت رہتے ہیں ایسی حالت میں اُن کے تمام پاپ اور سنسار میں آنے جانے یعنے جنم مرن کے کارن اوپر بیان کئے گیان سے ناش ہو جاتے ہیں وے اِس چولے کو تیاگ کر پھر شریر دھارن نہیں کرتے اور جنم نہ لینے سے ہی اُن کو سکھ دکھ سے چھٹکارا مل جاتا ہے کیونکہ جنم مرن کے ساتھ ہی دکھ سکھ کا میل ہے آتما سے دکھ سکھ کا کچھ بھی سروکار نہیں ہے ۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جن کا آتما کے بشئے کا اگیان ناش ہو جاتا ہے یعنے جو آتما کی اصلیت کو سمجھ جاتے ہیں اُن گیانیوں کی سمجھ کیسی ہو جاتی ہے اُسکا جواب نیچے ہے ۔

گیانی سب جیووں کو اپنے سمان سمجھتا ہے

विद्याविनयसम्पन्ने ब्राह्मणे गवि हस्तिनि ।
शुनि चैव श्वपाके च पण्डिताः समदर्शिनः ॥ १८ ॥

گیانی لوگ وِدیا اور نمرتا سے یُکت براہمن میں گائے اور ہاتھی میں کتا کتے اور چانڈال میں سمان بھاو سے دیکھتے ہیں ۔ (۱۸)

مطلب یہ ہے کہ وے براہمن کو جس نے اچھی تعلیم پائی ہے جو سنسکاروں سے شُدھ ہے اور جس میں ستوگن پردھان ہے اُنھیں آتما کے برابر سمجھتا ہے یا یوں کہئے کہ اُس میں وہ پرماتما کو دیکھتے ہیں اور دوسرے درجہ پر گائے کو جو نہ تو سنسکاروں سے

تُن مدھ ہے اور جس میں رجوگُن کی پردھانتا ہے اپنی آتما کے سمان دیکھتے ہیں یعنے
اسمیں بھی پر برہم کو دیکھتے ہیں تیسرے درجہ پر ہاتھی کو لیجئے جس میں تموگن پردھان
ہے مگر وے لوگ ہاتھی کو بھی اپنی آتما کے مانند دیکھتے ہیں۔
سب کا مطلب یہ ہے کہ گیانی لوگ اونچے درجہ کے براہمن سے لیکر نیچے درجہ
کے چنڈال اور کُتے کو بھی اپنے سمان سمجھتے ہیں اُنکا خیال ہے کہ جو آتما ہم میں ہے وہی
اُن سب میں ہے اس لیے اُن میں اور ہم میں چھوٹائی بڑائی اور کچھ بھید بھاؤ
نہیں ہے۔

इहैव तैर्जितः सर्गो येषां साम्ये स्थितं मनः ।
निर्दोषं हि समं ब्रह्म तस्माद्ब्रह्मणि ते स्थिताः ॥ १९ ॥

جن کا من سمانتا پر ڈٹا ہوا ہے ارتھات جو سب کو سم درشٹی سے
دیکھتے ہیں اُنھوں نے جیتے جی ہی سنسار جیت لیا ہے کیونکہ برہم دوش رہت
اور سمان ہے اِسی کارن سے وے برہم میں اِستھت ہو جاتے ہیں۔ (۱۹)
اسکا خلاصہ یہ ہے کہ سنسار دوشوں سے بھرا ہوا اور وشم ہے مگر برہم نردوش اور
سم ہے پس اِسی کارن سے وے برہم میں استھر رہتے ہیں برہم میں اِستھت ہونے کے
کارن سے ہی اُنھوں نے جگ جیت لیا ہے۔ جگت سدوش ہے اور برہم نردوش
ہے نردوش برہم میں رہکر گیانی اِسی وجہ سے سنسار کو جیت لیتے ہیں۔
ذرا صاف کرکے یوں کہہ سکتے ہیں کہ جن گیانیوں کی سمجھ میں ایک پر برہم ہے
اور جو تمام پرانیوں میں ایک برہم مانتے ہیں یعنے سب پرانیوں کے برہم کو خواہ وہ
براہمن ہو یا چانڈال ہو سب کو سمان بھاو سے دیکھتے ہیں کسی براہمن کو پوتر اَپوتر
نیچا اونچا نہیں سمجھتے وے بحالت زندگی ہی جنم لینے کے جھنجھٹ سے چھٹکارا
پا جاتے ہیں جب اُنھوں نے جیتے ہوئے دو بھاؤ نہیں رکھے یعنے
جیتے ہوئے ہی سب پرانیوں کے برہم کو سمان سمجھ لیا تب وے شریر چھوڑنے
پر کیوں دو بھاؤ سمجھینگے کیونکہ پرم برہم نردوش اور سم ہے وہ جنم مرن آدی بکاروں سے

رہت اَدّیتی روپ ہے تتھا ہمیشہ ایکساں رہنے والا ہے اِسی سے سم درشی وِدوان اُس ادّیتی برہم میں کچھ فرق نہ سمجھکر نِشچل بھاو سے اُس میں اِستھت رہتے ہیں۔

لیکن نادان مورکھ اگیانی لوگوں کا خیال ہے کہ کتّا اور چانڈال وغیرہ پرانیوں کے ناپاک رُوپ میں جو برہم ہے وہ اُن کی ناپاکی سے دُوشِت ہو جاتا ہے مگر حقیقت میں برہم تو نِربکار ہے اُس میں اُن چانڈال وغیرہ کی ناپاکی سے کچھ بھی دوش نہیں لگتا برہم اَنادِ کال سے ہے وہ شروع سے جیسا ہے ہمیشہ ویسا ہی بنا رہتا ہے اِس میں کچھ بھی تبدیلی نہیں ہوتی بھگوان نے جو اِچھا وغیرہ کے بارہ میں کہا ہے اُنکا سمبندھ چھیتر شریر سے ہے آتما سے خواہش وغیرہ کا کچھ سمبندھ نہیں ہے جیسا کہ تیرھویں ادھیاے کے اِکتیسویں اِشلوک میں کہا ہے کہ یہ پربرہم اَنادی ہے گُن رہت ہے اَناشی ہے۔ ہے ارجُن یہ شریر میں رہتا ہوا بھی نہ تو کچھ کرم کرتا ہے اور نہ کرم پھلوں سے دُوشِت ہوتا ہے۔

چیزوں میں اپوترتا دو طرح کی ہوتی ہے سُوبھاو سے ہی جو چیزیں پوتر ہوتی ہیں وہ ناپاک چیزوں کے ساتھ ملنے سے اپوتر ہو جاتی ہیں جس طرح گنگا جل مطلب یہ ہے کہ گنگا جل پوتر ہے مگر پیشاب کے گڑھے میں ڈال دینے سے اپوتر ہو جائیگا لیکن کچھ چیزیں سُوبھاؤ سے ہی اپوتر ہوتی ہیں جیسے پیشاب مگر برہم کے بنسبت میں یہ بات نہیں ہے مورکھوں کا خیال ہے کہ کتّا اور چانڈال وغیرہ ناپاک پرانیوں کے ملاپ سے برہم بھی اپوتر ہو جاتا ہے مگر برہم کے بارہ میں اُن کا ایسا خیال کرنا محض نادانی ہے برہم تو آکاش کی طرح اسنگ ہے اُس کو کسی طرح دوش نہیں لگتا۔

گیانی کو رنج اور خوشی نہیں ہوتی

न प्रहृष्येत्प्रियं प्राप्य नोद्विजेत् प्राप्य चाप्रियम्
स्थिरबुद्धिरसंमूढो ब्रह्मविद्ब्रह्मणि स्थितः ॥ २० ॥

موہ ہین سندیہہ رہت برہم کو جاننے والا اور برہم میں اِستھت رہنے والا

پیاری چیزوں کو پاکر خوش نہیں ہوتا اور خراب و بُری چیزوں کو پاکر رنج نہیں کرتا۔ (۲۰)

مطلب یہ ہے کہ جو پُرش اچھی چیز ملنے سے خوش اور خراب و بُری چیزوں کو پاکر رنج نہیں کرتا یا ناخوش نہیں ہوتا وہی برہم گیانی ہے وہی موہ رہت اور استھر بدھ والا ہے۔

چت کو پرسن اور اپرسن کرنے والی چیزیں اُسی پُرش کا چت پرسن یا اپرسن کر سکتی ہیں جو شریر کو ہی آتما سمجھتے ہیں مگر جو شریر سے آتما کو جدا جانتا ہے اُسے بُری بھلی چیزیں خوش ناخوش نہیں کر سکتیں۔ جو سب کی آتما کو ایک اور ایک سان نردوش سمجھتا ہے اور بھرم رہت ہے وہ اوپر کہی ہوئی بدھ سے برہم میں استھت رہتا ہے یعنے وہ کرم نہیں کرتا ہے اُس نے سارے کرم چھوڑ دیے ہیں یہ ہی کارن ہے کہ ایسے گیانی کو رنج اور خوشی نہیں ہوتی۔

گیانی کو لازوال سکھ ہوتا ہے

बाह्यस्पर्शेष्वसक्तात्मा विन्दत्यात्मनि यत्सुखम् ।
स ब्रह्मयोगयुक्तात्मा सुखमक्षयमश्नुते ॥ २१ ॥

جو اپنی باہیہ اندریوں یعنے کان آنکھ آدی کو اپنے آدھین کرکے اُنکے وشئے شبد سپرش روپ ادیں میں موہ نہیں رکھتے وے اپنے انتہ کرن میں شانتی روپ سکھ کا انوبھو کرتے ہیں اِس شانتی سے ترشنا رہت ہو کر برہم میں دھیان لگا کر وے لازوال سکھ پاتے ہیں۔ (۲۱)

سلہ آنکھ کان ناک زبان اور توچا یہ باہیہ اندریاں ہیں آنکھوں کا وشئے دیکھنا۔ کان کا شبد سننا۔ ناک کا گندھ سونگھنا۔ زبان کا وشئے رس چکھنا اور توچا یعنے چمڑا کا وشئے چھونا ہے۔

جبکہ پُرش کا انتہ کرن اندریوں کے بشئے شبد روپ رس وغیرہ سے پریم نہیں رکھتا اور اُن کے بشئے سے ورشنت نہیں ہوتا تب اُس کے انتہ کرن میں سُکھ ہوتا ہے چت ایک دم شانت ہو جاتا ہے اِس پرکار کی شانتی پراپت ہو جانے سے جب وہ یوگ کے ذریعہ سمادھی لگا کر برہم کے دھیان میں لولین (مشغول) ہو جاتا ہے تب اُسے اکشے (لازوال) سکھ ملتا ہے جس کو آتما کے اَمیت یا انند یعنے بے شمار آنند کی اچھا ہو وہ تھوڑی دیر سکھ دینے والے بشیوں سے اندریوں کو ہٹا لے۔

نیچے لکھے کارنوں سے بھی پُرش کے لئے اپنی اندریوں کو بشیوں سے روک لینا چاہئے۔

ये हि संस्पर्शजा भोगा दुःखयोनय एव ते ।
आद्यन्तवन्तः कौन्तेय न तेषु रमते बुधः ॥ २२ ॥

کیونکہ اندریوں کے بشیوں سے جو سُکھ یا آنند ہوتے ہیں وے صرف دکھ کے پیدا کرنے والے ہیں۔ ہے کنتی پُتر ارجن اُن سُکھوں کا آدِ اور انت ہے اس لئے گیانی لوگ بشیوں میں سُکھ نہیں سمجھتے۔ (۲۲)

اندریوں کے سنجوگ اور اُن کے بشیوں سے جو سُکھ ملتے ہیں وے صرف دُکھ کے پیدا کرنے والے ہیں دراصل اُن میں سکھ نہیں ہے۔ ابدیا اگیان سے اُن میں سُکھ جان پڑتے ہیں خوب چھان بین اور کھوج کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر دُکھ ہم کو اس کا یا اتھوا شریر میں اُٹھانے پڑتے ہیں اُن سب کا کارن وہی ایک بشیوں سے پیدا ہوا سُکھ ہے یہ دیکھ کر سنسار میں سُکھ کا ذرا بھی لیش نہیں ہے اس لیے گیانی لوگ اپنی اندریوں کو اندریوں کے بشیوں سے ہٹا لیتے ہیں ایک بات اور بھی ہے کہ اُن سکھوں سے دُکھ ہی نہیں ہوتا بلکہ اُن میں ایک دوش اور بھی ہے وہ دوش یہ ہے کہ اُنکا اول اور آخر بھی ہے یعنے وہ سُکھ پیدا بھی ہوتے ہیں اور ناش بھی ہو جاتے ہیں اندریوں کے ساتھ بشیوں کا سنجوگ ہونے سے سُکھ کا آغاز ہوتا ہے اور جب بشئے اور اندریوں کی جدائی ہو جاتی ہے تب سُکھ کا اخیر یعنے خاتمہ

ہو جاتا ہے جس سکھ کا اس طرح شروع اور آخر ہوتا ہے وہ بہت کم عرصہ تک قائم رہتا ہے وہ شخص جس میں سچا بُدھی ہے اور جس نے پرم آتما تتو کو سمجھ لیا ہے وہ ایسے چند روزہ سُکھوں کو سُکھ نہیں مانتے وے بالکل اگیانی پشو ہیں جو اندریوں کے بشئے میں سُکھ سمجھتے ہیں۔

शक्नोतीहैव यः सोढुं प्राक् शरीरविमोक्षणात् ।
कामक्रोधोद्भवं वेगं स युक्तः स सुखी नरः ॥ २३ ॥

جو مہا پُرش بحالت زندگی شریر چھوٹنے کے وقت تک کام اور کرودھ کے بیگوں یعنے حملوں کو برداشت کر سکتا ہے وہی یوگی و سُکھی ہے۔ (۲۳)

موت کے وقت تک کی مریادا قائم کر کے بھگوان اپدیش دیتے ہیں کہ کام اور کرودھ کے بیگ زندگی میں بے شمار ہیں کبھی تک کام اور کرودھ کے بیگوں کے کارن لاتعداد دیتے بے شمار ہیں اُن کے بیگوں کو موت سے ٹھیک وقت تک ٹالنا چاہیئے

کام کا ارتھ اِچھا یا خواہش ہے دل خوش کرنے والی پیاری چیزوں کی چاہنا یا خواہش کو کام کہتے ہیں۔ یہ خواہش ہم کو اُس وقت ہوتی ہے جب ہماری انبھو کی ہوئی پیاری چیز ہماری اندریوں کے سامنے آتی ہے یا ہم اُس کے بشئے میں سنتے یا یاد کرتے ہیں۔

کرودھ غیر مرغوب چیزوں سے نفرت کرنے کو کہتے ہیں جب کوئی ایسی چیز ہمارے سامنے آتی ہے جو ہمارے من کے مطابق نہیں ہے اتھوا ہماری اندریاں اُسے پسند نہیں کرتیں تب دُکھ ہوتا ہے اسی طرح غیر مرغوب بات کے سننے یا یاد کرنے سے دُکھ ہوتا ہے اُس دُکھ سے کرودھ ہوتا ہے کام کا بیگ انتہ کرن کی اُدویجنا ہے جس وقت یہ بیگ آتا ہے تب انسان کے روم کھڑے ہو جاتے ہیں اور چہرہ پر خوشی کے آثار جھلکنے لگتے ہیں۔ کرودھ کا بیگ من کی اُدویجنا ہے کرودھ ہونے سے منشیہ کا شریر کانپنے لگتا ہے پسینہ آ جاتا ہے آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور ہونٹھ کانپنے لگتا ہے وہ منشیہ جو کام اور کرودھ کے دھکے سہا تلہ ہو

کسی چیز کی اِچھا رکھتا ہے اور نہ کبھی پیاری چیزوں کے نہ ملنے اور اپریہ بستو کے
دیکھنے سے دکھی ہو کر کرودھ کرتا ہے وہ نشچے یوگی ہے اور وہ ہی اِس لوک
میں سکھی ہے۔

اپنے اور پرائے اِس لوک اور پرلوک سمبندھی سبھی پدارتھوں کی کامنا کرنا اور تھوں
کی جوڑنے کا ناش کرودھ کی پیدائش ہے منشیہ کو چاہئے کہ اپنی کامنا اور کرودھ کے
جھٹکوں کی برداشت کرے انہیں اپنے سر پر نہ آنے دے ہمیشہ دبائے رکھے پھر ان
اسی طرح اِن دونوں کے دبانے کا شغل یا ابھیاس کرنے سے ایسی عادت پڑ جائیگی
کہ پھر نہ کسی چیز کی اِچھا ہی ہوگی اور نہ کرودھ ہی آویگا۔

ادھکاری لوگ کام کرودھ کے چھٹنے سے ہی موکش نہیں پا جاتے
اِس کے علاوہ اُنکا اور بھی کرتوبہ ہے وہ آگے کہا جاتا ہے۔

योऽन्तःसुखोऽन्तरारामस्तथान्तर्ज्योतिरेव यः ।
स योगी ब्रह्मनिर्वाणं ब्रह्मभूतोऽधिगच्छति ॥ २४ ॥

جس کو اپنی آتما میں ہی پرسنتا ہے جو اپنی آتما میں ہی پیار کرتا ہے اور جس کی نظر
اپنی آتما پر ہی ہے وہ یوگی برہم روپ ہو کر برہم کے نروان پد کو پا جاتا ہے۔ (۲۴)
کام کرودھ کے تیاگنے سے پُرش کو اکھنڈ آنند سکھ ملتا ہے تب وہ اپنی آتما میں ہی سکھی
رہتا ہے اور اسے بشئے بھوگوں سے نفرت ہو جاتی ہے اور بشیوں کے سکھوں کو سکھ
نہیں سمجھتا اِس سے وہ اپنی آتما میں ہی پیار کرتا ہے۔ باہری پدارتھوں میں پیار نہیں
کرتا اُسکی درشٹِ اندرونی آتما پر ہی رہتی ہے اسلئے اُسکی نظر کانٹے پلنے پر نہیں ٹھہرتی اس طرح
اپنی آتما میں ہی سکھ مانتا ہوا اپنی آتما میں ہی پیار کرتا ہوا اُسی پر نظر رکھتا۔ ایسا مہاتما برہم
میں لولین ہو کر برہم نروان (موکش پد) کو پا جاتا ہے۔

लभन्ते ब्रह्मनिर्वाणमृषयः क्षीणकल्मषाः ।
छिन्नद्वैधा यतात्मानः सर्वभूतहिते रताः ॥ २५ ॥

جن کے پاپ ناش ہو گئے ہیں جن کے سندیہ چھن بھن ہو گئے ہیں جنھوں نے

اپنے انتہ کرن کو جیت لیا ہے جو سب جیودں کی بھلائی چاہتے ہیں وے رشی برہم نروان پد کو پاتے ہیں۔ (۲۵)

جنھوں نے شدھ گیان پراپت کر لیا ہے جنھوں نے سب کرم تیاگ دئے ہیں ایسے رشی لوگ سارے پاپوں کے ناش ہو جانے پر من کے سارے سندیہوں کی نرورتی ہو جانے پر آتما کے شدھ بھوت ہونے پر سارے پرانیوں کی بھلائی چاہتے ہوئے اور کسی کی بھی برائی کی اچھا نہ کرتے ہوئے برہم نروان موکش کو پا جاتے ہیں۔

कामक्रोधविमुक्तानां यतीनां यतचेतसाम् ।

अभितो ब्रह्मनिर्वाणं वर्तते विदितात्मनाम् ॥ २६ ॥

جو کام اور کرودھ کو پاس نہیں آنے دیتے جنھوں نے اپنے من یا انتہ کرن کو اپنے ادھین کر لیا ہے اور جو آتما کو پہچان گئے ہیں اُن کے لئے سب جگہ برہم نروان موجود ہے۔ (۲۶)

جنھوں نے تمام کرم تیاگ دئے ہیں اور شدھ گیان پراپت کر لیا ہے اُنکے لئے زندہ یا مرکر ہر حالت میں موکش روپ پرمانند ہی پرمانند ہے۔

دھیان یوگ سے ایشور کی پراپتی

یہ پہلے کہا گیا ہے کہ جو تمام کرموں کو چھوڑ کر شدھ گیان میں استھر چت رہتے ہیں اُنھیں جلد ہی موکش ملتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ کرم یوگ جو ایشور میں بھگتی رکھکر کیا جاتا ہے اور جو اُسی کے ارپن کر دیا جاتا ہے اُسی سے رفتہ رفتہ موکش ملجاتی ہے پہلے انتہ کرن جب شدھ ہو جاتا ہے تب گیان ہوتا ہے بعد ازاں کرموں کا سنیاس ہوتا ہے اور اخیر میں موکش ملتی ہے۔

اب بھگوان دھیان یوگ کے کچھ طریقے مختصر بطریق ادداہرن آگے کے دو شلوکوں میں کہتے ہیں کیونکہ دھیان یوگ شدھ گیان کا نزدیکی اُپاے ہے دھیان یوگ کا بستار پوربک برنن ۶ ادھیائے میں کیا جائے گا۔

स्पर्शान्कृत्वा बहिर्बाह्यांश्चक्षुश्चैवान्तरे भ्रुवोः ।
प्राणापानौ समौ कृत्वा नासाभ्यन्तरचारिणौ ॥ २७ ॥

यतेन्द्रियमनोबुद्धिर्मुनिर्मोक्षपरायणः ।
विगतेच्छाभयक्रोधो यः सदा मुक्त एव सः ॥ २८ ॥

اندریوں کے روپ رس گندھ آد باہری بشیوں کو باہر کرکے آنکھوں کی درشٹ کو دونوں بھوؤں کے درمیان ٹھہراکر پران اپان وایو کو سمان کرکے اندریہ من اور بدھی کو بس میں کرکے موکش کو پرم اشرئے سمجھنے والا اور کام بھئے تھا کرودھ سے دور رہنے والا رشی نشچے ہی مکت ہو جاتا ہے۔ (۲۷-۲۸)

نوٹ۔ شبد روپ رس آدِ اندریوں کے بشئے ہیں یہ بشئے باہری ہیں یہ اپنی اپنی اندریوں دوارا انتہ کرن کے اندر گھستے ہیں جیسے شبد یا آواز کان کے ذریعہ انتہ کرن کے اندر گھستی ہے اور روپ آنکھ کے ذریعہ انتہ کرن میں پہونچ جاتا ہے جب منشیہ ان بشیوں کی طرف دھیان نہیں دیتا اُنکا خیال نہیں کرتا تب یہ بشئے باہر ہی رہتے ہیں اندر نہیں پہنچنے پاتے آنکھوں کی درشٹ دونوں بھوؤں کے درمیان رکھنے کی بات اسواسطے کہی گئی ہے کہ آنکھوں کے بہت کھولنے سے روپ آدِ باہری بشیوں پر من چلتا ہے اور آنکھ بند کر لینے سے نیند آجانے کا خوف رہتا ہے اس لئے آنکھوں کے بہت نہ کھولنے اور بہت نہ بند کرنے کی بات کہی گئی ہے۔

پران اور اپان وایو کو سمان کرنے سے یہ مطلب ہے کہ باہر نکلنے والی سانس اور اندر کو جو ناک کے اندر ہو کر جاتی آتی ہے سمان کرکے کُمبھک پرانا یام کرنا چاہیے۔

مطلب یہ ہے کہ اندریوں کے بیرونی بشیوں کو باہر رکھ کر درشٹ کو دونوں بھوؤں کے بیچ میں ٹھہراکر اور پران اپان بایو کو سمان رکھکر کُمبھک پرانا یام کرنے والا موکش کو پرم آسریہ سمجھ کر اُس میں چت رکھے جو منی سب کرم تیاگ کر اس حالت میں شریر کو رکھتا ہے اور تا پر زندگی اسی طرح کا سادھن جاری رکھتا ہے وہ بلاشک وشبہ مکت ہو جاتا ہے اسے دوسرا ادپائے کرنے کی ضرورت نہیں ہے

کُمبھک کرنے کی بِدھ کسی سدھ یوگی سے سیکھنی چاہئیے کتابی گیان سے ایسے کٹھن عمل
نہیں ہو سکتے جو آدمی اوپر بیان کی ہوئی ریت سے شریر سادھ کر پرانایام
کرتا ہے اُسے دھیان یوگ میں کس کے جاننے یا دھیان کرنے کی ضرورت ہے؟
اِس کا جواب بھگوان نیچے دیتے ہیں۔

भोक्तारं यज्ञतपसां सर्वलोकमहेश्वरम् ।
सुहृदं सर्वभूतानां ज्ञात्वा मां शान्तिमृच्छति ॥ २९ ॥

سب یگیوں اور تپوں کے سوامی سب لوگوں کے پرمیشر سب پرانیوں کے
متر مجھے جاننے سے اُسے شانت ملتی ہے۔ (۲۹)

میں نارائن ہوں میں ہی سارے یگیہ اور تپوں کا کرتا اور بھوگتا ہوں میں سب
جیوؤں کا متر ہوں میں سب جیووں کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں اور ان کا عیوض
کچھ نہیں چاہتا سب پرانیوں کے اندر میں ہی ہوں سب کرم پھلوں کا دینے والا
مجھے جان جانے پر اُسے شانتِ ملتی ہے اور سنسار میں آنا جانا بند ہو جاتا ہے۔

(پانچواں ادھیائے سماپت ہوا)

چھٹا ادھیائے آتم سنجم یوگ نام

۴۷ منتر

श्रीभगवानुवाच ।
अनाश्रितः कर्मफलं कार्यं कर्म करोति यः ।
स संन्यासी च योगी च न निरग्निर्न चाक्रियः ॥ १ ॥

شری بھگوان فرماتے ہیں

جو پُرش کرم پھلوں کی اِچھا تیاگ کر اپنے کرنے لائق کرم کرتا ہے وہ سنیاسی
اور یوگی ہے نہ کہ وہ جو اگنی ہوتر اور اپنے کرتبیہ کرم نہیں کرتا۔ (۱)

سنسار میں دو پرکار کے کام کرنے والے ہیں ایک تو وہ جو اپنے کئے ہوئے کاموں کا پھل چاہتے ہیں اور ایک وہ جو اپنے کئے ہوئے کرموں کا کچھ پھل نہیں چاہتے اِس جگہ اُس پُرش سے مطلب ہے جو اپنے نتیہ کرم تو کرتا ہے مگر اُس کے دل میں اپنے کئے ہوئے کرموں کے پھل کی چاہنا نہیں ہے۔

وہ پُرش جو اپنے کئے ہوئے کاموں کے پھل سُروپ سُرگ آدِ کی خواہش تیاگ کر اگنِ ہوتر ہَوَن آدِ نتیہ کرم کرتا ہے مگر اُسکے عوض میں سُرگ استری لڑکا راج پاٹ آدِ کچھ بھی نہیں چاہتا وہ اُس پُرش سے بہت اونچا ہے کہ جو اگنِ ہوتر وغیرہ نتیہ کرم کرکے اُنکے پھل استری پتر آدِ کی چاہنا رکھتا ہے اس ستیہ (راستی) پر زور ڈالنے کے لئے ہی بھگوان کہتے ہیں کہ وہ پُرش جو کرم پھلوں کی خواہش چھوڑ کر نتیہ کرنے لائق کرم کرتا ہے وہی سنیاسی اور یوگی ہے اُس پُرش میں تیاگ (سنیاس) اور چیت کی دِرڑھتا (یوگ) دونوں گُن سمجھنے چاہئیں صرف اُسی کو سنیاسی اور یوگی نہ جاننا چاہئے جو نہ اگنِ ہوتر کرتا ہے اور نہ تپسیا وغیرہ دوسرے کرم کرتا ہے۔

شنکا۔ سُرتی سمرتی اور یوگ شاستر میں صاف لکھا ہوا ہے کہ سنیاسی یا یوگی وہ ہے جو نہ اگنِ ہوتر کے لئے اگن جلاتا ہے اور نہ یگیہ ہَوَن وغیرہ کرم کرتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ بھگوان یہاں یہ ادبھُت اپدیش دیتے ہیں کہ جو اگنِ جلاتا ہے اور کرم کرتا ہے وہ سنیاسی ہے اور وہی یوگی ہے۔

جواب۔ یہ کوئی بھول یا غلطی نہیں ہے سنیاسی اور یوگی یہ دونوں شبد یہاں اَپر دھیان ارتھ میں استعمال ہوئے ہیں وہ پُرش سنیاسی تو اس لئے سمجھا گیا ہے کہ وہ کرموں کے پھل کے خیال کو بھی تیاگ دیتا ہے اور یوگی اسواسطے سمجھا گیا ہے کہ وہ یوگ پراپت کے لئے کرم کرتا ہے کیونکہ کرم پھلوں کا خیال نہ چھوڑ دینے سے چیت میں استھرتا نہیں آتی اُسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ حقیقت میں سنیاسی اور یوگی ہے جو پُرش صرف آگ کو نہیں چھوتا یا کوئی کام نہیں کرتا وہ سنیاسی نہیں ہو سکتا اصل میں وہی سنیاسی ہے جو کرم اور کرم پھلوں کو تیاگ دیتا ہے۔

بھگوان اِس اُلجھن کو آگے صاف کرتے ہیں۔

यं संन्यासमिति प्राहुर्योगं तं विद्धि पाण्डव ।
न ह्यसंन्यस्तसंकल्पो योगी भवति कश्चन ॥ २ ॥

ہے ارجن جسے سنیاس کہتے ہیں اُسے ہی یوگ کہتے ہیں جس نے سنکلپوں کو نہیں تیاگا ہے وہ ٹھیک یوگی نہیں ہے۔ (۲)

ہے ارجن جس کو سمرتیوں میں سنیاس کہا ہے وہی یوگ ہے کیونکہ یوگ میں بھی خواہشات کو تیاگنا ہوتا ہے اور سنیاس میں بھی۔

سوال ۔ یوگ کرم کرنے کو کہتے ہیں اور سنیاس کرم چھوڑنے کو کہتے ہیں آنکی برابری کس طرح پائی جاتی ہے۔

جواب ۔ سنیاس اور کرم یوگ میں کسی قدر برابری ہے سنیاس اُسے کہتے ہیں جو تمام کرم اور کرم پھلوں کی خواہش کو چھوڑ دیتا ہے کرم یوگی بھی کرم تو کرتا ہے مگر کرم پھلوں کے سنکلپوں کو وہ بھی چھوڑ دیتا ہے۔ کوئی بھی کرم کرنے والا جبتک وہ اپنے کرموں کے پھلوں کی اِچھا نہیں تیاگتا ہے وہ یوگی نہیں ہو سکتا۔

جب انسان کرم پھلوں کی اِچھا تیاگ دیتا ہے تب ہی وہ کرم یوگی کی پدوی (درجہ) کو پہونچتا ہے۔ اگر کوئی شخص بغیر کرم پھلوں کے تیاگے ہی کرموں کو چھوڑ دے یعنے سنیاسی ہو جائے تو وہ واستو میں سنیاسی نہیں ہے۔ کرم یوگ ہی سنیاس کا دروازہ ہے جو پُرش کرم یوگ میں پختہ نہیں ہوتے بغیر کرم پھلوں کی اچھا کا تیاگ کئے ہی سنیاسی ہو جاتے ہیں یعنے سارے کام چھوڑ دیتے ہیں وے کسی کام کے نہیں رہتے اُنکے اوپر "دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا" والی مثل صادق آتی ہے۔

کرم یوگ دھیان یوگ کی سیڑھی ہے

اوپر بھگوان نے سنیاس اور کرم یوگ کو سمان (برابر) کہا ہے کیونکہ سنیاس اور کرم یوگ دونوں میں ہی کرم پھلوں کا سنکلپ تیاگ ہوتا ہے اِس چھٹے ادھیائے

کے ۲ منتر میں بھگوان نے کرم یوگ کو سنیاس کے مانند کہہ کر کرم یوگ کی تعریف کی ہے کرم یوگ کی تعریف اس غرض سے کی ہے کہ کرم یوگ جو کرم پھلوں کی اِچھا تیاگ کر کیا جاتا ہے سادھک (طالب) کو آہستہ آہستہ دھیان یوگ کے لائق کر دیتا ہے۔
اب بھگوان یہ دکھاتے ہیں کہ کس طرح کرم یوگ سے منشیہ دھیان یوگ کے لائق ہوتا ہے اتھوا کرم یوگ دھیان یوگ کا ذریعہ ہے۔

आरुरुक्षोर्मुनेर्योगं कर्म कारणमुच्यते ।
योगारूढस्य तस्यैव शमः कारणमुच्यते ॥ ३ ॥

جو مُنی یوگارُوڈھ ہونا چاہتا ہے اُسے یوگ پراپت کے لئے نِیتہ کرم کرنے چاہئیں اُس مُنی کو جب وہ یوگارُوڈھ ہو جائے تب دھیان یوگ کی پراپتی کے لئے شم روپ سنیاس کا سادھن کرنا چاہئے۔ (۳)
جبکہ پُرش کرم پھلوں کی خواہش تیاگ کر کرم کرتا ہے تب اُسکا انتہ کرن دھیرے دھیرے شُدّھ ہو جاتا ہے اُس وقت اُسے یوگارُوڈھ کہتے ہیں جو پُرش کرم پھل تیاگ دیتا ہے اور یوگارُوڈھ ہونا چاہتا ہے یعنے اپنے انتہ کرن کو شُدّھ اور درِڑھ بنانا چاہتا ہے اُسے یوگارُوڈھ ہونیکے لیے نشکام کرم کرنے چاہئیے جب اُسے سب وِشیوں سے بیراگ ہو جائے اور انتہ کرن شُدّھ ہو جائے تب اُسے کسی پرکار کے کرم نہ کرنے چاہئیں مطلب یہ ہے کہ جبتک انتہ کرن شُدّھ نہ ہو جائے تب تک اُسے کرم کرنے چاہئیں انتہ کرن کے شُدّھ ہونے پر پھر کرم کرنے کی ضرورت نہیں ہے اُس حالت میں سنیاس کرموں کا تیاگ ہی لابھدا ہے کیونکہ سنیاس کے ذریعہ سے ہی وہ دھیان یوگ میں لگ سکتا ہے۔

یوگی کون ہے؟

यदा हि नेन्द्रियार्थेषु न कर्मस्वनुषज्जते ।
सर्वसंकल्पसंन्यासी योगारूढस्तदोच्यते ॥ ४ ॥

جب منشیہ سارے سنکلپوں کو چھوڑ کر اندریوں کے وِشیوں اور کرموں کو تیاگ

دیتا ہے تب اُسے یوگارُڈھ کہتے ہیں۔ (۴)

جب یوگی درڑھ چت ہوکر اندریوں کے بشئے روپ رس آدی میں دل نہیں لگاتا اور نتیہ نیمتک کرموں کو بے ارتھ جانکر کرنے کا دھیان نہیں کرتا اور جب اُسے اس لوک اور پرلوک سمبندھی اِچھاؤں کے پیدا کرنے والے سنکلپوں کو چھوڑ دینے کا ابھیاس ہو جاتا ہے تب اُسے یوگارُوڈھ کہتے ہیں۔

उद्धरेदात्मनाऽऽत्मानं नात्मानमवसादयेत् ।
आत्मैव ह्यात्मनो बन्धुरात्मैव रिपुरात्मनः ॥ ५ ॥

منشیہ کو چاہئے کہ اپنی آتما کو اونچا چڑھاوے اُسے نیچا نہ گرا دے کیونکہ آتما ہی آتما کا مِتر ہے اور آتما ہی آتما کا شترو ہے۔ (۵)

مطلب یہ ہے کہ جیو آتما سنسار کے جھنجھٹوں میں پھنسا ہوا ہے گیانی کو چاہئے کہ اپنی آتما کو سنساری خرخشوں سے نکالے بشئیوں سے کنارہ کشی کرے کیونکہ آتما کو دنیا دی جھگڑوں سے دور کرنے میں آتما کے ذریعہ اُس کی مکتی ہو جاویگی وہ اپنے آتما کو سنساری جھنجھٹوں میں پھنسا ہوا نہ رہنے دیوے کیونکہ اسکے جھنجھٹوں میں پھنسے رہنے سے اُس کو سنساری بندھنوں میں بھی گرفتار ہونا پڑیگا آتما سے ہی آتما کی مکت ہوتی ہے اور آتما سے ہی آتما کو بندھن میں پھنسنا پڑتا ہے اس لئے بھگوان نے آتما کو ہی متر اور شترو ٹھہرایا ہے آتما کے سوائے اس جگت میں پرانی کا نہ کوئی دشمن ہے اور نہ کوئی دوست ہے اگر منشیہ کا آتما بیبیک بدھ سہت اور راگ دویش تسرا یکھا آدی سے رہت ہو تو وہ موکش دلاتا ہے اور اگر وہی آتما بیبیک بدھی رہت اور راگ دویش سہت ہو تو بندھن میں پھنساتا ہے جس آتما دوارا آتما کو موکش ملے وہی آتما متر ہے اور جس کے ذریعہ آتما بندھن میں پھنسے وہی آتما شترو ہے

مندرجہ بالا مباحثہ کا یہ نتیجہ نکلا کہ منشیہ کو یوگارُوڈھ ہونے کے لئے اپنی آتما کو اونچا چڑھانا چاہئے یعنے اُسے بشئیوں سے پرکت (دور) کرنا چاہئے کیونکہ اگر وہ

شُدھ ہوجاویگا تو پرم پد موکش تک پہونچاکر اپنا مترکا ساکام پورا کرسکیگا۔ اگر منشیہ اپنے
آتماکو نیچے گرادیگا اور بشئے باسناؤں میں پھنسا رہنے دیگا تو وہی نیچے گرا ہوا آتما اسکی
موکش نہ ہونے دیگا اور سنسار کے بندھنوں میں پھنسا دیگا۔
اس بات کو بھگوان اگلے شلوک میں صاف کردیتے ہیں۔

बन्धुरात्माऽऽत्मनस्तस्य येनात्मैवात्मना जितः ।
अनात्मनस्तु शत्रुत्वे वर्तेतात्मैव शत्रुवत् ॥ ६ ॥

جس نے اپنی آتما سے آتماکو جیت لیا ہے اسکے لئے اسکا آتما ہی متر
ہے مگر جس نے اپنی آتما سے آتماکو نہیں جیتا اسکے لئے اسکا آتما ہی باہری
شتر و کی طرح دشمن ہے۔ (۶)

خلاصہ۔ جس نے اپنے شریر اندریاں پران اور انتہ کرن کو اپنے بش میں کرلیا
ہے اُس کے لئے اُسکا آتما ہی اُسکا متر ہے مگر جس نے اپنے شریر اندری پران
اور انتہ کرن کو اپنے بش میں نہیں کیا ہے اُس کے لئے اُسکا آتما ہی باہری دشمن
کی طرح نقصان پہونچاتا ہے۔

انتہ کرن کے بش کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

जितात्मनः प्रशान्तस्य परमात्मा समाहितः ।
शीतोष्णसुखदुःखेषु तथा मानापमानयोः ॥ ७ ॥

جس نے اپنی آتما کو جیت لیا ہے اور جو شانت ہے اُسکا پرم آتما سردی گرمی
سُکھ دُکھ اور مان اپمان میں سمان (اٹل) رہتا ہے۔ (۷)

جس نے اپنے انتہ کرن کو بش میں کرلیا ہے اور جو شانت ہے وہ سُکھ دُکھ
سردی گرمی اور مان اپمان سب کو برابر سمجھتا ہے اُسے کسی حالت میں سُکھ دُکھ
نہیں جان پڑتا ایسے نردوند آتما کا ہی پرماتما سمادھی کا بشئے ہوتا ہے۔

ज्ञानविज्ञानतृप्तात्मा कूटस्थो विजितेन्द्रियः ।
युक्त इत्युच्यते योगी समलोष्टाश्मकाञ्चनः ॥ ८ ॥

جس کا آتما گیان اور وگیان سے سنتشٹ ہے جس کا من چلائمان نہیں ہے جس نے اندریوں کو بس میں کر لیا ہے اُسے یُکت یوگی کہتے ہیں کیونکہ اُس کے لئے مٹی پتھر اور سونا سب برابر ہیں۔ (۸)

نوٹ۔ جو بات گرو یا شاستر کے ذریعہ جانی جاوے اُسے گیان یا پروکش گیان کہتے ہیں اُن بشیوں کو جب منش تیکت اور سنکاوں سے صاف کرکے انبھو کرتا ہے تب اُسے وگیان اتھوا اپروکش گیان کہتے ہیں

सुहृन्मित्रार्युदासीनमध्यस्थद्वेष्यबन्धुषु ।
साधुष्वपि च पापेषु समबुद्धिर्विशिष्यते ॥ ९ ॥

جو منش سُہرد متر شترُ اُداسین مدھیستھ دویشی بندھو سادھو اور اسادھو کو ایک نظر سے دیکھتا ہے یعنے سب کو برابر سمجھتا ہے وہ یوگیوں میں شریشٹھ ہے۔ (۹)

جس میں ممتا اور محبت نہ ہو اور جو بغیر کسی بھلائی کی آرزو کے اُپکار کرے اُسے سُہرد کہتے ہیں محبت و پریت کے بس ہو کر جو بھلائی کرتا ہے اُسے متر کہتے ہیں جو روبرو اور پس پشت بُرا چاہے اور ویسا ہی برتاؤ کرے اُسے شترو کہتے ہیں جو دو آدمیوں کے جھگڑوں میں کسی کا بھی پکش یعنے حمایت نہ کرے اتھوا کسی کی بھی برائی یا بھلائی نہ چاہے اُسے اوداسین کہتے ہیں جو شخص دو آدمیوں کے تنازعہ میں ثالث ہو یعنے دونوں کا بھلا چاہے اُسے مدھیستھ کہتے ہیں اور جو دوسرے کا بھلا دیکھکر کڑھے اُسے دویشی کہتے ہیں جو شاستر کی آگیا انسار چلے اُسے سادھو کہتے ہیں اور جو شاستر کے برخلاف کام کرتا ہے اُسے اسادھو کہتے ہیں۔

یوگابھیاس کی بدھی

योगी युञ्जीत सततमात्मानं रहसि स्थितः ।
एकाकी यतचित्तात्मा निराशीरपरिग्रहः ॥ १० ॥

ہے ارجن یوگا روڑھ پُرش کو چاہیئے کہ ایکانت استھان میں تنہا رہکر انتہ کرن اور

اور شریر کو بس میں رکھ کر کسی پرکار کی اِچھا نہ رکھکر کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھکر اَنت کرن کو نرنتر یعنے ہمیشہ سادھان کرے یعنے اُسے سمادھی میں لگا دے۔ (۱۰)
خلاصہ۔ یہ ہے کہ یوگی پُرش کو یوگ ابھیاس کرنے یا سمادھی لگانے کے لئے کسی ایکانت جگہ میں رہنا چاہیئے جہاں منشیوں کا آنا جانا رہنا سہنا اور خوفناک جانوروں کا باس ہو ایسے بھیانک استھان میں یوگی پُرش کو ہرگز نہ رہنا چاہیئے اُن کے رہنے کے لئے پہاڑ کی گپھائیں اچھی ہیں اگر کسی پہاڑی گپھا میں رہے تو اکیلا ہی رہے اپنے ہمراہ ایک یا دو چار آدمی نہ رکھے نہ وہاں کسی کو آنے دے اور نہ چیلا چیلی کو ہی بلا وے ایکانت استھان میں اکیلا رہکر کسی بھی چیز کی خواہش نہ کرے۔
مطلب یہ ہے کہ اُسے گھر دوار استری پُتر دھن دولت راج پاٹ آدِ سے مُنھ موڑ کر پورا سنیاس لے لینا چاہیئے۔
آگے چل کر یوگا بھیاسی کے لئے بھگوان بیٹھنے کھانے اور بشرام آدِ کرنے کے طریقے جن سے کہ یوگ میں مدد ملتی ہے بتانے ہیں اُسکے علاوہ یوگا روڈھ کے خاص نشان یوگ کے گُن اور اُسکے سمبندھ کی دوسری باتیں بتلاتے ہیں سب سے پہلے وے بیٹھنے یعنے آسن جمانے کا ایک خاص طریقہ بتلاتے ہیں۔

शुचौ देशे प्रतिष्ठाप्य स्थिरमासनमात्मनः ।
नात्युच्छ्रितं नातिनीचं चैलाजिनकुशोत्तरम् ॥ ११ ॥

صاف زمین پر نِشچل آسن جمادے زمین نہ تو زیادہ اونچی اور نہ زیادہ نیچی ہو اُسپر کُشا بچھادے کُشا پر مرگ چرم اور مرگ چرم پر کپڑا بچھا دے۔ (۱۱)
یوگا بھیاسی کو پہلے بیٹھنے کی جگہ ایسی تلاش کرنی چاہیئے جو صاف و پاک ہو اونچی نیچی نہ ہو اگر کوئی جگہ اچھی نہ ملے تو اُسکو ہموار کر کے مٹی وغیرہ سے لیپ کر صاف و درست کر لینی چاہیئے تخت وغیرہ پر بیٹھ کر یوگا بھیاس نہیں بنتا کیونکہ لکڑی کی بنی ہوئی چیز کے ہلنے کا کھٹکا رہتا ہے مگر زمین پر یہ کھٹکا نہیں رہتا۔ اونچی جگہ پر بیٹھنے سے دھیان مگن یوگی کے گر پڑنے کا خوف رہتا ہے اور نیچی زمین پر آسن جمانے سے پتھر وغیرہ کے

گر پڑنے کا ڈر رہتا ہے اس خیال سے زیادہ اونچی نیچی زمین اچھی نہیں سمجھی گئی ہے۔

آسن جما کر کیا کرنا چاہیئے

तत्रैकाग्रं मनः कृत्वा यतचित्तेन्द्रियक्रियः ।
उपविश्यासने युञ्ज्याद्योगमात्मविशुद्धये ॥ १२ ॥

یوگی اُس آسن پر بیٹھ کر چت اور اندریوں کے کاموں کو روک کر چت کو ایکاگر کرکے انتہ کرن کی شدھی کے لئے یوگ کا ابھیاس کرے۔ (۱۲)

یہ چت کا سوبھاد ہے کہ وہ اگلی پچھلی باتوں کو یاد کرتا ہے اندریوں کا سوبھاد ہے کہ وے اپنے اپنے بشیوں کی طرف جھکتی ہیں آواز ہونے سے کان اُسے سننا چاہتا ہے آنکھیں نئی چیز دیکھنا چاہتی ہیں اسی طرح ہر ایک اندری اپنے اپنے بشیوں کی طرف جھکتی ہے اِس لئے یوگ ابھیاسی کے لئے اپنے چت اور اپنے اندریوں کو اُن کے کرموں سے ہٹا کر اپنے ادھین کر لینا چاہیے بغیر چت کے ایک طرف ہوئے اور اندریوں کو اُنکے کرموں سے روکے بغیر یوگ ابھیاس نہیں ہو سکتا۔

یہانتک بھگوان نے آسن کی بدھی کہی اب یہ بتلادیں گے کہ شریر کو کسطرح رکھنا چاہیئے

समं कायशिरोग्रीवं धारयन्नचलं स्थिरः ।
सम्प्रेक्ष्य नासिकाग्रं स्वं दिशश्चानवलोकयन् ॥ १३ ॥

شریر سر اور گردن کو استھر کرکے سیدھا رکھے اپنی ناک کے اگلے حصہ پر نظر رکھے اور ادھر اُدھر نہ دیکھے۔ (۱۳)

مطلب یہ ہے کہ یوگ ابھیاسی پُرش اپنے دھڑ سر اور گردن کو سیدھا رکھے نہیں سیدھا رکھنے سے داہنی بائیں طرف نظر نہ جاویگی اگرچہ سیدھا شریر ہل سکتا ہے۔ اِسی لئے بھگوان نے اُسے اِستھر یا اچل رکھنے کو کہا ہے شریر سر اور گردن کو ترچھا رکھنے یا ہلتے رہنے سے دھیان جم نہیں سکتا اس لئے سیدھا اور اچل رکھنا چاہیئے۔ اور ناک کے اگلے حصہ کو آنکھ سے دیکھتا رہے اِسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف ناک کے اگلے

بھاگ کو ہی دیکھتا رہے بلکہ بھگوان کا منشا یہ ہے کہ ورشٹ کو آتما میں لگا دے اور اُسے
باہری پدارتھوں کے دیکھنے سے روکے کیونکہ ناک پر درشٹ رکھنے سے سمادھی نہیں لگیگی
وہاں نظر رکھنے سے من ناک کے اگلے بھاگ پر ہی لگا رہیگا آتما میں نہیں لگے گا ناک کے
اگلے حصّہ پر من کے رہنے سے کچھ بھی لابھ نہیں ہوگا مطلب توچت کو آتما میں لگانیسے
ہے ناک کے اگلے بھاگ پر درشٹ رکھنے کا کارن یہ ہے کہ یوگی کسی اور طرف نہ دیکھے ایک چت
ہو جا دے اور آتما میں دھیان لگا دے شریر کو سیدھا رکھنے اچل رکھنے اور ناک کے اگلے
بھاگ کو دیکھنے کی بات کیول اس لئے کہی گئی ہے کہ سمادھ لگانے والا شریر کو
ہلا دے نہیں اور کسی طرف نہ دیکھے یہانتک کہ اپنے شریر کو بھی نہ دیکھے اگر کسی
طرف سے بھیانک شبد ہو یا کوئی جیو جنتو کاٹے تو بھی اُسکا دھیان نہ چھوٹے اصل بات
یہ ہے کہ چت کو سب طرف سے ہٹا کر اُسے ایک دم آتما میں لگا دینا چاہیئے یہی بات
بھگوان نے اسی ادھیاے کے پچیسویں[۲۵] منتر میں کہی ہے اب صاف طور پر ثابت ہوگیا
کہ ناک کے اگلے حصّہ پر درشٹ رکھنے کا مطلب آتما پر درشٹ رکھنے کا ہے
اور بھی کہا ہے۔

प्रशान्तात्मा विगतभीर्ब्रह्मचारिव्रते स्थितः ।
मनः संयम्य मच्चित्तो युक्त आसीत मत्परः ॥ १४ ॥

من کو شانت کرکے نربھئے ہو کر برہم چریہ ورت میں استھت ہو کر من کو
بس میں کرکے مجھ میں چت لگا کر مجھے سروُ اُت کرشٹ یا اپنا پرشارتھ
سمجھتا ہوا آسن پر بیٹھے۔ (۱۴)

خلاصہ۔ راگ دویش ایرکھا وغیرہ سے من کو شانت کرکے اور شنکایا آپتیوں سے
نربھئے کرکے گرد کی سیوا ٹہل کرتا ہوا اور بھیکھ مانگ کر کھاتا ہوا من کو بشے بھوگوں
سے ہٹا کر مجھ پرمانند سروپ پرمیشور میں دھیان لگا کر یوگا۔ بھیاس کرے اُسے
ہمیشہ مجھ پرمیشور پرماتما کا دھیان کرنا چاہیئے وہ مجھے سروُ اُت کرشٹ اتھوا
پرم آرادھیہ روپ سمجھے استری پرمی ہمیشہ استری کا دھیان رکھ سکتا ہے۔ مگر وہ

اُسے پرم آرادھیہ نہیں سمجھتا اگرچہ وہ اپنے راجہ کو یا مہادیو یا اور کسی دیوتا کو پرم آرادھیہ جانتا ہے مگر یوگی اس کے برخلاف ہمیشہ میرا دھیان کرتا ہے اور مجھے ہی پرماتما جانتا ہے آگے بھگوان یوگ کا پھل بتلاتے ہیں۔

युञ्जन्नेवं सदाऽऽत्मानं योगी नियतमानसः ।
शान्तिं निर्वाणपरमां मत्संस्थामधिगच्छति ॥ १५ ॥

من کو بس میں رکھ کر جو یوگی پہلے کہی ہوئی ریت سے یوگ کا ابھیاس کرتا ہے وہ مجھ میں رہنے والی شانتی کو پاتا ہے یعنے اُس کی موکش ہو جاتی ہے۔ (۱۵)

آگے بھگوان یوگی کے بھوجن وغیرہ کے نیم بتاتے ہیں۔

नात्यश्नतस्तु योगोऽस्ति न चैकान्तमनश्नतः ।
न चातिस्वप्नशीलस्य जाग्रतो नैव चार्जुन ॥ १६ ॥

ہے ارجن جو بہت زیادہ کھاتا ہے یا جو بالکل ہی نہیں کھاتا جو بہت سوتا ہے اتھوا برابر جاگتا رہتا ہے اُسے یوگ سدھ نہیں ہوتا۔ (۱۶)

خلاصہ جو ضرورت سے زیادہ یا شاستر نیم کے برخلاف اناپ شناپ ناک تک ٹھونس لیتا ہے اُسے یوگ سدھ نہیں ہوتا اور جو بالکل نہیں کھاتا یعنے نرا ہار رہتا ہے اُسے بھی یوگ سدھ نہیں ہوتا جو ضرورت سے زیادہ سوتا ہے اور جو سوتا ہی نہیں مگر جاگتا رہتا ہے اُسے بھی یوگ سدھ نہیں ہوتا شت پتھ براہمن میں لکھا ہے:۔

جو بھوجن جس کے موافق ہے وہی اُسکی رکشا کرتا ہے اُس سے نقصان نہیں پہونچتا بہت بھوجن ہان کرتا ہے اور کم بھوجن رکشا نہیں کرتا اس لئے یوگی کو نہ تو ضرورت سے ادھک کھانا چاہیئے نہ کم۔ یوگی کو چاہیئے کہ آدھا پیٹ بھوجن کرے ایک چوتھائی پانی سے اور باقی چوتھائی ہوا کے گھوسنے کو خالی رکھے۔

युक्ताहारविहारस्य युक्तचेष्टस्य कर्मसु ।
युक्तस्वप्नावबोधस्य योगो भवति दुःखहा ॥ १७ ॥

جو نشچیہ نیم انُسار آہار بہار کرتا ہے نیم انُسار کرم کرتا ہے نیم انُسار ہی جاگتا اور سوتا ہے

اس کا یوگ اُس کے دکھوں کا ناش کر دیتا ہے۔ (۱۷)

یوگی کو چاہیئے کہ شاستر کے نیم انُسار اسقدر بھوجن کرے جس سے روگ نہ ہو اور شریر ٹھیک بنا رہے جو لوگ زیادہ کھاجاتے ہیں اُنھیں اجیرن بخار آدِ روگ ہو جاتے ہیں پس جس کے بدن میں بیماری ہو وہ یوگ کے لائق نہیں ہو سکتا اسی طرح جو کم کھاتے ہیں یا نرا ہار رہجاتے ہیں اُنکی اگن دھاتون کو جلا دیتی ہے اس سے وے نربل اور کمزور ہو جاتے ہیں اور یوگ ابھیاس نہیں کرسکتے اسی طرح بہت چلنا پھرنا بھی نہ چاہیئے شاستر میں ایک یوجن (چار کوس) سے زیادہ چلنا ٹھیک نہیں کہا ہے اس بھانتِ رات کو چار یا ساڑھے چار گھنٹہ سونا چاہیئے باقی وقت بیدار رہنے میں بسر کرے اور بالکل نہ سونے سے شریر قائم نہیں رہ سکتا اور زیادہ سونے سے یوگ سادھن میں رُکاوٹ پڑتی ہے مطلب یہ ہے کہ یوگ سادھن کرنے والے کو زیادہ کھانا پینا چلنا پھرنا جپ وغیرہ کرنا اور سونا جاگنا نیم یا پرمان سے کرنا چاہیئے کیونکہ قاعدہ کے مطابق رہنے سہنے سے شریر تندرست رہتا ہے اور یوگ ابھیاس میں کسی طرح کا خلل نہیں ہوتا یوگابھیاس کرنے سے کٹھن نہیں ہوتا اور اودیا کا ناش ہوکر برہم بدیا کی اُتپتی ہوتی ہے اور اس سے سارے دُکھ ناش ہو جاتے ہیں۔

यदा विनियतं चित्तमात्मन्येवावतिष्ठते ।
निःस्पृहः सर्वकामेभ्यो युक्त इत्युच्यते तदा ॥ १८ ॥

جب مُنشیہ اپنے قابو میں کئے ہوئے من کو صرف ایک آتما میں لگا لیتا ہے اور کسی پرکار کی کامنا (اِچّھا) نہیں رکھتا تب وہ سِدھ یوگی کہلاتا ہے۔ (۱۸)

اصل بات یہ ہے کہ جب مُنشیہ کا چت ایکاگر ہو کر آتمانند میں مگن ہو جاتا ہے تب اُسے سنساری چیزوں سے کچھ سروکار نہیں رہتا اور نہ اُسے دیکھی یا بغیر دیکھی چیزوں کی چاہنا رہتی ہے تب وہ سِدھ یوگی کہلاتا ہے۔

यथा दीपो निवातस्थो नेङ्गते सोपमा स्मृता ।
योगिनो यतचित्तस्य युञ्जतो योगमात्मनः ॥ १९ ॥

جس یوگی نے اپنا چت بشی بھوت (بس میں) کر رکھا ہے اور جو آتما میں دھیان یوگ کا ابھیاس کرتا ہے اُس کا چت پون رہت استھان کے دیپک کے مانند اچل ہوتا ہے۔ (۱۹)

خلاصہ۔ جس طرح پون رہت جگہ میں رکھا ہوا چراغ بنا ہلے ڈولے جلتا ہے اُسی طرح آتم دھیان میں مشغول یوگی کا چت کبھی ہلتا نہیں یعنے چلایمان نہیں ہوتا یہاں آتم دھیان میں لگے ہوئے یوگی کے چت کی استھرتا کی اُپما اُس دیپک سے دی ہے جو بنا ہوا کے استھان میں استھرتا سے جلتا ہے۔

यत्रोपरमते चित्तं निरुद्धं योगसेवया ।
यत्र चैवात्मनाऽऽत्मानं पश्यन्नात्मनि तुष्यति ॥ २० ॥

جب یوگا بھیاس کے کارن رُکا ہوا چت شانت ہو جاتا ہے تب یوگی سمادھی دوارا شُدھ ہوے انتہ کرن سے پرم چیتن جوتی سروپ آتما کو دیکھتا ہے اور اپنی آتما میں ہی سنتشٹ رہتا ہے۔ (۲۰)

सुखमात्यन्तिकं यत्तद् बुद्धिग्राह्यमतीन्द्रियम् ।
वेत्ति यत्र न चैवायं स्थितश्चलति तत्त्वतः ॥ २१ ॥

بُدھمان جب اُس انت سُکھ کو انبھو کر لیتا ہے جو کیول بُدھی دوارا گرہن کیا جاسکتا ہے جو اندریوں کے بشیوں سے دور ہے یعنے اندریوں سے سوتنتر ہے تب وہ اپنے آتم سروپ میں استھر ہو کر اُس سے کبھی چلایمان نہیں ہوتا۔ (۲۱)

خلاصہ۔ جب بُدھمان اُس سُکھ کو جان جاتا ہے جو انت ہے جو اندریوں کے بشیوں سے نہیں ہو سکتا صرف شُدھ بُدھی سے گرہن کیا جا سکتا ہے تب وہ اپنی آتما میں ہی استھر ہو جاتا ہے اور وہاں سے کبھی چلایمان نہیں ہوتا کیونکہ اندریوں کے ذریعہ وہ سکھ ہرگز نہیں جانا جا سکتا وہ آنند اندریوں کے آنند سے بالکل نرالا ہے۔

यं लब्ध्वा चापरं लाभं मन्यते नाधिकं ततः ।
यस्मिन्स्थितो न दुःखेन गुरुणाऽपि विचाल्यते ॥ २२ ॥

جب وہ اُس سُکھ کو پا جاتا ہے تب اُس سے زیادہ اور کسی لابھ کو نہیں سمجھتا اس سُکھ میں اِستھت ہو کر وہ بڑا بھاری دُکھ پا کر بھی بچلت (بیقرار) نہیں ہوتا۔ (۲۲)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یوگی اُس اننت سکھ کو جان جاتا ہے تب وہ آتما میں ہی مگن رہتا ہے اُسے اور سارے سُکھ آتما میں مشغول رہنے کے سکھ سے ہیچ معلوم ہوتے ہیں کارن یہ کہ جب اُس کا چت آتما میں لگ جاتا ہے تب وہ تلوار آدِ کے آگھات ہونے پر بھی اپنے چت کو اُس سے نہیں ہٹاتا۔

तं विद्याद् दुःखसंयोगवियोगं योगसंज्ञितम् ।
स निश्चयेन योक्तव्यो योगोऽनिर्विण्णचेतसा ॥ २३ ॥

جس اوستھا میں ذرا بھی دُکھ نہیں رہتا اُس اوستھا کا نام ہی یوگ ہے اُس یوگ کا ابھیاس اِستھر چت ہو کر تتھا اُدویگ رہت ہو کر ضرور کرنا چاہیئے (۲۳)

یوگابھیاس سمبندھی اور باتیں

संकल्पप्रभवान्कामांस्त्यक्त्वा सर्वानशेषतः ।
मनसैवेन्द्रियग्रामं विनियम्य समन्ततः ॥ २४ ॥
शनैः शनैरुपरमेद् बुद्ध्या धृतिगृहीतया ।
आत्मसंस्थं मनः कृत्वा न किञ्चिदपि चिन्तयेत् ॥ २५ ॥

سنکلپ سے اُتپن ہونے والی تمام اِچھاؤں کو بالکل تیاگ کر ببیک یُکت من کے دوارا سب اندریوں کو سب طرف سے روک کر آہستہ آہستہ درڑھ بدّھی سے سب ہی سے من ہٹا کر آتما میں من کو لگانا چاہیئے اور کسی بھی شَے کی چنتا نہ کرنی چاہیئے۔ (۲۴-۲۵)

خلاصہ۔ جو کچھ ہے وہ آتما ہی ہے آتما کے سوائے اور کچھ بھی نہیں ہے یہ سدھانت من میں رکھ کر پُرش کو برابر آتما میں ہی لین رہنا چاہیئے یہی یوگ کا سب سے اونچا بھید ہے۔ ....

यतो यतो निश्चरति मनश्चञ्चलमस्थिरम् ।
ततस्ततो नियम्यैतदात्मन्येव वशं नयेत् ॥ २६ ॥

من اپنی سوابھاوِک چنچلتا کے کارن بھٹکنے لگتا ہے یہ من جہاں جائے وہاں سے اسے لوٹا کر آتما کے ادھین کرنا چاہیئے۔ (۲۶)

مطلب یہ ہے کہ من کا سوبھاؤ ہی چنچل ہے اس لئے وہ اپنی عادت و چنچلتا کے کارن ایک جگہ نہیں ٹھہرتا کیونکہ شبد آدِ بشئی اس من کو ایک جگہ ٹھہرنے نہیں دیتے اگر من میں یہ سوبھاوک کمزوری نہ ہوتی تو من کا آتما میں لگا لینا چنداں مشکل نہ ہوتا من کا اندریوں کے بشیوں سے چنچل ہو جانا ہی آتما میں لَولین ہونے یا لو لگانے میں رکاوٹ کرتا ہے۔

اس لئے من کو بشیوں کا کھوکھلا پن اور اُن میں کچھ بھی سکھ کا نہ ہونا سنساری پدارتھوں کی اسارتا وغیرہ سمجھا کر اُن کی طرف جانے سے روکنا چاہیئے اگر وہ اپنے سوبھاؤ کے کارن بشئیوں کی طرف چلا ہی جائے تو اُسے لا کر پھر آتما میں لگا دینا چاہیئے من سہج میں بش نہیں ہوتا دھیرے دھیرے ابھیاس کرنے سے اور بار بار بشیوں سے ہٹا کر لانے سے بش میں ہوگا کیونکہ سارا دارمدار من کے بش کرنے پر ہے اس لئے من پر ہمیشہ نظر رکھنی چاہیئے ابھیاس کرتے کرتے چنچل من آتما میں نچنتی سے ٹھہر جائیگا جب وہ آتما میں لگ جائیگا تب اُسے شانتِ ملیگی دُکھ کا کچھ بھی لیش نہ رہیگا۔

دھیان یوگ کا پھل

प्रशान्तमनसं ह्येनं योगिनं सुखमुत्तमम् ।
उपैति शान्तरजसं ब्रह्मभूतमकल्मषम् ॥ २७ ॥

جس کا من بالکل شانت ہوگیا ہے جس کا رجوگن نشٹ ہوگیا ہے جو برہم مئی اور نش پاپ ہو گیا ہے اُس یوگی کو نشچے ہی اُتم سُکھ ملتا ہے۔ (۲۷)

خلاصہ - جس کا من ایک دم شانت ہو گیا ہے یعنے جس میں راگ دویش آدی دکھ کے کارن بالکل نہیں رہتے ہیں جو جیون مکت ہو گیا ہے - جس کی ترلتا جیتے جی ہی ہو گئی ہے ، یعنے جس کے من میں یہ درڑھ بشواس ہو گیا ہے کہ سب ہی برہم ہے - اسی بشواس کے کارن جو نش پاپ ہو گیا ہے یعنے جس میں دھرم ادھرم کی چھوت نہیں رہ گئی ہے ایسے یوگی کو اُتم سکھ ملتا ہے -

युञ्जन्नेवं सदात्मानं योगी विगतकल्मषः ।
सुखेन ब्रह्मसंस्पर्शमत्यन्तं सुखमश्नुते ॥ २८ ॥

اس طرح ہمیشہ اپنے من کو آتما میں لگانے والا دھرم ادھرم سے رہت یوگی آسانی سے برہم میں ملنے کا اکھنڈ انت سکھ پاتا ہے - (۲۸)

مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ بغیر وگھن کے یوگ ابھیاس کرنے والا ابھو انکا تار من کو آتما میں لگانے والا برہم میں ملجاتا ہے اور اسے ایسا سکھ ملتا ہے جس کا کبھی ناش نہیں ہوتا کیونکہ اس موقع پر جیو اور برہم کی ایکتا ہو جاتی ہے -

सर्वभूतस्थमात्मानं सर्वभूतानि चात्मनि ।
ईक्षते योगयुक्तात्मा सर्वत्र समदर्शनः ॥ २९ ॥

جس کا چت (انتہ کرن) یوگ میں یکتا ہو گیا ہے اور جو سب کو سمان درشٹی سے دیکھتا ہے وہ سب جیووں میں اپنی آتما کو اور اپنی آتما میں سب جیووں کو دیکھتا ہے (۲۹)

خلاصہ - جس کا انتہ کرن یوگ میں پختہ ہو گیا ہے وہ سمجھنے لگتا ہے کہ برہما سے لیکر گھاس کے تنکے تک میں ایک ہی آتما ہے کسی میں بھید بھاؤ نہیں ہے کوئی اپنا پرایا نہیں ہے آتما اور پرماتما ایک ہی ہے اسی سے اس کو سارے جگت میں ہر پرانی میں پرماتما ہی پرماتما دکھائی دینے لگتا ہے -

यो मां पश्यति सर्वत्र सर्वं च मयि पश्यति ।
तस्याहं न प्रणश्यामि स च मे न प्रणश्यति ॥ ३० ॥

جو سب پرانیوں میں مجھے دیکھتا ہے اور سب پرانیوں کو مجھ میں دیکھتا ہے میں اسکی

نظر سے اوٹ نہیں ہوتا اور نہ وہ میری نظر سے اوٹ ہوتا ہے۔ (۳۰)
جو منشیہ سب پرانیوں کے آتما مجھ باسدیو کو سب پرانیوں میں دیکھتا ہے اور جو برہما
(سرشٹ کے رچنے والے) تھا سب پرانیوں کو سب کی آتما مجھ میں دیکھتا ہے اُس
آتما کی ایکتا دیکھنے والے کے پاس سے میں (ایشور) کبھی دور نہیں ہوتا اور نہ
وہ مہان ہی مجھ سے دور رہتا ہے یعنے وہ ہمیشہ میرے پاس رہتا ہے اور میں
سدا اُس کے پاس رہتا ہوں کیونکہ اُس کی آتما اور میری آتما ایک ہی ہے جب
اسکی آتما اور میری آتما ایک ہی ہے تب دونوں کی آتما ایک دوسرے میں ہمیشہ
موجود رہے گی اس میں کیا سندیہہ ہے۔

सर्वभूतस्थितं यो मां भजत्येकत्वमास्थितः ।
सर्वथा वर्तमानोऽपि स योगी मयि वर्तते ॥ ३१ ॥

جو سب کو ایک سمجھتا ہے تب جیوؤں میں رہنے والے مجھ کو بھجتا ہے وہ
چاہے جس طرح زندگی کیوں نہ بسر کرے وہ مجھ میں ہی رہتا ہے۔ (۳۱)
برہم کے ساتھ ایکتا کو پراپت ہوا گیانی یعنے اپنی آتما کو برہم سمجھنے والا اتھوا
سب جیوؤں میں مجھے دیکھنے والا اور مجھ میں سب کو دیکھنے والا چاہے جس طریقہ سے جیون بیں
نہ بیلا دے مجھ میں ہی رہتا ہے وہ ہمیشہ جیون مکت ہے (زندہ ہی مکت ہے)
اسکی مکت کی راہ میں کوئی چیز رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی۔

आत्मौपम्येन सर्वत्र समं पश्यति योऽर्जुन ।
सुखं वा यदि वा दुःखं स योगी परमो मतः ॥ ३२ ॥

ہے ارجن جسے سب کی ایکتا میں بشواس ہے جو سب کے دکھ سکھ کو اپنے دکھ سکھ
کی برابر سمجھتا ہے وہ منشیہ ہی سب سے بڑا یوگی ہے۔ (۳۲)
جسکی سمجھ میں سب آتمائیں ایک ہیں وہ سمجھتا ہے کہ جس سے مجھے سکھ ہوگا اُس
سے دوسرے کو بھی سکھ ہوگا اور جس سے مجھے دکھ ہوگا اُس سے دوسروں کو بھی دکھ
ہوگا ایسا گیانی کسی پرانی کو دکھ نہیں پہنچاتا جس میں یہ شدھ ہو گیا (ن) ہے

وہ یوگیوں میں سب سے سریشٹھ ہے یعنے میں اُسے سب یوگیوں سے زیادہ پسند کرتا ہوں۔

ابھیاس اور بیراگ یوگ کے نشچت اُپائے ہیں

अर्जुन उवाच।
योऽयं योगस्त्वया प्रोक्तः साम्येन मधुसूदन।
एतस्याहं न पश्यामि चञ्चलत्वात् स्थितिं स्थिराम्॥ ३३॥

ارجن نے کہا

ہے مدھوسودن آپ نے جو سب کو ایکساں سمجھنے کا یوگ بتلایا وہ من کی چنچلتا کے کارن ہمیشہ من میں نہیں رہ سکتا۔ (۳۳) سبھی جانتے ہیں۔

चञ्चलं हि मनः कृष्ण प्रमाथि बलवद् दृढम्।
तस्याऽहं निग्रहं मन्ये वायोरिव सुदुष्करम्॥ ३४॥

ہے کرشن من چنچل بلوان ہٹھی اور بکھیڑیا ہے میری رائے میں جس طرح ہوا کا روکنا دشوار ہے ٹھیک اُسی طرح اِس من کا روکنا بھی کٹھن ہے۔ (۳۴)

من صرف چنچل ہی نہیں ہے لیکن بکھیڑیا بھی ہے وہ شریر اور اندریوں میں ہلچل مچا دیتا ہے اور انھیں دوسرے کے ادھین کر دیتا ہے وہ کسی طرح بھی دبانے یوگ نہیں ہے اِسی سے کہتا ہوں کہ ہوا کو روکنا یا ادھین کرنا جسقدر مشکل ہے من کا روکنا یا ادھین کرنا بھی اُتنا ہی دشوار ہے بلکہ اُس سے کہیں زیادہ کٹھن ہے۔

श्रीभगवानुवाच।
असंशयं महाबाहो मनो दुर्निग्रहं चलम्।
अभ्यासेन तु कौन्तेय वैराग्येण च गृह्यते॥ ३५॥

شری بھگوان نے کہا

ہے مہا باہو یہ بالکل سچ ہے کہ من چنچل ہے اور اُسکا بس کرنا بہت ہی کٹھن ہے

لیکن ہے ارجن ابھیاس اور بیراگ سے من بش میں ہو سکتا ہے۔ (۳۵)
من اپنے چنچل سوبھاؤ کے باعث بار بار بھٹکتا ہے وہ جتنی بار خراب راستہ میں جائے اُسے اُتنی ہی بار سیدھے راستہ پر لاکر لگانا چاہیئے اسی کو ابھیاس کہتے ہیں منشیہ کے من میں دیکھی اور نہ دیکھی سکھ کی چیزوں کی خواہش پیدا ہوتی ہے اُن چیزوں میں دوش نکال کر اُنکی اِچھا نہ کرنا ہی بیراگ کہلاتا ہے ابھیاس اور بیراگ دوارا سنساری چیزوں سے من کی گت روکی جاسکتی ہے یوگ ابھیاسی کے من میں پہلے بیراگ ہونا چاہیئے پھر ابھیاس کیونکہ بغیر بیراگ ہوئے ابھیاس کام نہ دیگا۔

असंयतात्मना योगो दुष्प्राप इति मे मतिः ।
वश्यात्मना तु यतता शक्योऽवाप्तुमुपायतः ॥ ३६ ॥

ہے ارجن جس نے من بش میں نہیں کیا ہے اُسے یوگ پراپت ہونا کٹھن ہے لیکن جو من کو بش میں کرکے یوگ کی چیشٹا کرتا ہے وہ یوگ کو پراپت کر لیتا ہے۔ (۳۶)
جان لینا چاہیئے کہ جیو اور برہم کی ایکتا کو یوگ کہتے ہیں جو پُرش من کو بنا بش کئے ہوئے یوگ کرتا ہے اُسے یوگ پراپت نہیں ہوتا لیکن جو بیراگ اور ابھیاس سے من کو بش کر لیتا ہے اُسے یوگ انند سکھ ملتا ہے بغیر بیراگ اور ابھیاس کے من بش میں نہیں ہوتا اور من کے بغیر بس ہوئے ہرگز یوگ سدّھ نہیں ہو سکتا پس معلوم ہوتا ہے کہ من کے بش کرنے کے واسطے بیراگ اور ابھیاس یہ دو یتن آپائے ہیں۔

یوگ مارگ سے گر جانے والے کی حالت

ارجن کے من میں یہ خیال آیا کہ اگر کوئی پُرش یوگ ابھیاس میں لگ جائے یعنے یوگ سادھن کی کوشش کرنے لگے اور لوک پرلوک سادھن کے سارے کاموں کو چھوڑ دے۔ اگر اُس پرش کو یوگ سدھی کا پھل اور موکش کا ذریعہ جیو اور برہم کی ایکتا کا شُدّھ گیان پراپت ہونے کے پہلے ہی دیر یوگ سے موت آجاوے

اور اس وقت اُس کا من یوگ مارگ سے بھٹک کر بشیوں میں جا لگے تو اُسکی کیا حالت ہوگی۔ کیا یوگ مارگ سے گرا ہوا پُرش نشٹ ہو جائے گا۔ اُس سندیہ کے دور کرنے کے لئے۔

अर्जुन उवाच ।
अयतिः श्रद्धयोपेतो योगाच्चलितमानसः ।
अप्राप्य योगसंसिद्धिं कां गतिं कृष्ण गच्छति ॥ ३७ ॥

ارجن نے کہا

ہے کرشن، جو پُرش ابھیاس نہیں کرتا ہے لیکن یوگ میں بشواس اور شردھا رکھتا ہے اگر ایسے پُرش کا من تتوگیان (جیو برہم کی ایکتا کا گیان) پانے کے پہلے ہی یوگ سے ہٹ جائے تو اُس کی کیا گت ہوگی۔ (۳۷)

خلاصہ جس کا یوگ کے بل یا پربھاو میں بشواس ہو لیکن وہ یوگ مارگ میں جتن نہ کرتا ہو جیون کے آخر میں اُسکا من یوگ سے ہٹ جائے تو یوگ کا پھل (شدھ گیان جیو برہم کی ایکتا کا گیان) پائے بغیر اُس کی کیا گت ہوگی۔

कच्चिन्नोभयविभ्रष्टश्छिन्नाभ्रमिव नश्यति ।
अप्रतिष्ठो महाबाहो विमूढो ब्रह्मणः पथि ॥ ३८ ॥

ہے مہا باہو دونوں سے بھرشٹ ہوا اور برہم مارگ سے بموڑھ ہوا وہ پرش کیا نرادھار بادل کے ٹکڑے کی طرح نشٹ نہیں ہو جاتا۔ (۳۸)

مطلب یہ ہے کہ کرم مارگ اور گیان مارگ دونوں سے بھرشٹ ہوا اور برہم مارگ سے بچلت ہوا پرش کیا اُس بادل کے ٹکڑہ کی طرح ناش نہیں ہو جاتا جو اور بادلوں سے الگ ہو کر ہوا کے زور سے ناش ہو جاتا ہے کیونکہ وہ نہ تو کرم کر کے سُرگ وغیرہ ہی پا سکا اور نہ شدھ گیان پراپت کر کے موکش کا بھاگی ہو سکا۔ کیا وہ دونوں مارگوں سے گر کر بھٹک کر نشٹ نہیں ہوگا۔

एतन्मे संशयं कृष्ण छेत्तुमर्हस्यशेषतः ।
त्वदन्यः संशयस्यास्य छेत्ता न ह्युपपद्यते ॥ ३९ ॥

ہے کرشن آپ میرے اس سندیہہ کو بالکل دُور کر دیجئے کیونکہ آپ کے سوا اور کوئی ایسا نہیں ہے جو سندیہہ کو دُور کر سکے۔ (۳۹)

خلاصہ۔ ارجن کہتا ہے کہ ہے بھگوان میرے اس سندیہہ کو نہ تو رشی منی ہی دُور کر سکتے ہیں اور نہ کوئی دیوتا ہی دور کر سکتا ہے صرف آپ ہی اس سندیہہ کو دور کر سکتے ہیں۔

श्रीभगवानुवाच ।
पार्थ नैवेह नामुत्र विनाशस्तस्य विद्यते ।
न हि कल्याणकृत्कश्चिद्दुर्गतिं तात गच्छति ॥ ४० ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے پارتھ اُس کا نہ تو اس لوک اور نہ پرلوک میں کہیں بھی ناش نہ ہوگا۔ ہے تات نشچے ہی کسی بھی اچھا کام کرنے والے کی بُری گت کبھی نہیں ہوتی۔ (۴۰)

بھگوان کے کہنے کا سارانش یہ ہے کہ جو یوگ بھرشٹ ہو جاتا ہے اُسے برتمان جنم سے برا جنم نہیں ملتا۔

ارجن پھر سوال کرتا ہے کہ جب یوگ مارگ سے بھرشٹ ہونے والے کی بری گت نہ ہوگی اور برتمان جنم سے بُرا جنم نہ ملے گا تب اُس کا کیا حال ہوگا۔ بھگوان جواب دیتے ہیں۔

प्राप्य पुण्यकृतांल्लोकानुषित्वा शाश्वतीः समाः ।
शुचीनां श्रीमतां गेहे योगभ्रष्टोऽभिजायते ॥ ४१ ॥

جو یوگ بھرشٹ ہو جاتا ہے وہ مرنے کے بعد پنیہ والوں کے لوکوں میں پہونچ کر وہاں لاتعداد برسوں تک باس کرتا ہے اور پھر وہ ان کسی پوتر اور دھن وان کے گھر میں پھر جنم لیتا ہے۔ (۴۱)

بھگوان نے یہ بات دھیان یوگ میں لگے ہوئے سنّیاسی کے لئے میں کہی جان پڑتی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ جو یوگ مارگ سے بھٹک کر مرجاتا ہے وہ مرنے کے پیچھے اُس لوک میں جاتا ہے جس میں اشومیدھ یگیہ کے کرنے والے جاتے ہیں وہاں وہ پورن سکھ بھوگ کر پھر اس مرتیو لوک میں کسی بید وکت بدھی سے کرم کرنیوالے دھن وان کے گھر میں جنم لیتا ہے۔

अथवा योगिनामेव कुले भवति धीमताम् ।
एतद्धि दुर्लभतरं लोके जन्म यदीदृशम् ॥ ४२ ॥

اتھوا وہ بُدھمان یوگیوں کے خاندان میں ہی جنم لیتا ہے ایسا جنم اس لوک میں مشکل سے ہوتا ہے۔ (۴۲)

مطلب یہ ہے کہ اگر وہ دھن وان کے گھر جنم نہیں لیتا تو کسی نردھن مگر بُدھمان یوگی کے گھر میں جنم لیتا ہے لیکن دھن وان کے گھر کی نسبت نردھن یوگی کے گھر میں جنم بڑے بھاگ سے ملتا ہے۔

तत्र तं बुद्धिसंयोगं लभते पौर्वदेहिकम् ।
यतते च ततो भूयः संसिद्धौ कुरुनन्दन ॥ ४३ ॥

وہاں اُسے پہلے جنم میں ابھیاس کی ہوئی بدیا کا سنجوگ ہوجاتا ہے تب وہ پہلے کی اپیکشا زیادہ اُتساہ (جوش) سے مکتی پانے کی چیشٹا کرتا ہے۔ (۴۳)

خلاصہ۔ جبکہ وہ کسی بُدھمان یوگی کے گھر میں یا وید بدھی یعنے وید کے طریقہ سے چلنے والے دولتمند کے گھر میں جنم لیتا ہے تو وہاں اُس کے پہلے جنم کے ابھیاس کی ہوئی برہم بدیا پھر سے سنجوگ پاکر تازہ ہوجاتی ہے اس وقت وہ موکش پانے کے لئے پہلے جنم میں کی ہوئی کوششوں کے بہ نسبت اور بھی اُتساہ (جوش) سے کوشش کرتا ہے۔

पूर्वाभ्यासेन तेनैव ह्रियते ह्यवशोऽपि सः ।
जिज्ञासुरपि योगस्य शब्दब्रह्मातिवर्तते ॥ ४४ ॥

آبش ہونے پر بھی پوروب جنم کا ابھیاس اُسے یوگ مارگ کی طرف جھکاتا ہے اور وہ

پُرش بھی جو کیول یوگ کے پشئے کو جاننا چاہتا ہے شبد برہم سے اوپر پہونچ جاتا ہے۔ (۴۴)

خلاصہ۔ جبکہ یوگ بھرشٹ پُرش کسی راجہ مہاراجہ اتھوا بُدھمان کے گھر میں جنم لے تب سمبھو ہے کہ وہ اپنے ماں باپ استری پُتر دھن آدی کے موہ میں پھنس جاوے یا بشیوں کے ادھین ہو جاوے اور بشیوں کے سامنے اُسکا کچھ بس نہ چلے تو بھی اُسکا پہلے جنم کا یوگ سادھن کا ابھیاس اُسے یوگ مارگ کی طرف جھکاتا ہے اُس پُرش نے اگر کوئی ادھرم نہ کیا ہو تو یوگ کے اثر سے فوراً جیت یعنے کامیابی ہوتی ہے اگر اُسنے ادھرم کیا ہو تو کچھ دن یوگ کا اثر دبا رہتا ہے لیکن جیوں ہی ادھرم کا ناش ہو جاتا ہو تیوں ہی یوگ کا اثر اپنا زور کرنے لگتا ہے اگرچہ یوگ کا اثر کچھ دنوں کے لئے ادھرم کے زور کے باعث پوشیدہ رہتا ہے مگر اُسکا ناش نہیں ہوتا۔

سارانش یہ ہے کہ جو یوگی پچھلے جنم میں یوگ بھرشٹ ہو جاتا ہے وہ اپنے پہلے یوگ ابھیاس کے اثر سے بشئے باسناؤں کو چھوڑ کر یوگ مارگ میں کام کرنے لگتا ہے وہ صرف یوگ ریت جاننے کی خواہش کرنے کے کارن شبد برہم سے چھٹکارا پا جاتا ہے یعنے دید میں کہے ہوئے کرم کانڈوں سے رہائی پا جاتا ہے تب اُس کا تو کہنا ہی کیا ہے جو یوگ کو جانتا ہے رات دن استھر چت ہو کر یوگ کا ہی ابھیاس کرتا ہے ارتھات یوگ ابھیاسی کے کرم کانڈوں سے چھٹکارا پانے میں سندیہہ ہی کیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو پُرش بھول سے بھی ایک ساعت بھر کے لئے ایسا بچار کرتا ہے کہ میں برہم ہوں وہ جنم جنانتر کے پاپوں سے رہائی پا جاتا ہے اور جو قاعدہ سے یوگ ابھیاس کرتا ہے برہم کے بچار میں سچے دل سے لین رہتا ہے اُسکی مُکت ہونے میں کیا شک ہے؟

یوگی کا جیون کیوں اچھا ہے؟

प्रयत्नाद्यतमानस्तु योगी संशुद्धकिल्बिषः ।
अनेकजन्मसंसिद्धस्ततो याति परां गतिम् ॥ ४५ ॥

جو یوگی پریترم پوربک یعنی خوب محنت کرکے اس طرح کی چیشٹا کرتا ہے وہ پاپوں سے شدھ ہو کر اور انیک جنموں میں یوگ سدھی لابھ کرکے اتم گت کو پراپت ہو جاتا ہے۔ (۴۵)

خلاصہ وہ بار بار جنم لیتا ہے اور دھیرے دھیرے ہر جنم میں ترقی پراپت کرتا رہتا ہے اس سے آخر میں انیک جنموں میں لابھ کئے ہوئے یوگ کے لگ جانے سے اُسے یوگ سدھی ہو جاتی ہے اور یوگ سدھی ہونے پر اُسے شدھ گیان ہو جاتا ہے شدھ گیان کے ہو جانے پر موکش مل جاتی ہے ارتھات اُسے پھر مرنا اور جنم لینا نہیں پڑتا۔

तपस्विभ्योऽधिको योगी ज्ञानिभ्योऽपि मतोऽधिकः ।
कर्मिभ्यश्चाधिको योगी तस्माद्योगी भवार्जुन ॥ ४६ ॥

ہے ارجن یوگی تپسیوں سے گیانیوں سے واگن ہوترا آدِ کرم کرنے والوں سے شریشٹھ ہے اس لیئے تو یوگی ہو۔ (۴۶)

خلاصہ۔ جو پنچ اگن تپتے ہیں جو رات دن دھونی لگائے رہتے ہیں جو ندیوں میں کھڑے کھڑے جپ کیا کرتے ہیں جو برت اُپواس کرکے اپنی دیہہ کو کمزور کر ڈالتے ہیں جو رات دن شاستروں کے ارتھ بچار میں لگے رہتے ہیں جو اگنی ہوترا دِ کرم کرتے ہیں جو کنواں تالاب باؤڑی آدِ کھدواتے ہیں دھرم شالائیں بنواتے ہیں اُن سب سے یوگی اوتم ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اوپر کے کرم کرنے والے تپسوی بد دان برت کرنیوالے کنوئیں تالاب آدِ بنوانے والے خراب ہیں یا یہ کرم نہ کرنے چاہئیں بھگوان نے ان سب کرم کرنے والوں سے یوگی کا مقابلہ کیا ہے اور ان سب سے یوگی کو شریشٹھ ٹھہرایا ہے مطلب یہ ہے کہ کہ اوپر کرم کرنیوالے بھی درجہ بدرجہ اچھے ہیں مگر یوگی سے اُن سب کا درجہ نیچا ہے۔

योगिनामपि सर्वेषां मद्गतेनान्तरात्मना ।
श्रद्धावान्भजते यो मां स मे युक्ततमो मतः ॥ ४७ ॥

جو شردھا پوربک مجھ میں درڑھ وشواس سے چت لگا کر مجھ کو بھجتا ہے اُسے میں سب یوگیوں سے اُتم سمجھتا ہوں۔ (۴۷)

خلاصہ جو یوگی رُدّر سورج آدِ کا دھیان کرتے ہیں اُن سب سے وہ یوگی جو صرف مجھ باسدیو میں شردھا پوربک چیت لگاتا ہے اور میرا ہی بھجن کرتا ہے اُتم ہے اور یہی صاف یوں کہہ سکتے ہیں کہ مہادیو وسورج آدِ دیوتاؤں کی بھگت کرنے والوں سے مجھ میں اور اپنے میں اور سنسار کے پرانی ماتر میں بھید نہ سمجھنے والا سب کو برہم سمجھنے والا ایک ماتر مجھ باسدیو کے بھجنے والے کا درجہ اونچا ہے۔

چھٹا ادھیائے سماپت ہوا

ساتواں ادھیائے گیان وگیان جوگ نام

۳۰ منتر

دھیان سے ایشور کی پراپتی

۶۔ ادھیائے کے آخیر اشلوک سے کئی سوال پیدا ہوتے ہیں مگر ارجن نے ایک بھی سوال نہیں کیا اسلئے انترجامی بھگوان ارجن کے بغیر پوچھے ہی اُس کے من میں اُٹھے ہوئے پرشنوں اور شنکاؤں کے جواب اس ساتویں ادھیائے میں دیتے ہیں جنکا دھیان یا بھجن کیا جائے اُن کا سروپ جاننا بہت ہی ضروری اور سب سے اول بات ہے اسی سے بھگوان نے کہا۔

श्रीभगवानुवाच ।

मय्यासक्तमनाः पार्थ योगं युञ्जन्मदाश्रयः ।
असंशयं समग्रं मां यथा ज्ञास्यसि तच्छृणु ॥ १ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے ارجن اپنا چیت مجھ میں لگا کر یوگ سادھن کرتا ہوا میری شرن آکر مجھے تو پورن

روپ سے سندیہہ رہت ہو کر جس طرح جانے گا سو سُن۔ (۱)
خلاصہ۔ یوگی یوگ سادھن کرتا ہے اتھوا چت کی درڑھتا کا ابھیاس کرتا ہے اور میرا آسرا لیتا ہے میری شرن آتا ہے مگر جو مانو میٹی پھل پراپت کرنا چاہتا ہے وہ اگنی ہوتر تپسیا دان وغیرہ کرم کرتا ہے یوگی اس کے برخلاف سب اُپائے کو چھوڑ کر اپنا چت ایک مجھ میں لگا کر میری ہی شرن لیتا ہے۔
ہے ارجن دھیان لگا کر سُن میں تجھے وہ ترکیب بتلانے والا ہوں جس سے تو پہلے کئے ہوئے کرموں کو کرتا ہوا مجھے پورے طور پر بغیر کسی پرکار کے سنشئے کے جان جائیگا یعنے تجھے اِس بات کا گیان نہ سندیہہ ہو جائیگا کہ بھگوان ایسے ہیں۔

ज्ञानन्तेऽहं सविज्ञानमिदं वक्ष्याम्यशेषतः ।
यज्ज्ञात्वा नेह भूयोऽन्यज्ज्ञातव्यमवशिष्यते ॥ २ ॥

میں تجھے اِس گیان کو انبھو اور یُکتیوں سمیت سکھاؤنگا جس کے جان لینے پر یہاں اور کچھ جاننے کو باقی نہیں رہتا۔ (۲)
خلاصہ۔ اس ایشور یئے گیان کو میں تجھے صرف شاستروں کے ڈھنگ سے نہیں سکھاؤنگا بلکہ انبھو اور یُکتیوں سے بتلاؤں گا وہ گیان ایسا ہے کہ اُس کے جاننے والے کو پھر اس جگت میں اور کچھ بھی جاننے کی ضرورت نہیں رہتی اِس کے جاننے سے موکش مل جاتی ہے موکش کے اُپائے جاننے کے سوا اور جاننے کی بات ہی کیا ہے لیکن اِسکا گیان پراپت کرنا ہی دشوار ہے۔

मनुष्याणां सहस्रेषु कश्चिद्यतति सिद्धये ।
यततामपि सिद्धानां कश्चिन्मां वेत्ति तत्त्वतः ॥ ३ ॥

ہزاروں منشیوں میں سے کوئی ایک کدا چت اِس گیان کے جاننے کی کوشش کرتا ہے کوشش کرنے والوں میں سے شاید کوئی ایک میرے سروپ کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ (۳)

ایشوری پرکرتی سے سرشٹی کا پھیلاؤ

भूमिरापोऽनलो वायुः खं मनो बुद्धिरेव च ।
अहंकार इतीयं मे भिन्ना प्रकृतिरष्टधा ॥ ४ ॥

ہے ارجن پرتھوی، جل، اگنی، ہوا، آکاش، من، بدھی اور اہنکار اس طرح میری پرکرتی (مایا) آٹھ پرکار کی ہے۔ (۴)

خلاصہ۔ یہاں پرتھوی شبد گندھ، جل شبد رس، اگنی شبد روپ، وایو شبد اسپرش اور آکاش شبد تن ماترا کے لئے پریوگ (استعمال) کیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ اوپر جو پرتھوی جل اگنی وایو اور آکاش سے لئے گئے ہیں اُن سے اُن کے مول تتو گندھ رس روپ سپرش اور شبد سمجھنے چاہیئے اسی طرح من اپنے کارن اہنکار کی جگہ آیا ہے بدھی مہت تتو کے لئے آئی ہے کیونکہ مہت تتو اہنکار کا کارن ہے اور اہنکار ابیکت کی جگہ آیا ہے جس طرح زہر ملا ہوا بھوجن بھی کہلاتا ہے اہنکار سے ہی شبد رس روپ آدی پیدا ہوتے ہیں ہم کو ایسے سادھارن انبھو سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک جیو کی بہت سی ... کا کارن اہنکار ہے۔

خلاصہ۔ یہ ہے کہ ابیکت سے مہت تتو مہت تتو سے اہنکار اور اہنکار سے گندھ رس روپ آدی پیدا ہوئے اور ان سب سے یہ جگت رچا گیا ہے۔ سارانش یہ ہے کہ ایشور کی پرکرتی ان آٹھ حصوں میں تقسیم ہوئی ہے۔ (۱) گندھ (۲) رس (۳) روپ (۴) اسپرش (۵) شبد (۶) اہنکار (۷) مہت تتو (۸) ابیکت اس آٹھ پرکار کی پرکرتی کے انترگت (درمیان) ہی یہ سارا جڑ پرپنچ ہے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ سارا جگت اسی آٹھ پرکار کی پرکرتی سے رچا گیا ہے اسے ایشوری مایا بھی کہتے ہیں۔

अपरेयमितस्त्वन्यां प्रकृतिं विद्धि मे पराम् ।
जीवभूतां महाबाहो ययेदं धार्यते जगत् ॥ ५ ॥

یہ اپرا پرکرتی ہے اس سے بھی (علاوہ) میری جیو روپ پرا پرکرتی ہے جس نے اس جگت کو دھارن کر رکھا ہے۔ (۵)

میری پرکرتیاں دو طرح کی ہیں دونوں میں بالکل سمانتا (برابری) نہیں ہے ایک دوسرے میں اسقدر بھید یعنے تفاوت ہے جتنا کہ رات اور دن میں ان دونوں میں ایک جڑ اور دوسری چیتن ہے۔

جس آٹھ پرکار کی پرکرتی کا ذکر میں ابھی کر چکا ہوں وہ اپرا پرکرتی ہے یہ پرکرتی نیچے درجہ کی ہے کیونکہ یہ کئی طرح کا انرتھ کرانے والی سنسار بندھن میں پھنسانے والی اور جڑ ہے۔

اس اپرا پرکرتی کے علاوہ جو میری ایک پرکرتی اور ہے وہ پرا ہے اور وہ اونچے درجہ کی ہے کیونکہ وہ شدھ ہے میری آتم سروپ ہے اسی نے اس جڑ جگت کو دھارن کر رکھا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میری ان جڑ اور چیتن دونوں پرکرتیوں سے ہی جگت کی رچنا ہوتی ہے۔ ان دونوں پرکرتیوں میں میری پرا پرکرتی سریشٹھ ہے کیونکہ اسی سے جیووں کی اندریوں میں چیتنتا ہے وہ میری خاص آتما ہے۔ اپرا پرکرتی کھیتر روپ ہے اور پرا پرکرتی اس میں جیو روپ کھیترگیہ ہے۔

سارانش یہ ہے کہ اس جڑ روپ جگت میں پرانی کی کایا میں میں بھگوان ہی جیو روپ سے لگا ہوا ہوں۔

एतद्योनीनि भूतानि सर्वाणीत्युपधारय ।
अहं कृत्स्नस्य जगतः प्रभवः प्रलयस्तथा ॥ ६ ॥

ہے ارجن تو اس بات کو جان لے کہ سارے پرانی ان دونوں پرکرتیوں سے ہی پیدا ہوئے ہیں اس لئے میں ہی سارے جگت کا پیدا کرنے والا اور ناش کرنے والا ہوں۔ (۶)

خلاصہ - میری اپرا اور پرا دونوں پرکرتیوں سے ہی تمام پرانی پیدا ہوتے ہیں یعنے میری پرکرتیاں ہی سب پرانیوں کی اتپتی استھان یعنے کرجنے کی جگہہ ہے اس لیے میں ہی اس جگت کا آدی اور انت ہوں یعنے ان دونوں پرکار کی پرکرتیوں کے ذریعہ میں سربگیہ سرب درشی ایشور جگت کی رچنا کرتا ہوں۔

मत्तः परतरं नान्यत्किञ्चिदस्ति धनञ्जय ।
मयि सर्वमिदं प्रोतं सूत्रे मणिगणा इव ॥ ७ ॥

ہے دھننجے مجھ پرماتما سے اونچا اور کوئی نہیں ہے جس طرح سوت میں منیوں کے دانے پروئے رہتے ہیں اسی طرح یہ جگت مجھ میں پرویا ہوا ہے۔ (۷)

خلاصہ - مجھ پرماتما کے سوائے جگت کا اور کوئی کارن نہیں ہے یعنی میں اکیلا ہی اس جگت کا کارن ہوں اسی سے سارے پرانی اور تمام سنسار مجھ میں اسی طرح گتھا ہوا ہے جس طرح تانے میں کپڑا یا ڈورے میں منیاں گتھے رہتے ہیں۔

रसोऽहमप्सु कौन्तेय प्रभास्मि शशिसूर्ययोः ।
प्रणवः सर्ववेदेषु शब्दः खे पौरुषं नृषु ॥ ८ ॥

ہے کنتی پتر جلوں میں رس میں ہوں سورج اور چندرماں میں پربھا (چمک) میں ہوں سب ویدوں میں اونکار میں ہوں آکاش میں شبد میں ہوں منشیوں میں پرشارتھ میں ہوں۔ (۸)

جل کا سار رس ہے وہ رس میں ہوں جس طرح میں جل میں رس ہوں اسی طرح میں چاند اور سورج میں روشنی ہوں سب ویدوں میں جو اونکار روپ پرنو ہے وہ میں ہوں اسی طرح منشیوں میں منشیتا میں ہوں یعنے منشیوں میں وہ چیز میں ہوں جس سے منشیہ منشیہ سمجھا جاتا ہے آکاش کا سار شبد ہے وہ شبد میں ہوں۔

سارانش یہ ہے کہ جل کا رس سورج چاند پرنو منشیہ اور شبد یہ سب میرے شریر ہیں اور میں ہی ان میں رہنے والا شریری ہوں میرے بغیر ان میں کچھ نہیں ہے میرے بغیر جل میں رس نہیں ہے رس بغیر جل کچھ بھی نہیں ہے میرے بنا سورج

چندرماں میں روشنی نہیں ہے بنا روشنی کے سورج اور چندرماں کچھ بھی نہیں ہیں منشیہ
شریر میں میرے رہنے سے ہی منشیہ دانشمند ودانا کہلاتا ہے اگر اس میں نہ رہوں
تو وہ منشیہ نہیں مٹی ہے۔

पुण्यो गन्धः पृथिव्यां च तेजश्चास्मि विभावसौ ।
जीवनं सर्वभूतेषु तपश्चास्मि तपस्विषु ॥ ९ ॥

پرتھوی میں پوترگندھ میں ہوں آگ میں چمک میں ہوں سب پرانیوں میں
جیو بھی میں ہوں اور تپسیوں میں تپ میں ہوں (۹)

बीजं मां सर्वभूतानां विद्धि पार्थ सनातनम् ।
बुद्धिर्बुद्धिमतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम् ॥ १० ॥

ہے پارتھ مجھے سب پرانیوں کا سناتن بیج (تخم) سمجھ بدھمانوں میں بدھی
میں ہوں تیجسویوں میں تیج میں ہوں۔ (۱۰)

خلاصہ۔ سب پرانیوں کی پیدائش کا نمتہ کارن میں ہوں بدھمانوں کی سمجھ شکتی
میں ہوں تیجسویوں کا تیج میں ہوں۔

बलं बलवताश्चाहं कामरागविवर्जितम् ।
धर्माविरुद्धो भूतेषु कामोऽस्मि भरतर्षभ ॥ ११ ॥

ہے ارجن بلوانوں میں کام اور راگ رہت بل میں ہوں سب پرانیوں میں دھرم
ابرودھ کامنا میں ہوں۔ (۱۱)

خلاصہ۔ جو چیزیں اندریوں کے سامنے نہیں ہیں یعنے جو پراپت نہیں ہوئی ہیں
اُنکی چاہنا کو کام کہتے ہیں اور جو چیزیں اندریوں کے سامنے موجود ہیں یعنے مل گئی ہیں۔
اُن سے پریم کرنے کو راگ کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ میں وہ بل ہوں جو شریر قائم رکھنے
کے لئے ضروری ہے مگر میں وہ بل نہیں ہوں جو اندریوں کے وشیوں میں چاہنا اور پریم
پیدا کرتا ہے یعنے سنساری ناشمان پدارتھوں کی چاہ اور اُنمیں محبت پیدا کرتا ہے ایسے
میں وہ کامنا ہوں جو شاستروں کے برخلاف نہیں ہے یعنے میں کھانے پینے وغیرہ

کی کا مناہوں جو شریر کی پرورش کے لئے ضروری ہے۔

ये चैव सात्त्विका भावा राजसास्तामसाश्च ये ।
मत्त एवेति तान्विद्धि न त्वहं तेषु ते मयि ॥ १२ ॥

شم دم آدِ ستوگنی بھاؤ ہرکھ غرور آدِ رجوگنی بھاؤ اور شوک موہ آدِ تموگنی بھاؤں کو مجھ سے ہی پیدا ہوئے جان تو بھی میں اُن میں نہیں ہوں وے مجھ میں ہیں۔ (۱۲)

خلاصہ۔ وِدیا کرم آدِ کے کارن سے پرانیوں میں ساتوک راجس اور تامس بھاؤ اُتپن ہوتے ہیں یہ سب بھاؤ میری پرکرتی کے گنوں کے کام ہیں اس سے انھیں مجھ سے ہی پیدا ہوئے جانو اگرچہ یہ بھاؤ مجھ سے ہی پیدا ہوئے ہیں تو بھی میں اُن میں نہیں ہوں یعنے میں سنساری جیوؤں کی طرح اُن کے ادھین نہیں ہوں بلکہ یہ میرے ادھین ہیں۔

مایا کے جیتنے کی بدھی

اب بھگوان اِس بات پر افسوس کرتے ہیں کہ دنیا اُس کو نہیں جانتی جو اِس جگت کا رچنے والا اور پرمیشور ہے جو اننت ہے بہت ہی شُدھ ہے نرلکار ہے نربکار ہے جو نرگن اکھواسب اُپادھیوں سے رہت ہے جو سب پرانیوں کا آتما ہے جو بالکل نزدیک ہے جس کے جاننے سے سنساری لوگ جنم مرن یا سنسار میں آنے جانے کے دُکھ سے مکتی پا سکتے ہیں سنساری لوگوں میں یہ اگیانتا کیوں ہے۔ سنو۔

त्रिभिर्गुणमयैर्भावैरेभिः सर्वमिदं जगत् ।
मोहितं नाभिजानाति मामेभ्यः परमव्ययम् ॥ १३ ॥

ان تین گنوں سے بنے ہوئے بھاؤں سے موہت ہو کر جگت مجھے ان بھاؤں سے الگ اور نربکار اپرِورتنشی نہیں جانتا۔

ست رج اور تم یہ تین گن ہیں ان تینوں کے تین پرکار کے بھاؤں ہیں جیسے

ہرکھ شوک راگ دویش آدی ان بھاؤں نے ہی سنسار کو اگیان بنا رکھا ہے اس وجہ سے ہی پرانی نتیہ انتیہ سار آسار چیزوں کا بچار نہیں کر سکتے اور ان ہی کے کارن سے ہی مجھ پرماتما کو نہیں جانتے۔ بشنو کی مایا کے ست رج اور تم یہ تین گن ہیں ان تینوں گنوں سے جگت بندھا ہوا ہے اس لئے ان تینوں گنوں سے بنی ہوئی بشنو کی دیوی مایا کو پرانی کس طرح جیت سکتا ہے۔ سو سنو۔

दैवी ह्येषा गुणमयी मम माया दुरत्यया ।
मामेव ये प्रपद्यन्ते मायामेतां तरन्ति ते ॥ १४ ॥

نشچے ہی ست رج اور تم ان تینوں سے بنی ہوئی میری دیوی مایا کو جیتنا مشکل ہے مگر جو میری ہی شرن میں آتے ہیں وے اس مایا کو پار کر جاتے ہیں۔ (۱۴)

یہ تین گنوں سے بنی ہوئی مایا مجھ بشنو پرماتما میں برتمان رہتی ہے اس کارن سے جو سب دھرموں کو تیاگ کر ایک ماتر میری ہی شرن آتے ہیں یا مجھے ہی سمجھتے ہیں وے سب جیوؤں کو موہت کرنے والی مایا کو جیت کر اس کے پار ہو جاتے ہیں یعنی سنسار کے بندھن سے چھٹکارا پا جاتے ہیں۔

سوال۔ اگر منشیہ آپ (پرمیشور) کی شرن جانے اور رات دن آپکا بھجن کرنے سے مایا کے پار ہو سکتے ہیں تب کیا وجہ ہے کہ سب آفتوں کی جڑ اس مایا کے ناش کرنے کے لئے وے آپکی شرن نہیں آتے۔ اس سوال کا جواب بھگوان نیچے دیتے ہیں۔

न मां दुष्कृतिनो मूढाः प्रपद्यन्ते नराधमाः ।
माययाऽपहृतज्ञाना आसुरं भावमाश्रिताः ॥ १५ ॥

ہے ارجن پاپی منشیوں میں نیچ اور موڑھ منشیہ مجھے نہیں سمجھتے کیونکہ مایا نے انھیں گیان ہین بنا دیا ہے گیان ہین ہونے کے کارن سے وے اسروں کی سی چال پر چلتے ہیں۔ (۱۵)

مطلب یہ ہے کہ جو موڑھ ہیں وے اپنی موڑھتا کے باعث رات دن پاپ کرم میں لگے رہتے ہیں اپنی نادانی کے کارن انھیں نتیہ انتیہ سچ جھوٹھ کا

گیان نہیں ہے پایا ہے اُن کی بُدھی پر پردہ ڈال رکھا ہے اِس سے وے اس شریر کو ہی سب کچھ سمجھ کر اُس کی پرورش کے لئے طرح طرح کے پاپ کرم کرتے ہیں اُنکی سمجھ میں شریر ہی سب کچھ ہے۔ آتما پرماتما کوئی چیز نہیں ہے۔

चार प्रकार के भक्त ।

चतुर्विधा भजन्ते मां जनाः सुकृतिनोऽर्जुन ।
आर्तो जिज्ञासुरर्थार्थी ज्ञानी च भरतर्षभ ॥ १६ ॥

چار پرکار کے بھکت

ہے ارجن چار پرکار کے پنیہ شیل منشیہ مجھے بھجتے ہیں (۱) آتُر (۲) جگیاسو (۳) ارتھارتھی (۴) گیانی۔ (۱۶)

خلاصہ۔ مطلب یہ ہے کہ بھگوان کو بھجنے والے چار طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جن پر کسی پرکار کا سنکٹ ہوتا ہے دوسرے وہ جن کو آتم گیان کی خواہش ہوتی ہے تیسرے وہ جن کو دھن دولت کی ضرورت ہوتی ہے چوتھے وہ جو پرماتما کے اصل سُروپ کو جانتے ہیں یعنے جو پرماتما کو شدھ سچدانند نربکار نتیہ اننت جانتے ہیں اور اُسے اپنے سے علیحدہ نہیں سمجھتے۔

तेषां ज्ञानी नित्ययुक्त एकभक्तिर्विशिष्यते ।
प्रियो हि ज्ञानिनोऽत्यर्थमहं स च मम प्रियः ॥ १७ ॥

اِن چاروں میں سے گیانی جس کا چت درڑھتا سے ایک پرماتما میں لگا رہتا ہے سب سے اُتم ہے کیونکہ گیانی کے لئے میں بہت پیارا ہوں اور میرے لئے گیانی پیارا ہے۔ (۱۷)

خلاصہ۔ یہ ہے کہ ان چار پرکار کے بھکتوں میں سے گیانی سب سے شریشٹھ ہے کیونکہ اُس کا دل صرف مجھ میں درڑھتا سے لگا رہتا ہے وہ میرے سوائے کسی کی بھکتی نہیں کرتا جو کیول مجھ کو بھجتا ہے وہ سب سے اونچا ہے کیونکہ میں ہی اُسکی آتما ہوں میں

گیانی کے لئے نہایت پیارا ہوں۔
سبھی جانتے ہیں کہ اس دنیا میں آتما سب کو پیارا ہے گیانی اپنی آتما کو باسدیو سمجھتا ہے اس لئے اُسے باسدیو بہت پیارا ہے اور گیانی میری آتما ہے اس سے وہ مجھے بہت پیارا ہے۔
تو کیا باقی تینوں بھکت باسدیو کو پیارے نہیں ہیں؟ نہیں یہ بات نہیں ہے تب کیا ہے۔

उदाराः सर्व एवैते ज्ञानी त्वात्मैव मे मतम् ।
आस्थितः स हि युक्तात्मा मामेवानुत्तमां गतिम् ॥ १८ ॥

اصل میں یہ سب ہی اچھے ہیں لیکن گیانی میری سمجھ میں میرا ہی آتما ہے کیونکہ اُس کا چت سدا مجھ میں ہی لگا رہتا ہے اور سرب اُتّم گتی روپ میری ہی شرن میں رہتا ہے۔ (۱۸)
خلاصہ۔ لیکن یہ سب ہی یہ سب اچھے ہیں یعنے یہ تینوں بھی میرے پیارے ہیں میرا کوئی بھی ایسا بھکت نہیں ہے جو مجھ باسدیو کو پیارا نہ ہو لیکن ان سب میں بھید ضرور ہے گیانی مجھے بہت ہی پیارا ہے گیانی زیادہ پیارا کیوں ہے؟ میرا اشواس ہے کہ گیانی میرا ہی آتما ہے اور مجھ سے علیٰحدہ نہیں ہے گیانی میرے پاس پہونچنے کی تدبیر کرتا ہے اُس کا درڑھ بشواس ہے کہ میں خود پورن برہم سچدانند نِتیہ مُکت ہوں وہ مجھ پرم برہم کو ہی تلاش کرتا ہے۔ وہ مجھے ہی سرب اُتّم گت سمجھتا ہے۔ آگے اور بھی گیان کی تعریف کی جاتی ہے۔

बहूनां जन्मनामन्ते ज्ञानवान्मां प्रपद्यते ।
वासुदेवः सर्वमिति स महात्मा सुदुर्लभः ॥ १९ ॥

بہت سے جنموں کے آخر میں جو گیانی سب چراچر جگت کو باسدیو مئی سمجھتا ہوا میرے پاس آتا ہے وہ مہاتما ہے ایسے مہاتما مشکل سے ملتے ہیں۔ (۱۹)
خلاصہ۔ انسان انیک جنموں میں گیان پراپت کرنے کی کوشش کرتا کرتا جب یہ سمجھنے لگتا ہے کہ سب کچھ ہی باسدیو ہے۔ باسدیو کے سوا جگت میں اور کچھ نہیں ہے پس

باسدیو کو ہی سب کچھ جان کر جو مجھ نارائن سب کے آتما کو بھجتا ہے وہ مہاتما ہے اُس گیانی کے برابر یا اُس سے شریشٹھ کوئی نہیں ہے لیکن ایسے پرانی کا ملنا مشکل ہے اسی ادھیاے کے تیسرے شلوک میں پہلے ہی کہدیا گیا ہے۔

ہزاروں منشیوں میں سے کوئی ایک اگر اس گیان کے جاننے کی کوشش کرتا ہے اُن میں سے بھی شاید کوئی ایک میرے سُروپ کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہو۔

مورکھ لوگ ہی چھوٹے موٹے دیوتاؤنکو پوجتے ہیں

آگے یہ دکھلایا جاتا ہے کہ کیوں لوگ اپنی آتما یا ایک خاص باسدیو کو نہیں جانتے اور کیوں دوسرے دیوتاؤں کی شرن جاتے ہیں۔

कामैस्तैस्तैर्हृतज्ञानाः प्रपद्यन्तेऽन्यदेवताः ।
तं तं नियममास्थाय प्रकृत्या नियताः स्वया ॥ २० ॥

جن کی بُدّھی اِس یا اُس کامنا سے بہک جاتی ہے وے اپنی ہی پرکرتی کی پریرنا سے طرح طرح کے انوشٹھان کرتے ہوئے دوسرے دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ (۲۰)

خلاصہ۔ جو لوگ سنتان دھن سندر استری سُرگ وغیرہ کی خواہش کرتے ہیں اُنکی عقل اُن خواہشوں کے باعث ماری جاتی ہے اور جب عقل ماری جاتی ہے تب وے اپنی آتما یعنے باسدیو کو چھوڑ کر دوسرے دیوتاؤں کی اُپاسنا کرنے لگتے ہیں اور اُن ہی کے انوشٹھان وغیرہ میں رات دن لگے رہتے ہیں پچھلے جنموں کے سنسکاروں کے باعث ہی اپنی پرکرتی کے بش ہو کر وے ایسا کرتے ہیں۔

यो यो यां यां तनुं भक्तः श्रद्धयार्चितुमिच्छति ।
तस्य तस्याचलां श्रद्धां तामेव विदधाम्यहम् ॥ २१ ॥

جو آدمی بشواس سہت جس دیوتا کی اُپاسنا کیا چاہتا ہے اُس منشیہ کے بشواس کو میں اُسی دیوتا میں پختہ کر دیتا ہوں۔ (۲۱)

خلاصہ - جس منشیہ کی جیسی خواہش ہوتی ہے میں ویسا ہی کرتا ہوں چنانچہ جو آدمی اپنی خواہش سکے لئے مہا دیو کو پوجتے ہیں اُن کی شردھا میں شیو میں ہی پختہ کر دیتا ہوں اور جو ہنومان میں بشواس رکھتے ہیں اُنکا بشواس ہنومان میں ہی جما دیتا ہوں اور جو نشکام ہو کر مجھ باسدیو کی ہی آرادھنا کرتے ہیں اُنھیں اچھے راستہ میں لگا دیتا ہوں جس سے اُن کی موکش ہو جاتی ہے -

स तया श्रद्धया युक्तस्तस्याराधनमीहते ।
लभते च ततः कामान्मयैव विहितान्हि तान् ॥ २२ ॥

تب وہ بشواس شردھا سہت اُسی دیوتا کی اُپاسنا کرتا ہے اور اُسی سے اپنے من چاہے پھل جن کو میں نردِشٹ کرتا ہوں پا لیتا ہے - (۲۲)

خلاصہ - یہ ہے کہ آدمی کو اپنی کامنا سدھی کے لئے جس دیوتا کے بھجنے کی خواہش ہوتی ہے میں اُسی دیوتا میں اُس کی شردھا جما دیتا ہوں تب وہ منشیہ اُسی دیوتا میں پختہ بھگتی رکھ کر اُسی کو بھجتا ہے اور اُسی دیوتا سے میرے ذریعہ ٹھہرائے ہوئے پھل کو پا لیتا ہے پھل ٹھہرانے والا میں ہی ہوں کیونکہ میں ہی پرمیشور سرگیہ اور سرد درشی ہوں میں اکیلا ہی کرم اور اُن کے پھلوں کے سمبندھ کو جانتا ہوں جب اُسکے من چاہی کامناؤں کا پھل دینے والا میں پرمیشور ہی ہوں تب اُسکی کامنا سدھ ہونی ہی چاہیئے -

سارانش یہ ہے کہ جو لوگ کامنا رکھ کر باسدیو کو چھوڑ کر دوسرے دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں اُنھیں اُن کے کاموں کا پھل خود پرم پرماتما ہی دیتے ہیں لیکن اگیانی لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ پھل ہمیں فلاں دیوتا یا مورتی نے دیا ہے بھگوان ہی سب کچھ جاننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا اور سرو شکتیمان ہے وہی منشیہ کے کئے ہوئے کاموں کی خبر رکھتا ہے -

اسلئے وہ ہی ٹھیک ٹھیک پھل دے سکتا ہے بجز بھگوان کے اور کوئی منوکامنا پوری کرنیوالا نہیں ہے کیونکہ اور کوئی سرگیہ سرد درشی اور سرو شکتی مان نہیں ہے

صاف بات یہ ہے کہ پھل دیتے بھگوان ہیں اور نام دیوتاؤں کا ہوتا ہے۔

अन्तवत्तु फलं तेषां तद्भवत्यल्पमेधसाम् ।
देवान्देवयजो यान्ति मद्भक्ता यान्ति मामपि ॥ २३ ॥

اُن تھوڑی بدھی والوں کو جو پھل ملتا ہے وہ ناشمان ہے جو لوگ دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں وے دیوتاؤں کے پاس جاتے ہیں جو میرے بھگت ہیں وے مجھ میں آملتے ہیں۔ (۲۳)

خلاصہ۔ جو لوگ مجھ باسدیو کو بھول کر دوسرے دیوتاؤں کو مانتے ہیں وے مورکھ ہیں انکو اُن دیوتاؤں کی اُپاسنا سے پھل تو ضرور ملجاتے ہیں مگر وے پھل ناشمان ہیں ہمیشہ قائم نہیں رہتے جھٹ پٹ ہی ناش ہوجاتے ہیں لیکن جو مجھے سمرن کرتے ہیں انھیں ایسا پھل ملتا ہے جو لازوال ہوتا ہے۔ بھگوان کہتے ہیں کہ اگرچہ دونوں طرح کی اُپاسناؤں میں میری اور دوسرے دیوتاؤں کی اُپاسناؤں میں برابر چیشٹا کرنی پڑتی ہے تو بھی لوگ اننت اور کبھی ناش نہ ہونے والے پھل پانے کیلئے میرے شرن نہیں آتے یہ بڑے دکھ کا کارن ہے بھگوان اس بات پر شوک پرکٹ کرتے ہیں اور لوگوں کے اپنی شرن نہ آنے کا کارن نیچے بتلاتے ہیں۔

अव्यक्तं व्यक्तिमापन्नं मन्यन्ते मामबुद्धयः ।
परंभावमजानन्तो ममाव्ययमनुत्तमम् ॥ २४ ॥

مورکھ لوگ میرے بناش رہت نرنکار اور سب سے اُتم پربھاؤ کو نہ جاننے کے کارن مجھ نراکار کو مورتمان تصور کرتے ہیں۔ (۲۴)

اُن کی اس اگیانتا کا کیا کارن ہے۔ سنو۔

नाहं प्रकाशः सर्वस्य योगमायासमावृतः ।
मूढोऽयं नाभिजानाति लोको मामजमव्ययम् ॥ २५ ॥

میں سب کے سامنے پرکاش وان نہیں ہوں کیونکہ میں یوگ مایا سے ڈھکا ہوا ہوں میری مایا سے بہکے ہوئے لوگ مجھے اجنما اور اناشی خیال نہیں کرتے۔ (۲۵)

خلاصہ - میں سب لوگوں کے سامنے پرکاشت نہیں ہوں یعنے مجھے سب کوئی نہیں جان سکتے صرف میرے تھوڑے سے بھگت ہی مجھے جانتے ہیں میں یوگ مایا سے ڈھکا ہوا ہوں یوگ مایا رجوگنی تموگنی اور ستوگنی ان تینوں گنوں کے یوگ سے بنی ہوئی مایا ہے اس لئے لوگوں کو بھکا رکھا ہے اور ان کی بدھی پر پردہ ڈال رکھا ہے اسی سے لوگ مجھے اجنما اور ابناشی نہیں سمجھتے۔

یوگ مایا جس سے میں ڈھکا ہوا ہوں اور جسکے کارن لوگ مجھے نہیں پہچانتے میری ہے اور میرے ادھین ہے اسی سے وہ میرے گیان میں (ایشور یا مایا کے سوامی کے گیان میں) اسی طرح رکاوٹ نہیں ڈال سکتی جس طرح مایاوی (بازیگر) کی مایا مایاوی سے پیدا ہوکر مایاوی کے گیان پر رکاوٹ نہیں ڈال سکتی۔

वेदाहं समतीतानि वर्तमानानि चार्जुन ।
भविष्याणि च भूतानि मां तु वेद न कश्चन ॥ २६ ॥

ہے ارجن میں بھوت بھوشیئت برتمان کال کے چراچر پرانیوں کو جانتا ہوں لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا۔ (۲۱)

خلاصہ - یہ ہے کہ مجھے کوئی نہیں جانتا صرف وہی منشیہ جانتا ہے جو میری اُپاسنا کرتا ہے اور میری ہی شرن میں آتا ہے میرا اصلی سروپ اور پربھاو نہ جاننے کے کارن مجھے کوئی نہیں سمجھتا۔

اگیانتا کی جڑ

اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ میرے اصل پربھاؤ کے جاننے میں لوگوں کو کیا رکاوٹ ہے جس سے بہک کر تمام پرانی جو پیدا ہوئے مجھے نہیں جانتے۔ سنو۔

इच्छाद्वेषसमुत्थेन द्वन्द्वमोहेन भारत ।
सर्वभूतानि सम्मोहं सर्गे यान्ति परन्तप ॥ २७ ॥

ہے ارجن اس سنسار میں آنے پر تمام پرانی اچھا اور دویش سے ادپن ہوئے

دُندوں کے بھولاوے میں آکر مجھے بھول جاتے ہیں۔ (۲۷)

خلاصہ منشیہ ہمیشہ انکول (اپنی پیاری) چیز کی خواہش کرتا ہے اور اُس کے برخلاف غیر مرغوب چیزوں سے نفرت کرتا ہے یعنے اچھی چیز کے پانے کی اچھا کرتا ہے اور خراب چیزوں سے دور بھاگتا ہے۔ اچھا اور دویش سے سُکھ دُکھ گرمی سردی بھوکھ پیاس آدی کی پیدائش ہوتی ہے۔ جس کو کسی چیز کی خواہش نہیں دویش نہیں اُسے سُکھ دُکھ بھی نہیں ہے۔ اُت پتی جنم لیکر کوئی بھی پرانی اچھا اور دویش سے رہت نہیں ہے۔ اچھا اور دویش والے لوگوں کو باہری بشیوں کا گیان بھی نہیں ہوتا تب اُسے انتر آتما کا گیان کیسے ہو سکتا ہے اچھا اور دویش کے پھیر میں پڑے ہوئے پرانی مجھ پرمیشور کو اپنا آتما خیال نہیں کرتے اسلئے وے میرا سمرن و بھجن نہیں کرتے۔

سارانش یہ ہے کہ منشیہ کو اچھا اور دویش سے کنارہ کشی کرنا چاہئے کیونکہ یہ دونوں ہی سنسار بندھن میں ڈالنے والی اگیانتا کی جڑ ہے اس لئے ان دونوں کو ضرور چھوڑ دینا چاہیئے۔

ایشوری اُپاسنا سے سدھی

جب سنسار میں جنم لینے والے پرانی ماتر میں اچھا اور دویش لگا ہوا ہے تب سے بھگوان آپکو کون جانتے ہیں اور کون اپنی آتما کی طرح آپکی اُپاسنا کرتے ہیں ارجن کے اس سوال کا جواب بھگوان نیچے دیتے ہیں۔

येषां त्वन्तगतम्पापं जनानां पुण्यकर्मणाम्
ते द्वन्द्वमोहनिर्मुक्ता भजन्ते मां दृढव्रताः ॥ २८ ॥

جن پُنیہ آتماؤں کے پاپ دور ہو گئے ہیں جو اچھا دویش سے پیدا ہوئے سُکھ دُکھ آدی دندوں سے چھٹکارا پا گئے ہیں وے درڑھ چت سے میری اُپاسنا کرتے ہیں۔ (۲۸)

وے کیوں اُپاسنا کرتے ہیں۔ سنو۔

जरामरणमोक्षाय मामाश्रित्य यतन्ति ये ।
ते ब्रह्म तद्विदुः कृत्स्नमध्यात्मं कर्म चाखिलम् ॥ २९ ॥

جو میری شرن آکر بوڑھاپے اور موت سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرتے ہیں وے اُس برہم ادھیاتم اور سب کرموں کو پوری طور سے جان جاتے ہیں ۔ (۲۹)

خلاصہ۔ وے لوگ جو مجھ پرماتما میں چت کو درڑھتا سے لگا کر بوڑھاپے اور موت سے بچنے کے واسطے کوشش کرتے ہیں وے اُس پربرہم کو اچھی طرح جان جاتے ہیں وے ایک دم انتر میں رہنے والے آتما کی اصلیت کو سمجھ جاتے ہیں اور کرم کے بارہ میں بھی سب کچھ جان جاتے ہیں ۔

साधिभूताधिदैवं मां साधियज्ञं च ये विदुः ।
प्रयाणकालेऽपि च मां ते विदुर्युक्तचेतसः ॥ ३० ॥

جو مجھے ادھ بھوت اور ادھ دیو تتھا ادھ یگیہ سہت جانتے ہیں وے درڑھ چت والے منشیہ انت کال یعنے مرن سمئے میں بھی مجھے یاد کرتے ہیں ۔ (۳۰)

خلاصہ۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جو انت کال میں بھی مجھے یاد کرتے ہیں اُن کا ہی چت پرماتما میں لگا ہوا ہے وے اکیلے ہی اُس برہم کو جانتے ہیں ۔

ادھ بھوت ادھ دیو اور ادھ یگیہ شبدوں کا ارتھ بھگوان خود ہی آٹھویں ادھیائے میں بتا دیں گے ۔

ساتواں ادھیائے سماپت ہوا

آٹھواں ادھیائے مہاپُرش جوگ نام

۲۸ منتر

پچھلے ساتویں ادھیائے کے انتیسویں[۲۹] اور تیسویں[۳۰] شلوکوں میں بھگوان نے کہا ہے کہ جو میری شرن آکر بڑھاپے اور موت سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرتے ہیں وے برہم ادھیاتم کرم وغیرہ کو پورے طور پر جانتے ہیں انہی سے ارجن کو سوال کرنے کا موقع ملا ہے اور وہ اُسی کے انسار بھگوان سے پوچھتا ہے۔

अर्जुन उवाच

किं तद्ब्रह्म किमध्यात्मं किं कर्म पुरुषोत्तम ।
अधिभूतं च किं प्रोक्तमधिदैवं किमुच्यते ॥ १ ॥

अधियज्ञः कथं कोऽत्र देहेऽस्मिन्मधुसूदन ।
प्रयाणकाले च कथं ज्ञेयोऽसि नियतात्मभिः ॥ २ ॥

ارجن نے کہا

ہے پرشوتم وہ برہم کیا ہے ادھیاتم کیا ہے کرم کیا ہے ادھی بھوت کیا ہے ادھی دیو کیا ہے یہاں اسی شریر میں ادھی یگیہ کس طرح اور کون ہے اور ہے مدھوسودن موت کے سمے سنیتاتما تجھے کیسے جان سکتے ہیں۔ (۱-۲)

ارجن نے سات سوال کئے ہیں بھگوان اُن کے جواب ترتیب سے نیچے دیتے ہیں۔

श्रीभगवानुवाच

अक्षरं ब्रह्म परमं स्वभावोऽध्यात्ममुच्यते ।
भूतभावोद्भवकरो विसर्गः कर्मसंज्ञितः ॥ ३ ॥

بھگوان نے کہا

پرم اکشر کو برہم کہتے ہیں سوبھاو اتھوا جیو کو ادھیاتم کہتے ہیں جیووں کی اُتپتّی

اور بردّھی (ترقی) کرنے والے تیاگ روپ یگیہ کو کرم کہتے ہیں۔ (۳)

انباشی اتیت اور نباش سے رہت سب جگہ بیاپک نراکار پرماتما کو برہم کہتے ہیں برہم کا کسی طرح ناش نہیں ہوتا نہ وہ کبھی پیدا ہوتا ہے اور نہ کبھی مرتا ہے نہ اُس کا پھر آکار ہی ہے مطلب یہ ہے کہ انباشی نیتہ نراکار شدھ سچدانند اور جگت کے مول کارن کو برہم کہتے ہیں اُس انباشی برہم کے شاسن سے سورج چاند پرتھوی اور آکاش اپنے اپنے استھانوں پر ٹکے ہوئے ہیں وہی سب کو دیکھنے والا اور جگت کو دھارن کرنیوالا ہے وہی انباشی برہم جس کا بیان ابھی ابھی کر چکے ہیں ہر ایک آتما کے سروپ میں شریر میں آشریہ لینے سے ادھیاتم کہلاتا ہے جو شریر میں باس کرتا ہے اُسے ہی ادھیاتم کہتے ہیں بہت ہی صاف مطلب یہ ہے کہ جیو کو ادھیاتم کہتے ہیں۔

یگیہ ہوں کے وقت اگنی میں جو آہوتیاں دیجاتی ہیں وے سوکشم روپ سے سورج منڈل میں پہونچ جاتی ہیں اُن سے جل کی بارش ہوتی ہے بارش سے طرح طرح کے اناج پیدا ہوتے ہیں غلہ سے پرانیوں کی اُتپتّ اور ترقی ہوتی ہے سارے پرانیوں کی اُتپتّ اور بردّھی کرنے والے اُس تیاگ روپ یگیہ کو ہی کرم کہتے ہیں۔

خلاصہ۔ یہ ہے کہ انباشی نیتیہ مُکت نراکار سب جگہ بیاپک پرماتما کو برہم کہتے ہیں شریر میں رہنے والے جیو کو ادھیاتم کہتے ہیں اور یگیہ کرنے کو کرم کہتے ہیں۔

अधिभूतं क्षरो भावः पुरुषश्चाधिदैवतम् ।
अधियज्ञोऽहमेवात्र देहे देहभृतां वर ॥ ४ ॥

ہے ارجن ناشمان پدارتھوں کو ادھ بھوت کہتے ہیں پُرش کو ادھ دیو کہتے ہیں اور اس شریر میں ادھ یگیہ میں ہی ہوں۔ (۴)

ادھ بھوت وہ ہے جو تمام جیو دھاریوں کو گھیرے ہوئے ہے اور جو پیدا ہونے والی تتھا ناش ہونے والی چیزوں سے بنا ہے یعنے شریر ادھ بھوت ہے کیونکہ وہ پیدا ہونے والی اور ناش ہونے والی چیزوں سے بنا ہے اس لیے شریر آدی جو جو ناشمان پدارتھ ہیں وے سب ادھ بھوت کہلاتے ہیں۔

پُرش وہ ہے کہ جس سے ہر ایک چیز پورن ہوتی ہے یا بھری رہتی ہے یا وہ ہے جو شریر میں رہتا ہے یعنے ہرنیہ گربھ۔ وہ بیاپی آتما جو سورج میں رہ کر سب پرانیوں کی اندریوں میں چیتنا پیدا کرتا ہے اور انکا پوشن کرتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جو سب جگت کا آتما ہے جو پرانی ماتر کے شریر میں براجمان ہے جو اندریوں کی پرورش کرنے والے اور انکو اتیجت کرنے والے سورج کا بھی ادھپتی ہے اتھوا سورج روپ ہو کر جگت کے پرانیوں کی پرورش کرتا اور انکی اندریوں میں اتیجنا پیدا کرتا ہے وہی پُرش ہے اُسی کو ادھ دیو کہتے ہیں۔

ادھ یگیہ وہ ہے جس کی سب یگیوں پر پروھاتا ہے یعنے جو دیوتاؤں کے لئے بھی پوجیہ ہے دیوتاؤں سے تعظیم پانے والا اور سب یگیوں کا پربھو تو رکھنے والا بشنو میرا آتما ہے اس لئے بشنو میں ہی ہوں۔ میں ہی ادھ یگیہ ہوں میں ہی یگیہ روپ سے اس منشیہ شریر میں رہتا ہوں۔

अन्तकाले च मामेव स्मरन्मुक्त्वा कलेवरम् ।
यः प्रयाति स मद्भावं याति नास्त्यत्र संशयः ॥ ५ ॥

جو کوئی انت سمے میں مجھ کو ہی یاد کرتا ہوا شریر چھوڑ کر جاتا ہے وہ میرے ہی سروپ کو پراپت ہوتا ہے اس میں سندیہہ نہیں۔ (۵)

ایشور کا دھیان ہمیشہ رکھنا ضروری ہے

यं यं वापि स्मरन्भावं त्यजत्यन्ते कलेवरम् ।
तं तमेवैति कौन्तेय सदा तद्भावभावितः ॥ ६ ॥

انت کال میں منشیہ جس کو یاد کرتا ہوا شریر چھوڑتا ہے ہے کونتیئی اُسی کا دھیان ہمیشہ رہنے سے وہ اُسی کو پاتا ہے۔ (۶)

خلاصہ بھگوان کہتے ہیں کہ جو اخیر وقت میں مجھے ہی یاد کرتا ہوا اور میرا ہی دھیان دسمرن کرتا ہوا شریر چھوڑتا ہے وہ تو مجھے پاتا ہی ہے لیکن جو منشیہ مجھے چھوڑ کر کسی

اور دیوتا کے دھیان کا ابھیاس کرتا رہتا ہے وہ اپنے ہمیشہ کے ابھیاس کے کارن اُسکے
من میں بس جانے کے کارن انت سمے اُسی دیوتا کو یاد کرتا ہے اور اُسی دیوتا کو پاتا ہے جو اخیر وقت
میں شیو کا سمرن کرتا ہے وہ شیو کو پاتا ہے جو انت سمے میں استری پتر وغیرہ کو یاد کرتا ہے اُسے
استری پتر ہی ملتے ہیں جو رات دن مایا میں پھنسے رہتے ہیں اور اخیر وقت میں بھی دھن دولت
آدی کی چنتا کرتے ہوئے مرتے ہیں وے اُنھیں چیزوں کو پاتے ہیں لیکن ناش ہونے والے
پدارتھوں کے پانے سے کچھ لابھ نہیں ہے بارمبار جنم لینے اور مرنے میں بڑا کشٹ ہوتا ہے
اس لئے انسان کو ہمیشہ پرم برہم کا ہی دھیان کرنا چاہئے ابھیاس کرتے رہنے سے منشیہ کے من میں
پرم برہم ہی بسا رہیگا اس سے مرتے سمے وہ اُسی سچدانند انند کا دھیان کرتا ہوا شریر چھوڑیگا
اور اُسی کے سروپ میں ملکر جنم مرن کے جھنجھٹوں سے چھٹی پا جاویگا۔

جو لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ ہم بڑھاپے میں بھگوان کو یاد کریں گے ابھی تو سنساری
مایا میں پھنسے رہیں ایسے آدمیوں سے کچھ بھی نہیں ہو سکتا اخیر میں اُنھیں وہی یاد آوے گا
جس میں اُنکا من ہمیشہ لگا ہوا ہوگا پس موکش چاہنے والوں کو پہلے ہی سے پرم برہم پرماتما
کا دھیان دا ابھیاس کرنا چاہئے بچپن سے ہی اُسی پر برہم میں دھیان لگانے کی کوشش
کرتے رہنے سے اخیر میں بھی اُسی کا دھیان رہے گا کیونکہ اخیر میں جو پر برہم کا دھیان
کرتا ہوا چولا چھوڑیگا وہ پورن برہم میں لین ہو جاویگا۔

انت کال یعنے مرتے وقت ہمیشہ کے ابھیاس کے باعث منشیہ کی جیسی بھاونا ہوتی
ہے اُسے ویسی ہی دیہہ ملتی ہے۔

तस्मात्सर्वेषु कालेषु मामनुस्मर युध्य च ।
मय्यर्पितमनोबुद्धिर्मामेवैष्यस्यसंशयम् ॥ ७ ॥

اس واسطے تو ہر وقت مجھے یاد کرتا ہوا یدھ کر مجھ میں من اور بدھی لگانے سے تو
مجھے نسچے ہی پاویگا۔ (۷)

خلاصہ۔ ہے ارجن تو ہر دم اپنا من اور بدھی مجھ میں لگا کر میری یاد کیا کر جس سے
انت کال میں مجھے ہی یاد کرتا ہوا شریر چھوڑے اور میرے ہی پاس پہونچے۔

اب انتہ کرن کی شدھی کے لئے یدھ کرکے اپنا کرتبیہ پالن کر کیونکہ بنا انتہ کرن شدھ ہوئے پیرا یا دآنا مشکل ہے۔

جو نشکام ہو کر کرم کرتا ہے اسی کا انتہ کرن شدھ ہوتا ہے اور جس کا انتہ کرن شدھ ہو جاتا ہے وہی پرمیشور کا دھیان کر سکتا ہے۔

अभ्यासयोगयुक्तेन चेतसा नान्यगामिना ।
परमं पुरुषं दिव्यं याति पार्थानुचिन्तयन् ॥ ८ ॥

جو ابھیاس یوگ سے یکت ہے جس کا چت اور کسی طرف نہیں جاتا ایسے چت والا نشچیہ دھیان کرنے سے پرم دِبیّہ پُرش کو پا لیتا ہے۔ (۸)

وہ پرم پُرش کیسا ہے۔ سُنو۔

कविं पुराणमनुशासितार-
मणोरणीयांसमनुस्मरेद्यः ।
सर्वस्य धातारमचिन्त्यरूप-
मादित्यवर्णं तमसः परस्तात् ॥ ९ ॥

وہ سرگیہ اناد ہے سب جگت کا شاسن کرتا ہے نہایت چھوٹے ذرّہ سے بھی چھوٹا ہے اچنتیہ روپ ہے سورج کی سمان پرکاش مان ہے اگیان انھوا پرکرت سے پرے ہے۔ (۹)

प्रयाणकाले मनसाऽचलेन
भक्त्या युक्तो योगबलेन चैव ।
भ्रुवोर्मध्ये प्राणमावेश्य सम्यक्
स तं परं पुरुषमुपैति दिव्यम् ॥ १० ॥

جو پُرش انت کال میں بھگتی اور یوگ سے یکت ہو کر من کو ایک جگہ لگا کر دونوں بھوؤں کے درمیان پرانوں کو اچھی طرح ٹھہرا کر ایسے دبیہ پُرش کا سمرن کرتا ہے وہ اُس دبیہ پُرش کو پا لیتا ہے یعنے اس میں مل جاتا ہے۔ (۱۰)

پرماتما بھوت بھوشیت اور برتمان تینوں کال کا دیکھنے والا ہے اُسکا آدِ انت یعنے ابتدا و انتہا نہیں ہے وہ جگت کا کارن ہے وہی سب جگت کو نیم پورَبک چلاتا ہے اور چھوٹے سے چھوٹے ذرہ سے بھی چھوٹا ہے اگرچہ وہ ہے مگر اُسکی صورت کا دھیان میں آنا دشوار ہے وہ اپنے نتیہ چیتن سروپ سے سورج کے مانند پرکاشمان اور اگیان روپی اندھکار سے پرے ہے۔

بار مبار سمادھی لگانے کے ابھیاس سے جس کا چت استھر ہو گیا ہے اگر وہ شخص پہلے ہردے کمل میں اپنے چت کو بس کرکے اور پیچھے اوپر جاتے والی سوکھمنا نامی ناڑی کے ذریعہ پرانوں کو اوپر چڑھا کر دونوں بھوؤں کے درمیان میں اچھی طرح استھاپن کرکے انت سمے جو پرماتما کو یاد کرتا ہے وہ پرم دبیہ پُرش کو پراپت ہوتا ہے اب تک بھگوان نے پرمیشور کے دھیان کرنے کے طریقے بتلائے اب وے اس پرمیشور کا ایک نام جس سے اُسے یاد کرنا چاہئے بتلاتے ہیں۔

यदक्षरं वेदविदो वदन्ति

विशन्ति यद्यतयो वीतरागाः।

यदिच्छन्तो ब्रह्मचर्यञ्चरन्ति

तत्ते पदं संग्रहेण प्रवक्ष्ये ॥ ११ ॥

وید کے جاننے والے جس کو اکشر اناشی کہتے ہیں راگ دویش رہت سنیاسی جس کو جتن کرکے پاتے ہیں جس کے جاننے والے برہم چریہ برت کا پالن کرتے ہیں اُس پد کو میں بطور مختصر تجھسے کہوں گا۔ (۱۱)

جن کو ویدوں کا گیان ہے وے اُس اکشر اناشی کو آدی یا دھی رہت کہتے ہیں ارتھات اُسے وے استھول شوکشم اور بشیسنوں سے رہت مانتے ہیں۔

راگ دویش رہت سنیاسی سچا گیان ہونے پر اُسے پاتے ہیں جس اکشر برہم کے جاننے کے لئے برہم چاری گرو کے پاس رہ کر ویدانت اور شاستروں کو پڑھتے ہیں اُس اکشر اناشی برہم پد کو میں تجھ سے مختصر طور پر کہوں گا۔

सर्वद्वाराणि संयम्य मनो हृदि निरुध्य च ।
मूर्ध्न्याधायात्मनः प्राणमास्थितो योगधारणाम् ॥ १२ ॥

ओमित्येकाक्षरं ब्रह्म व्याहरन्मामनुस्मरन् ।
यः प्रयाति त्यजन्देहं स याति परमां गतिम् ॥ १३ ॥

ہے ارجن جو سب دروازوں کو بند کرکے من کو ہردے میں روک کر پرانوں کو مستک میں ٹھہرا کر یوگ میں استھر ہو کر برہم روپ ایکاکشر (اوم) کا اُچارن کرتا ہوا اور مجھ کو یاد کرتا ہوا اس دیہہ کو چھوڑ کر جاتا ہے وہ پرم گت کو پاتا ہے۔ (۱۲-۱۳)

منشیہ آنکھ ناک کان وغیرہ دروازوں کو اپنے اپنے بشیوں سے روک کر من کو سب طرف سے ہٹا کر اور ہردے کمل میں ٹھہرا کر پرانوں کو پہلے دونوں بھوؤں کے بیچ میں قائم کرکے بعد ازاں اس سے کبھی اوپر مستک میں استھاپت کرکے مرتے وقت (اوم) اس پرنو منتر کا اُچارن کرتا ہوا اور مجھ ابناشی سرو بیاپی پرمیشور کا دھیان کرتا ہوا سکھمنا ناڑی کی راہ سے اس شریر کو چھوڑتا ہے وہ پرم گت کو پراپت ہوتا ہے۔

ایشور کے پراپت ہونے پر پھر جنم نہیں ہوتا

अनन्यचेताः सततं यो मां स्मरति नित्यशः ।
तस्याहं सुलभः पार्थ नित्ययुक्तस्य योगिनः ॥ १४ ॥

ہے ارجن جو مجھ میں ہی چت لگا کر جیون بھر میری ہی یاد کرتا ہے اس ایکاگر چت والے یوگی کو میں سہج میں ملجاتا ہوں۔ (۱۴)

جو میرا پکا بھگت ہے جس کا چت بجز میرے اور کسی میں نہیں ہے جو ہر روز زندگی بھر میری یاد کرتا ہے اور جو ایکاگر چت ہے وہ یوگی مجھے آسانی سے پالیتا ہے اس لئے منشیہ کو سب چھوڑ کر مجھ میں استھر چت ہو کر دھیان لگانا چاہیئے۔

آپکے سہج میں پا جانے سے کیا لابھ ہے۔

मामुपेत्य पुनर्जन्म दुःखालयमशाश्वतम् ।
नाप्नुवन्ति महात्मानः संसिद्धिं परमां गताः ॥ १५ ॥

مجھے پا کر دہ دُکھوں کے اِستھان بھوت اور اَنیتہ جنم کو نہیں پاتا کیونکہ مجھے پا لینے پر اُس مہاتما کو پرم سدّھی ملجاتی ہے یعنے اُس کی مُکت ہو جاتی ہے۔ (۱۵)

ایشور کے پاس پہونچ جانے یا مجھے پا جانے پر آسے پھر جنم نہیں لینا پڑتا جنم دُکھوں کا بھنڈار ہے کیونکہ کایا میں طرح طرح کے دُکھ ہوتے ہیں اور جنم لیکر پھر مرنا پڑتا ہے جب مہاتما لوگ پرم اوتّم پد موکش کو پا جاتے ہیں پھر اُنھیں جنم لینا نہیں پڑتا مگر جو میرے پاس نہیں پہونچتے یا مجھے نہیں پاتے اُنھیں پھر پرتھوی پر آنا پڑتا ہے۔

سوال۔ جو لوگ آپ کو چھوڑ کر دوسرے دیوتاؤں کے پاس جاتے ہیں کیا اُنھیں پھر پرتھوی پر آنا پڑتا ہے سنو۔

आब्रह्मभुवनाल्लोकाः पुनरावर्तिनोऽर्जुन ।
मामुपेत्य तु कौन्तेय पुनर्जन्म न विद्यते ॥ १६ ॥

برہم لوگ سے لیکر اور سب جسقدر لوک ہیں اُن سب کو پھر پرتھوی پر آنا پڑتا ہے ارجن لیکن میرے پاس پہونچکر پھر جنم نہیں لینا پڑتا۔ (۱۶)

برھما کے دن اور رات

سوال۔ کیا مہا برہم لوک سب لوکوں کو واپس آنا پڑتا ہے کیونکہ اُنکا وقت مقرر ہے۔ کس طرح۔

सहस्रयुगपर्यन्तमहर्यद्ब्रह्मणो विदुः ।
रात्रिं युगसहस्रान्तां तेऽहोरात्रविदो जनाः ॥ १७ ॥

صرف وہی لوگ دن اور رات کو جانتے ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ برہما کا ایک دن ہزار چوکڑی یُگوں کا ہوتا ہے اور رات بھی ایک ہزار چوکڑی یُگوں کی ہوتی ہے۔ (۱۷)

جاننا چاہیئے کہ یُگ چار ہوتے ہیں

(۱) ست یُگ (۲) ترتیا (۳) دواپر (۴) کل یُگ۔ ست یُگ کا وقت ۱۷۲۸۰۰۰ برس ترتیا کا وقت ۱۲۹۶۰۰۰ برس۔ دواپر کا وقت ۸۶۴۰۰۰ برس۔ کل یُگ کا وقت ۴۳۲۰۰۰ برس۔

کل میزان ۴۳۲۰۰۰۰ برس

اس طرح تینتالیس لاکھ بیس ہزار برس ختم ہونے پر چاروں یُگ ایک ایک بار ہوتے ہیں اور جب یہ چاروں یُگ ایک ہزار بار ختم ہوتے ہیں تب برہما کا ایک دن ہوتا ہے یعنے ۴۳۲۰۰۰۰ برس کی عمر والا ایک ہزار یُگوں کے بیتنے پر یعنے ۱۰۰۰× ۴۳۲۰۰۰۰ = ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ چار ارب بتیس کروڑ برس کا برہما کا صرف ایک دن ہوتا ہے اسی طرح سے اور ہزار یُگ بیتنے پر برہما کی ایک رات ہوتی ہے ایسے ایسے تیس دن اور رات کا ایک مہینا ہوتا ہے اور بارہ مہینے کا ایک برس ہوتا ہے ایسے سو برس پورے ہونے پر برہما کی عمر تمام ہو جاتی ہے کیونکہ اُس کی عمر سو برس کی ہے جب برہما خود اسقدر عمر بھوگ کر ناش ہو جاتا ہے تب اس لوک کے رہنے والوں کا ناش کیوں نہ ہوگا اسی طرح اور لوکوں کی مریاد بندھی ہوئی ہے اور انھیں پھر جنم لینا پڑتا ہے۔

اب یہ بتایا جائیگا کہ برہما کے دن میں کیا ہوتا ہے اور رات میں کیا ہوتا ہے۔

अव्यक्ताद्व्यक्तयः सर्वाः प्रभवन्त्यहरागमे ।
रात्र्यागमे प्रलीयन्ते तत्रैवाव्यक्तसंज्ञके ॥ १८ ॥

ہے ارجن برہما کے دن میں یہ سب چراچر جگت کارن روپ ابیکت سے پیدا ہو جاتا ہے اور برہما کی رات ہوتے پر اُسی ابیکت میں لین ہو جاتا ہے (۱۸)

یہاں ابیکت شبد سے برہما کی ندرا اوستھا جاننی چاہیئے اُس ابیکت سے تمام پرانی استھاور جنگم جگت برہما کے بیدار ہونے پر پرگٹ ہو جاتے ہیں اور برہما کے سونے کے وقت رات میں اُس ابیکت میں ہی لین ہو جاتے ہیں۔

اگرچہ یہ سرشٹ بارمبار ناش ہوتی ہے تو بھی اُسکی نیوِرتی نہیں ہوتی کیونکہ اپدیا کرم اور طرح طرح کے پاپوں دوارا تمام پرانیوں کو بغیر اپنی اچھا کے بھی بارمبار جنم لینا اور ناش ہونا پڑتا ہے۔
مطلب یہ ہے کہ برہما سے لیکر سبھی لوگ انتیہ ناشمان ہیں ناشمان پدارتھوں سے دُکھ ہوتا ہے اس لئے ناشمان پدارتھوں میں من نہ لگا کر شُدھ سچدانند آتما میں لگانا چاہیئے۔

भूतग्रामः स एवायं भूत्वा भूत्वा प्रलीयते ।
रात्र्यागमेऽवशः पार्थ प्रभवत्यहरागमे ॥ १९ ॥

یہ ہی پرانیوں کا سموہ (مجمع) دن میں بارمبار پیدا ہوتا اور رات کو ناش ہو جاتا ہے اور اپنی اِچھا نہ ہوتے ہوئے بھی پرلش ہو کر دن ہونے پر پھر پیدا ہو جاتا ہے (۱۹)
اس کا خلاصہ یہ ہے کہ برہما کی رات ہونے پر پھر جب سرشٹ لَے ہو جاتی ہے تب دن ہونے پر جدید سرشٹ میں نئے نئے جیو پیدا نہیں ہوتے لیکن جو جیو پہلے سرشٹ ناش ہونے کے وقت فنا ہو گئے تھے اپدیا کے کارن اپنی اِچھا نہ ہوتے ہوئے بھی پھر پیدا ہوتے ہیں ہر بار دن ہونے پر اُنھیں اپنی اپدیا کے کارن سے جنم لینا پڑتا ہے اور رات ہونے پر سے ہو جانا پڑتا ہے جیو انادِ اور نتیہ ہیں اسلئے وہ ہی کرم کے بش ہو کر بارمبار پیدا ہوتے اور لَے ہو جاتے ہیں ہر بار نئے جیو پیدا نہیں ہوتے اور پہلے والے ناش نہیں ہو جاتے یہانتک کہ بھگوان نے ابھی تک نجات کے پہونچنے کا راستہ اور اپدیا کا کام تھا کرم کے آدھین ہو کر پرانیوں کا بارمبار مرنا اور پیدا ہونا بتلایا لیکن اب بھگوان یہ بتاتے ہیں کہ جس کے پاس اس یوگ مارگ سے پہونچنے سے پھر جنم نہیں لینا پڑتا۔ وہ ایسا ہے۔

परस्तस्मात्तु भावोऽन्योऽव्यक्तोऽव्यक्तात्सनातनः ।
यः स सर्वेषु भूतेषु नश्यत्सु न विनश्यति ॥ २० ॥

لیکن اس اویکت سے جدا ایک اور سناتن اویکت پر برہم ہے وہ سب پرانیوں کے

ناش ہونے پر بھی ناش نہیں ہوتا۔ (۲۰)
خلاصہ یہ ہے کہ اب جس اکچھر انباشی کا ذکر ہیں کرتا ہے وہ اس ابیکت سے جُدا ہے وہ کسی حالت میں بھی اس ابیکت کے سمان نہیں ہے وہ اندریوں سے جانا نہیں جاسکتا کیونکہ اس میں روپ گن آدِ نہیں ہے وہ نہ جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے وہ سب جیووُں کے ناش ہونے پر ناش نہیں ہوتا اور پیدا ہونے پر پیدا نہیں ہوتا وقت آنے پر برہما سے لیکر سب پرانیوں کا ناش ہو جاتا ہے لیکن اُس کا کبھی ناش نہیں ہوتا
مطلب یہ ہے کہ سب چراچر جگت کا کارن سروپ جو ابیکت ہے اُس ابیکت کا بھی کارن سروپ اور ایک ابیکت ہے وہ ابیکت اِس جگت کے کارن سروپ (جگت کے بیج) ابیکت سے بھی سریشٹھ اور اونچا ہے یہ ابیکت بھی سے پاکر ناش ہو جاتا ہے مگر اُس کا کبھی ناش نہیں ہوتا اُسے شدھ سچدانند اکھنڈ نتیہ مکت اڈویت ایک رس نرا کار شدھ ابیکت کہتے ہیں۔

अव्यक्तोऽक्षर इत्युक्तस्तमाहुः परमां गतिम् ।
यं प्राप्य न निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम ॥ २१ ॥

جو ابیکت اور اکچھر کہلاتا ہے اُسی کو پرم گتِ کہتے ہیں جس کے پانے پر پھر کسی کو لوٹنا نہیں پڑتا وہی میرا پرم دھام ہے۔ (۲۱)
وہ ابیکت جو اکچھر کہلاتا ہے یعنے جو اگوچر اور ابناشی کہلاتا ہے اُس کے پالینے پر پھر کسی کو سنسار میں نہیں آنا پڑتا وہی میرا دیشنو کا پرم دھام ہے۔
اب اس پرم دھام کے پانے کے اپائے بتائے جائیں گے۔

पुरुषः स परः पार्थ भक्त्या लभ्यस्त्वनन्यया ।
यस्यान्तःस्थानि भूतानि येन सर्वमिदं ततम् ॥ २२ ॥

ہے پارتھ وہ پرم پُرش جس کے اندر یہ چراچر جگت ہے اور جس سے سارا سنسار بیاپت ہے بغیر اننیہ بھکتِ کے نہیں ملتا۔ (۲۲)
خلاصہ یہ ہے کہ اُسے پُرش اس لئے کہا ہے کہ وہ شریر میں رہتا ہے اکھوا

اس کارن سے کہ وہ پوران ہے اُس سے بڑا اور کوئی نہیں ہے وہ اننیہ بھگت آتم گیان سے ملتی ہے سب چراچر پرانی اُس کے اندر رہتے ہیں اُس پُرش سے سارا جگت بیاپت ہے وہ پرم پُرش تب ہی ملتا ہے جب سب کو چھوڑ کر اُسی میں بھگت کی جاتی ہے یعنے جس کے من میں بجز شُدھ سچدانند کے اور کوئی چیز نہیں بچتی وہی اُسے پاتا ہے ارجن کے سامنے شیام سُندر روپ سے تو بھگوان موجود ہی تھے لیکن اُسے نراکار آتما کا گیان نہیں تھا اسی سے اُنھوں نے اُس کو پرم پُرش کا گیان بتایا۔

مطلب یہ ہے کہ ساکار مورتی مان کی بھگت کرنے سے بار بار مورت کے درشن کرنے سے انیک دیوتاؤں کی بھگت کرنے سے وہ ابیکت کا بھی ابیکت اناشی پرماتما نہیں ملتا وہ مورت آدی کو چھوڑ کر اُسی میں ایک ماتر بھگت رکھنے والے کو ملتا ہے ارتھات میں ہی برہم روپ ہوں اس طرح کا تتو گیان ہونے سے وہ پرماتما ملتا ہے۔

اندھیرے اور اُجالے مارگ

यत्र काले त्वनावृत्तिमावृत्तिं चैव योगिनः ।
प्रयाता यान्ति तं कालं वक्ष्यामि भरतर्षभ ॥ २ ३ ॥

ہے ارجن جس کال میں یوگی لوگ شریر تیاگ کر پھر نہیں آتے اور جس کال میں آتے ہیں میں اب اُس کال کا برنن کرتا ہوں۔ (۲۳)

अग्निर्ज्योतिरहः शुक्लः षण्मासा उत्तरायणम् ।
तत्र प्रयाता गच्छन्ति ब्रह्म ब्रह्मविदो जनाः ॥ २ ॥

ہے ارجن اگنی جوتی دن شکل پکش اور اوترائن کے چھ مہینوں میں جانے والے جو برہم کو جانتے ہیں پھر نہیں آتے۔ (۲۴)

مطلب یہ ہے کہ اگنی جوتی دن شکل پکش اور اوتراین سورج کے چھ مہینوں میں جانے والے انھیں میں برہم کو پاتے ہیں پھر ان کو جنم نہیں لینا پڑتا یعنے پہلے برہم اوپاسک اگنی کے دیوتا کے پاس پہونچتے ہیں وہاں سے جوتی کے دیوتا کے پاس اور وہاں سے دن کے دیوتا کے پاس پھر شکل پکش کے دیوتا کے پاس پھر اوتراین کے دیوتا کے پاس پہونچتے ہیں انھیں میں برہم لوگ پہونچکر برہم کے ساتھ مکت ہو جاتے ہیں۔

جس راہ میں اگنی جوتی دن شکل پکش اوتراین کے چھ مہینے ان سب کے دیوتا ہیں اُسے دیویان مارگ کہتے ہیں سگن برہم کی اُپاسنا کرنے والے لوگ جو اِس دیویان مارگ سے جاتے ہیں وے سگن برہم کو پراپت ہوتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ پہلے اگنی دیوتا کے راج میں پہونچتے ہیں وہاں سے جوتی دیوتا کے راج میں اسی طرح درجہ وار ترقی کرتے ہوئے برہم لوک میں پہونچ کر برہم میں لیجاتے ہیں۔

یہ دیویان مارگ تو ایسا ہے کہ برہم کے جاننے والے اس راہ میں منزل بمنزل چلتے ہوئے برہم کو پا جاتے ہیں اور انھیں واپس آکر جنم لینا نہیں پڑتا اس راہ کے علاوہ ایک اور بھی راستہ ہے اُس کی بھی منزلیں ہیں اور راہ میں الگ الگ دیوتا ہیں لیکن اس راستہ سے جانے والوں کو پھر لوٹنا پڑتا ہے۔

धूमो रात्रिस्तथा कृष्णः षण्मासा दक्षिणायनम् ।
तत्र चान्द्रमसं ज्योतिर्योगी प्राप्य निवर्तते ॥ २५ ॥

دھوم رات کرشن پکش اور دکشائین کے چھ مہینے اور چندر جوتی میں جو جاتے ہیں وے پھر سنسار میں آتے ہیں۔ (۲۵)

جو برہم نشٹھ نہیں ہیں مگر کرم نشٹھ ہیں وے دھوم رات کرشن پکش دکشائین کے چھ مہینے اس راہ سے جاکر چندر لوک میں پہونچکر چندر ماں سے پراپت ہوئے سکھوں کو بھوگ کر کرموں کے ناش ہونے پر پھر اس منشیہ لوک میں جنم لیتے ہیں اس راہ کا نام پتریان مارگ ہے۔

معلوم ہوا کہ دو راستے ہیں۔ (۱) دیویاں مارگ (۲) پتریاں مارگ جو لوگ سچدانند اپھر نراکار آتما کی ارادھنا کرتے ہیں وے آہستہ آہستہ اگنی جوتی دِن وغیرہ دیوتاؤں کے پاس پہونچتے ہوے آخر میں برہم لوک میں پہونچ جاتے ہیں اور مکت ہو جاتے ہیں۔ اور جو لوگ کرم نشٹھ ہیں یعنے اِشٹ کرم پورت کرم اور دت کرم کرتے ہیں وے سرگ میں جاتے ہیں اور وہاں کا سکھ بھوگ کرتے ہیں جب اُن کے کرم ناش ہو جاتے ہیں یعنے جب اُن کے کئے ہوئے کرموں کا پھل ختم ہو جاتا ہے تب وے پھر اسی مرتیہ لوک میں آن کر جنم لیتے ہیں۔

دیویاں مارگ اور پتریاں مارگ دونوں مارگوں میں دوسرے سے پہلا سرشیٹھ ہے اس میں جانے والے کو بار بار نشیہ لوک میں آکر جنم لینا نہیں پڑتا اُسکی موکش ہو جاتی ہے مگر دوسرے راستے سے جانے والوں کی موکش نہیں ہوتی اسکے علاوہ جو پاپ کرم کرتے ہیں وے نرک بھوگ کر پھر جنم لیتے ہیں اور نشیہ کا شریر پاتے ہیں مگر جو بہت ہی بڑے پاپ کرم کرتے ہیں انھیں چوراسی لاکھ یونیوں میں جنم لینا پڑتا ہے۔

پاپی اور مہاپاپیوں سے کرم نشٹھ اچھے ہیں جو اگنی ہوترا دِ اشٹ کرم کرتے ہیں کنواں تالاب باوڑی اور دھرم شالہ وغیرہ بنوا کر سُرگ بھوگتے ہیں اور اپنے اچھے کرموں کا پھل بھوگ کر پھر نشیہ یونی میں جنم لیتے ہیں ان سے بھی وے اچھے ہیں جو سچدانند ابناشی نراکار آتما کی آرادھنا میں لگے رہتے ہیں اور پھر رفتہ رفتہ مکت پا جاتے ہیں۔

शुक्लकृष्णे गती ह्येते जगतः शाश्वते मते ।
एकया यात्यनावृत्तिमन्ययाऽऽवर्तते पुनः ॥ २६ ॥

یہ شکل مارگ اور کرشن مارگ سنسار کے سناتن مارگ ہیں جو شکل مارگ سے جاتے ہیں وے پھر لوٹ کر نہیں آتے اور جو کرشن مارگ سے جاتے ہیں وے لوٹ کر پھر آتے ہیں۔ (۲۶)

۵۱ کنوئیں تالاب آدِ کھدوانے اور دھرم شالہ آدِ بنانے کو پورت کرم کہتے ہیں۔
۵۲ سُپاتروں کے دینے کو دت کرم کہتے ہیں۔

یہ سنسار اناد ہے اس لیئے شُکل اور کرشن یہ دونوں راہیں بھی انادی مانی گئی ہیں
پہلی راہ کا نام شُکل اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ گیان کو پرکاشت کرتی ہے اُس راہ
میں یہ رلیکر گیان پہونچا ہوتا ہے اور اُس راستہ میں روشنی کرنے والی چیزیں ہیں
دوسرے کو کرشن اس لئے کہتے ہیں کہ وہ گیان کو پرکاشت نہیں کرتی اور یہیں اَودیا کرم
دوارا پہونچا ہوتا ہے اور راستہ میں دھوم اور رات آدِ اندھیرے پدارتھ ہیں۔

یہ دونوں راہیں سب جگت کے واسطے نہیں ہیں ان دونوں راستوں سے صرف
گیان نشٹھ اور کرم نشٹھ جاتے ہیں گیانی لوگ شُکل (پرکاش والے) راستہ سے جاتے ہیں اور
پھر جنم نہیں لیتے اور جو اگیانی کرمی ہیں وے کرشن یعنے اندھیری راہ سے جاتے
ہیں اور سرگ سُکھ بھوگ کر پھر لوٹ آتے اور جنم لیتے ہیں۔

اِس پستک کے دیکھنے والے کو خود ہی بچار کرنا چاہیئے کہ ان راہوں میں کون سی
راہ سب سے اچھی ہے۔

नैते सृती पार्थ जानन्योगी मुह्यति कश्चन ।
तस्मात्सर्वेषु कालेषु योगयुक्तो भवार्जुन ॥ २७ ॥

ہے پارتھ جو یوگی اِن دونوں مارگوں کو جانتا ہے وہ دھوکا نہیں کھاتا اس سے
ہے ارجن تو سدا یوگ یُکت ہو۔ (۲۷)

جو یوگی یہ جانتا ہے کہ اِن دونوں راہوں میں سے ایک تو سرگ سُکھ آدِ کا بھوگ کرا کر
پھر سنسار کے بندھن میں لا پھنساتی ہے اور دوسری دھیرے دھیرے گھما پھرا کر برہم لوک
میں پہونچا دیتی ہے برہم گیان میں لگا کر برہما کے ساتھ اُس کی مُکت کرا دیتی ہے وہ بھی
دھوکا نہیں کھاتا۔

آنند گرنے یہ لکھا ہے کہ سچا یوگی ان دونوں ہی راہوں کو پسند نہیں کرتا وہ گھوم
پھر کر برہم لوک میں جانا پسند نہیں کرتا۔ وہ تو برہما سے بھی پہلے اپنی مُکت چاہتا ہے
وہ برہما کے ادھین ہو کر اپنی موکش پسند نہیں کرتا وہ تو شُدھ سچدانند کا دھیان
کر کے سیدھا اُسی میں ملنا چاہتا ہے اس لئے بھگوان ارجن سے کہتے ہیں کہ تو

یوگ میں لگ جا۔

آگے بھگوان یوگ میں شردھا بڑھانے کے لئے یوگ کی تعریف کرتے ہیں۔

वेदेषु यज्ञेषु तपःसु चैव दानेषु यत्पुण्यफलं प्रदिष्टम् ।
अत्येति तत्सर्वमिदं विदित्वा योगी परं स्थानमुपैति चाद्यम् ॥२८॥

وید یگیہ تپ اور دان سے جو پھل ملتا ہے یوگی اِس کے جان جانے پر اُن سب سے آگے بڑھ جاتا ہے اور سرب اُتّم کارن روپ استھان کو پا جاتا ہے۔(۲۸)

خلاصہ یہ ہے کہ شاستروں میں وید پڑھنے کے جو پھل لکھے ہیں یگیہ تپ اور دان کے جو پھل لکھے ہیں جو یوگی بھگوان کے کہے ہوئے سات پرشنوں کے جوابوں کو اچھی طرح سمجھتا ہے اور اُن کے مطابق چلتا ہے وہ اُن سب سے زیادہ یوگ رُوپ ایشوریہ کو پاتا ہے اور وہ ایشور کے پرم دھام کو پہونچ جاتا ہے جو آدِ کال میں بھی تھا اور وہ کارن برہم کو پا لیتا ہے۔

آٹھواں ادھیّائے سماپت ہوا

نواں ادھیّائے راج وِدّیا راجگیہ

۳۴ منتر

برہم گیان ہی سرب شریشٹھ دھرم ہے

بھگوان کرشن چندر نے آٹھویں ادھیّائے میں شُکلمنا ناڑی وِدارا دھارنا اور اُس کی کریا بتلائی ہے اور اُس کا پھل برہم پراپتی بتایا ہے اور آگے چلکر شُکل مارگ بتایا ہے جہاں سے پھر واپس آنا نہیں پڑتا کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اِس کے سوائے اور موکش کا دروازہ نہیں ہے اس لئے بھگوان اگنی جوتی آدِ کے پاس گھوم پھر کر موکش پانے کی راہ سے بھی سیدھی راہ بتاتے ہیں۔

ساتویں ادھیائے کے اخیر میں ادھی بھوت ادھی دیو شبدوں سے ایشور کی مہما مختصر روپ سے کہی گئی ہے اِس ادھیائے میں اُس کی مہما خوب بستار سے برنن کی جاوے گی۔

श्रीभगवानुवाच ।

इदं तु ते गुह्यतमं प्रवक्ष्याम्यनसूयवे ।
ज्ञानं विज्ञानसहितं यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात् ॥ १ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے ارجن تو گنوں میں اوگن ڈھونڈھنے والا نہیں ہے اس لئے میں تجھے بگیان سہت اتینت گپت گیان سناتا ہوں اُس کے جاننے سے تو اشبھ کرموں سے چھٹکارا پا جائے گا۔ (۱)

بھگوان اب ایسا گیان بتاتے ہیں جو دھیان یوگ سے بھی سریشٹھ ہے اور اس شدھ گیان سے سیدھی موکش ہو جاتی ہے دھیان سے ساکشات موکش نہیں ملتی دھیان سے انتہ کرن کی شدھی ہوتی ہے اور انتہ کرن کے شدھ ہونے سے تم گیان ہوتا ہے اصل گیان یہ ہے کہ سب ہی باسدیو ہیں جو ایسا سمجھتے ہیں کہ سبھی ایک برہم ہے اُن کی مکت ہو جاتی ہے بغیر ادویت برہم گیان کے مکت کا اور اوپائے نہیں ہے اس لیے ودّوانوں سے برہم گیانی اچھے سمجھے جاتے ہیں۔

राजविद्या राजगुह्यं पवित्रमिदमुत्तमम् ।
प्रत्यक्षावगमं धर्म्यं सुसुखं कर्तुमव्ययम् ॥ २ ॥

ہے ارجن جو گیان میں تجھے سناتا ہوں وہ سب بدیاؤں کا راجہ ہے وہ بہت ہی پوشیدہ اور بہت ہی پوتر ہے وہ سگمتا سے سمجھ میں آجاتا ہے دھرم کا برودھی نہیں ہے سکھ سے اُسکا انشٹھان کیا جاسکتا ہے۔ اور وہ ناش رہت ہے۔ (۲)

اٹھارہ بدیاؤں میں وہ سب بدیاؤں کا راجہ ہے کیونکہ اسکی مہما بھاری ہے اِسی سے ودّوانوں میں برہم گیانی کی زیادہ پرتشٹھا ہے وہ گپت بشیوں کا راجہ ہے

اور جس قدر پوتر کرنے والے کرم ہیں انہیں برہم گیان سب سے زیادہ پوتر ہے کیونکہ وہ کرم اور اس کی جڑ کو چھن بھر میں نشٹ کر دیتا ہے یعنے وہ ہزاروں جنموں سے فراہم کئے ہوئے کرم دھرم اور ادھرموں کو پل بھر میں ناش کر ڈالتا ہے اس کے علاوہ سکھ دکھ کی طرح اسکا پرتیکش گیان ہو سکتا ہے وہ دھرم کے برخلاف نہیں ہے۔ کوئی خیال کرے کہ اسکا پراپت کرنا بہت کٹھن ہے سو بات نہیں ہے۔ بھگوان کہتے ہیں کہ اس کا پراپت کرنا بہت آسان ہے اگر کوئی یہ خیال کرے کہ جو کام آرام کا دینے والا ہوتا ہے اس کا پھل تھوڑا ہوتا ہے اور جو دکھ دیکر ہوتا ہے اس کا پھل زیادہ ہوتا ہے ایسے ہی جو برہم گیان آسانی میں سکھ سے پراپت ہوتا ہے وہ ناش ہو جاتا ہوگا اس وہم کے دور کرنے کو بھگوان فرماتے ہیں کہ اس کا ناش نہیں ہوتا اسی سے برہم گیان پراپت کرنے یوگ ہے۔

अश्रद्दधानाः पुरुषा धर्मस्यास्य परन्तप ।
अप्राप्य मां निवर्तन्ते मृत्युसंसारवर्त्मनि ॥ ३ ॥

ہے ارجن جو اس دھرم میں شردھا نہیں کرتے وے مجھے نہ پاکر اس مرن شیل سنسار میں گھومتے رہتے ہیں۔ (۳)

جو لوگ اس دھرم برہم گیان میں بشواس نہیں رکھتے اور اس کے استھاوں اور پھلوں پر بشواس نہیں کرتے بلکہ جو اپنے شریر کو ہی آتما سمجھتے ہیں وے پاپی مجھ پرماتما کو نہیں پاتے میرا پانا تو دور رہا بلکہ بھگتی کو بھی پراپت نہیں ہوتے جو میرے پاس پہونچنے کی راہوں میں سے ایک راہ ہے اسی سے وے موت آنے تک سنسار کی راہ میں پڑے رہتے ہیں جو انھیں نرک میں پہونچاتی ہے۔

سب جیو پرماتما میں استھت ہیں

मया ततमिदं सर्वं जगदव्यक्तमूर्तिना ।
मत्स्थानि सर्वभूतानि न चाहं तेष्ववस्थितः ॥ ४ ॥

مجھ سے یہ سب جگت بیاپت ہے میری صورت ابیکت ہے سب جیو مجھ میں بستے

ہیں اور میں اُن میں نہیں رہتا ہوں۔(۴)

اِس تمام چراچر جگت کو مجھ پرماتما نے بیاپت کر رکھا ہے میری صورت آنکھ وغیرہ اندریوں سے نہیں دیکھی جا سکتی مجھ ابیکت میں گھاس کے پودے سے لیکر برہما تک رہتے ہیں مگر میں اُن میں نہیں رہتا۔

مطلب یہ ہے کہ جس طرح سیپی میں چاندی رسّی میں سانپ کلپت ہے اسی طرح مجھ سچدانند میں سب جیو کلپت ہیں جس طرح سیپی اور چاندی کا کچھ بھی سمبندھ نہیں ہے اُسی طرح میرا بھی کسی سے کچھ سمبندھ نہیں ہے۔

न च मत्स्थानि भूतानि पश्य मे योगमैश्वरम् ।
भूतभृन्न च भूतस्थो ममात्मा भूतभावनः ॥ ५ ॥

وے سب پرانی مجھ میں اِستھت نہیں ہیں سے ارجن تو میرے ایشورتا سمبندھی یوگ بل کو دیکھ سب جیوؤں کا پالن کرتا ہوا لیکن اُن میں نہ رہتا ہوا میرا آتما بھوتوں کا کارن ہے۔(۵)

پچھلے دو اشلوکوں میں جو بشئے بھگوان نے کہا ہے اُسے وے درشٹانت دے کر سمجھاتے ہیں۔

यथाऽऽकाशस्थितो नित्यं वायुः सर्वत्रगो महान् ।
तथा सर्वाणि भूतानि मत्स्थानीत्युपधारय ॥ ६ ॥

جس طرح مہان بایو (ہوا) ہر جگہ گھومتا ہوا آکاش میں سدا رہتا ہے اسی بھانت سب جیو مجھ میں رہتے ہیں۔(۶)

ہم اپنے انبھو سے روز دیکھتے ہیں کہ مہان وایو سب جگہ گھومتا ہوا آکاش میں رہتا ہے اسی طرح مجھ میں بھی جو آکاش کی سمان سرب بیاپی ہوں تمام جیو رہتے ہیں لیکن بالکل تعلق نہیں رکھتے۔

پرماتما ہی سب بھوتوں کا آدِ انت ہے

सर्वभूतानि कौन्तेय प्रकृतिं यान्ति मामिकाम् ।
कल्पक्षये पुनस्तानि कल्पादौ विसृजाम्यहम् ॥ ७ ॥

ہے کونتیئی - پرلے کے سمے سب پرانی میری پرکرتی میں لین ہو جاتے ہیں اور کلپ کے شروع (آرمبھ) میں میں اُنکو بھِن بھِن پرکار کی صورتوں میں پیدا کرتا ہوں - (۷)

प्रकृतिं स्वामवष्टभ्य विसृजामि पुनः पुनः ।
भूतग्राममिमं कृत्स्नमवशं प्रकृतेर्वशात् ॥ ८ ॥

اپنی پرکرتی کی سہایتا سے پراچین سوبھاو کے پربس اس پرانی سموہ کو میں بارمبار پیدا کرتا ہوں - (۸)

ایشور اپنے کرموں کے بندھن میں نہیں بندھتا ہے

• ایشور جو بڑی بڑی انیک پرکار کی آسمان سرشٹی رچتا ہے اس لیے اُسے اپنے کرموں کے کارن دھرم آدھرم کے بندھن میں بندھنا پڑتا ہوگا اسی شنکا کا اُتر بھگوان نیچے دیتے ہیں -

न च मां तानि कर्माणि निबध्नन्ति धनञ्जय ।
उदासीनवदासीनमसक्तं तेषु कर्मसु ॥ ९ ॥

ہے دھننجے یہ کرم مجھے نہیں باندھتے کیونکہ میں اُن کرموں سے اُداسین اور بے لاگ رہتا ہوں - (۹)

بھگوان کہتے ہیں کہ اس آسمان سرشٹی رچنا کے کرم مجھے نہیں باندھتے کیونکہ میں آتما کی ترِیکارتا کو جانتا ہوں اسلئے بے سروکار رہتا ہوں اور کرم کے پھل کی خواہش نہیں رکھتا یعنے میں کبھی ایسا خیال نہیں کرتا کہ میں کرتا ہوں دوسرے لوگ بھی جب کسی کرم کو کرکے

ایسا نہیں سمجھتے کہ یہ کرم ہم نے کیا اور اُس کے پھل کی اِچھا نہیں رکھتے تب دھرم ادھرم کے بندھن سے چھوٹ جاتے ہیں اور اگیانی منشیہ اپنے ہی کو کرموں سے اس طرح کرم بندھنا میں بندھ جاتے ہیں جس طرح ریشم کا کیڑا کیرٹ کوش میں گھر جاتا ہے۔

मयाऽध्यक्षेण प्रकृतिः सूयते सचराचरम् ।
हेतुनाऽनेन कौन्तेय जगद्विपरिवर्तते ॥ १० ॥

میں ادھیکش ہوں پرکرتی میری ادھکشتا میں چراچر جگت کو پیدا کرتی ہے اسی سے جگت بار بار پیدا ہوتا ہے۔ (۱۰)

خلاصہ۔ جگت کی رچنا میں پرکرتی اُپادان کارن ہے اور ایشور نمیتّ کارن ہے پرکرتی اُس کی اچنتیہ شکتی ہے وہ اُس سے الگ نہیں ہے پرکرتی جڑ ہے وہ دنیا کی رچنا نہیں کر سکتی اور اگر ایشور سرشٹ کو رچے تو ایشور میں دوش لگتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشور ہی جگت ابھنن نمیتّ کا اوپادان کارن ہے جڑ پرکرتی جتنیہ ایشور کا سہارا لیکر ہی جگت کی رچنا کرتی ہے۔

ادھرمیوں کا جیون

अवजानन्ति मां मूढा मानुषीं तनुमाश्रितम् ।
परं भावमजानन्तो मम भूतमहेश्वरम् ॥ ११ ॥

مورکھ لوگ مجھے سب بھوتوں کا مہیشور نہ جاننے کے کارن میرے منشیہ شریر میں رہنے کے کارن میرا انادر کرتے ہیں۔ (۱۱)

مورکھ مجھے پہچاننے میں اسمرتھ ہیں میں ان لوگوں میں منشیہ شریر دھارن کرکے رہتا ہوں اسی سے وے میرا انادر کرتے ہیں کیونکہ وے لوگ مجھے مہیشور یعنے سب جیووں کا آتما نہیں سمجھتے میری عدول حکمی کرتے رہنے سے ان بیچاروں کا ناش ہوتا ہے۔

मोघाशा मोघकर्माणो मोघज्ञाना विचेतस: ।
राक्षसीमासुरीं चैव प्रकृतिं मोहिनीं श्रिता: ॥ १२ ॥

یہ مورکھ میرا انادر اس لئے کرتے ہیں کہ ان کی آشا پھل وتی نہیں ہے ان کے کرم نِسپھل ہیں ان کا گیان پھل رہت ہے سنساری کھوٹے کاموں میں ان کا چت ڈوبا رہتا ہے اور یہ لوگ موہ پیدا کرنے والی راکشسی اور آسُری پرکرتی کا آشریہ رکھتے ہیں۔ (۱۲)

کیونکہ یہ مورکھ لوگ سچدانند ایشور کو ایشور نہ مانکر دوسرے ایشور سے ملنے کی اُمید رکھتے ہیں اُن کے کرم اس لئے نِسپھل ہیں کہ وے لوگ آتما کو چھوڑکر دوسرے ایشور کو پلنے اتھوا سُرگ سُکھ بھوگنے کے لئے اگنی ہوتر آدی کرم کرتے ہیں اُنکا گیان پھل رہت اس لئے ہے کہ وے لوگ آتما کے سوائے دوسرے پدارتھوں کو سچا سمجھتے ہیں اُن میں بچار شکتی نہیں ہے اس لئے اننتیہ سنساری کو کرموں میں لگے رہتے ہیں وے راکشسی اور آسری سوبھاؤ کے کارن دوسرے کا دھن اور استری وغیرہ کو ہرن کرتے ہیں وے شریر کے سوائے آتما کو نہیں سمجھتے اور کھانے پینے مار کاٹ اور لوٹ کھسوٹ کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

مہاتماؤں کا جیون

महात्मानस्तु मां पार्थ दैवीं प्रकृतिमाश्रिता: ।
भजन्त्यनन्यमनसो ज्ञात्वा भूतादिमव्ययम् ॥ १३ ॥

ہے ارجن دیوی پرکرتی کا آشریہ رکھنے والے مہاتما لوگ مجھے سب پرانیوں کا آدی کارن اور اَبناشی سمجھکر اور سب طرف سے چت ہٹاکر میری ہی اُپاسنا کرتے ہیں۔ (۱۳)

لہ دیوی پرکرتی والے وہ کہلاتے ہیں جو اپنے شریر اندریوں اور من کو بس میں رکھتے ہیں اور دیا شردھا وغیرہ کو اپنے ہردے میں استھان دیتے ہیں۔

خلاصہ۔ جن کا چت یگیہ وغیرہ کرنے سے شُدھ ہو گیا ہے ایسے مہاتما شریر اِندری اور من کو بس میں کر کے مجھے سب بھوتوں کا آدی کارن ابناشی سمجھ کر مجھ انتر آتما میں چت کو ٹھہرا کر میری ہی اُپاسنا کرتے ہیں۔

सततं कीर्तयन्तो मां यतन्तश्च दृढव्रताः ।
नमस्यन्तश्च मां भक्त्या नित्ययुक्ता उपासते ॥ १४ ॥

وے لوگ ہمیشہ میری چرچا کرتے ہیں درڑھ سنکلپ کر کے مجھے پانے کا اُپائے کرتے ہیں بھکتی پوربک مجھے نمسکار کرتے ہیں اور رات دن مجھ میں ہی دھیان لگا کر میری اُپاسنا کیا کرتے ہیں۔ (۱۴)

وے ہمیشہ میرے یعنے اپنے ایشور برہم کے بشئے میں بات چیت کیا کرتے ہیں وے ہمیشہ اپنی اندریوں اور اپنے من کو بس میں رکھتے ہیں اپنی پرتگیا پر قائم رہکر پریم سے میرے دل کے اندر رہنے والے آتما کی اُپاسنا کیا کرتے ہیں۔

ज्ञानयज्ञेन चाप्यन्ये यजन्तो मामुपासते ।
एकत्वेन पृथक्त्वेन बहुधा विश्वतोमुखम् ॥ १५ ॥

کتنے ہی اُدھکاری گیان یگیہ سے میری اُپاسنا کرتے ہیں یعنے مجھ میں اور جیو میں بھید نہیں سمجھتے کتنے ہی داس بھاو سے بھید بُدھی دوارا میری اُپاسنا کرتے ہیں کتنے ہی بہت پرکار سے مجھ وِشو روپ پرمیشور کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ (۱۵)

خلاصہ۔ یہ ہے کہ کتنے تو کتنے ہیں کہ میں ہی ایشور ہوں مجھ میں اور ایشور میں کچھ بھید نہیں ہے ایسا سمجھ کر میری اُپاسنا کرتے ہیں کچھ اوسط درجہ کی لوگ مجھ ایشور کو اپنا مالک اور اپنے کو مجھ پرمیشور کا داس سمجھ کر میری اُپاسنا کرتے ہیں کتنے ہی لوگ جو سنتے ہیں اُسے میرا نام سمجھتے ہیں جو کچھ دیتے یا بھوگتے ہیں اُسے میرے ہی ارپن کرتے ہیں اس طرح ہر پرکار سے وہ پرماتما ہی کا سمرن کرتے ہیں۔

کتنے ہی لوگ سچدانند ایشور کو سب سے تو نہیں سمجھتے ہیں کچھ لوگ جیو اور ایشور کو ایک جانتے ہیں اُن کا خیال ہے کہ ہم ہی پرمیشور ہیں ہم میں اور پرمیشور میں بھید نہیں ہے جو پرمیشور ہے

سو ہی ہم ہیں کتنے لوگ پرمیشور کو بہت پرکار کا سمجھتے ہیں یعنے برہما وشنو مہیش سورج گنیش چندرماں رام کرشن آدِ کو پرماتما کا مورتماں روپ سمجھتے ہیں یہ تینوں ہی درجہ بدرجہ اچھے ہیں اخیر میں تینوں ہی پرکار کے مہاتما پورن برہم شُدھ سچدانند نراکار نربکار پرماتما کو پا جاتے ہیں۔

شنکا۔ طرح طرح کی نیاری نیاری اُپاسنا کرکے وے لوگ ایک پرمیشور کی اُپاسنا کس طرح کرتے ہیں اُسکا جواب بھگوان نیچے کے چار شلوکوں میں دیتے ہیں۔

अहं क्रतुरहं यज्ञः स्वधाहमहमौषधम् ।
मन्त्रोऽहमहमेवाज्यमहमग्निरहं हुतम ॥ १६ ॥

میں ہی کرتو ہوں میں ہی یگیہ ہوں میں ہی سودھا ہوں میں ہی اُوشدھ ہوں میں ہی منتر ہوں ہوم کا سادھن گھی میں ہی ہوں میں ہی اگنِ ہوں اور میں ہی ہون ہوں۔ (۱۶)

اگنشٹوم آدِ شرُدت کرموں کو کرتو کہتے ہیں انتھی ابھیا گت کی پوجا وغیرہ پنچ یگیوں کو یگیہ کہتے ہیں پتروں کو جو ان دیا جاتا ہے اُس کو سودھا کہتے ہیں جو چاول وغیرہ آنوں کو جسے منشیہ کھاتے ہیں اور جن سے روگ ناش ہوتے ہیں اوشدھ کہلاتے ہیں سواہا سودھا یہ شبد وید کے ہیں انھیں سے ہون کیا جاتا ہے انھیں منتر کہتے ہیں ان منتروں سے اگنِ میں جو گھی ڈالا جاتا ہے اُسے آجیہ کہتے ہیں جس اگنِ میں ہون سامگری ڈالی جاتی ہے وہ اگنِ کہلاتی ہے۔

पिताहमस्य जगतो माता धाता पितामहः ।
वेद्यं पवित्रमोङ्कार ऋक्सामयजुरेव च ॥ १७ ॥

ہے ارجن اِس جگت کا پتا میں ہوں ماتا میں ہوں برھاتا میں ہوں پتامہ میں ہوں جاننے کے یوگیہ میں ہوں پوتر میں ہوں اونکار میں ہوں رگ وید شام وید اور یجر وید میں ہوں۔ (۱۷)

خلاصہ۔ اس جگت کا پیدا کرنے والا پالن پوشن کرنے والا کرموں کا پھل دینے والا

ویدآدِ پرانوں کا بتنے پرمینی اوپنیشد میں ہی ہوں سب ویدوں میں پرت پادن کرتے ہیں رگ وید سام وید اور یجر وید میں ہی ہوں اُوم پرنو میں ہی ہوں ۔

गतिभर्ता प्रभुः साक्षी निवासः शरणं सुहृत् ।
प्रभवः प्रलयः स्थानं निधानं बीजमव्ययम् ॥ १८ ॥

ہے ارجن اس سب سنسار کی گتی میں ہوں سب کا پالن کرنے والا میں ہوں سب کا سوامی میں ہوں سب برے بھلے کاموں کا گواہ میں ہوں سب کا نواس استھان میں ہوں سب کا شرن استھان میں ہوں سب کا بنا کارن ہتکاری میں ہوں سب کے پیدا ہونے کی جگہ میں ہوں پرلے میں ہوں سنسار کی استھتی پرلے کا استھان میں ہوں سب کا بیج روپ میں ہوں اور ابناشی ناش نہ ہونے والا میں ہوں ۔ (۱۸)

کرموں کا پھل میں ہی ہوں ۔ پرانی جو کچھ کرتے ہیں اور نہیں کرتے اُسکا دیکھنے والا شاکشی میں ہوں میں وہ ہوں جس میں سب جیو دھاری رہتے ہیں میں ہی دکھیوں کا شرن استھان ہوں جو میرے پاس آتے ہیں میں اُنھیں سنکٹ سے چھوڑاتا ہوں اس لئے میں بغیر کسی طرح کے عیوض کی آشا کے بھلائی کرتا ہوں جگت کا آدی میں ہوں جگت مجھ میں ہی ٹھہرا رہتا ہے اور مجھ میں ہی جا کر ناش ہو جاتا ہے میں ہی وہ ابناشی بیج ہوں جس سے جگت پیدا ہوتا ہے سنسار میں ہر ایک چیز بیج سے ہی پیدا ہوتی ہے اور انکی پیدائش ہمیشہ ہی ہوتی رہتی ہے اس لئے سمجھا جاتا ہے کہ بیج کبھی ناش نہیں ہوتا ۔

तपाम्यहमहं वर्षं निगृह्णाम्युत्सृजामि च ।
अमृतं चैव मृत्युश्च सदसच्चाहमर्जुन ॥ १९ ॥

ہے ارجن میں ہی سب کو تپاتا ہوں میں ہی جل برساتا ہوں اور میں ہی اُسے روک لیتا ہوں میں ہی امرت اور مرتیو ہوں میں ستیہ استیہ ۔ اتھوا استھول سوکشم پرتیکش ہوں ۔ (۱۹)

وید وکت کرم کرنے کے پھل

त्रैविद्या मां सोमपाः पूतपापा
यज्ञैरिष्ट्वा स्वर्गतिं प्रार्थयन्ते ।
ते पुण्यमासाद्य सुरेन्द्रलोक-
मश्नन्ति दिव्यान्दिवि देवभोगान् ॥ २० ॥

ہے ارجن رگ یجر سام ان تین ویدوں کے جاننے والے سوم رس پینے والے پاپوں سے پوتر ہو جانے والے یگیوں سے میری اُپاسنا کرنے والے سُرگ لوک میں جانا چاہتے ہیں وے اندر لوک (سُرگ) میں پہونچتے ہیں اور وہاں دیوتاؤں کے سرگیئی سکھوں کا اُپ بھوگ کرتے ہیں۔ (۲۰)

خلاصہ۔ جو منشیہ رگ وید یجر وید اور سام وید کو جانتے ہیں جو سوم پیتے ہیں اور اسکے پینے سے پاپ رہت ہو جاتے ہیں جو اگنشٹوم کرم کرکے وشنوں اور دوسرے دیوتاؤں کی طرح میری اُپاسنا کرتے ہیں جو اپنے یگیہ کرموں کے بدلے میں سُرگ چاہتے ہیں وے اندر لوک میں جاتے ہیں اور وہاں بیشمار سکھوں کو بھوگتے ہیں۔

ते तं भुक्त्वा स्वर्गलोकं विशालं
क्षीणे पुण्ये मर्त्यलोकं विशन्ति ।
एवं त्रयीधर्ममनुप्रपन्ना
गतागतं कामकामा लभन्ते ॥ २१ ॥

وے سُرگ سکھ بھوگ کر اپنے پنیہ کرموں کے ناش ہونے پر پھر مرتیو لوک میں جنم لیتے ہیں اس بھانت تینوں ویدوں کے انوسار یگیہ آدی کرم کرنے والے اپنی کامناؤں کے کارن کبھی سُرگ میں جاتے ہیں اور کبھی مرتیو لوک میں آتے ہیں۔ (۲۱)

خلاصہ صرف ویدوں کے مطابق کرم کرنے والے کبھی جاتے ہیں اور کبھی لوٹ آتے ہیں

اُنھیں سوتنترتا یعنے خود مختاری کہیں بھی نہیں ملتی۔

अनन्याश्चिन्तयन्तो मां ये जनाः पर्युपासते ।
तेषां नित्याभियुक्तानां योगक्षेमं वहाम्यहम् ॥ २२ ॥

جو پُرش ابھید بھاؤناسے میرا ہی دھیان کرتے ہوئے میری اُپاسنا کرتے ہیں اُن نتیہ یوگیوں کو میں اس لوک کے پدارتھ دیکر اُن کی رکشا کرتا ہوں اور پھر اُن کو آواگمن سے چھوڑا دیتا ہوں۔ (۲۲)

येऽप्यन्यदेवताभक्ता यजन्ते श्रद्धयाऽन्विताः ।
तेऽपि मामेव कौन्तेय यजन्त्यविधिपूर्वकम् ॥ २३ ॥

ہے ارجن جو لوگ دوسرے دیوتاؤں میں شردھا کرکے اُن کی اُپاسنا کرتے ہیں وہ میری ہی بے قاعدہ پوجا ہے۔ اسی کارن سے اُن لوگوں کو مُکت نہیں ملتی اور وے آواگمن کے پرپنچ میں پھنسے رہتے ہیں۔ (۲۳)

अहं हि सर्वयज्ञानां भोक्ता च प्रभुरेव च ।
न तु मामभिजानन्ति तत्त्वेनातश्च्यवन्ति ते ॥ २४ ॥

ہے ارجن میں سب یگیوں کا بھوکتا اور سب کا سوامی ہوں وے میرے اِس تتو کو نہیں جانتے اسی واسطے آواگمن سے چھٹکارا نہیں پاتے۔ (۲۴)

خلاصہ ۔ سمرتی میں کیے ہوئے یگیوں کا سوامی اور بھوکتا میں ہی ہوں وے لوگ مجھے ٹھیک ٹھیک طور سے نہیں جانتے اسی سے بیقاعدہ پوجا کرکے اپنے کیئے ہوئے یگیہ کا پھل نہیں پاتے وے لوگ اپنے کرموں کو میرے ارپن نہیں کرتے اسلئے انھیں پھر لوٹ کر اس لوک میں آنا پڑتا ہے۔

جو لوگ دوسرے دیوتاؤں کی بھکتی کرکے میری بیقاعدہ اُپاسنا کرتے ہیں اُنھیں اُنکے یگیوں کا پھل ضرور ملتا ہے دیوتاؤں کی پوجا بالکل بے کام نہیں ہوتی اُنکی اُپاسنا کے اُنسار پھل ضرور ملتا ہے لیکن کچھ وقت بعد اُنھیں اِس دنیا میں پھر آنا پڑتا ہے۔ کس طرح۔

किस तरह ?

यान्ति देवव्रता देवान् पितॄन् यान्ति पितृव्रताः ।
भूतानि यान्ति भूतेज्या यान्ति मद्याजिनोऽपि माम् ॥२५॥

دیوتاؤں کے پوجنے والے دیوتاؤں کو پراپت ہوتے ہیں پتروں کے پوجنے والے پتروں کو پراپت ہوتے ہیں بھوتوں کے پوجنے والے بھوتوں کو پراپت ہوتے ہیں اور میرے اُپاسک مجھے پراپت ہوتے ہیں۔ (۲۵)

برہما وشنو مہیش رام اندر آدی کے پوجنے والے اُن کے پاس جاتے ہیں سرادھ وغیرہ کرکے پتروں کے پوجنے والے پتروں کے پاس جاتے ہیں بھوتوں کے ماننے والے بھوتوں میں جا ملتے ہیں مجھ سچدانند سروپ آتما کی اُپاسنا کرنے والے مجھ نربکار نراکار پرم آنند سروپ کو پاتے ہیں۔

پرماتما کی بھکتی میں آسانی

میرے بھکتوں کو بیشمار پھل ہی نہیں ملتا بلکہ اُن کو ایسا استھان مل جاتا ہے جہاں سے پھر اس دُنیا میں واپس نہیں آتے تس پر بھی میری اُپاسنا اُن کے لئے آسان ہے۔ کیسے۔

पत्रं पुष्पं फलं तोयं यो मे भक्त्या प्रयच्छति ।
तदहं भक्त्युपहृतमश्नामि प्रयतात्मनः ॥ २६ ॥

ہے ارجن جو کوئی بھکتی پوربک پتر پھل پھول جل مجھے ارپن کرتا ہے شُدھ چت اور بھکتی سے ارپن کی ہوئی اُس چیز کو میں قبول کرتا ہوں۔ (۲۶)

خلاصہ۔ دوسرے دیوتاؤں کی اُپاسنا کے لئے بڑی بڑی چیزوں کی ضرورت ہے مگر میں تو صرف بھکتی سے ہی خوش ہو جاتا ہوں۔

(جب یہ بات ہے تو)

यत्करोषि यदश्नासि यज्जुहोषि ददासि यत् ।
यत्तपस्यसि कौन्तेय तत्कुरुष्व मदर्पणम् ॥ २७ ॥

ہے ارجن تو جو کچھ کرتا ہے تو جو کچھ کھاتا ہے تو جو کچھ ہوم کرتا ہے تو جو کچھ دیتا ہے اور تپ کرتا ہے وہ سب میرے ارپن کر۔ (۲۷)
اب سن ایسا کرنے سے تجھے کیا لابھ ہوگا۔

शुभाशुभफलैरेवं मोक्ष्यसे कर्मबन्धनैः ।
संन्यासयोगयुक्तात्मा विमुक्तो मामुपैष्यसि ॥ २८ ॥

ایسا کرنے سے تو شُبھ اشُبھ پھل دینے والے کاموں کے بندھن سے چھوٹ جائیگا سنیاس یوگ میں یُکت ہوکر اور مُکت پاکر تو میرے پاس پہونچ جائیگا۔ (۲۸)
جب تم اپنے ہر ایک کام کو میرے ارپن کرتے رہوگے تو جیتے جی ہی کرم بندھن سے خلاصی پا جاؤگے اور اس شریر کے ناش ہونے پر میرے پاس پہونچ جاؤگے۔

پرماتما کا پکش پات نہ ہونا

شنکا۔ ان باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایشور میں راگ اور دویش ہے کیونکہ وہ اپنے بھکتوں پر دیا رکھتا ہے مگر دوسرے پر نہیں۔
جواب۔ ایسی بات نہیں ہے۔

समोऽहं सर्वभूतेषु न मे द्वेष्योऽस्ति न प्रियः ।
ये भजन्ति तु मां भक्त्या मयि ते तेषु चाप्यहम् ॥ २९ ॥

میں سب پرانیوں کے لیئے یکساں ہوں نہ کوئی میرا دشمن ہے اور نہ میرا پیارا ہے جو بھگت پوریک میری اُپاسنا کرتے ہیں وے مجھ میں ہیں اور میں بھی انمیں ہوں۔ (۲۹)
میں اگنی کے سمان ہوں جس طرح اگنی اُنکا جاڑا ہرتی ہے جو اُس کے پاس ہوتے ہیں اور جو اُس سے دور رہتے ہیں اُن کی سردی نہیں ہرتی اسی طرح میں اپنے بھکتوں پر کرپا رکھتا ہوں دوسروں پر نہیں وے جو میری بھگتی کرتے ہیں اپنے

برن آشرم دھرم کا پالن کرتے ہوئے شدھ چِت ہو جاتے ہیں میں اُن کے پاس حاضر رہتا ہوں کیونکہ اُنکا چت میرے رہنے کے لائق ہو جاتا ہے جب میں اُنکے پاس حاضر رہتا ہوں تب میں ہمیشہ اُن کا بھلا کرتا ہوں جسطرح سورج کی روشنی سب جگہ رہتی ہے مگر اُس کا عکس صاف آئینہ پر خوب پڑتا ہے اسی طرح جنکا چت بھکتی کے پربھاؤ سے صاف ہو جاتا ہے اُن میں میں پرماتما موجود رہتا ہوں۔

نیچ بھی بھکت سے مکت پا جاتے ہیں

اب میں تجھے بتاتا ہوں کہ میری بھکتی کیسی اُتم ہے۔

अपि चेत्सुदुराचारो भजते मामनन्यभाक् ।
साधुरेव स मन्तव्यः सम्यग्व्यवसितो हि सः ॥ ३० ॥

اگر کوئی نیچ بھی سب کو چھوڑ کر میری ہی اُپاسنا کرے تو وہ واستو میں سادھو ہے کیونکہ اُس کا نشچے ٹھیک ہے۔ (۳۰)

क्षिप्रं भवति धर्मात्मा शश्वच्छान्तिं निगच्छति ।
कौन्तेय प्रतिजानीहि न मे भक्तः प्रणश्यति ॥ ३१ ॥

میرا اُمیتہ بھکت جلد ہی دھرماتما ہو جاتا ہے اور مُکتی پاتا ہے۔ ہے کنتی پتر تو اس بات کو اچھی طرح جان لے کہ میرے بھکت کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ (۳۱)

मां हि पार्थ व्यपाश्रित्य येऽपि स्युः पापयोनयः ।
स्त्रियो वैश्यास्तथा शूद्रास्तेऽपि यान्ति परां गतिम् ॥ ३२ ॥

ہے ارجن میری شرن آنے سے پاپی استری ویشیہ اور شودر سبھی اُتم گتی موکش کو پاتے ہیں۔ (۳۲)

خلاصہ۔ خواہ استری ہو خواہ پُرش ہو چاہے کوئی کسی برن کا کیوں نہ ہو جو ایشور کو بھجتا ہے وہی اُتم گتی پاتا ہے ایشور کسی کے اونچے نیچے کل کو نہیں دیکھتا وہ تو صرف بھکتی کا بھوکھا ہے۔ کہا ہے کہ۔ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے اونچ نیچ پوچھے نہیں کوئے۔

किं पुनर्ब्राह्मणाः पुण्या भक्ता राजर्षयस्तथा ।
अनित्यमसुखं लोकमिमं प्राप्य भजस्व माम् ॥ ३३ ॥

پنیاتما براہمنوں اور بھکت راج رشیوں کا تو کہنا ہی کیا ہے ہے ارجن اِس انتیہ سکھ رہت لوک کو پاکر تو میرا بھجن کر۔ (۳۳)

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु ।
मामेवैष्यसि युक्त्वैवमात्मानं मत्परायणः ॥ ३४ ॥

ہے ارجن۔ تو اپنا من مجھ میں لگا میری ہی بھکتی کر میرا ہی یگیہ کر مجھے ہی سر جھکا مجھ میں ہی تنت پررہ اس طرح کرنے سے تو میرے پاس پہونچ جائیگا۔ (۳۴)

نواں ادھیائے سماپت ہوا

دسواں ادھیائے بھوت یوگ نام

۴۲ منتر

بھگوان کی بھوتیاں

ساتویں اور نویں ادھیائے میں کرشن مہاراج نے ایشور کی بھوتیوں کا برنن مختصر طور سے کیا اب انھیں بستار سے پھر کہتے ہیں کیونکہ ایشور کی بھوتیوں کا سمجھنا آسان کام نہیں ہے۔

श्रीभगवानुवाच ।

भूय एव महाबाहो शृणु मे परमं वचः ।
यत्तेऽहं प्रीयमाणाय वक्ष्यामि हितकाम्यया ॥ १ ॥

سری بھگوان نے کہا

ہے مہاباہو میرے اُتّم گرشٹ بچنوں کو تو پھر سن تو مجھ سے پریم رکھتا ہے اس لئے

تیری بھلائی کے لئے میں کہتا ہوں۔ (۱)

न मे विदुः सुरगणाः प्रभवं न महर्षयः ।
अहमादिर्हि देवानां महर्षीणां च सर्वशः ॥ २ ॥

میرے پربھاؤ کو دیوتا اور مہرشی کوئی نہیں جانتے کیونکہ میں سب دیوتاؤں اور رشیوں کا آدِکارن ہوں۔ (۲)

यो मामजमनादिं च वेत्ति लोकमहेश्वरम् ।
असम्मूढः स मर्त्येषु सर्वपापैः प्रमुच्यते ॥ ३ ॥

ہے ارجن جو مجھے اجنما اناد اور سارے لوگوں کا مالک جانتا ہے وہ منشیوں میں موہ رہت ہے وہ سب پاپوں سے چھٹکارا پا جاتا ہے۔ (۳)
کیونکہ سب دیوتا اور مہرشیوں کا میں آدِکارن ہوں میرا آدِکارن کوئی نہیں ہے اس لئے میں اجنما اور اناد ہوں کیونکہ میں اناد ہوں اس لئے میں [illegible] نیچے لکھے ہوئے کارنوں سے میں سب لوگوں کا مہیشور ہوں۔

बुद्धिर्ज्ञानमसम्मोहः क्षमा सत्यं दमः शमः ।
सुखं दुःखं भवोऽभावो भयं चाभयमेव च ॥ ४ ॥

अहिंसा समता तुष्टिस्तपो दानं यशोऽयशः ।
भवन्ति भावा भूतानां मत्त एव पृथग्विधाः ॥ ५ ॥

ہے ارجن بدّھی گیان اسمبھولتا چھما ستیہ دم شم سکھ دکھ اتپتی لئے بھئے ابھئے اہنسا سمتا سنتوش تپ دان جش اپجش پرانیوں کے یہ سب بھاؤ مجھ سے ہی ہوتے ہیں۔ (۴-۵)
(بدّھی) انتہ کرن میں باریک چیزوں کے سمجھنے کی جو شکتی ہے اُسے ہی بدّھی کہتے ہیں (گیان) آتما اور ایسے ہی دوسرے پدارتھوں کی ودیا کو گیان کہتے ہیں۔ (اسمبھولتا) جب کوئی کام کرنا ہو اور وقت معلوم ہو تو اُسے بچار پوربک کرنے کو اسمبھولتا کہتے ہیں۔

(چھما) کسی کے مارنے یا گالی دینے پر ناخوش نہ ہونے کو چھما کہتے ہیں۔
(ستیہ) جیسا دیکھا ہوا سے ٹھیک ویسا ہی کہنے کو ستیہ کہتے ہیں۔
(دم) باہری اندریوں کے شانت کرنے کو دم کہتے ہیں۔
(شم) اندرونی اندری یا انتہ کرن کے شانت کرنے کو شم کہتے ہیں۔
(اہنسا) جیو دھاریوں کو ہانی نہ پہونچانے کو اہنسا کہتے ہیں۔
(سنتوش) جو ملجائے یا جو پاس ہو اُس ہی میں راضی ہونیکو سنتوش یا صبر کہتے ہیں۔
(تپسیا) شریر کے دکھ درد کو سہنا اور اندریوں کے روکنے کو تپسیا کہتے ہیں۔
(دان) نیائے سے کمایا ہوا دھن سُپاتروں یعنے نیک چلن آدمیوں کو دینا۔
(جس) اچھے آدمیوں میں تعریف ہونا۔
(اپجس) بدنامی ہونا۔ پرانیوں کے یہ سب علیٰحدہ علیحدہ طرح کے بھاو اُن کے کرموں کے انسار مجھ پرماتما سے ہی ہوتے ہیں۔

महर्षयः सप्त पूर्वे चत्वारो मनवस्तथा ।
मद्भावा मानसा जाता येषां लोक इमाः प्रजाः ॥ ६ ॥

سات مہرشی اور چار منو یہ سب میرے من سے پیدا ہوئے ہیں اور اُن ہی سے اِس جگت کی ساری پرجا پیدا ہوئی ہے۔ (۶)

خلاصہ۔ بھرگو مریچ اتری پلستیہ پلہ کرتو اور وششٹھ یہ سات مہرشی تھا سنکادیک چار مہرشی اور سوایم بھو آدِ منو یہ سب سرشٹی کے آد کال میں ہرنیہ گربھ روپ پرمیشور سے پیدا ہوئے تھے اُن سے یہ سب پرجا پیدا ہوئی ہے مطلب یہ ہے کہ اِن سب رشیوں اور منوؤں سے ساری پرجا پیدا ہوئی ہے اور وے سب مجھ سے پیدا ہوئے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ میں پرماتما سب لوگوں کا سوامی ہوں۔

एतां विभूतिं योगं च मम यो वेत्ति तत्त्वतः ।
सोऽविकल्पेन योगेन युज्यते नात्र संशयः ॥ ॥

جو میری اس بھوت اور شکتی کو جانتا ہے وہ نِشچل یوگ سے مُکت ہوتا ہے۔

اس میں سندیہ نہیں ہے۔ (۷)

अहं सर्वस्य प्रभवो मत्तः सर्वं प्रवर्तते ।
इति मत्वा भजन्ते मां बुधा भावसमन्विताः ॥ ८ ॥

میں ہی سب جگت کو پیدا کرنے والا ہوں اور مجھ سے ہی سب کی پرورتی ہوتی ہے یہ جان کر بدھمان لوگ مجھے پریم سے سمرن کرتے ہیں۔ (۸)

خلاصہ۔ میں پرم برہم ہی اس جگت کی پیدائش کا کارن ہوں یعنے میں ہی اس جگت کا اوپادان کارن اور نمت کارن ہوں مجھ سرشٹیہ سرب شکتمان پرماتما کی پریرنا سے ہی سورج چندرماں اور سمدر آدی اپنی اپنی مریادا پر چل رہے ہیں مجھ آتما روپ پرمیشور سے سنا اور اسفورت پاکر ہی بدھی اور اندریاں نانا پرکار کی چیشٹائیں کرتی ہیں جو لوگ میرے اس پربھاؤ کو جانتے ہیں وہ مجھے نتیہ پریم بھاؤ سے یاد کرتے ہیں۔

मच्चित्ता मद्गतप्राणा बोधयन्तः परस्परम् ।
कथयन्तश्च मां नित्यं तुष्यन्ति च रमन्ति च ॥ ९ ॥

ہے ارجن وہ لوگ رات دن مجھ میں ہی دل لگائے ہوئے اور اپنے پران بھی میرے ارپن کئے ہوئے ایک دوسرے کو میرا ہی اپدیش کرتے ہوئے ہر وقت میری ہی چرچا کرتے ہوئے سنتشٹ اور پرسن رہتے ہیں۔ (۹)

तेषां सततयुक्तानां भजतां प्रीतिपूर्वकम् ।
ददामि बुद्धियोगं तं येन मामुपयान्ति ते ॥ १० ॥

ہے ارجن جو ہمیشہ اس طرح کیا کرتے ہیں اور پریم سے میری اُپاسنا کرتے ہیں انھیں میں ایسی بدھی دیتا ہوں جس سے وے میرے پاس پہونچ جاتے ہیں۔ (۱۰)

خلاصہ۔ جو ہمیشہ میری بھکتی رکھتے ہیں جو بنا کسی اپنے مطلب کے صرف میرے پریم سے میری اُپاسنا کرتے ہیں میں اُنھیں ایسا بدھی یوگ دیتا ہوں جس سے وے مجھ پرم برہم کی آتما کو اپنے ہی آتما کی طرح سمجھنے لگتے ہیں اور مجھ میں مل جاتے ہیں پھر انکو کوئی قید نہیں رہتی۔

तेषामेवानुकम्पार्थमहमज्ञानजं तमः ।
नाशयाम्यात्मभावस्थो ज्ञानदीपेन भास्वता ॥ ११ ॥

صرف دیا کرکے میں اُن کے آتما میں بسا ہوا اگیان سے پیدا ہوئے اندھکار کو پرکاشمان گیان روپی دیپک سے ناش کر دیتا ہوں۔ (۱۱)

بھگوان کی بھوتیوں اور اُن کی اچنتیہ شکت کے بشئے میں شنکر

अर्जुन उवाच ।
परं ब्रह्म परं धाम पवित्रं परमं भवान् ।
पुरुषं शाश्वतं दिव्यमादिदेवमजं विभुम् ॥ १२ ॥
आहुस्त्वामृषयः सर्वे देवर्षिर्नारदस्तथा ।
असितो देवलो व्यासः स्वयं चैव ब्रवीषि मे ॥ १३ ॥

ارجن نے کہا

ہے کرشن آپ پرم برہم پرم دھام پرم پوتر ہو۔ سب رشی تتھا دیو رشی نارد اسِت دیول اور ویاس آپ کو آدِ دیو پرم پرش اَج اور وبھو کہتے ہیں آپ ہی سویم اپنے کو ایسا ہی بتاتے ہیں۔ (۱۲-۱۳)

सर्वमेतदृतं मन्ये यन्मां वदसि केशव ।
न हि ते भगवन्व्यक्तिं विदुर्देवा न दानवाः ॥ १४ ॥

ہے کیشو۔ جو کچھ آپ کہتے ہیں اور جو کچھ یہ سب رشی گن کہتے ہیں اس سب کو میں ستیہ مانتا ہوں کیونکہ آپ کی اُتپتّی کے کارنوں کو نہ تو دیوتا جانتے ہیں اور نہ دانو جانتے ہیں۔ (۱۴)

स्वयमेवात्मनाऽऽत्मानं वेत्थ त्वं पुरुषोत्तम ।
भूतभावन भूतेश देवदेव जगत्पते ॥ १५ ॥

ہے پرشوتم ہے پرانیوں کے ایشور ہے پرانیوں کے نیتا नियन्ता ہے دیوؤں کے دیو ہے جگناتھ آپ ہی اپنے کو جانتے ہیں اور دوسرا کوئی آپکو نہیں جانتا (۱۵)

वक्तुमर्हस्यशेषेण दिव्या ह्यात्मविभूतयः ।
याभिर्विभूतिभिर्लोकानिमांस्त्वं व्याप्य तिष्ठसि ॥ १६ ॥

ہے کرشن آپ میرے سامنے اپنی اُن دبیہ بھوتیوں کو کہئے جن کے دوارا آپ ان لوکوں میں ویاپت ہو رہے ہیں (۱۶)

خلاصہ۔ مجھے یہ بتلائیے کہ کن کن چیزوں میں آپکی مہا زیادہ دکھائی دیتی ہے۔

कथं विद्यामहं योगिंस्त्वां सदा परिचिन्तयन् ।
केषु केषु च भावेषु चिन्त्योऽसि भगवन्मया ॥ १७ ॥

ہے یوگی راج آپ کا نرنتر (ہمیشہ) دھیان کرتا ہوا میں آپ کو کس طرح جان سکتا ہوں آپکا دھیان کن کن پدارتھوں میں کرنا چاہئے۔ (۱۷)

विस्तरेणात्मनो योगं विभूतिं च जनार्दन ।
भूयः कथय तृप्तिर्हि शृण्वतो नास्ति मेऽमृतम् ॥ १८ ॥

ہے جناردن اپنی مہا درشکت کو مجھے ایک بار پھر بستار سہت بتایئے کیونکہ آپ کی امرت روپی باتوں کے سننے سے میرا من نہیں بھرتا۔ (۱۸)

خلاصہ۔ اگرچہ آپ اپنی بھوتیوں کو مجھے پہلے بتا چکے ہیں تو بھی ایک دفعہ اپنے یوگ اور ایشوریہ کو پھر کھول کھول کر بھلایئے آپکی امرت سے سنی ہوئی بانی مجھے بڑی پیاری لگتی ہے آپکی باتیں سننے سے میرا جی نہیں اکتا تا جتنا آپ کہتے ہیں اتنی ہی اور سننے کی خواہش زیادہ ہوتی ہے۔

بھگوان کی بھوتیوں کا برنن

श्रीभगवानुवाच ।

हन्त ते कथयिष्यामि दिव्या ह्यात्मविभूतयः ।
प्राधान्यतः कुरुश्रेष्ठ नास्त्यन्तो विस्तरस्य मे ॥ १९ ॥

بھگوان نے کہا

ہے ارجن میری بھوتیوں کا اخیر نہیں ہے مگر میں ان میں سے مکھیہ مکھیہ بھوتیوں

کا حال سناتا ہوں۔ (۱۹)

अहमात्मा गुडाकेश सर्वभूताशयस्थितः ।
अहमादिश्च मध्यं च भूतानामन्त एव च ॥ २० ॥

ہے گڈاکیش سب پرانیوں کے ہردے میں رہنے والا آتما میں ہوں میں ہی سب پرانیوں کا آدِ مدھیہ اور انت ہوں۔ (۲۰)

خلاصہ۔ سب پرانیوں میں رہنے والا ایشور کا ہی روپ ہے ہی سب کا آدِ مدھیہ اور انت ہے۔ ارتھات ایشور ہی سب کا پیدا کرنے والا پالن کرنے والا اور ناش کرنے والا ہے۔

आदित्यानामहं विष्णुर्ज्योतिषां रविरंशुमान् ।
मरीचिर्मरुतामस्मि नक्षत्राणामहं शशी ॥ २१ ॥

ہے ارجن بارہ ادتیوں میں وشنو نامک ادتیہ میں ہوں پرکاشمان جیوتیوں میں انشومان سورج میں ہوں اور انچاس مرت گنوں میں مریچ نام والا میں ہوں تارا گنوں میں چندرماں میں ہوں (۲۱)

वेदानां सामवेदोऽस्मि देवानामस्मि वासवः ।
इन्द्रियाणां मनश्चास्मि भूतानामस्मि चेतना ॥ २२ ॥
रुद्राणां शंकरश्चास्मि वित्तेशो यक्षरक्षसाम् ।
वसूनां पावकश्चास्मि मेरुः शिखरिणामहम् ॥ २३ ॥

ویدوں میں سام وید میں ہوں دیوتاؤں میں اندر میں ہوں اندریوں میں من میں ہوں پرانیوں میں چیتن شکت میں ہوں گیارہ رودروں میں شنکر میں ہوں یکش راکششوں میں کبیر میں ہوں آٹھ بسوؤں میں اگنی میں ہوں پربتوں میں میرو میں ہوں۔ (۲۲-۲۳)

पुरोधसां च मुख्यं मां विद्धि पार्थ बृहस्पतिम् ।
सेनानीनामहं स्कन्दः सरसामस्मि सागरः ॥ २४ ॥

پروہتوں میں مکھیہ برہسپت[1] میں ہوں سیناپتوں میں اسکند[2] میں ہوں جھیلوں میں

[1] برہسپت مکھیہ پروہت ہیں کیونکہ وے اندر کے پروہت ہیں [2] دیوتاؤں کے سیناپت کا نام اسکند ہے۔

سمندر میں ہوں - (۲۴)

महर्षीणां भृगुरहं गिरामस्म्येकमक्षरम् ।
यज्ञानां जपयज्ञोऽस्मि स्थावराणां हिमालयः ॥ २५ ॥

مہرشیوں میں بھرگو میں ہوں بانی میں ایک اکشر اوم میں ہوں یگیوں میں جپ یگیہ میں ہوں استھاوروں میں ہمالیہ میں ہوں - (۲۵)

अश्वत्थः सर्ववृक्षाणां देवर्षीणां च नारदः ।
गन्धर्वाणां चित्ररथः सिद्धानां कपिलो मुनिः ॥ २६ ॥

سب برکشوں میں پیپل میں ہوں دیو رشیوں میں نارد میں ہوں گندھروں میں چتر رتھ میں ہوں سدھوں میں کپل منی میں ہوں - (۲۶)

उच्चैःश्रवसमश्वानां विद्धि माममृतोद्भवम् ।
ऐरावतं गजेन्द्राणां नराणां च नराधिपम् ॥ २७ ॥

گھوڑوں میں امرت سے اتپن اُچھے شروا[1] میں ہوں ہاتھیوں میں ایراوت اور منشیوں میں راجہ میں ہوں - (۲۷)

आयुधानामहं वज्रं धेनूनामस्मि कामधुक् ।
प्रजनश्चास्मि कन्दर्पः सर्पाणामस्मि वासुकिः ॥ २८ ॥

شستروں میں بجر میں ہوں گایوں میں کام دھینوں میں ہوں پیدا کرنے والوں میں کام دیو میں ہوں سرپوں میں باسکی میں ہوں - (۲۸)

अनन्तश्चास्मि नागानां वरुणो यादसामहम् ।
पितॄणामर्यमा चास्मि यमः संयमतामहम् ॥ २९ ॥

ناگوں میں اننت[2] میں ہوں جل چروں میں برن[3] میں ہوں پتروں میں اریما[4] میں ہوں شاسن کرنے والوں میں یم میں ہوں - (۲۹)

---

[1] جب سمندر متھا گیا تھا تب اُچھے شروا نامک گھوڑا سمندر سے نکلا تھا [2] سانپوں کے راجہ کا نام اننت ہے [3] جل دیوں کے راجہ کا نام برن ہے [4] پتروں کے راجہ کا نام اریما ہے -

प्रह्लादश्चास्मि दैत्यानां कालः कलयतामहम् ।
मृगाणां च मृगेन्द्रोऽहं वैनतेयश्च पक्षिणाम् ॥ ३० ॥

دیتیوں میں پرہلاد میں ہوں گنتی کرنے والوں میں کال میں ہوں ہرنوں میں شیر میں ہوں اور پکشیوں میں گرڑ میں ہوں۔ (۳۰)

पवनः पवतामस्मि रामः शस्त्रभृतामहम् ।
झषाणां मकरश्चास्मि स्रोतसामस्मि जाह्नवी ॥ ३१ ॥

پوتر کرنے والوں میں پون میں ہوں یودھاؤں میں رام میں ہوں مچھلیوں میں مگر میں ہوں ندیوں میں گنگا میں ہوں۔ (۳۱)

सर्गाणामादिरन्तश्च मध्यं चैवाहमर्जुन ।
अध्यात्मविद्या विद्यानां वादः प्रवदतामहम् ॥ ३२ ॥

پرانیوں کا آدِ مدھیہ، انت میں ہوں بدیاؤں میں ادھیاتم بدیا میں ہوں بادیوں (مباحثہ کرنے والا) میں سِدھانت میں ہوں۔ (۳۲)

अक्षराणामकारोऽस्मि द्वन्द्वः सामासिकस्य च ।
अहमेवाक्षयः कालो धाताऽहं विश्वतोमुखः ॥ ३३ ॥

اکشروں میں (آ) میں ہوں سماسوں میں دوند سماس میں ہوں اکشے کال میں ہوں چاروں طرف منہ والا اور سب کے کرموں کا پھل دینے والا میں ہوں۔ (۳۳)

मृत्युः सर्वहरश्चाहमुद्भवश्च भविष्यताम् ।
कीर्तिः श्रीर्वाक्च नारीणां स्मृतिर्मेधा धृतिः क्षमा ॥ ३४ ॥

سب کے ناش کرنے والی مرتیو میں ہوں سب کی اُتپتی اور ابھیودے کا کارن میں ہوں استریوں میں کیرتی لکشمی بانی اِسمرتی میدھا دھرتی اور چھما میں ہوں (۳۴)

لہ اِسمرتی بہت دنوں کی بات یاد رکھنے کو کہتے ہیں میدھا گرنتھ دھارن شکتی کو کہتے ہیں دھرتی بھوک پیاس آدی میں نہ گھبرانے کو کہتے ہیں۔

बृहत्साम तथा साम्नां गायत्री छन्दसामहम् ।
मासानां मार्गशीर्षोऽहमृतूनां कुसुमाकरः ॥ ३५ ॥

سام وید کے منتروں میں برہت سام میں ہوں چھندوں میں گایتری چھند میں
ہوں مہینوں میں مگسر ماس میں ہوں رتوؤں میں بسنت رتو میں ہوں۔ (۳۵)

द्यूतं छलयतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम् ।
जयोऽस्मि व्यवसायोऽस्मि सत्त्वं सत्त्ववतामहम् ॥ ३६ ॥

چھلیوں میں جوا اُدیمیوں میں تیج جیتنے والوں میں جے اُدیمیوں میں دیوسائی
اور ستو والوں میں ستو میں ہوں۔ (۳۶)

वृष्णीनां वासुदेवोऽस्मि पाण्डवानां धनञ्जयः ।
मुनीनामप्यहं व्यासः कवीनामुशना कविः ॥ ३७ ॥

یدوبنشیوں میں باسدیو میں ہوں۔ پانڈوں میں ارجن میں ہوں۔ منیوں میں
بیاس میں ہوں اور کبیوں میں شکراچاریہ میں ہوں۔ (۳۷)

दण्डो दमयतामस्मि नीतिरस्मि जिगीषताम् ।
मौनं चैवास्मि गुह्यानां ज्ञानं ज्ञानवतामहम् ॥ ३८ ॥

ڈنڈ دینے والوں میں ڈنڈ میں ہوں جے کی اچھا کرنے والوں میں نیت میں ہوں گپت
پدارتھوں میں مون میں ہوں۔ گیان والوں میں برہم گیان میں ہوں۔ (۳۸)

यच्चापि सर्वभूतानां बीजं तदहमर्जुन ।
न तदस्ति विना यत्स्यान्मया भूतं चराचरम् ॥ ३९ ॥

سب جیوؤں کا بیج میں ہوں۔ چراچر پرانیوں میں ایسا کوئی نہیں ہے جس
میں میں نہ ہوں۔ (۳۹)

ایسا پدارتھ کوئی نہیں ہے جس میں ست چت اور انند یہ تین انش بھگوان
کے نہ ہوں۔

नान्तोऽस्ति मम दिव्यानां विभूतीनां परंतप ।
एषा तूद्देशतः प्रोक्तो विभूतेर्विस्तरो मया ॥ ४० ॥

ہے پرنتپ میری دبیہ بھوتیوں کا انت نہیں ہے اُن کا برنن کوئی نہیں کر سکتا میں نے یہ جو اپنی بھوتیوں کا برنن کیا ہے مختصر ہے۔ (۴۰)

यद्यद्विभूतिमत्सत्त्वं श्रीमदूर्जितमेव वा ।
तत्तदेवावगच्छ त्वं मम तेजोंऽशसम्भवम् ॥ ४१ ॥

اگر تو میرے ایشوریہ کا بستار جاننا چاہتا ہے تو اس طرح جان کہ جو جو ستوا ایشوریہ ماں کانتِ ماں اور شریمان ہیں اُن سب کو تو میرے تیج سے پیدا ہوئی سمجھ۔ (۴۱)

अथवा बहुनैतेन किं ज्ञातेन तवार्जुन ।
विष्टभ्याहमिदं कृत्स्नमेकांशेन स्थितो जगत् ॥ ४२ ॥

ہے ارجن۔ اِن سب بشیوں کے الگ الگ جاننے سے کیا لابھ ہوگا تو اتنا ہی سمجھ لے کہ میں نے اس سارے جگت کو اپنے ایک انش سے دھارن کر رکھا ہے۔ (۴۲)

خلاصہ۔ میں نے اِس جگت کو اپنے ایک انش سے دھارن کر رکھا ہے مجھ سے الگ کچھ نہیں ہے سرتی ہے کہ یہ سارا ایشور پرماتما کا ایک چرن ہے باقی تین چرن اپنے نرگن سویم جیوتی سروپ میں اِسنھت ہیں۔

(دسواں ادھیائے سماپت ہوا)

گیارھواں ادھیائے بشوروپ درشن نام

۵۵ منتر

بشوروپ دیکھنے کے لیئے ارجن کی پرارتھنا

ایشور کی بھبوتیوں کا برنن کیا جا چکا ہے اب ایشور کا یہ بچن سنکر کہ میں نے سمپورن جگت کو اپنے ایک انش سے دھارن کر رکھا ہے ارجن کو بھگوان کا بشوروپ دیکھنے کی خواہش ہوئی اس لئے۔

अर्जुन उवाच ।

मदनुग्रहाय परमं गुह्यमध्यात्मसंज्ञितम् ।
यत्त्वयोक्तं वचस्तेन मोहोऽयं विगतो मम ॥ १ ॥

ارجن نے کہا

آپ نے میری بھلائی کے لئے جو اتینت گوڑھ ادھیاتم گیان سنایا ہے اُس سے میرا موہ دور ہوگیا ہے۔ (۱)

خلاصہ۔ آپنے میری بھلائی کے لئے جو پچھلی ادھیائے میں آتما اور اناتما کا بھید بتانے والے جو واکیہ (بچن) کہے ہیں اُن سے میرا بھرم مٹ گیا ہے پہلے جو میں شُدھ نربکار آتما کو کرتا اور کرم سمجھتا تھا اب وہ بات میرے دل میں نہیں ہے۔ اب میں خوب سمجھ گیا ہوں کہ آتما شُدھ چدانند نربکار ہے اکین کرتا اور کرم بھرم سے اسی طرح معلوم ہوتے ہیں جس طرح ناؤ میں بیٹھے ہوئے آدمیوں کو کنارہ کے درخت مکان چلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں مگر حقیقت میں کشتی چلتی ہے درخت نہیں چلتے۔

भवाप्ययौ हि भूतानां श्रुतौ विस्तरशो मया ।
त्वत्तः कमलपत्राक्ष माहात्म्यमपि चाव्ययम् ॥ २ ॥

میں نے آپ سے چراچر جگت کے پیدا ہونے اور ناش ہونے کا برتانت بستار سے سنا اور بے کمل نیتر آپکا اکشے مہاتم بھی سنا۔ (۲)

एवमेतद्यथाऽऽत्थ त्वमात्मानं परमेश्वर ।
द्रष्टुमिच्छामि ते रूपमैश्वरं पुरुषोत्तम ॥ ३ ॥

ہے پرمیشور آپنے اپنے کو جیسا بیان کیا ہے آپ ویسے ہی ہیں ہے پرشوتم میں گیان شکت بل ایشوریہ ویریہ اور تیج سے یکت آپکا روپ دیکھنا چاہتا ہوں (۳)

मन्यसे यदि तच्छक्यं मया द्रष्टुमिति प्रभो ।
योगेश्वर ततो मे त्वं दर्शयात्मानमव्ययम् ॥ ४ ॥

ہے بھگوان اگر آپ اُس روپ کا دیکھنا میرے لئے سمبھو سمجھتے ہیں تو ہے یوگیشور آپ مجھے اپنا وہ ابناشی روپ دکھائیے۔ (۴)

श्रीभगवानुवाच ।

पश्य मे पार्थ रूपाणि शतशोऽथ सहस्रशः ।
नानाविधानि दिव्यानि नानावर्णाकृतीनि च ॥ ५ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے ارجن تو میرے سیکڑوں ہزاروں دیّہ۔ دیوں کو دیکھ۔ میرے روپ انیک پرکار کے ہیں ان کے انیک رنگ اور انیک آکرتیاں ہیں۔ (۵)

पश्यादित्यान्वसून्रुद्रानश्विनौ मरुतस्तथा ।
बहून्यदृष्टपूर्वाणि पश्याश्चर्याणि भारत ॥ ६ ॥

ہے بھارت آدتیہ بسو رودر اشونی کمار اور مروت گنوں کو دیکھ اور انیک اپوروچمکاروں کو دیکھ۔ (۶)

خلاصہ - میرے شریر میں بارہ آدتیہ آٹھ بسو گیارہ رودر دو اشونی کمار اور سات

مروت گنوں کو دیکھو اور بھی انیکا انیک ایسی تعجب انگیز باتوں کو دیکھ جیسی نہ تو نے کبھی دیکھی ہیں اور نہ کسی اور ہی آدمی نے اس جگت میں دیکھی ہیں۔ اتنا ہی نہیں۔

इहैकस्थं जगत्कृत्स्नं पश्याद्य सचराचरम् ।
मम देहे गुडाकेश यच्चान्यद्द्रष्टुमिच्छसि ॥ ७ ॥

ہے گڈاکیش۔ اِس میری دیہہ میں سارے چراچر جگت کو ایک ہی جگہ دیکھو اس کے سوائے اور جو جو تو دیکھنا چاہتا ہے وہ سب بھی دیکھ۔ (۷)

خلاصہ۔ اس سمپورن چراچر جگت کو میری دیہہ میں دیکھنے کے علاوہ جو جو تو دیکھنا چاہتا ہے وہ سب دیکھ یعنے تجھے اپنی ارجیت کے بارہ میں جو سندیہہ ہوگیا ہے اُسے بھی میرے شریر میں دیکھ کر اپنا شک رفع کرلے دوسرے ادھیائے کے چھٹے اشلوک کو دیکھو اُس سے ارجن کو اپنی ہارجیت کا سندیہہ ہونا پرگٹ ہے اس لئے بھگوان نے یہ پوشیدہ باتیں کہی ہیں کہ تجھے اور جو دیکھنا ہو سو بھی دیکھ لے۔

न तु मां शक्यसे द्रष्टुमनेनैव स्वचक्षुषा ।
दिव्यं ददामि ते चक्षुः पश्य मे योगमैश्वरम् ॥ ८ ॥

ہے ارجن تو اپنی اِن آنکھوں سے سچ سچ میرے روپ کو نہ دیکھ سکیگا اسی کارن سے میں تجھے دِبیہ نیتر دیتا ہوں اُن سے میرے یوگ اور ایشوریہ بشو روپ کو دیکھ۔ (۸)

اِیشور کا بشو روپ دکھانا

सञ्जय उवाच ।

एवमुक्त्वा ततो राजन् महायोगेश्वरो हरिः ।
दर्शयामास पार्थाय परमं रूपमैश्वरम् ॥ ९ ॥

سنجے نے کہا

ہے ارجن۔ یہ کہکر مہا یوگیشور شری کرشن نے اپنا پرم ایشوریہ روپ دکھایا۔ (۹)

अनेकवक्त्रनयनमनेकाद्भुतदर्शनम् ।
अनेकदिव्याभरणं दिव्यानेकोद्यतायुधम् ॥ १० ॥

اُس روپ میں انیک مُنھ انیک آنکھیں انیک اوبھت درشن انیک دبیہ آبھوکھن اور انیک پرکار کے دبیہ شستر تھے۔ (۱۰)

दिव्यमाल्याम्बरधरं दिव्यगन्धानुलेपनम् ।
सर्वाश्चर्यमयं देवमनन्तं विश्वतोमुखम् ॥ ११ ॥

وہ روپ دبیہ مالائیں اور وستر پہنے ہوئے تھا اُس پر دبیہ سُگندھت خوشبودار چیزوں کا لیپن ہو رہا تھا وہ روپ سب طرف سے بسمے پیدا کرنے والا پرکاشمان اَنت رہت تھا اُس کے ہر طرف مُنھ ہی مُنھ تھے۔ (۱۱)

दिवि सूर्यसहस्रस्य भवेद्युगपदुत्थिता ।
यदि भाः सदृशी सा स्याद्भासस्तस्य महात्मनः ॥ १२ ॥

اگر آکاش میں ہزار سورج کا پرکاش ایک ساتھ ہو تو وہ بشو روپ بھگوان کے تیج کے برابر شاید ہو سکے۔ (۱۲)

तत्रैकस्थं जगत्कृत्स्नं प्रविभक्तमनेकधा ।
अपश्यद्देवदेवस्य शरीरे पाण्डवस्तदा ॥ १३ ॥

ارجن نے اُس دیون کے دیو شریر میں ایک ہی جگہ انیک پرکار سے سارے سنسار کو دیکھا۔ (۱۳)

ततः स विस्मयाविष्टो हृष्टरोमा धनञ्जयः ।
प्रणम्य शिरसा देवं कृताञ्जलिरभाषत ॥ १४ ॥

اُس بشو روپ کو دیکھ کر ارجن کو بڑا اشچریہ ہوا اُس کے روئیں کھڑے ہو گئے وہ سر جھکا کر اور ہاتھ جوڑ کر بھگوان سے کہنے لگا۔ (۱۴)

अर्जुन उवाच ।

पश्यामि देवांस्तव देव देहे सर्वांस्तथा भूतविशेषसंघान् ।
ब्रह्माणमीशं कमलासनस्थमृषींश्च सर्वानुरगांश्च दिव्यान् १५

ارجن نے کہا

ہے بھگوان میں آپ کے شریر میں سب دیوتاؤں کو سب پرانی سموہ کو کمل پر بیٹھے ہوئے برہما کو تمام رشیوں کو اور دیویہ سانپوں کو دیکھتا ہوں۔ (۱۵)

ہے بھگوان میں آپ کے شریر میں سب دیوتاؤں کو سب چراچر پرانیوں کو سرشٹی کے رچنے والے چترمکھ برہما کو اور بششٹھ آدی رشیوں کو واسکی وغیرہ ناگوں کو دیکھتا ہوں۔

अनेकबाहूदरवक्त्रनेत्रं पश्यामि त्वां सर्वतोऽनन्तरूपम् ।
नान्तं न मध्यं न पुनस्तवादिं पश्यामि विश्वेश्वरविश्वरूपम् १६

ہے بشوایشور ہے بشو روپ میں آپ کی دیہہ میں ہر جگہ انیک مکھ انیک بھجائیں انیک پیٹ اور انیک آنکھیں دیکھتا ہوں نہ تو آپکا کہیں آدی دکھائی دیتا ہے نہ مدھیہ اور نہ اخیر۔ (۱۶)

किरीटिनं गदिनं चक्रिणं च तेजोराशिं सर्वतो दीप्तिमन्तम् ।
पश्यामि त्वां दुर्निरीक्ष्यं समन्ताद्दीप्तानलार्कद्युतिमप्रमेयम् १७

مجھے دکھتا ہے کہ آپ نے کریٹ مکٹ گدا اور چکر دھارن کر رکھے ہیں آپ کے ہر طرف تیج پنج چھا رہا ہے آپکا روپ اگنی اور سورج کے مانند چمک رہا ہے اس پر نظر ٹھہرنی کٹھن ہے آپ کے روپ کی سیمائیں (حد) نہیں ہیں۔ (۱۷)

त्वमक्षरं परमं वेदितव्यं त्वमस्य विश्वस्य परं निधानम् ।
त्वमव्ययः शाश्वतधर्मगोप्ता सनातनस्त्वं पुरुषो मतो मे १८

ہے کرشن آپ اکشر ابناشی ہیں موکش چاہنے والوں کے جاننے یوگیہ پربرہم آپ ہی ہیں اس جگت کے پرم آدھار آپ ہی ہیں آپ ہی سناتن دھرم کے رکشک رہت

دکھوالے ہیں آپ ہی سناتن پُرش ہیں یہ میری رائے ہے - (۱۸)

अनादिमध्यान्तमनन्तवीर्यमनन्तबाहुं शशिसूर्यनेत्रम् ।
पश्यामि त्वां दीप्तहुताशवक्त्रं स्वतेजसा विश्वमिदं तपन्तम् १ ६

ہے کرشن آپکا آد مدھیہ اور انت نہیں ہے آپ کی شکتی کا انت نہیں ہے آپکے انیک بھجائیں ہیں سورج اور چندرماں آپکی آنکھیں ہیں جلتی ہوئی آگ کے مانند آپ کا چہرہ ہے آپ اپنے تیج سے سارے جگت کو تپا رہے ہیں - (۱۹)

द्यावापृथिव्योरिदमन्तरं हि व्याप्तं त्वयैकेन दिशश्च सर्वाः ।
दृष्ट्वाद्भुतं रूपमुग्रं तवेदं लोकत्रयं प्रव्यथितं महात्मन् ॥२०॥

ہے کرشن زمین اور آسمان کے درمیان کی پول اور ساری دشاؤں میں آپ اکیلے ہی ویاپ رہے ہیں آپ کے اس ادبھت اور بھینکر روپ کو دیکھ کر تینوں لوک کانپ رہے ہیں - (۲۰)

अमी हि त्वां सुरसङ्घा विशन्ति केचिद्भीताः प्राञ्जलयो गृणन्ति । स्वस्तीत्युक्त्वा महर्षिसिद्धसङ्घाः स्तुवन्ति त्वां स्तुतिभिः पुष्कलाभिः ॥ २१ ॥

دیوتاؤں کے جھنڈ کے جھنڈ آپ کی شرن آئے ہیں کتنے ہی بھئے بھیت ہو کر آپکے گنوں کا بکھان کر رہے ہیں مہرشی اور سدھوں کے جھنڈ سوستی کہکر آپ کی انیک پرکار سے استوت کر رہے ہیں - (۲۱)

रुद्रादित्या वसवो ये च साध्या विश्वेऽश्विनौ मरुतश्चोष्मपाश्च ।
गन्धर्वयक्षासुरसिद्धसङ्घा वीक्षन्ते त्वां विस्मिताश्चैव सर्वे २२

گیارہ رُدر بارہ آدتیہ آٹھ بسو سادھیہ نامک دیوتا تیرہ بشودیو دو اشونی کمار انچاس مرت پتر گندھرو دیوتا اور سدھ سب اچرج چکت ہو کر آپکو دیکھ رہے ہیں - (۲۲)

रूपं महत्ते बहुवक्त्रनेत्रं महाबाहो बहुबाहूरुपादम् ।
बहूदरं बहुदंष्ट्राकरालं दृष्ट्वा लोकाः प्रव्यथितास्तथाहम् २३

ہے مہا باہو آپ کے انیک منھ اور انیک آنکھیں ہیں انیک بھجا جانگھ اور پاؤں ہیں تتھا انیک پیٹ ہیں انیک داڑھوں سے آپ بہت ہی بھیانک دکھائی دیتے ہیں آپکے اس بشو روپ کو دیکھ کر سارے لوگ بھئے آتر ہو رہے ہیں اور وہی حال میرا بھی ہے ۔ (۲۳)

नभःस्पृशं दीप्तमनेकवर्णं व्यात्ताननं दीप्तविशालनेत्रम् ।
दृष्ट्वाहि त्वां प्रव्यथितांतरात्मा धृतिंनविंदामिशमंचविष्णो २४

آپ کا شریر آکاش کو چھو رہا ہے انیک رنگوں میں چمک رہا ہے منھ کھلے ہوئے ہیں بڑے بڑے نیتر آگ کی سمان چمک رہے ہیں ۔ آپ کو دیکھ کر میرا ہردے بھئے بھیت ہے وہ کسی طرح دھیرج اور شانتی دھارن نہیں کرتا ۔ (۲۴)

दंष्ट्राकरालानि च ते मुखानि दृष्ट्वैव कालानलसन्निभानि ।
दिशो न जाने न लभे च शर्म प्रसीद देवेश जगन्निवास २५

آپ کے مکھ ڈاڑھوں کے کارن بھینکر اور کال اگنی کے سمان معلوم ہوتے ہیں مارے خوف کے مجھے دشائیں نہیں دکھتی اور نہ مجھے شانتی ملتی ہے ۔ ہے دیویش ہے جگت نواس مجھ پر کرپا کیجئے ۔ (۲۵)

خلاصہ ۔ آپ کے منھ ڈاڑھوں سمیت اس کال اگنی کے سمان معلوم ہوتے ہیں جو پرلے کے سمے سب لوگوں کو بھسمی بھوت کر دیتی ہے خوف کے مارے میں ایسا گیان رہت ہو گیا ہوں کہ مجھے پورب پچھم آدی دشائیں بھی نہیں جان پڑتی ہیں ۔

ارجن کو اپنے شتروں کی ہار دیکھنا

دشمنوں سے ہرائے جانیکا جو خوف میرے من میں تھا وہ بھی اب چلا گیا ۔ کیونکہ

अमी च त्वां धृतराष्ट्रस्य पुत्राः सर्वे सहैवावनिपालसङ्घैः ।
भीष्मोद्रोणः सूतपुत्रस्तथासौ सहास्मदीयैरपि योधमुख्यैः २६

ہے کرشن دھرتراشٹر کے یہ سب پتر بھیشم درون کرن وغیرہ آپ کے مُنھ میں جلدی جلدی گھسے جا رہے ہیں ہماری طرف کے مکھیہ مکھیہ یودھا دھرشٹ دُمن آدی بھی آپ کے مُنھ میں پرویش کر رہے ہیں۔ (۲۶)

वक्त्राणि ते त्वरमाणा विशन्ति दंष्ट्राकरालानि भयानकानि ।
केचिद्विलग्ना दशनान्तरेषु संदृश्यन्ते चूर्णितैरुत्तमाङ्गैः॥२७॥

یہ لوگ آپکے بکرال ڈاڑھوں والے مُنھ میں جلدی جلدی گھسے جا رہے ہیں انمیں سے کتنے ہی تو آپکے دانتوں کے بیچ میں چپٹ گئے ہیں اور اُن کے سر چور چور ہو گئے ہیں۔ (۲۷)

यथा नदीनां बहवोऽम्बुवेगाः समुद्रमेवाभिमुखा द्रवन्ति ।
तथा तवामी नरलोकवीरा विशन्ति वक्त्राण्यभिविज्वलन्ति २८

جس بھانت ندیوں کی انیک دھارائیں سمدر کی طرف دوڑتی ہیں اُسی طرح یہ نرلوک کے بیر (بہادر) آپکے پرجولت مکھوں میں گھسے جا رہے ہیں۔ (۲۸)

यथा प्रदीप्तं ज्वलनं पतंगा विशन्ति नाशाय समृद्धवेगाः ।
तथैव नाशाय विशन्ति लोकास्तवापि वक्त्राणि समृद्धवेगाः २९

جس طرح پتنگ بناش کے لیے تیز آگ میں جھپٹ کر گر جاتے ہیں اسی طرح یہ سب لوگ اپنے ناش کے لئے آپ کے مکھوں میں جھپٹتے چلے جا رہے ہیں۔ (۲۹)

بشوروپ کا پرتاپ

लेलिह्यसे ग्रसमानः समन्ताल्लोकान्समग्रान्वदनैर्ज्वलद्भिः ।
तेजोभिरापूर्य जगत्समग्रं भासस्तवोग्राः प्रतपन्ति विष्णो ३०

ہے بشنو آپ اپنے پرجولت مکھوں سے سب لوگوں کو کھا کھا کر چاٹتے جاتے ہو

آپ کی اگر کانت اپنے تیج سے سب جگت کو پورن کرکے تپا رہی ہے۔ (۳۰)

आख्याहि मे को भवानुग्ररूपो नमोऽस्तु ते देववर प्रसीद।
विज्ञातुमिच्छामि भवन्तमाद्यं न हि प्रजानामि तव प्रवृत्तिम् ३१

ہے بھگوان آپ ایسے بھیانک روپ والے کون ہیں میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ آپ آدی پرش کو جاننا چاہتا ہوں میں آپ کے بابت میں کچھ بھی نہیں جانتا (۳۱)

श्रीभगवानुवाच।

कालोऽस्मि लोकक्षयकृत्प्रवृद्धो लोकान्समाहर्तुमिह प्रवृत्तः।
ऋतेऽपि त्वां न भविष्यन्ति सर्वे येऽवस्थिताः प्रत्यनीकेषु योधाः ३२

شری بھگوان نے کہا

میں لوگوں کے ناش کرنے والا مہان کال ہوں اس سمے لوگوں کے ناش کرنے میں لگا ہوا ہوں یہ بڑے بڑے یودھا جو شترو سینا میں کھڑے ہیں تیرے دوارا نہ مارے جانے پر بھی نشچے ہی مریں گے۔ (۳۲)

तस्मात्त्वमुत्तिष्ठ यशो लभस्व जित्वा शत्रून्भुङ्क्ष्व राज्यं समृद्धम्।
मयैवैते निहताः पूर्वमेव निमित्तमात्रं भव सव्यसाचिन्॥३३॥

سو اسلئے ہے ارجن۔ تو اٹھ اور یش کما شترو‌ؤں کو جیت اور اسمردھ شالی راج کو بھوگ۔ یہ تو میرے دوارا پہلے ہی مار ڈالے گئے ہیں۔ ہے سویہ ساچن[1] تو تو کیول نمت ماتر ہو جا۔ (۳۳)

خلاصہ۔ ہے ارجن تو کمر کس کر کھڑا ہو جا اور ان دیوتاؤں سے بھی اجیے (غیر مغلوب) بھیشم درون آدی کو مار کر یش لوٹ لے میں نے ان سب کو پہلے ہی مار ڈالا ہے

[1] ارجن کو سویہ ساچن اس لئے کہتے تھے کہ وہ بائیں ہاتھ سے بھی بان چلا سکتا تھا۔

تو ان کو نہ ماریگا تو بھی یہ مرینگے اس سے تو انکو مارنے میں نمت ماتر ہوکر شیسوی نام ہو۔

द्रोणं च भीष्मं च जयद्रथं च कर्णं तथाऽन्यानपि योधवीरान्। मया हतांस्त्वं जहि मा व्यथिष्ठा युध्यस्व जेतासि रणे सपत्नान् ॥ ३४ ॥

درون بھیشم جیدرتھ کرن تھا اور بیر یودھا میرے دوارا مار ڈالے گئے ہیں ان مرے ہوئے کو تو مار ڈال من میں بھئے نہ کر اُٹھ لڑ تو اپنے شتروں کو ضرور جیتے گا۔ (۳۴)

ارجن کے من میں درون بھیشم جیدرتھ اور کرن سے خوف تھا انکا مرن وہ کٹھن سمجھتا تھا درون سے دُر تا چاریہ اور بھیشم کا لحاظ بھی کرتا تھا درون ارجن کے دھنو ردوید سکھانے والے گرو تھے اُن کے پاس دبیہ استر تھے بھیشم کسی کے مارنے سے نہ مر سکتے تھے اُن کا مرنا اُن کی اِچھا پر منحصر تھا ساتھ ہی اُن کے پاس بھی انیک دبیہ استر شستر تھے ایک بار اُن کا اور پرسرام جی کا یُدھ ہوا تھا اُس میں بھی وے نہ ہارے جیدرتھ کے باپ نے تپسیا کر کے بردان پایا تھا کہ جو تمہارے پتر (فرزند) کا سر کاٹیگا اُسکا بھی سر کٹ کر گر پڑے گا۔ کرن سورج بھگوان سے پیدا ہوئے تھے اُن کے پاس اندر کی دی ہوئی لوک سنگھارنے والی شکتی تھی ان ہی سب کارنوں سے ارجن من میں گھبراتا تھا اس ہی سے وشو روپ بھگوان نے کہا ہے کہ ہے ارجن تو مت گھبرا اسے ان سب کو تو میں نے مار ڈالا ہے مرے ہوئے کو مار کر تو یش لوٹ لے۔

ارجن دوارا وشوروپ بھگوان کی اِستُت

सञ्जय उवाच ।

एतच्छ्रुत्वा वचनं केशवस्य कृताञ्जलिर्वेपमानः किरीटी ।
नमस्कृत्वा भूय एवाह कृष्णं सगद्गदं भीतभीतः प्रणम्य ॥ ३५॥

سنجے نے کہا

ہے راجن کیشو کی یہ باتیں سنکر ارجن کانپنے لگا اور ہاتھ جوڑ کر نمسکار کرنے لگا

خوف کے مارے گھبرا کر پھر نمسکار کرنے لگا اور گدگد بانی سے کہنے لگا۔ (۳۵)

سنجے کا اس موقع پر دھرتراشٹر کو سمجھانا بڑا ضروری تھا کیونکہ سنجے کو بشواس تھا کہ دھرتراشٹر مہاراج اپنے پتر کو درون بھیشم کرن وغیرہ کے مرنے سے سہائی ہین سمجھ کر اپنے جیت کی آشا چھوڑ دینگے اور سندھی کر لیں گے اس سے دونوں پکھ والوں کو سکھ ہوگا مگر پربل بھاوی! ہونہار کے بس ہو کر دھرتراشٹر نے اس بات پر ذرا بھی کان نہ دیا۔

अर्जुन उवाच ।

स्थाने हृषीकेश तव प्रकीर्त्या जगत्प्रहृष्यत्यनुरज्यते च ।
रक्षांसि भीतानि दिशो द्रवन्ति सर्वे नमस्यन्ति च सिद्धसंघाः ३६

ارجن نے کہا

ہے ہرشی کیش یہ ٹھیک ہے کہ آپکی مہا مہا اور ادبھت پربھاؤ کے کارن جگت آپ سے خوش ہے اور آپکی بھگتی کرتا ہے، راکشش خوف کے مارے دسوں دشاؤں میں بھاگے پھرتے ہیں اور سدھ لوگ آپکو نمسکار کرتے ہیں۔ (۳۶)

نیچے لکھے ہوئے کارنوں سے بھی جگت آپکو نمسکار کرتا اور آپ میں بھگتی رکھتا ہے۔

कस्माच्च ते न नमेरन्महात्मन् गरीयसे ब्रह्मणोऽप्यादिकर्त्रे ।
अनन्त देवेश जगन्निवास त्वमक्षरं सदसत्तत्परं यत् ३७

ہے مہاتمن ہے اننت ہے دیویش ہے جگت نواس یہ سب جگت آپ کو کیوں نمسکار نہ کرے جبکہ آپ برہما سے بھی بڑے ہیں بلکہ برہما کے بھی پیدا کرنے والے ہیں ست اَست سے بھی پرے جو اکشر برہم ہے وہ بھی آپ ہی ہیں۔ (۳۷)

خلاصہ۔ آپ کو سب کے نمسکار کرنے کے اتنے کارن ہیں (۱) آپ مہاتما ہیں (۲) آپ اننت ہیں (۳) دیوتاؤں کے بھی ایشور ہیں (۴) جگت کے نواس استھان ہیں (۵) آپ برہما سے بھی بڑے اور اُن کے کرتا ہیں (۶) ست اَست یعنے ویکت اور اَویکت سے بھی بڑا جو اکشر ابناشی پورن برہم شدھ

سچدانند ہے وہ آپ ہی ہیں۔

त्वमादिदेवः पुरुषः पुराणस्त्वमस्य विश्वस्य परं निधानम् ।
वेत्तासि वेद्यं च परं च धाम त्वया ततं विश्वमनन्तरूप ३८

ہے بھگوان آپ آدی دیو اور پورن پرشوتم ہیں اِس سمپورن سنسار کے لیے اِستھان آپ ہی ہیں آپ سب کے جاننے والے ہیں آپ جاننے یوگیہ ہیں آپ پرم دھام ہیں آپ ہی سے یہ سنسار ویاپت ہو رہا ہے آپ اننت روپ ہیں۔ (۳۸)

خلاصہ ۔ ہے بھگوان آپ جگت کے رچنے والے ہیں آپ پراچین پُرش ہیں جو اس جگت میں جاننے کے لائق ہے اُس کے جاننے والے آپ ہیں مہا پرلے کے وقت یہ سب جگت آپ ہی میں نواس کرتا ہے۔ ہے اننت آپ ہی اس بستو میں ویاپت ہو رہے ہیں ان سب کارنوں سے آپ نمسکار یوگیہ ہیں۔

वायुर्यमोऽग्निर्वरुणः शशांक. प्रजापतिस्त्वं प्रपितामहश्च ।
नमो नमस्तेऽस्तु सहस्रकृत्वः पुनश्च भूयोऽपि नमो नमस्ते ३९

آپ وایو ہیں۔ یم ہیں اگنی ہیں ورُن ہیں چندرماں ہیں پرجاپت ہیں برہما کے پتا ہیں اس لئے آپ کو ہزار بار نمسکار ہے اور پھر بھی آپ کو نمسکار ہے۔ (۳۹)

خلاصہ ۔ بھگوان کو بار مبار نمسکار کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ارجن بھگوان میں پرلے سرے کی شردھا اور بھکتی رکھتا تھا اُسی سے ہزاروں نمسکار کرنے سے بھی سیر نہ ہوتا تھا۔

नमः पुरस्तादथ पृष्ठतस्ते नमोऽस्तु ते सर्वत एव सर्व ।
अनन्तवीर्यामितविक्रमस्त्वं सर्वं समाप्नोषि ततोऽसि सर्वः ४०

ہے سرو آپکو آگے سے نمسکار ہے پیچھے سے نمسکار ہے اور ہر طرف سے نمسکار ہے آپ اننت شکتی اور اننت ویریہ سے سب میں ویاپک ہیں اِسی

کارن سے آپ سرو ہیں - (۴۰)

خلاصہ - آپکو پورب میں نمسکار ہے اور ہر دیشا میں نمسکار ہے کیونکہ آپ سب دیشاؤں میں موجود ہیں جو دیریہ دان ہوتے ہیں وے ساہسی نہیں ہوتے مگر آپ میں اننت شکت اور اننت ساہس ہے اپنے ایک آتما سے آپ جگت میں ویاپک ہیں آپ ہی سرو ہیں آپ کے بغیر کچھ نہیں ہے -

ارجن کا ایشور سے چھما مانگنا

ارجن نے آکیا نتا کے کارن آپکی مہما نہیں جانی ہیں سو آپکو اپنا متر سمجھکر ایتھوا اپنے ماما کا بیٹا بھائی جانکر آپ کا نقتے ہی موقعوں پر اپمان کیا ہے اس کے لئے مجھے چھما کیجئے یہ بات کہکر آگے کے دو اشلوکوں میں ارجن معافی مانگتا ہے ۔

सखेति मत्वा प्रसभं यदुक्तं हे कृष्ण हे यादव हे सखेति ।
अजानता महिमानं तवेदं मया प्रमादात्प्रणयेन वापि ४१
यच्चाऽवहासार्थमसत्कृतोऽसि विहारशय्यासनभोजनेषु ।
एकोऽथवाऽप्यच्युत तत्समक्षं तत्क्षामये त्वामहमप्रमेयम् ४२

میں نے آپکو اپنا متر سمجھکر جو آپ کو ہے کرشن ہے یادو ہے متر کہہ کر ڈھٹائی یا پریم سے سمبودھن کیا ہے وہ آپ کی مہما نہ جاننے کے کارن کیا ہے کھیلنے کے وقت سونے کے سمے بیٹھنے کے سمے کھانے کے سمے ایکانت میں یا سبھا میں ہے اچیت میں نے جو آپکا اناد رکیا ہو - اس کے لئے آپ مجھے چھما (معاف) کیجئے آپ اپری پربھاو والے ہیں - (۴۱-۴۲)

पिताऽसि लोकस्य चराचरस्य त्वमस्य पूज्यश्च गुरुर्गरीयान् ।
न त्वत्समोऽस्त्यभ्यधिकः कुतोऽन्यो लोकत्रयेऽप्यप्रतिमप्रभाव: ४३

آپ اس چراچر جگت کے پتا ہیں آپ اس جگت کے پوجیہ ہیں آپ سب سے

بڑے گرو ہیں کیونکہ آپ کی برابری کرنے والا کوئی نہیں ہے امت پربھاؤ شالن آپ سے بڑھ کر اس ترلوکی میں کون ہو سکتا ہے۔ (۴۳)

خلاصہ۔ ہے بھگوان آپ کے پربھاؤ کی سیما نہیں ہے آپ ہی اس جگت کے رچنے اور پالن کرنے والے ہیں آپ اس جگت کے پوجیہ اور مہان گرو ہیں آپکی برابری کرنے والا کوئی نہیں ہے کیونکہ دو ایشوروں کا ہونا اسمبھو ہے اگر ایک سے زیادہ ایشور رہتا تو دوسرا اس دنیا کو ناش کرنا چاہتا اس بات کا کوئی نشچے نہیں ہے کہ دونوں نیارے نیارے ایشوروں کا ایک دل ہوتا کیونکہ دونوں ہی ایک دوسرے سے سوتنتر ہوتے دونوں ہی اپنی اپنی من مانی کرتے اسکا پھل یہ ہوتا کہ دنیا آج کی طرح نہ دکھائی دیتی۔

ارجن بھگوان سے اپنا پہلا روپ دھارن کرنیکی پرارتھنا کرتا ہے

तस्मात्प्रणम्य प्रणिधाय कायं प्रसादये त्वामहमीशमीड्यम् ।
पितेव पुत्रस्य सखेव सख्युः प्रियः प्रियायार्हसि देव सोढुम् ४४

اس لئے ہے پوجنے یوگیہ میں سر نوا کر ساشٹانگ ڈنڈوت کرکے آپ سے چھما پرارتھنا کرتا ہوں کہ آپ میرے اپرادھوں کو اسی طرح چھما کیجئے جیسی پتا پتر کے اور متر متر کے تھا پریمی اپنے پریمیکا کے اپرادھ کو چھما کرتے ہیں۔ (۴۴)

خلاصہ۔ آپ سارے لوکوں کے پتا اور گرو ہیں اس لئے برہما سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے پرانی تک کے آپ پوجیہ ہیں اسی سے میں اپنا شریر زمین پر لٹا کر آپ کو نمسکار کرتا ہوں اور ساتھ ہی پرارتھنا کرتا ہوں کہ آپ پرسن ہو کر اس اپرادھی کے اپرادھوں کو آپ اسی طرح چھما کریں جس طرح انیک اپرادھوں کے کرنے پر بھی پتا اپنے پتر کو چھما کرتا ہے متر متر کے اپرادھوں کو اور پریت اپنی پریہ تما کے اپرادھوں کو چھما کرتا ہے۔

अदृष्टपूर्वं हृषितोऽस्मि दृष्ट्वा भयेन च प्रव्यथितं मनो मे ।
तदेव मे दर्शय देव रूपं प्रसीद देवेश जगन्निवास ॥ ४५ ॥

ہے دیوؤں کے دیو ہے جگت نواس میں نے آپکا یہ روپ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اِس روپ کو دیکھکر میں پرسن ہوا ہوں تو بھی میرا من ڈر کے مارے گھبرا رہا ہے اسلئے مجھے اپنا پہلا ہی روپ دکھائیے۔ (۴۵)

किरीटिनं गदिनं चक्रहस्तमिच्छामि त्वां द्रष्टुमहं तथैव ।
तेनैव रूपेण चतुर्भुजेन सहस्रबाहो भव विश्वमूर्ते ॥ ४६ ॥

ہے مہا باہو ہے بشو مورتے میں آپ کو پہلے کی بھانت کریٹ مکٹ دھارن کئے گدا چکر ہاتھ میں لئے چتر بھج روپ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ (۴۶)

بھگوان اپنا پہلا روپ دھارن کرتے ہیں

ارجن کو بھئے بھیت (خوف زدہ) دیکھکر بھگوان نے بشو روپ کو سمیٹ لیا اور ارجن کو میٹھے میٹھے شبدوں میں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

श्रीभगवानुवाच ।

मया प्रसन्नेन तवार्जुनेदं रूपं परं दर्शितमात्मयोगात् ।
तेजोमयं विश्वमनन्तमाद्यं यन्मे त्वदन्येन न दृष्टपूर्वम् ४७

شری بھگوان نے کہا

ہے ارجن میں نے خوش ہو کر اپنی یوگ شکت سے تجھے اپنا یہ اننت تیج مئی پرم بشو روپ دکھایا ہے جسے تیرے سوائے پہلے کسی نے نہیں دیکھا۔ (۴۷)

न वेद यज्ञाध्ययनैर्न दानैर्न च क्रियाभिर्न तपोभिरुग्रैः ।
एवं रूपः शक्य अहं नृलोके द्रष्टुं त्वदन्येन कुरुप्रवीर ॥४८॥

ہے کرو شریشٹھ اس روپ کو تیرے سوائے اس مرتیو لوک میں کوئی وید پڑھ کر یگیہ کر کے دان کر کے اگن ہوتر کر کے سخت تپسیا کر کے نہیں دیکھ سکتا ہے۔ (۴۸)

मा ते व्यथा मा च विमूढभावो दृष्ट्वा रूपं घोरमीदृङ्ममेदम् ।
व्यपेतभीः प्रीतमनाः पुनस्त्वं तदेव मे रूपमिदं प्रपश्य ॥४९॥

ہے ارجن میرے اِس بھینکر روپ کو دیکھکر نہ تو گھبرا نہ بھے کر بلکہ بے ڈر ہوکر اور پرسن چت ہوکر میرے پہلے روپ کو پھر دیکھ۔ (۴۹)

सञ्जय उवाच ।

इत्यर्जुनं वासुदेवस्तथोक्त्वा स्वकं रूपं दर्शयामास भूयः ।
आश्वासयामास च भीतमेनं भूत्वा पुनः सौम्यवपुर्महात्मा ५०

سنجے نے کہا

یہ باتیں کہکر باسدیو نے ارجن کو اپنا پہلا روپ پھر دکھایا اور اُس مہاتما نے شانت روپ دھارن کرکے ڈرے ہوئے ارجن کو تسلی دی۔ (۵۰)

अर्जुन उवाच ।

दृष्ट्वेदं मानुषं रूपं तव सौम्यं जनार्दन ।
इदानीमस्मि संवृत्तः सचेताः प्रकृतिं गतः ॥ ५१ ॥

ارجن نے کہا

ہے جنارون آپکا یہ شانت منشیہ روپ دیکھکر میری گھبراہٹ جاتی رہی اور میرے جی میں جی آگیا ہے۔ (۵۱)

श्रीभगवानुवाच ।

सुदुर्दर्शमिदं रूपं दृष्टवानसि यन्मम ।
देवा अप्यस्य रूपस्य नित्यं दर्शनकाङ्क्षिणः ॥ ५२ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے ارجن تونے میرا جو یہ روپ دیکھا ہے اس کا دیکھنا کٹھن ہے دیوتا بھی اس روپ کو دیکھنے کی اِچھا رکھتے ہیں۔ (۵۲)

خلاصہ۔ ہے ارجن میرا یہ روپ جو تو نے ابھی دیکھا ہے اسکو دیوتا بھی دیکھنا چاہتے

ہیں مگر انھوں نے یہ روپ کبھی نہیں دیکھا اور نہ کبھی اِسے دیکھیں گے۔ کیوں ؟

नाहं वेदैर्न तपसा न दानेन न चेज्यया ।
शक्य एवंविधो द्रष्टुं दृष्टवानसि मां यथा ॥ ५३ ॥

جو روپ تونے دیکھا ہے اُسے وید پڑھ کر تپ کر کے دان دیکر گیہ کر کے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ (۵۳)

भक्त्या त्वनन्यया शक्य अहमेवंविधोऽर्जुन ।
ज्ञातुं द्रष्टुं च तत्त्वेन प्रवेष्टुं च परन्तप ॥ ५४ ॥

ہے پرنتپ میرے اس روپ کو نشیہ انینہ بھکتِ دوارا جان سکتے اور دیکھ سکتے ہیں اور تتو گیان دوارا مجھ میں پرویش کر سکتے ہیں۔ (۵۴)

گیتا کی تمام سکشاؤں کا خلاصہ

اب یہاں تمام گیتا شاستر کی سکشاؤں کا سار جو موکش دلانے میں پرم سہایک ہے کہا جائیگا اسپر سبھوں کو عمل کرنا چاہئیے۔

मत्कर्मकृन्मत्परमो मद्भक्तः संगवर्जितः ।
निर्वैरः सर्वभूतेषु यः स मामेति पाण्डव ॥ ५५ ॥

وہ جو میرے ہی لئے کرم کرتا ہے مجھ ہی پرم پُرشارتھ سمجھتا ہے مجھ میں ہی بھکتِ رکھتا ہے جو آسکتِ رہت ہے جو کسی پرانی سے بیر (دشمنی) نہیں رکھتا ہے پانڈو وہی مجھے پاتا ہے (۵۵)

خلاصہ۔ جو مجھے پرم برہم مان کر میرے لئے اپنا کرتویہ پالن کرتا ہے جو میر بھکت ہے جیسے پھلوں میں موہ نہیں ہے جو اپنے تئیں تکلیف پہنچانے والے سے بھی بیر نہیں رکھتا وہ مجھ ایشور کو ضرور پاتا ہے جو اپنے سوارتھ کے لئے کرم کرتا ہے مجھ میں بھکتِ نہیں رکھتا اپنے پروار استری پتر متر آدی میں من لگائے رہتا ہے ہر کسی سے بیر رکھتا ہے ایسی منشیوں کو میں نہیں ملتا۔

(گیارھواں ادھیاے سماپت ہوا)

بارھواں ادھیائے بھگتِ یوگ نام

۲۰ منتر

بھگتِ یوگ

کون شریشٹھ ہیں ایشور کے اُپاسک اتھوا اکشر کے اُپاسک

ارجن آگے بھگوان سے اس بات کا شک دور کرنا چاہتا ہے کہ ایشور کو سگن مان کر اُپاسنا کرنے والا اچھا ہے اتھوا نرگن مانکر اپاسنا کرنے والا اچھا ہے۔

ارجن بھگوان سے کہتا ہے کہ دوسرے ادھیائے سے دسویں ادھیائے تک ایشور کی بھبھوتیوں کا برنن ہوا ہے وہاں آپ نے اُپادھی رہت اکشر ابناشی برہم کی اُپاسنا کا اپدیش دیا ہے اور کتنی ہی جگہ اُپادھی سہت سگن ایشور کی اُپاسنا کا اپدیش دیا ہے گیارھویں ادھیائے میں جو آپ نے بشو روپ دکھایا ہے وہ بھی اسی غرض سے دکھایا ہے آپنے وہ روپ دکھا کر مجھے آپ کی ہی غرض سے کام کرنے کا اپدیش دیا ہے اسی سے میں پوچھتا ہوں کہ دونوں پرکار کی اُپاسناؤں میں سے کون سی اچھی ہے ایشور کی اُپاسنا شریشٹھ ہے یا اکشر ابناشی برہم کی اُپاسنا شریشٹھ ہے۔

अर्जुन उवाच ।

एवं सततयुक्ता ये भक्तास्त्वां पर्युपासते ।
ये चाप्यक्षरमव्यक्तं तेषां के योगवित्तमाः ॥ १ ॥

ارجن نے کہا

جو ہمیشہ بھگتِ میں لوہین ہو کر آپ کے سگن بشو روپ کی اُپاسنا کرتے ہیں وے اچھے ہیں، اتھوا جو آپ کو اکشر ابناشی، ربیکت ان کر اُپاسنا کرتے ہیں وے اُتم ہیں۔ (۱)

ایشور کے اُپاسک

श्रीभगवानुवाच ।
मय्यावेश्य मनो ये मां नित्ययुक्ता उपासते ।
श्रद्धया परयोपेतास्ते मे युक्ततमा मताः ॥ २ ॥

شری بھگوان کہتے ہیں

ہے ارجن جو ہمیشہ بھکتی یوگ میں یکت ہو کر کیول مجھ میں ہی من لگاتے ہیں اور بہت شردھا سے میری اُپاسنا کرتے ہیں میری سمجھ میں یوگیوں میں وہی شریشٹھ ہیں۔ (۲)

خلاصہ۔ جو بھکت مجھے بشوروپ پرمیشور اور یوگیشوروں کا بھی ایشور سمجھ کر مجھ میں چت لگاتے ہیں اور مجھ میں بڑے درجہ کی شردھا بھکتی رکھتے ہیں دن رات میرے ہی دھیان میں لگے رہتے ہیں۔ وے میری سمجھ میں یوگیوں میں شریشٹھ ہیں اس لئے انھیں شریشٹھ یوگی کہا ہے۔

اکشر کے اُپاسک

جب آپ کو سگن مانکر اُپاسنا کرنے والے شریشٹھ یوگی ہیں تب تو آپ کو نرگن مانکر اُپاسنا کرنے والے کیا شریشٹھ یوگی نہیں ہیں۔ بھر اُن کے بارہ میں میں جو کہتا ہوں سو سُن۔

ये त्वक्षरमनिर्देश्यमव्यक्तं पर्युपासते ।
सर्वत्रगमचिन्त्यं च कूटस्थमचलं ध्रुवम् ॥ ३ ॥
संनियम्येन्द्रियग्रामं सर्वत्र समबुद्धयः ।
ते प्राप्नुवन्ति मामेव सर्वभूतहिते रताः ॥ ४ ॥

جو اپنی ساری اندریوں کو بس میں کرکے ہمیشہ یکساں نظر سے دیکھتے ہوئے سب پرانیوں کا بھلا چاہتے ہوئے مجھے ابناشی[۵۱]۔ انردیشیہ[۵۲]۔ ابیکت[۵۳]۔ سرب دیاپک[۵۴]

---

[۵۱] ابناشی جس کا کبھی ناش نہ ہو۔ [۵۲] انردیشیہ جس کا بیان نہ کیا جا سکے۔ [۵۳] ابیکت جو اندریوں سے نہ جانا جاوے [۵۴] سرب دیاپک جو سب جگہ موجود ہو۔

اچنتیہ[1]۔کوٹستھ[2]۔اچل[3] اور دھرو[4] سمجھکر میری اُپاسنا کرتے ہیں وے مجھے پاتے ہیں۔ (۳-۴)

اکشر برہم آکاش کی طرح سرو ویاپک ہے وہ اچنتیہ ہے کیونکہ وہ اندریوں سے دیکھا اور جانا نہیں جا سکتا وہ مایا کے کاموں کا دیکھنے والا اُسکا مالک ہے اسی سے وہ بیوپار رہت نتیہ۔ درڑ استھر ہے۔ یہ ہی اکشر ابناشی برہم کے گن ہیں۔

وے لوگ جو اپنی تمام اندریوں کو بس میں کرکے سب جیوؤں کو سمان سمجھکر اکشر برہم کا دھیان کرتے ہیں وے خود میرے پاس آتے ہیں یہ کہنے کی ضرورت بھی نہیں ہے کہ وے میرے پاس آتے ہیں کیونکہ ساتویں ادھیائے کے اٹھارھویں شلوک میں کہا گیا ہے کہ بدھمان میرا ہی آتما ہے یہ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وے سرب شریشٹھ یوگی ہیں کیونکہ وہ اور ایشور ایک ہی ہیں لیکن

क्लेशोऽधिकतरस्तेषामव्यक्तासक्तचेतसाम् ।
अव्यक्ता हि गतिर्दुःखं देहवद्भिरवाप्यते ॥ ५ ॥

جن کا چت ابیکت روپ میں لگا ہوا ہے اُن کو بڑا کشٹ اُٹھانا پڑتا ہے کیونکہ شریر دھاریوں کو ابیکت کی اُپاسنا کرنا بڑا کشٹ وایک ہے۔ (۵)

خلاصہ۔ جو میرے لئے ہی سب کرم کرتے ہیں اُن کو بھی سچ مچ بڑا کشٹ ہوتا ہے لیکن جو اکشر پر برہم کی اُپاسنا اور دھیان کرتے ہیں اُن کو اور بھی زیادہ کشٹ ہوتا ہے کیونکہ اُن کو اپنی دیہہ کی ممتا بھی تیاگنی پڑتی ہے شریر دھاریوں کو پر برہم اناشی تک پہونچنا بہت ہی مشکل ہے کیونکہ اُن کو اپنے شریر میں موہ ہے شریر کی ممتا تیاگے بغیر اکشر برہم کی اُپاسنا ہوتی نہیں اور شریر کی محبت چھوڑنے میں بڑا دُکھ ہوتا ہے۔

---

[1] اچنتیہ۔ جو دھیان میں نہ آوے۔ [2] کوٹستھ۔ جو مالک ہوکر مایا کے کاموں کو دیکھے [3] اچل۔ جو ہے۔ چلے نہیں۔ [4] دھرو۔ جو نتیہ اور استھر ہو۔

اِیشور اُپاسنا سے مکت

اکشر اوپاسکوں کا ذکر آگے چل کر کیا جائیگا۔

ये तु सर्वाणि कर्माणि मयि संन्यस्य मत्पराः ।
अनन्येनैव योगेन मां ध्यायन्त उपासते ॥ ६ ॥

तेषामहं समुद्धर्ता मृत्युसंसारसागरात् ।
भवामि न चिरात्पार्थ ! मय्यावेशितचेतसाम् ॥ ७ ॥

لیکن جو سب کرموں کو میرے ارپن کرتے مجھے ہی سب سے اونچا سمجھکر سب کو چھوڑکر یوگ دوارا صرف میرا ہی دھیان اور سمرن کرتے ہیں جن کا چتّ مجھ میں لگا رہتا ہے انھیں میں جلدی مرتیو روپ سنسار ساگر سے بچا لیتا ہوں۔ (۶-۷)

मय्येव मन आधत्स्व मयि बुद्धिं निवेशय ।
निवसिष्यसि मय्येव अत ऊर्ध्वं न संशयः ॥ ८ ॥

ہے ارجن تو اپنا چت ایکاگر مجھ میں جما دے اپنی بدھی کو مجھ میں لگا دے تو مرتیو کے بعد بے سندیہ اکیلا مجھ میں نواس کریگا۔ (۸)

خلاصہ اپنا من اپنے کرم اور خیالات مجھ بشو روپ پرمیشور میں جما دے اپنی بدھی کو جو بچار کرتی ہے مجھ میں لگا دے کیا نتیجہ نکلے گا؟ سن تو اس کایا کے ناش ہونے بعد تیجے ہی مجھ میں خود میری طرح تو اس کرے گا تو اس بارہ میں سندیہ نہ کر۔

ابھیاس یوگ

अथ चित्तं समाधातुं न शक्नोषि मयि स्थिरम् ।
अभ्यासयोगेन ततो मामिच्छाप्तुं धनञ्जय ॥ ९ ॥

ہے دھننجے اگر تو اپنا چتّ استھرتا سے مجھ میں نہیں لگا سکتا تو بارمبار ابھیاس یوگ دوارا میرے پاس پہونچنے کی چیشٹا کر۔ (۹)

اگر تم اپنا چت استھر نا سے جیسا کہ میں نے بتایا ہے مجھ میں نہیں لگا سکتے تو چنچل چت کو بار بار
بشیوں سے ہٹا کر ابھیاس یوگ دوارا میرے بشو روپ میں پہونچنے کی کوشش کرو۔

ایشور کی سیوا

अभ्यासेऽप्यसमर्थोऽसि मत्कर्मपरमो भव ।
मदर्थमपि कर्माणि कुर्वन्सिद्धिमवाप्स्यसि ॥ १० ॥

اگر تو ابھیاس بھی نہ کر سکے تو میرے لئے کرم کرنے پر لگا رہ میرے لئے کرم کرتے ہوئے بھی
تجھے سدھی پراپت ہو جائیگی۔ (۱۰)

خلاصہ۔ اگر تو ابھیاس بھی نہ کر سکے تو صرف میرے لئے کرم کر اسطرح کرنے سے تجھے سدھی
ملجائیگی پہلے تیرا چت شدھ ہو جائیگا اسکے بعد چت کی ایکتا ہوگی اسکے بعد گیان ہوگا اور انت
میں موکش ہو جائیگی سارانش یہ ہے کہ ایشور کیلئے کرم کرنے سے چت کی شدھی ہو جائیگی۔

کرم پھلوں کا تیاگ

अथैतदप्यशक्तोऽसि कर्तुं मद्योगमाश्रितः
सर्वकर्मफलत्यागं ततः कुरु यतात्मवान् ॥ ११ ॥

اگر تو یہ بھی نہ کر سکے تو اپنے من کو بس میں کر کے میری شرن آجا اور سب طرح کے
کرموں کے پھل کی اِچھا تیاگ دے۔ (۱۱)

خلاصہ۔ اگر تو میرے اپدیش انسار میرے لئے کرم نہ کر سکے تو تو کرم کر اور اُن سب
کرموں کو میرے ارپن کر دے اور اُن کرموں کے پھل کی باسنا تیاگ دے۔

آگے بھگوان سب کرموں کے پھلوں کے تیاگنے کی تعریف کرتے ہیں۔

श्रेयो हि ज्ञानमभ्यासाज्ज्ञानाद्ध्यानं विशिष्यते ।
ध्यानात्कर्मफलत्यागस्त्यागाच्छान्तिरनन्तरम् ॥ १२ ॥

ابھیاس سے گیان اچھا ہے گیان سے دھیان اچھا ہے دھیان سے کرم پھلوں کا چھوڑ دینا

اچھا ہے کیونکہ کرم پھلوں کے تیاگ دینے پر جلدی ہی شانتی ملجاتی ہے۔ (۱۲)
اگیانتا سہت ابھیاس سے گیان اچھا ہے اُس گیان سے گیان سہت دھیان اچھا ہے گیان سہت دھیان سے کرم پھلوں کا تیاگ اچھا ہے۔ من کو بشی بھوت کر کے کرم پھلوں کے تیاگنے سے سنسار کے بندھن سے ہمیشہ کی رہائی ہو جاتی ہے اس میں دیر نہیں ہوتی۔

اکشر برہم کے اپاسک

بھگوان کرشن چندر نے کم بدھی والوں کے لئے نرگن برہم کی اُپاسنا مشکل سمجھی تھی اسی سے سگن برہم کی اُپاسنا اچھی بتلائی جو ٹھیک سگن برہم کی اُپاسنا بھی نہیں کر سکتے ان کے لئے پہلے ابھیاس بتایا جن سے ابھیاس بھی نہیں ہو سکتا اُن کے لئے سب کرم ایشور کے لئے کرنے کی صلاح دی ہے جن سے وہ بھی نہیں ہو سکتا اُن کو کرم پھل تیاگنے کی صلاح دی یہ سب ترکیبیں بتانے سے بھگوان کا مطلب یہ ہے کہ ادھکاری منشیہ سب کاموں سے الگ ہو کر نرگن برہم بدیا سیکھے اُن کا مطلب یہ ہے کہ اَن پڑھے لکھے ہوئے سادھن منشیہ کرے اور اُسے اُسکا پھل سروپ نرگن برہم بدیا ملے جب منشیہ کا من سگن برہم کی اُپاسنا کرتے کرتے بس میں ہو جاوے تب وہ نرگن برہم میں من لگا دے جو اگیانی ہیں اچھی بدھی والے نہیں ہیں اُن کے لئے بھگوان نے سیڑھی سیڑھی چل کر اوپر چڑھنے کی صلاح دی ہے۔

بھگوان نے جو پہلے اسی ادھیائے میں نرگن اُپاسنا کی برائی کی وہ اس لئے نہیں کی ہے کہ نرگن اُپاسنا سگن اُپاسنا سے بری ہے اور نرگن اُپاسنا نہ کرنی چاہئے ان کی وہ نرگن اُپاسنا کی نندا صرف سگن اُپاسنا کی تعریف کے لئے ہے بھگوان کی اس میں نرگن برہم کی اُپاسنا ہی سرو سریشٹھ ہے اسی سے وہ آگے کے سات اشلوکوں میں نرگن برہم کے اُپاسکوں کی تعریف کرتے ہیں۔

अद्वेष्टा सर्वभूतानां मैत्रः करुण एव च ।
निर्ममो निरहंकारः समदुःखसुखः क्षमी ॥ १३ ॥

सन्तुष्टः सततं योगी यतात्मा दृढनिश्चयः ।
मय्यर्पितमनोबुद्धिर्यो मद्भक्तः स मे प्रियः ॥ १४ ॥

جو کسی سے بیر نہیں رکھتا جو سب سے متر بھاؤ رکھتا ہے جو سب پر دیا کرتا ہے جو ممتا اور
اہنکار سے الگ رہتا ہے جو سکھ دکھ کو برابر جانتا ہے جو شانت رہتا ہے جو جتنا مل جائے اُس
میں سنتشٹ رہتا ہے جو من کو بس میں رکھتا ہے جو استھر چت ہو کر مجھ میں ہی من لگائے
رہتا ہے جو من اور بدھی کو مجھ میں ہی لگا دیتا ہے وہ مجھے پیارا لگتا ہے۔ (۱۳-۱۴)

خلاصہ۔ جو کسی سے کبھی ایرکھا دویش نہیں رکھتا یہاں تک کہ اپنی برائی کرنے والے سے
بھی دشمنی نہیں رکھتا وہ مجھے پیارا ہے جو سب جیووں کو اپنے سمان جانتا ہے جو سب سے
دوستی و محبت رکھتا ہے اور سب پر دیا کرتا ہے وہ میرا پیارا ہے جو کسی چیز کو اپنی
نہیں سمجھتا تھا جو اہنکار سے رہت ہے یعنے جس کے دل میں من نہیں ہے وہ مجھے پیارا ہے
جو سکھ سے راضی نہیں ہوتا اور دکھ سے دکھی نہیں ہوتا جو گالیاں کھانے اور پٹنے پر بھی
شانت چت بنا رہتا ہے جو ہر روز کھانا ملنے اور نہ ملنے پر بھی سنتشٹ رہتا ہے وہ
مجھے پیارا لگتا ہے جو استھر چت رہتا ہے جس کو آتما کے بشے میں دڑھ نشچے ہے
جو سب طرح سے من ہٹا کر میری خوب بھگتی کرتا ہے اور اپنی بدھی بھی مجھ میں ہی
لگا دیتا ہے وہ مجھے پیارا ہے۔

ایسی ہی بات ساتویں ادھیائے کے سترھویں شلوک میں کہی گئی ہے گیانی
کو میں پیارا ہوں اور گیانی مجھے پیارا ہے وہی بات یہاں بھی کہی گئی ہے۔

यस्मान्नोद्विजते लोको लोकान्नोद्विजते च यः ।
हर्षामर्षभयोद्वेगैर्मुक्तो यः स च मे प्रियः ॥ १५ ॥

جس سے کوئی پرانی دکھی نہیں ہوتا اور جو خود کسی سے دکھی نہیں ہوتا جو
خوشی رنج و خوف اور ڈاہ سے رہت ہے وہ پیارا ہے۔ (۱۵)

خلاصہ۔ جس سے کسی جیو کو ڈر نہیں لگتا جو کسی جیو سے نہیں ڈرتا جو کسی من چاہی ہوئی چیز کے ملنے سے خوش نہیں ہوتا جو کسی پیاری چیز کے ناش ہونے سے دکھی نہیں ہوتا اور جو کسی سے کبھی دو لش بھاو نہیں رکھتا یا جو کسی سے کبھی نہیں ڈرتا وہ مجھے پیارا ہے۔

अनपेक्षः शुचिर्दक्ष उदासीनो गतव्यथः ।
सर्वारम्भपरित्यागी यो मद्भक्तः स मे प्रियः ॥ १६ ॥

جو کسی چیز کی اچھا نہیں رکھتا جو پوتر ہے عقلمند ہے سب سے بے لاگ ہے جسکے من میں کچھ دکھ نہیں ہے جس نے سب پرکار کے کام تیاگ دئے ہیں ایسا بھگت مجھے پیارا ہے۔ (۱۶)

جو شریر اندری اور اندریوں کے ویشے اور ان کے باہر کے سمبندھ سے اداسین رہتا ہے جو اندر اور باہر دونوں طرف سے شدھ ہے جو ... شریر ... کسی کی طرف نہیں ہوتا جو اس لوک اور پرلوک کے پھل دینے والے ... کو چھوڑ دیتا ہے وہ مجھے پیارا ہے۔

यो न हृष्यति न द्वेष्टि न शोचति न काङ्क्षति ।
शुभाशुभपरित्यागी भक्तिमान्यः स मे प्रियः ॥ १७॥

جو نہ تو خوش ہوتا ہے نہ نفرت کرتا ہے نہ رنج کرتا ہے نہ کچھ اچھا رکھتا تھا جو برے بھلے کو چھوڑ دیتا ہے وہی بھگت میرا پیارا ہے۔ (۱۷)

خلاصہ۔ جو اپنی من چاہی چیز کے ملنے پر خوش نہیں ہوتا جو ... چیز سے نفرت نہیں کرتا جو اپنی پیاری چیز سے الگ ہونے پر رنج نہیں کرتا ... چیز کی اچھا نہیں ... وہ مجھے پیارا ہے۔

समः शत्रौ च मित्रे च तथा मानापमानयोः ।
शीतोष्णसुखदुःखेषु समः सङ्गविवर्जितः ॥ १८ ॥

तुल्यनिन्दास्तुतिर्मौनी सन्तुष्टो येन केनचित् ।
अनिकेतः स्थिरमतिर्भक्तिमान्मे प्रियो नरः ॥ १९ ॥

جو شترو دوست پر تشٹھا اور اپرتشٹھا کو یکساں سمجھتا ہے جو سردی گرمی سکھ اور دکھ کو برابر سمجھتا ہے اور کسی میں آسکت نہیں ہوتا جو نندا استوت کو یکساں سمجھتا ہے جو چپ چاپ رہتا ہے

جو کچھ مل جائے اسی پر سنتشٹ رہتا ہے جو ایک جگہ گھر بنا کر نہیں رہتا جس کا چت چنچل نہیں ہے وہ بھگت مجھے پیارا ہے۔ (۱۹ ۔ ۱۸)

خلاصہ ۔ جو کسی بھی طرح کی چیز سے پریم نہیں رکھتا جو شریر پیٹ آدی آجیو کا ملنے سے بھی سنتشٹ ہو جاتا ہے وہ اچھا ہے مہا بھارت شانت پرب موکش دھرم ۱۱ ۔ ۲۴۵ میں لکھا ہے جو کسی چیز سے بھی شریر ڈھک لیتا ہے جو کسی چیز سے بھی پیٹ بھر لیتا ہے جب جاہے جہاں پڑ رہتا ہے اسے دیوتا براہمن کہتے ہیں ۔

ये तु धर्म्यामृतमिदं यथोक्तं पर्युपासते ।
श्रद्दधाना मत्परमा भक्तास्तेऽतीव मे प्रियाः ॥ २० ॥

جو لوگ شردھا پوربک اس امرت مئی نیم پر چلتے ہیں جو مجھ انا شی آتما کی ہی اپاسنا کرتے ہیں وہی مجھے پیارے لگتے ہیں ۔ (۲۰)

خلاصہ ۔ جو اوپر بیان کئے ہوئے امرت روپی نیموں پر عمل کرتے ہیں وے شری بھگوان پرماتما کے بہت پیارے ہو جاتے ہیں اس لئے ان امرت روپی قاعدوں پر ہر ایک موکش چاہنے والے کو جو بشنو کے پرم دھام کو پراپت کرنا چاہتا ہے چلنا چاہیئے ۔

(بارھواں ادھیائے سماپت ہوا)

تیرھواں ادھیائے چھیتر چھیتر گیہ یوگ نام

۳۴ منتر

چھیتر اور چھیتر گیہ

ساتویں ادھیائے میں پرماتما کی دو پرکار کی پرکرتیوں کا برنن کیا گیا تھا ایک تین گنوں سے ہی ہوئی آٹھ حصوں میں تقسیم ہوئی پرکرت کہی تھی اسکا نام اپرا پرکرت کہا تھا کیونکہ وہ جڑ ہے اور سنسار کا کارن ہے دوسری پرا پرکرت کہا تھا اسے وہ جیو روپ بتایا تھا ان دونوں

پرکرتیوں سے ہی ایشور پیدا کرنے والا پالن کرنے والا او ناش کرنے والا ہے پہلے بھی اپرا پرکرت کو چھیتر اور پرا کو چھیتر گیہ کہا تھا اب اُن دونوں پرکرتیوں پر ادھکار رکھنے والے ایشور کا اصل سوبھاؤ برنن کرنے کی غرض سے ہی چھیتر او چھیتر گیہ کا تفصیر ذکر کیا جاتا ہے۔

بارھویں ادھیائے کے تیرھویں اشلوک سے آخر تک تتوگیانی سنیاسیوں کے جیون بتانے کے طریقے برنن کئے گئے تھے اسی سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا پدھتی سے جیون بتانے والے سنیاسی کس پرکار کا تتوگیان رکھنے سے ایشور کے پیارے ہوتے ہیں؟ یہ ادھیائے اس سوال کے جواب میں ہی شروع کیا جاتا ہے۔

بھگوان نے پچھلے ادھیایوں میں اپنے لئے ادھکاری بھگتوں کو سنسار ساگر سے بچانے والا کہا ہے مگر بغیر آتم گیان ہردے اُدھار نہیں ہوسکتا کیونکہ آتما کا گیان ہونے سے ہی ایسا روپی اگیان کی نرتی ہوتی ہے۔

جس آتم گیان سے پرانی سنسار ساگر سے پار ہوتا ہے اور جیسے تتوگیانی سنیاسیوں کا بارھویں ادھیائے میں ذکر ہوا ہے اُس آتم گیان کا بتانا بہت ہی ضروری ہے۔

تتوگیان سے جیو آتما اور پرماتما میں کچھ بھید نہیں رہتا جیو برہم کا بھید ہی انیک انرتھوں کا کارن ہے جو جیو اور برہم کو دو سمجھتا ہے وہ ہی بارمبار پیدا ہوتا اور مرتا ہے لیکن جب تک جیو اور برہم ایک نہیں سمجھے جاتے تب تک یہ بھید بھرم نہیں مٹتا۔

ایشور اور جیو ایک ہی ہیں اس میں انیک لوگ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں میں سکھ پاتا ہوں یا دکھ بھوگتا ہوں ایسا انبھو سب پرانیوں کو ہوتا ہے اگر سب جیو ایک ہوتے تو ایک کو جو دکھ ہوتا وہ سب کو ہوتا جو ایک کو سکھ ہوتا تو سب کو سکھ ہوتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سبھی بھن بھن شریروں میں علٰحدہ علٰحدہ آتما ہیں سب جیو ایک نہیں ہیں اور پرماتما ایک ہے اور وہ دکھ سکھ سے رہت ہے مطلب یہ ہے کہ ان دلیلوں کے دیکھتے ہوئے آتما اور پرماتما ایک نہیں ہے اس شنکا کے دور کرنے کو ہی بھگوان اس ادھیائے میں یہ دکھاتے ہیں کہ چھیتر گیہ یا جیو آتما سب شریروں میں ایک ہے اور وہ دیہہ اندری انتہ کرن آدی سے نیارا ہے۔

خلاصہ۔ اس ادھیائے میں اور آگے کی ادھیائے میں آتم گیان یعنے شریر اور جیو کا سب حال کھول کھول کر سمجھایا جائے گا تھا جیو اور برہم کی ایکتا دکھائی جائے گی۔

श्रीभगवानुवाच

इदं शरीरं कौन्तेय क्षेत्रमित्यभिधीयते ।
एतद्यो वेत्ति तं प्राहुः क्षेत्रज्ञ इति तद्विदः ॥ १ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے کونتیئی۔ اِس شریر کو چھیتر کہتے ہیں جو منشیہ اسے جانتا ہے اُسے شریر شاستر جاننے والے چھیتر گیہ کہتے ہیں۔ (۱)

بھگوان اس ادھیائے میں آتم گیان سکھا دیں گے کیونکہ بغیر آتم گیان کے سنسار سے چھٹکارا نہیں ہوسکتا اس لئے وے پہلے چھیتر اور چھیتر گیہ کا ارتھ بتاتے ہیں۔ شریر کو چھیتر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں کھیتوں کی طرح پاپ اور پُن دو پھل پیدا ہوتے ہیں جو اس کو جانتا ہے اُسے چھیتر گیہ یا کھیت کو جاننے والا کہتے ہیں یعنے جو چھیتر کو سر سے پاؤں تک سمجھتا ہے جو لے گیان دوارا اپنے سے الگ سمجھتا ہو وہی چھیتر گیہ یعنے چھیتر کے جاننے والا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ پرانی کا جو شریر ہے وہ چھیتر یا کھیت ہے پاپ پُن اسی کھیت میں پیدا ہوتے ہیں چھیتر گیہ یا جیو کا کھیت کے پاپ پُن سے کوئی سمبندھ نہیں ہے آگے بھگوان جیو اور ایشور کی ایکتا دکھاتے ہیں۔

क्षेत्रज्ञं चापि मां विद्धि सर्वक्षेत्रेषु भारत ।
क्षेत्रक्षेत्रज्ञयोर्ज्ञानं यत्तज्ज्ञानं मतं मम ॥ २ ॥

ہے بھارت سب چھیتر وں (اتھ یروں) میں چھیتر گیہ جیو مجھے ہی جان چھیتر اور چھیتر گیہ کا گیان ہی میری سمجھ میں گیان ہے۔ (۲)

तत्क्षेत्रं यच्च यादृक् च यद्विकारि यतश्च यत् ।
स च यो यत्प्रभावश्च तत्समासेन मे शृणु ॥ ३ ॥

وہ چھیتر۔ شریر۔ کیا ہے اُس کا سوبھاؤ کیسا ہے اُسکا بکار کیا ہے کن کن کارنوں سے

کیا کیا کاریہ ہوتے ہیں وہ کیا ہے اور اُسکی شکت کیا ہے ان سب کو تو مجھ سے مختصراً سُن۔ (۳)

خلاصہ۔ ہے ارجن وہ چھیتر شریر جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں کس چیز کا بنا ہے اسکا سوبھاؤ اور دھرم کیا ہے وہ کیسے کیسے بکاروں سے یُکت ہے اور کیسے پرکرت پرش کے سنجوگ سے پیدا ہوا ہے وغیرہ مختصر بتاتا ہوں اور یہ بھی بتاتا ہوں کہ چھیتر گیہ جیو کا سروپ اور ایشور کیسا ہے۔

ऋषिभिर्बहुधा गीतं छन्दोभिर्विविधैः पृथक्
ब्रह्मसूत्रपदैश्चैव हेतुमद्भिर्विनिश्चितैः ॥ ४ ॥

ہے ارجن چھیتر اور چھیتر گیہ کا سروپ رشیوں نے انیک پرکار سے برنن کیا ہے رگ سام آدی ویدوں نے بھی بھن بھن کرکے اُنکا سروپ برنن کیا ہے یکتیوں اور نشچیت ارتھ والے برہم سوتر ویدوں میں انکا سُروپ انیک طرح سے کہا گیا ہے۔ (۴)

خلاصہ۔ یہاں بھگوان چھیتر اور چھیتر گیہ کے بارہ میں ارجن کو اپدیش کرنا چاہتے ہیں اسی غرض سے انیک رشیوں اور ویدوں تھا بیاس کرت برہم سوتروں کا حوالہ دیکر ارجن کی دلچسپی بڑھانا چاہتے ہیں جس سے وہ دھیان پوریک سُنے وے کہتے ہیں کہ چھیتر اور چھیتر گیہ کا سروپ بشسٹھ پراشر آدی رشیوں نے خوب کھول کھولکر انیک طرح سے یوگ شاستروں میں کہا ہے رگ سام آدی ویدوں میں بھی اُسکو خوب کہا ہے اُن کے علاوہ بیاس کرت برہم سوتروں میں یہ ایسے اس طرح سے سمجھایا گیا ہے کہ پھر سندیہہ کرنے کی جگہ نہیں رہجاتی۔

महाभूतान्यहंकारो बुद्धिरव्यक्तमेव च ।
इन्द्रियाणि दशैकं च पञ्च चेन्द्रियगोचराः ॥ ५ ॥

इच्छा द्वेषः सुखं दुःखं संघातश्चेतना धृतिः ।
एतत्क्षेत्रं समासेन सविकारमुदाहृतम् ॥ ६ ॥

پانچ مہابھوت اہنکار بدھی اویکت دس اندریاں ایک من اور پانچ اندریوں کے

بشئے یہ جو بیس تتو اور اچھا دویش سکھ دُکھ شریر چیتنا اور دھیرج ان سب سے یہ شریر بنا ہے یعنے یہ سب چھیتر اور چھیتر گیہ کے بکار ہیں۔ (۵-۶)

پرتھوی جل اگنی وایو اور آکاش یہ پانچ مہا بھوت ہیں ان سب کا کارن اہنکار ہے اہنکار کا کارن بدھی ہے بدھی کو مہت تتو بھی کہتے ہیں بدھی کا کارن ست رج تم گن آتمک ابیکت ہے جو ابیکت سبکا کارن روپ ہے وہ کسی کا بھی کاریہ روپ نہیں ہے یا پانچ مہا بھوت اہنکار بدھی مہت تتو اور ابیکت اِن آٹھوں کو ہی سانکھیہ شاستر والے آٹھ پرکار کی پرکرتِ کہتے ہیں آنکھ کان ناک زبان اور چمڑا یہ پانچ گیان اندریاں ہیں اور ہاتھ پاؤں منھ لنگ اور گدا یہ پانچ کرم اندریاں ہیں اور گیارھواں سنکلپ بکلپوں سے بنا ہوا من ہے ان کے سولے اندریوں کے پانچ بشئے ہیں اس طرح یہ ۲۴ ہوئے سانکھیہ لوگ انھیں چوبیسوں کو ۲۴ تتو کہتے ہیں۔

بھگوان کہتے ہیں کہ اُن کو جنھیں وے سیشک لوگ آتما کی ہجات اُپادھیان کہتے ہیں۔ وے ایک ماتر چھیتر کی اُپادھیاں ہیں مگر چھیتر گیہ کی اُپادھیاں نہیں ہیں۔

اِچھا جو سکھ کاری چیز پہلے اُبھوگی ہے ویسی ہی پھر دیکھنے پر جو اُس کے ملنے کی رغبت دیتی ہے اُسے خواہش کہتے ہیں اِچھا انتہ کرن کا سوابھادِک گن ہے وہ چھیتر ہے کیونکہ وہ سمجھنے لائق ہے اسی طرح دویش وہ ہے جو دُکھ دائی چیزوں میں خواہش پیدا نہیں کرتا یہ بھی چھیتر ہے کیونکہ جانتے یوگ ہے، اسی طرح سکھ دُکھ آدی سب ہی چھیتر ہیں اور یہ سب انتہ کرن کی اُپادھی ہیں یہ سب چھیتر گیہ کی اُپادھیاں نہیں ہیں۔ یہاں چھیتر اپنے بکاروں سمیت ورنن کر دیا گیا ہے۔

آتم گیان میں ترقی کرنے والے گُن

چھیتر کے بارہ میں اوپر مختصراً لکھا گیا ہے چھیتر گیہ کے بشئے میں اِسی تیرھویں ادھیائے کے بارہ شلوک میں کہا جائیگا اس جگہ کرشن بھگوان چھیتر گیہ کے جاننے یوگ سادھنوں کو بستار سے کہتے ہیں کیونکہ ان سب سادھنوں کے جاننے سے آتم گیان میں سہایتا ملتی ہے اتھوا یوں کہہ سکتے ہیں کہ آتم گیان کے اُن اُپایوں بغیر آتم گیان نہیں ہو سکتا جو آتم گیان دویا کو جاننا چاہتے ہیں اُنھیں

ان آپایوں کو ضرور جاننا چاہیئے کیونکہ گیان کی سادھن ہونے سے یہ بھی گیان روپ ہیں۔

अमानित्वमदम्भित्वमहिंसा क्षान्तिरार्जवम् ।
आचार्योपासनं शौचं स्थैर्यमात्मविनिग्रहः ॥ ७ ॥

इन्द्रियार्थेषु वैराग्यमनहंकार एव च ।
जन्ममृत्युजराव्याधिदुःखदोषानुदर्शनम् ॥ ८ ॥

असक्तिरनभिष्वंगः पुत्रदारगृहादिषु ।
नित्यं च समचित्तत्वमिष्टानिष्टोपपत्तिषु ॥ ९ ॥

मयि चानन्ययोगेन भक्तिरव्यभिचारिणी ।
विविक्तदेशसेवित्वमरतिर्जनसंसदि ॥ १० ॥

अध्यात्मज्ञाननित्यत्वं तत्त्वज्ञानार्थदर्शनम् ।
एतज्ज्ञानमिति प्रोक्तमज्ञानं यदतोऽन्यथा ॥ ११ ॥

امانیتوا دمبھتو अदम्भित्व اہنسا اشانت سرل بھاؤ گرو سیوا پوترتا استھیرتا آتما کا نگرہ اندریوں کے بشیوں سے بیراگ ہونا اہنکار نہ ہونا جنم مرن بڑھاپے روگ اور دکھ کی برائیوں کو بار بار بچارنا پتر استری گھر دھن آدی سے من کو الگ رکھنا اُن کے سکھ اور دکھوں میں من نہ لگانا پیاری اور غیر پیاری چیز کے ملنے پر یکساں رہنا مجھ پرماتما میں اننیہ یوگ یا سب جگہ آتم درشٹ سے ایکانت بھکتی ہونا ایکانت جگہہ میں رہنا سنساری لوگوں کی صحبت سے علحدہ رہنا ادھیاتم گیان میں ہمیشہ نتیہ بھاؤ اور تتو گیان کے بشئے موکش کو سرب سریشٹھ ماننا۔

امانیتو سے لیکر یہاں تک یہ سب چھیتر گیہ کے گیان کے سادھن کہے ہیں یہ سب گیان ہیں اس کے برخلاف مان دمبھ آدی اگیان ہیں۔ (۷)، (۸)، (۹)، (۱۰)، (۱۱)

سات سے لیکر ۱۱ اشلوک تک کے ارتھ ایک ہی جگہ تحریر کر دیے ہیں الگ الگ لکھنے سے پڑھنے والوں کو دقت ہوتی۔

امانیتو۔ مان کی خواہش نہ ہونا۔
ادمبھتو۔ اپنی بڑائی نہ مارنا۔
اہنسا۔ کسی جیو کو نہ مارنا۔
کشانتِ۔ دوسروں کے دُکھ دینے پر بھی ناراض نہ ہونا۔
سرل سوبھاؤ۔ جو دل میں ہو اُسے بھی باہر کر دینا۔
گرو سیوا۔ برہم بدیا سکھانے والے گرو کی ٹہل و خدمت کرنا۔
پوترتا۔ یہ دو طرح کی ہے ایک باہری دوسری اندرونی۔ جل اور مٹی کے ذریعہ شریر کا میل دور کرنے کو باہری شوچ کہتے ہیں بشیوں میں دوش دکھا کر من کو راگ دویش آدی سے دور کرنے کو اندرونی یعنے انتر شوچ کہتے ہیں۔
استھیرتا۔ استھرتا سب جگہ سے من ہٹا کر ایک ماتر موکش کی راہ میں جیبٹا کرنا بارمبار بگھن ہونے پر بھی موکش ملنے کی راہ میں کوشش کرنا یعنے من کو نہ ہٹانا۔
آتما نگرہ۔ شریر اور من کا سوبھاؤ ہے کہ وے سب طرف جاتے ہیں اُن کو سب طرف سے ہٹا کر ٹھیک راستہ پر لانے کو آتم نگرہ کہتے ہیں۔
اندریوں کا بشیوں سے بیراگ۔ کان آنکھ وغیرہ اندریوں کا اپنے اپنے بشیوں میں ارُچی یعنے متوجہ نہ ہونا۔
اہنکار۔ گرو غرور گھمنڈ۔
جنم۔ والدہ کے گربھ میں نو مہینے تک رہنا اور پھر باہر نکلنا۔
مرتیو۔ شریر چھوڑنے کے وقت مرم استھان میں چھیدنے کی سی پیڑا ہونا۔
بوڑھاپا۔ جس استھان میں بدھی بھرشٹ ہو جائے انگ شتھل ہو جاویں اور گھر باہر کے لوگ اناد را اور گھرنا (نفرت) کرنے لگیں اُس ادستھا کا نام بوڑھاپا ہے۔
روگ۔ بخار اتی سار کھانسی سنگرہنی آدی روگ کہلاتے ہیں۔
دُکھ۔ پیاری چیز کے ویوگ (علیحدہ) ہونے اور خراب چیزوں کے سنجوگ ہونے سے جو چیت کا پرتیاپ روپ پرنام ہے اُسی کا نام دُکھ ہے۔

جنم مرن ۔ بوڑھاپا ۔ روگ اور دُکھ کی برائیوں کا بار مبار بچار نا جنم کے وقت نو ماہ تک ماں کے پیٹ میں رہنا پھر خوب سکڑ کے چھوٹی راہ سے نکلنا ماں کے پیٹ میں رہتے وقت مل موتر رکت آدی میں رہنا اور وہاں مل کے جانوروں دوارا کاٹا جانا اور ماتا کی جٹھر اگنی دوارا جلنا اسی طرح کے انیک دوشوں کا بچارنا اور مرن کے وقت ساری نسوں کا کھنچا ہونا مرم استھان میں بچھوؤں کے کاٹنے کے مانند پیڑا ہونا اوپر کا شواس چلنا بھاری تکلیف ہونے کے کارن بیہوشی ہونا بیہوشی میں پڑے پڑے ہی مل موتر نکل جانا آدیا دُکھوں پر بچار کرنا چاہیئے اسی طرح بوڑھاپے میں شریر کا شتھل ہو جانا آنکھوں سے دکھائی نہ دینا کانوں سے سنائی نہ پڑنا ہاتھ پاؤں وغیرہ اندریوں کا نکما ہو جاتا ۔ سانس چڑھنا اُٹھنے کی چیشٹا کرنا اور گر پڑنا شریر کا پینا بھوکھ کم ہو جانا ہر دم کھانسی کے مارے خو خو کرنا گھر کے لوگوں استری پُتر کے دوارا انادر ہونا وغیرہ دوشوں پر بچار کرنا اسی طرح روگوں میں دُکھ پانا اور دُکھوں سے جی جلنا ایسہ بچار کرنا چاہیئے ان دوشیوں پر بار مبار بچار کرنے سے ویراگ ہو جاتا ہے جنم مرن بُرا لگنے لگتا ہے تب منشیہ موکش کی اچھا کر کے موکش سادھن کے اُپایوں میں چت لگاتا ہے ۔ یہ چیز میری ہے ایسا سمجھ کر کسی چیز میں محبت نہ رکھنا استری پُتر نوکر چاکر محل مکانات آدی سے من الگ رکھنا عمدہ اور پیاری چیز کے ملنے پر پرسن نہ ہونا خراب اور غیر مرغوب اشیاء کے ملنے پر دُکھی نہ ہونا یہ باتیں بھی گیان بڑھانے والی ہیں استھرا اور اٹل چت سے مجھ باسدیو میں ہی بھگتی رکھنا کسی بھی سبب سے کسی حالت میں بھی میری بھگتی سے نہ ڈگنا اور مجھے ہی اپنی پرم گت تصور کرنا مجھ سے پرے کسی کو بھی نہ خیال کرنا یہ بھگتی بھی گیان کا کارن ہے جہاں سانپ چیتا شیر اور چوروں کا خوف نہ ہو جہاں کسی طرح کا جھنجھٹ نہ ہو ایسے ندی کے کنارے پر یا بن میں تنہا رہنا ۔ کیونکہ آتم دھیان ایکانت استھان میں اچھا ہوتا ہے وشئی بدچلن یا پاپیوں کی منڈلی میں نہ رہنا مگر مہاتماؤں کی صحبت کرنا یہ سب طریقے آتم گیان پراپت کرنے میں سہایک ہوتے ہیں ۔

برہم جاننے یوگ ہے

اماتیو سے لیکر تتوگیان کے بشئے موکش تک جو بیس گیان نام کے سادھن ہیں اُن سے کس چیز کو جاننا چاہئے اِس کے جواب میں بھگوان نے آگے پھر ۶ اشلوک کہے ہیں۔

ज्ञेयं यत्तत्प्रवक्ष्यामि यज्ज्ञात्वाऽमृतमश्नुते ।
अनादिमत्परं ब्रह्म न सत्तन्नासदुच्यते ॥ १२ ॥

ہے ارجن - جو جاننے یوگ ہے اُسے میں کہتا ہوں اُس کے جاننے سے منشیہ کی مکت ہو جاتی ہے وہ اناد ی پر برہم ہے اُسے ست اَست نہیں کہتے - (۱۲)

برہم ہی چیتنتا کا کارن ہے

सर्वतः पाणिपादं तत्सर्वतोऽक्षिशिरोमुखम् ।
सर्वतः श्रुतिमल्लोके सर्वमावृत्य तिष्ठति ॥ १३ ॥

اس پر برہم کے ہر طرف ہاتھ اور پاؤں ہیں اُس کے ہر طرف آنکھ سر اور منھ ہیں اُس کے ہر طرف کان ہیں وہ سب کو ویاپت کر کے اِستھت ہے - (۱۳)

خلاصہ - اُس کے چاروں طرف ہاتھ پاؤں آنکھیں کان منھ اور سر ہیں وہ سب جگہ پھیل رہا ہے کوئی بھی استھان ایسا نہیں ہے جہاں وہ نہیں ہے سارا سنسار اُسی پر ٹھہرا ہوا ہے وہ سب کے کام دیکھتا ہے اور سب کی باتیں سنتا ہے۔

ہمارے ناخن سے چوٹی تک وہ ویاپت ہے ہم اُسی کی شکتی سے چلتے پھرتے اور کام کرتے ہیں ہم اُسی کی چیتنتا سے دیکھتے سنتے بولتے اور سونگھتے ہیں جس طرح رتھ گاڑی وغیرہ جڑ پدارتھ چیتن کی سہاتیا سے چلتے ہیں بغیر چیتن کی سہاتیا نہیں چلتے اُسی طرح ہاتھ پاؤں وغیرہ جڑ پدارتھ بغیر چیتن کی سہاتیا کے کوئی کام نہیں کر سکتے۔

सर्वेन्द्रियगुणाभासं सर्वेन्द्रियविवर्जितम् ।
असक्तं सर्वभृच्चैव निर्गुणं गुणभोक्तृ च ॥ १४ ॥

وہ نیتر آدی سب اندریوں کے بیوپار سے بھاستا ہے تو بھی اندریوں سے رہت ہے وہ سنگ رہت ہے تو بھی سارے برہمانڈ کو دھارن کر رہا ہے وہ ستو آدی گنوں سے رہت ہے تو بھی اُن کا بھوگنے والا ہے۔ (۱۴)

خلاصہ۔ پربرہم کے کان ناک آدی کوئی بھی اندری نہیں ہے پرنتو وہ سب اندریوں میں اُن کے گن دینے والا ہے وہ اندری بغیر ہونے پر بھی سب اندریوں کے گنوں سے معلوم ہوتا ہے اصل بات یہ ہے کہ یہ آتما آنکھ نہ ہونے پر بھی دیکھتا ہے کان نہ ہونے پر بھی سنتا ہے ہاتھ نہ ہونے پر بھی چیز کو پکڑتا ہے پاؤں نہ ہونے پر بھی چلتا ہے اسی سے اُسکا ہونا جان پڑتا ہے وہ پربرہم اسنگ ہے تو بھی سب کو دھارن کرتا ہے وہ ست رج اور تم ان گنوں سے رہت ہے تو بھی گنوں کا بھوگنے والا ہے۔ یعنے لشیئوں سے پیدا ہوئے سُکھ دُکھ آدی کا بھوگ کرتا ہوا جان پڑتا ہے۔

برہم سب جگہ ہے

बहिरन्तश्च भूतानामचरं चरमेव च ।
सूक्ष्मत्वात्तदविज्ञेयं दूरस्थं चान्तिके च तत् ॥ १५ ॥

وہ سب پرانیوں کے اندر اور باہر ہے وہ اچر بھی ہے اور چر بھی ہے کیونکہ وہ بہت ہی سوکشم (لطیف) ہے اسی سے وہ جانا نہیں جا سکتا وہ دور بھی ہے اور پاس بھی ہے۔ (۱۵)

خلاصہ۔ وہ سارے چراچر پرانیوں کے اندر اور باہر ہے جسطرح چندرماں کی چاندنی سب جگہ بیاپت ہے مگر کوئی خاص کارن سے کہیں دکھتی ہے اور کہیں نہیں دکھتی ہے اسی طرح جنکی گیان روپی آنکھیں نہیں کھلی ہیں اُنھیں وہ نظر نہیں آتا مگر جنکی گیان کی آنکھیں کھل گئی ہیں اُنکو دکھتا ہے وہ چر بھی ہے اور اچر بھی ہے نشیہ پشو پکشی آدی ہلنے ڈولنے والوں کے ساتھ چر معلوم ہوتا ہے مگر پیڑ درخت آدی

ایک جگہ ٹھہرے رہنے والوں کے ساتھ اچر (نہ ہلنے ڈولنے والا) معلوم ہوتا ہے وہ سوکشم یعنے بہت ہی لطیف ہے اسی لئے وہ جانا نہیں جا سکتا تیبر (تیز) بدھی والے پرش گیان سے جان سکتے ہیں مگر موٹی عقل والے اُسے نہیں جان سکتے وہ پاس بھی ہے اور دور بھی ہے جو اپنے آتما کو ہی چھیتر گیہ پرماتما سمجھتے ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ آتما کے سوائے اور پرماتما نہیں ہے وہ اُن کے پاس ہے مگر جو آتما کے سوائے اور کو پرماتما سمجھتے ہیں اور اُس کی تلاش میں جگہ جگہ مارے مارے پھرتے ہیں اُن سے وہ پرماتما دور ہے جس طرح ہرن کی نابھی میں کستوری رہتی ہے مگر وہ اس کی سُگندھ سے اُسے اپنے میں نہ سمجھ کر اُس کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے اور اُسے نہیں پاتا اسی طرح اپنے اندر رہی آتما کو چھوڑ کر گیان سے اُسے اپنے اندر نہ سمجھ کر اُس کی تلاش میں پورب سے پچھم اور اُتر سے دکھن تک جو مارے مارے پھرتے ہیں اُنھیں وہ کبھی نہیں ملیگا۔

برہم سب میں ایک ہے

अविभक्तं च भूतेषु विभक्तमिव च स्थितम् ।
भूतभर्तृ च तज्ज्ञेयं ग्रसिष्णु प्रभविष्णु च ॥ १६ ॥

اگرچہ اس کے حصہ نہیں ہو سکتے تو بھی وہ سب پرانیوں میں تقسیم ہوا جان پڑتا ہے وہ چھیتر گیہ سب پرانیوں کا پالن کرنے والا ناش کرنے والا اور پیدا کرنے والا ہے۔ (۱۶)

وہ بھن بھن شریروں میں بٹا ہوا نہیں ہے وہ آکاش کی سمان ایک ہے تو بھی وہ نیارے نیارے شریروں میں بھن بھن معلوم ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ سب میں ایک ہی ہے مگر شریروں میں رہتا ہوا اوپادھی کے سمبندھ سے الگ الگ معلوم ہوتا ہے واستو میں وہ نربکار ہے۔

ब्रह्म सबका प्रकाशक है ।

ज्योतिषामपि तज्ज्योतिस्तमसः परमुच्यते ।
ज्ञानं ज्ञेयं ज्ञानगम्यं हृदि सर्वस्य विष्ठितम् ॥ १७ ॥

برہم سب کا پرکاشک ہے

وہ جیوتیوں کی بھی جیوتی ہے اسی لئے وہ اگیان سے پرے کہا جاتا ہے وہی گیان ہے وہی جاننے یوگ بستو ہے وہی گیان سے ملتا ہے وہ سب پرانیوں کے ہردے میں ٹھہرا ہوا ہے۔ (۱۷)

وہ جاننے یوگ برہم جیوتیوں کی بھی جیوتی ہے یعنے وہ سورج چاند بجلی چمکنے والی چیزوں میں بھی پرکاش کرنے والا ہے جس طرح وہ ان باہری جیوتیوں میں پرکاش کرنے والا ہے اسی طرح وہ من بدھی آدی انتر جیوتیوں کا بھی پرکاشک ہے۔

इति क्षेत्रं तथा ज्ञानं ज्ञेयं चोक्तं समासतः ।
मद्भक्त एतद्विज्ञाय मद्भावायोपपद्यते ॥ १८ ॥

ہے ارجن چھیتر (شریر) گیان اور گیئی (چھیتر گیہ) یہ تینوں مختصر سے کہے گئے انھیں جانکر میرا بھگت میرے بھاؤ کو پراپت ہو جاتا ہے۔ (۱۸)

خلاصہ۔ اسی تیرھویں ادھیائے کے ۵۔۶ اشلوکوں میں چھیتر کا ورنن کیا گیا ہے ساتویں اشلوک سے لیکر گیارھویں تک میں امانیتو آدی سے تتو گیان کے بتلے موکش تک گیان کا برنن کیا گیا ہے بارھویں سے سترھویں تک گیئی (جاننے یوگ) کا برنن مختصر ادیا گیا ہے یہی گیتا اور ویدوں کا اپدیش ہے۔

جو منشیہ میری بھکتی کرتا ہے جو مجھے باسدیو پربرہم سرب ویاپک پرم گرو اور ہر ایک پرانی کا آتما سمجھتا ہے یعنے جس کے دل میں یہ خیال ہے کہ میں جو دیکھتا ہوں سنتا یا چھوتا ہوں وہ باسدیو کے سوائے کچھ نہیں ہے وہ میری بھکتی میں لین ہو کر تتھا اوپر کہے ہوئے چھیتر گیان اور گیئی کا گیان پراپت کرکے موکش پا جاتا ہے۔

پرکرتی اور پرش سناتن ہیں

ساتویں ادھیائے کے چھٹے اشلوک میں چھیتر اور چھیتر گیہ کے اتو روپ پرا اور اپرا دو پرکرتی کا

کی پرکرتیوں کا برنن کیا گیا تھا اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ یہ ہی سب جیوں کے پیدا کرنے والی ہیں یہاں سوال ہو سکتا ہے کہ چھیتر اور چھیترگیہ دونوں پرکرتیاں سب جیوؤں کو پیدا کرنے والی کس طرح ہیں اِسکا جواب آگے دیا جائے گا۔

प्रकृतिं पुरुषं चैव विद्ध्यनादी उभावपि ।
विकारांश्च गुणांश्चैव विद्धि प्रकृतिसम्भवान ॥ १६ ॥

ہے ارجن پرکرتِ اور پُرش دونوں ہی انادِ ہیں شریر اندری آدِ سب بکار اور سُکھ دُکھ موہ آدِ گُن ان کو پرکرتِ سے پیدا ہوئے جانو۔ (۱۹)

پرکرتِ اور پُرش۔ چھیتر اور چھیترگیہ دونوں اِیشور کی پرکرتیاں ہیں یہ دونوں پرکرتِ اور پُرش آدِ رہت ہیں یعنے انادِ ہیں۔ جب ایشور انادِ ہے تو اِس کی پرکرتیاں بھی انادِ ہونی چاہئیں۔ اِیشور کا ایشورتو اپنی دونوں پرکارکی پرکرتیوں کے اوپر ادھکار رکھنے سے ہے۔

ان دونوں پرکرتیوں سے ہی وہ جگت کو پیدا کرتا پرورش کرتا اور ناش کرتا ہے دونوں پرکرتیاں آدِ رہت ہیں اور اسی لئے وے سنسار کے کارن ہیں۔ کچھ لوگ ایسا ارتھ کرتے ہیں کہ پرکرتیاں انادِ نہیں ہیں اس ارتھ سے وے ایشور کو جگت کا کارن ٹھہراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر پرکرتِ اور پُرش سناتن نہیں تو سنسار کا کارن وے پرکرتیاں ہی ہیں ایشور جگت کا رچنے والا نہیں ہے۔

یہ بات غلط ہے اگر پرکرتِ اور پُرش انادِ نہیں ہیں تو اُن دونوں کے پیدا ہونے تک ایک ایشور کس پر حکومت کرتا ہوگا اگر شاسن کرنے کو کوئی نہ رہے تو ایشور ایشور نہیں ہے اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ اگر سنسار کا کارن ایشور کے سوائے اور کچھ نہ ہوتا تو سنسار کا بھی اخیر نہ ہوتا اس بات سے شاستر بھی نکمے ہو جاتے اور ساتھ ہی موکش اور سنسار بندھن کا جھگڑا بھی نہ رہتا۔

پرکرتی اور پُرش ہی سنسار کے کارن ہیں

اگر اوپر کی بات کے برخلاف ایشور کی پرکرتیاں انادِ مان لی جاویں تو یہ گوڑھ شنکیہ

تبھی تہہ پٹ کھل جاتا ہے۔ کیسے ہشریرا اندری آدی بکار سکھ دُکھ موہ آدِ گن تین گنوں سے بنی بھئی پرکرت (مایا) سے پیدا ہوتے ہیں وہ ایشوری پرکرت (مایا) ہی ردو بدل کرتی ہے۔ پرکرت سے پیدا ہوئے بکار اُدِگن کیا ہیں۔ بھگوان کہتے ہیں؟

कार्यकारणकर्तृत्वे हेतुः प्रकृतिरुच्यते ।
पुरुषः सुखदुःखानां भोक्तृत्वे हेतुरुच्यते ॥ २० ॥

کاریہ اور کارن کی پیدا کرنے والی پرکرت ہے اور سکھ دُکھ کو بھوگنے والا پُرش ہے (۲۰)
کاریہ شریر ہے کارن تیرہ ہیں جو شریر میں موجود ہیں پانچ گیان اندریاں اور پانچ کرم اندریاں من بدھی اور اہنکار یہ تیرہ کارن ہیں۔
پرتھوی جل اگنی وایو اور آکاش یہ پانچ بھوت شریر کو بناتے ہیں اور پانچ گیان اندریاں مایا کے بکار ہیں یہ سب کاریہ کا مشبد کے اندر ہیں سکھ دُکھ موہ آدِ گن جو پرکرت سے پیدا ہوتے ہیں کارن کہلاتے ہیں شریر اندریوں تتھا بکاروں کا کارن پرکرت کہی جاتی ہے کیونکہ پرکرت ہی انھیں پیدا کرتی ہے جبکہ پرکرت شریر اور اندریاں کو پیدا کرتی ہے تب وہ ہی سنسار کا کارن ہے۔
آگے یہ بتلایا جائیگا کہ پُرش سنسار کا کارن کس طرح سے ہے دھیان رکھنا چاہئے کہ پُرش جیو چھیترگیہ بھوکتا ایک ہی ارتھ سوچک شبد ہیں یعنے ان سب کا ایک ہی ارتھ ہے۔
(**شنکا**) پرکرت جڑ ہے اس لئے وہ خود شریر وغیرہ پیدا نہیں کرسکتی پُرش نربکار ہے اسلئے اُسے سکھ دُکھ کا بھوگنے والا کہنا مناسب نہیں ہے۔
(**جواب**) پرکرت جڑ یعنے اچیتن ہے مگر چیتن کے ہمراہ سمبندھ ہونے سے وہ جگت کے اُپادان کا کارن ہے۔ اسی طرح نربکار پُرش بھی جڑ پرکرت کے سمبندھ سے بھوگتا معلوم ہوتا ہے جس طرح چمبک پتھر کے پاس پہونچنے سے لوہا حرکت کرتا ہے اسی طرح پرکرت اور پُرش پاس پاس ہونے سے اپنا اپنا کام کرتے ہیں پُرش کے پاس ہونے سے پرکرت کرتا ہے اور پرکرت کے نزدیک ہونے سے پُرش بھوگتا ہے اس سے سدھ ہوتا ہے کہ پرکرت اور پُرش ہی سنسار کے کارن ہیں

اُن میں سے ایک شریر اور اندریوں کو پیدا کرتا ہے اور دوسرا سکھ دُکھوں کو بھوگتا ہے۔

اَودیا اور کام بار بار جنم لینے کے کارن ہیں

کہا گیا ہے کہ پُرش سُکھ دکھوں کو بھوگتا ہے یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ سُکھ دُکھوں کو کیوں بھوگتا ہے۔

श्रीभगवानुवाच ।

पुरुषः प्रकृतिस्थो हि भुङ्क्ते प्रकृतिजान्गुणान् ।
कारणं गुणसंगोऽस्य सदसद्योनिजन्मसु ॥ २१ ॥

شری بھگوان کہتے ہیں

پُرش پرکرت میں رہکر پرکرت سے پیدا ہوئے سُکھ دُکھوں کو بھوگتا ہے پرکرت کے گُنوں کے سنگ کے باعث سے ہی اُسے نیچی اونچی یونیوں میں جنم لینا پڑتا ہے۔ (۲۱)

خلاصہ۔ کیونکہ پُرش بھوگتا پرکرت یعنے اَودیا میں رہکر اپنے کو اپنے شریر اور اندریوں سے علحدہ سمجھتا ہے یہ اسکی بھول ہے وہ یہ نہیں سمجھتا کہ شریر اور اندریاں پرکرت کے بکار ہیں اس لیے وہ پرکرت کے سکھ دکھ آدِ گُنوں کو بھوگتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں سکھی ہوں میں دکھی ہوں میں مورکھ ہوں میں بدھمان ہوں وہ اپنے کو سکھی دکھی سمجھتا ہے اسی سے اُسے جنم لینا پڑتا ہے۔

उपद्रष्टाऽनुमन्ता च भर्ता भोक्ता महेश्वरः ।
परमात्मेति चाप्युक्तो देहेऽस्मिन्पुरुषः परः ॥ २२ ॥

اس دیہہ میں رہکر یہ پُرش دیکھنے والا (ساکشی) صلاح دینے والا پرورش کرنے والا بھوگنے والا مہیشور پرماتما ہے۔ (۲۲)

य एवं वेत्ति पुरुषं प्रकृतिं च गुणैः सह ।
सर्वथा वर्त्तमानोऽपि न स भूयोऽभिजायते ॥ २३ ॥

ہے ارجن جو اس طرح سے پُرش کو جانتا ہے اور گُنوں سمیت پرکرت

کو جانتا ہے وہ سنسار میں رہتا ہوا بھی پھر جنم نہیں لیتا۔ (۲۳)

ध्यानेनात्मनि पश्यन्ति केचिदात्मानमात्मना ।
अन्ये सांख्येन योगेन कर्मयोगेन चापरे ॥ २४ ॥

کتنے ہی منشیہ من سے دھیان کرکے اپنے میں ہی آتما کو دیکھتے ہیں کتنے ہی سانکھیہ یوگ یعنے پرکرت پرش کے بچار سے دیکھتے ہیں اور کتنے ہی کرم یوگ سے دیکھتے ہیں۔ (۲۴)

اونچے درجہ کے یوگی یا اُتم ادھکاری سب طرف سے چت کو ہٹا کر اُسے آتما میں لگا لیتے ہیں دھیان کا پرواہ لگاتار جاری رہنے سے اُنکا انتہ کرن شُدھ ہو جاتا ہے تب اُنھیں اپنے ہی اندر آتما پرماتما دکھائی دینے لگتا ہے۔

سانکھیہ یوگ والے ایسا بچار کرتے ہیں کہ ست رج اور تم تین گن ہیں آتما سناتن اور اُن کے کاموں کو دیکھنے والا ہے اور اُن گنوں سے الگ بھی ہے اسی طرح کا بچار کرنے والے مدھیم ادھکاری کہلاتے ہیں یہ لوگ آتما میں آتما کو آتما دوارا دیکھتے ہیں یہ کرم یوگ ہے یعنے وہ کرم جو ایشور کی سیوا کے لئے کیا جاتا ہے یوگ ہے ایسے کرم کو یوگ اسلئے کہتے ہیں کہ وہ یوگ کی راہ دکھلاتا ہے کچھ لوگ اس کرم یوگ سے آتما کو دیکھتے ہیں یعنے ایشور کے لئے کرم کرنے سے چت شُدھ ہو جاتا ہے اور پھر گیان ہو جاتا ہے۔

अन्ये त्वेवमजानन्तः श्रुत्वाऽन्येभ्य उपासते ।
तेऽपि चातितरन्त्येव मृत्युं श्रुतिपरायणाः ॥ २५ ॥

ہے ارجن کتنے ہی ایسے ہیں جو سانکھیہ یوگ اور کرم یوگ دونوں کو نہیں جانتے مگر دوسروں سے سُنکر ہی اُپاسنا کرتے ہیں وے بھی شردھا پوربک اُس کے سننے سے سنسار ساگر سے تر جاتے ہیں۔ (۲۵)

यावत्संजायते किञ्चित्सत्त्वं स्थावरजङ्गमम् ।
क्षेत्रक्षेत्रज्ञसंयोगात् तद्विद्धि भरतर्षभ ॥ २६ ॥

ہے ارجن سنسار میں جو استھاور اور جنگم پرانی پیدا ہوتے ہیں وے سب چھیتر اور چھیتر گیہ کے ملنے سے پیدا ہوتے ہیں ایسا جان۔ (۲۶)

سب میں ایک ہی آتما ہے
सबमें एक आत्मा है ।

समं सर्वेषु भूतेषु तिष्ठन्तं परमेश्वरम् ।
विनश्यत्स्वविनश्यन्तं यः पश्यति स पश्यति ॥ २७ ॥

ہے ارجن جو سارے پرانیوں میں پرمیشور کو سماں بھاو (ایکساں) سے دیکھتا ہے اور پرانیوں کے ناش ہونے پر بھی آتما کو اناشی دیکھتا ہے وہی دیکھتا ہے (۲۷)

समं पश्यन्हि सर्वत्र समवस्थितमीश्वरम् ।
न हिनस्त्यात्मनाऽऽत्मानं ततो याति परां गतिम् ॥२८।

جو دیکھتا ہے کہ ایشور سب میں سمان بھاو سے برتمان ہے وہ آتما سے آتما کو نشٹ نہیں کرتا اس لئے اُسکی موکش ہو جاتی ہے۔ (۲۸)

خلاصہ۔ جو ایشور یا جیو کو بکاروان سمجھتا ہے وہ اپنا ناش آپ کرتا ہے جو آتما کو ایشور کی طرح سب جگہ دیکھتا ہے ایشور اور آتما میں کچھ بھید نہیں سمجھتا وہ آتما کو ناش نہیں کرتا۔

प्रकृत्यैव च कर्माणि क्रियमाणानि सर्वशः ।
यः पश्यति तथाऽऽत्मानमकर्त्तारं स पश्यति ॥ २९ ॥

جو پُرش یہ سمجھتا ہے کہ سارے کام پرکرت ہی کرتی ہے آتما کچھ نہیں کرتا وہی آتما کو ٹھیک طرح سے پہچانتا ہے۔ (۲۹)

خلاصہ۔ جو یہ سمجھتا ہے کہ سبھی بھلے بُرے کرم شریر اندریوں اور انتہ کرن دوارا ہوتے ہیں آتما کچھ بھی نہیں کرتا وہی آتما کو اچھی طرح جانتا ہے اور اُسی کی موکش ہوتی ہے۔

यदाभूतपृथग्भावमेकस्थमनुपश्यति ।
तत एव च विस्तारं ब्रह्म सम्पद्यते तदा ॥ ३० ॥

ہے ارجن جو پُرش استھاور جنگم سب پرانیوں کے الگ الگ بھیدوں کو پرلئے کال میں ایشور کی ایک ہی شکت پرکرت میں ٹکا ہوا مانتا ہے اور اسی پرکرت میں سب پرانیوں کے بستار کو مانتا ہے وہ برہم ہو جاتا ہے۔ (۳۰)

अनादित्वान्निर्गुणत्वात्परमात्माऽयमव्ययः ।
शरीरस्थोऽपि कौन्तेय न करोति न लिप्यते ॥ ३१ ॥

ہے ارجن یہ پرماتما انادی نِرگن رہت اور اِبناشی ہے اگرچہ یہ دیہہ میں رہتا ہے تو بھی نہ کرم کرتا ہے اور نہ کرم پھلوں میں لپت ہوتا ہے - (۳۱)

خلاصہ - آتما انادی اور نِرگُن ہے اسی سے وہ کبھی ناش نہیں ہوتا جو آدِ سہت اور گُن سنیکت ہوتا ہے اُسکا ناش ہو جاتا ہے اس سے سِدھ ہوا کہ پرماتما ابناشی ہے اگرچہ وہ شریر میں رہتا ہے تو بھی وہ کام نہیں کرتا کیونکہ وہ کرم نہیں کرتا اس لئے اُسے کرم پھلوں میں لپت ہونا نہیں پڑتا صاف مطلب یہ ہے کہ جو کرتا ہے وہی کرم پھل بھوگتا ہے لیکن یہ آتما اکرتا ہے اسواسطے کرم پھلوں سے دوشت نہیں ہوتا -

यथा सर्वगतं सौक्ष्म्यादाकाशं नोपलिप्यते ।
सर्वत्रावस्थितो देहे तथाऽऽत्मा नोपलिप्यते ॥ ३२ ॥

ہے ارجن جس طرح سب جگہ بیاپک آکاش اپنی سوکشمتا کے کارن دوشت نہیں ہوتا اُسی طرح ساری دیہہ میں بیٹھا ہوا آتما بھی دوشت نہیں ہوتا - (۳۲)

خلاصہ - شریر کے کئے دوشوں سے آتما کبھی دوشت نہیں ہوتا -

यथा प्रकाशयत्येकः कृत्स्नं लोकमिमं रविः ।
क्षेत्रं क्षेत्री तथा कृत्स्नं प्रकाशयति भारत ॥ ३३ ॥

جس بھانت ایک سورج سارے جگت میں پرکاش کرتا ہے اُسی طرح ایک چھیتری بھی یعنے پرماتما سارے شریروں میں پرکاش کرتا ہے - (۳۳)

خلاصہ - جس طرح ایک سورج سارے سنسار میں اُجالا کرتا ہے اسی طرح ایک چھیتری (پرماتما) سارے شریروں میں پرتمان ہے -

क्षेत्रक्षेत्रज्ञयोरेवमन्तरं ज्ञानचक्षुषा ।
भूतप्रकृतिमोक्षं च ये विदुर्यान्ति ते परम् ॥ ३४ ॥

جو گیان کی آنکھوں سے چھیتر اور چھیتر گیہ کا فرق اچھی طرح دیکھتے ہیں اور پرکرت

سے موکش کے اُپائے دھارنا آدی کو جانتے ہیں اُن کی موکش ہو جاتی ہے۔ (۳۴)
خلاصہ۔ بندھن کا کارن بھی پرکرتِ ہے اور موکش کا کارن بھی پرکرت ہے تمو گن رجو گُن کے سمبندھ سے بندھن ہوتا ہے مگر ستو گُن کے سمبندھ سے موکش ہوتی ہے۔

(تیرھواں ادھیائے سماپت ہوا)

چودھواں ادھیائے گُن بھاگ یوگ نام

۲۷ منتر

تین گُن

پہلے یہ برنن کیا گیا ہے کہ جو پیدا ہوئے ہیں وے چھیتر اور چھیتر گیہ کے سمبندھ سے ہوئے ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اس لئے یہ ادھیائے اسی سوال کے جواب میں کہا گیا ہے۔ چھیتر اور چھیتر گیہ دونوں ہی ایشور کے ادھین ہیں اور وے ہی سنسار کے کارن ٹھہرتے ہیں یہ ہی دکھانے کے لئے کہا گیا ہے کہ چھیتر گیہ کا چھیتر میں رہنا اور اُسکا گنوں میں انوراگ ہونا ہی سنسار کا کارن ہے کس طرح اور کن گنوں میں چھیتر گیہ کا انوراگ ہے گُن کیا ہیں وہ اُسے کس طرح بندھن میں پھنساتے ہیں اور گنوں سے چھٹکارا کس طرح ہو سکتا ہے اور مکت آتما کے سوبھاؤ کے اور زیادہ لکشن کیا ہیں؟ ان سب پرشنوں کا اُتر بھگوان نیچے دیتے ہیں۔

جگت کی اُتپتّی کا گیان موکش کے لئے ضروری ہے

श्रीभगवानुवाच ।
परं भूयः प्रवक्ष्यामि ज्ञानानां ज्ञानमुत्तमम् ।
यज्ज्ञात्वा मुनयः सर्वे परां सिद्धिमितो गताः १ ॥

شری بھگوان کہتے ہیں

ہے ارجن میں تجھے اُس بڑے اور سب سے اُتّم گیان کا اپدیش پھر کرتا ہوں جس کے جان جانے سے سمپورن مُنی لوگ موکش پا گئے۔ (۱)

इदं ज्ञानमुपाश्रित्य मम साधर्म्यमागताः
सर्गेऽपि नोपजायन्ते प्रलये न व्यथन्ति च ॥ २ ॥

اس گیان کا سہارا لے کر جو مُنی لوگ میرے سادھرمیہ کو پراپت ہو گئے ہیں وے نہ تو سرشٹی رچنا کے وقت پیدا ہوتے ہیں اور نہ پرلے کے وقت دُکھ بھوگتے ہیں۔ (۲)

جس گیان کا اپدیش میں تجھے ابھی کرنے والا ہوں وہ گیان ایسا اُتّم ہے کہ اُس کے سہارے سے جو مُنی لوگ میرے انوروپ یعنے میری مانند: ہو گئے ہیں اُنھیں کبھی جنم لینا اور مرنا نہیں پڑتا۔

क्षेत्र क्षेत्रज्ञ के मेल से जगत् का प्रसार ॥
मम योनिर्महद्ब्रह्म तस्मिन् गर्भं दधाम्यहम् ।
सम्भवः सर्वभूतानां ततो भवति भारत । ३ ॥

مہت برہم میری یونی ہے اُس میں بیج ڈالتا ہوں ہے بھارت اُسی سے سب پرانی پیدا ہوتے ہیں (۳)

خلاصہ۔ مہت برہم سے یہاں مطلب پرکرت سے ہے پرکرت میری استری ہے جس میں ہر نیک گربھ کے پیدا ہونے کے لئے تخم ڈالتا ہوں اُس سے سب جگت پیدا ہوتا ہے میرے

اختیار میں دو شکتیاں ہیں یعنے چھیتر و چھیترگیہ روپی دو پرکرتیاں ہیں میں چھیتر اور چھیترگیہ کا ملان کر دیتا ہوں چھیترگیہ ابدیا کام اور کرم میں مشغول ہو جاتا ہے اس طرح گربھادھان کرنے سے ہرنیہ گربھ کی پیدائش ہوتی ہے اور اُس سے تمام جگت پیدا ہوتا ہے۔

सर्वयोनिषु कौन्तेय मूर्तयः सम्भवन्ति याः ।
तासां ब्रह्म महद्योनिरहं बीजप्रदः पिता ॥ ४ ॥

ہے کونتیئی۔ سب یونیوں سے جتنے پرکار کے شریر پیدا ہوتے ہیں اُن سب کی یونی پرکرتی ہے اور میں اُس میں بیج ڈالنے والا پتا ہوں۔ (۴)

خلاصہ۔ ہے ارجن دیوپتر منشیہ پشو پکشی وغیرہ جو سب یونیوں سے پیدا ہوتے ہیں اُن سب کی کارن روپ ماتا پرکرتی ہے اور گربھادھان کرنے والا پتا میں ہوں۔

गुण आत्मा को बाँधते हैं ॥

सत्त्वं रजस्तम इति गुणाः प्रकृतिसम्भवाः ।
निबध्नन्ति महाबाहो देहे देहिनमव्ययम् ॥ ५ ॥

ہے مہاباہو ستوگُن رجوگُن اور تموگُن یہ تین گُن پرکرتی سے پیدا ہو کر ابناشی جیو کو دیہہ میں باندھتے ہیں۔ (۵)

गुणों का स्वभाव और कर्म ॥

तत्र सत्त्वं निर्म्मलत्वात्प्रकाशकमनामयम् ।
सुखसङ्गेन बध्नाति ज्ञानसङ्गेन चानघ ! ॥ ६ ॥

ہے پاپ رہت اِن تینوں گُنوں میں سے ستوگُن نرمل روگ رہت اور شانت سروپ ہے اسی سے یہ سُکھ اور گیان کے لالچ میں باندھتا ہے۔ (۶)

خلاصہ۔ ہے ارجن اِن تینوں گُنوں میں سے ستوگن نرمل ہے یہ گیان کا پرکاش کرنے والا ہے اس کے سوائے یہ شانت سروپ ہے اسی سے سُکھکاری ہے ستوگن کے کارن سے میں سُکھی ہوں میں گیانی ہوں ایسا خیال آتما کرتا ہے یہ اہنکار ہے اور اِس اہنکار سے ہی آتما کا بندھن ہوتا ہے۔

रजोरागात्मकं विद्धि तृष्णासङ्गसमुद्भवम् ।
तन्निबध्नाति कौन्तेय ! कर्मसङ्गेन देहिनम् ॥ ७ ॥

ہے ارجن رجوگن کو راگ آتمک جان اس سے ترشنا اور سنگ کی پیدائش ہوتی ہے
رجوگن جیو کو کام میں لگا کر بندھن میں باندھتا ہے۔ (۷)

خلاصہ۔ رجوگن منشیہ کو سنساری بشیوں میں لگاتا ہے اور بشیوں میں پریت کراتا ہے جس سمے رجوگن کا دور دورہ ہوتا ہے تب منشیہ جو جو چیزیں دیکھتا ہے یا سنتا ہے اُن سب کے پانے کی خواہش کرتا ہے من میں سوچتا ہے کہ اس چیز کے ملنے سے مجھے سکھ ہوگا جب وہ چیز مل جاتی ہے تب اُس میں اُسکی محبت ہو جاتی ہے اور جب وہ چیز اس سے علیحدہ ہو جاتی ہے تب اُسے دکھ ہوتا ہے اور بھی خلاصہ یہ ہے کہ رجوگن ہی آتما کو کام میں لگاتا ہے آتما کچھ بھی کرنے والا نہیں ہے رجوگن اُس آتما کے دل میں یہ خیال پیدا کر کے کہ میں کرتا ہوں کام کراتا ہے رجوگن ہی منشیہ کو کام کرنے کے لئے اُکسایا کرتا ہے اُس ہی کے پربھاؤ سے منشیہ کرم کرنے لگتا ہے اور شریر کے بندھن میں پھنستا ہے۔

तमस्त्वज्ञानजं विद्धि मोहनं सर्वदेहिनाम् ।
प्रमादालस्यनिद्राभिस्तन्निबध्नाति भारत ॥ ८ ॥

ہے بھارت تموگن اگیان سے پیدا ہوتا ہے اس لئے وہ سب شریر دھاریوں کو بھول میں ڈالتا ہے وہ آلس نیند اور پرمادسے جیو کو باندھتا ہے۔ (۸)

خلاصہ۔ تموگن گیان پر پردہ ڈالنے والا اور جیووں کے من میں بھرم پیدا کرنے والا ہے بھگوان آگے ان تینوں گنوں کے بارہ میں مختصر کہتے ہیں۔

सत्त्वं सुखे सञ्जयति रजः कर्मणि भारत ।
ज्ञानमावृत्य तु तमः प्रमादे सञ्जयत्युत ॥ ९ ॥

ہے بھارت ستوگن جیو کو سکھ میں لگاتا ہے رجوگن منشیہ کو کام میں لگاتا ہے تموگن گیان کو ڈھک کر جیو کو پرماد میں لگاتا ہے یعنے ضروری کرنے والے کاموں سے روکتا ہے۔ (۹)

تینوں گنوں کے آپس میں کام

اوپر کہے ہوئے کام گن کب کرتے ہیں کیا وے اپنے کار بہ ایک ساتھ کرتے ہیں یا الگ الگ وقت پر اپنی اپنی باری سے کرتے ہیں اسکا جواب بھگوان خود دیتے ہیں۔

रजस्तमश्चाभिभूय सत्त्वं भवति भारत ।
रजः सत्त्वं तमश्चैव तमः सत्त्वं रजस्तथा ॥ १० ॥

رجوگن اور تموگن کو دباکر ستوگن پرکٹ ہوتا ہے اور ستوگن اور تموگن کو دباکر رجوگن پرکٹ ہوتا ہے اور ستوگن تتھا رجوگن کو دباکر تموگن پرکٹ ہوتا ہے۔ (۱۰)

خلاصہ۔ جب ایک گن پرکٹ ہوتا ہے تب دوسرے دوگن دب جاتے ہیں تینوں یا دوگن ایک وقت نہیں رہتے جسوقت ستوگن کا زور رہتا ہے تب رجوگن اور تموگن دب جاتے ہیں اسی طرح اوروں کو سمجھ لو۔ جسوقت ستوگن ظاہر ہوگا اسوقت اُسکا کام اچھا لینے بہتر ہوگا گیان چرچا اچھی لگے گی۔ اسی طرح جب رجوگن کا وقت ہوگا تب ناچ تماشہ گانا بجانا تھیٹر وغیرہ اچھے لگیں گے مگر ستوگن کے وقت ناچ وغیرہ خراب معلوم ہونگے اسی طرح تموگن کے وقت ناچ گان استری تتھا گیان چرچا کچھ اچھی نہ لگے گی اُسوقت نیند اور آلس گھیرے گا۔

کس وقت کون سے گن کی پربلتا ہے یہ جاننے کی ترکیب

सर्वद्वारेषु देहेऽस्मिन्प्रकाश उपजायते ।
ज्ञानं यदा तदा विद्याद्विवृद्धं सत्त्वमित्युत ॥ ११ ॥

ہے ارجن جسوقت اس دیہہ اور اندریوں میں گیان کا پرکاش ہو اُسوقت ستوگن کی زیادتی جاننا چاہیئے۔ (۱۱)

लोभः प्रवृत्तिरारम्भः कर्मणामशमः स्पृहा ।
रजस्येतानि जायन्ते विवृद्धे भरतर्षभ ॥ १२ ॥

ہے ارجن جب۔ رجوگن کی زیادتی ہوتی ہے تب منشیہ میں لوبھ بڑھ جاتا ہے اور اُسکی خواہش کام کرنے کی ہوتی ہے اُس سے وہ کام شروع کرنے لگتا ہے تتھا اشانتی اور ترشنا پیدا ہو جاتی ہے۔ (۱۲)

خلاصہ۔ جس وقت دوسرے کے مال کو اپنا کرنے کی خواہش ہو جس سے کام کرنے کو من چاہے جس وقت چت میں خوشی یا پریم وغیرہ نہ ہو مگر بےچینی ہو جس وقت دیکھی یا سنی چیزوں کے ملنے کی خواہش ہو اُس وقت سمجھنا چاہیئے کہ رجوگن کی زیادتی ہے۔

अप्रकाशोऽप्रवृत्तिश्च प्रमादो मोह एव च ।
तमस्येतानि जायन्ते विवृद्धे कुरुनन्दन ॥ १३ ॥

جس وقت تموگن کی پربلتا ہوتی ہے اُسوقت اندھکار آپرورتی پرماد اور موہ پیدا ہوتا ہے۔ (۱۳)

خلاصہ۔ جس وقت گیان نہ رہے کام میں من نہ لگے بھول یا غلطی ہونے لگے تتھا لاپرواہی ہونے لگے اسوقت جاننا چاہیئے کہ تموگن کی زیادتی ہے۔

کس گن کے وقت میں مرنے سے کیسی گتی ہوتی ہے

यदा सत्त्वे प्रवृद्धे तु प्रलयं याति देहभृत् ।
तदोत्तमविदां लोकानमलान्प्रतिपद्यते ॥ १४ ॥

اگر کوئی منشیہ ستوگن کی زیادتی کے وقت مرتا ہے تو وہ ہرنیہ گربھ وغیرہ کے آپاسکوں کے نرمل لوک میں جاتا ہے۔ (۱۴)

रजसि प्रलयं गत्वा कर्मसंगिषु जायते ।
तथा प्रलीनस्तमसि मूढयोनिषु जायते ॥ १५ ॥

جو رجوگن کی پربلتا کے سمے مرتا ہے تو وہ کرم سنگی منشیوں میں پیدا ہوتا ہے اور جو تموگن

کی سے پران چھوڑتا ہے وہ پشو پکشیوں کی یونی میں جنم لیتا ہے۔ (۱۵)

कर्मणः सुकृतस्याहुः सात्त्विकं निर्मलं फलम् ।
रजसस्तु फलं दुःखमज्ञानं तमसः फलम् ॥ १६ ॥

اچھے کرموں کا پھل ساتوک اور نرمل ہے رجوگن سمبندھی کرموں کا پھل دُکھ ہے اور تموگن سمبندھی کرموں کا پھل اگیان ہے۔ (۱۶)

خلاصہ۔ جو ستوگن سمبندھی کرم کرتے ہیں وے سکھ پاتے ہیں جو رجوگن سمبندھی کرم کرتے ہیں وے دکھ بھوگتے ہیں جو تموگن سمبندھی کرم کرتے ہیں اُنھیں اپنے اُن کرموں کا پھل اگیان ملتا ہے۔

सत्त्वात्सञ्जायते ज्ञानं रजसो लोभ एव च ।
प्रमादमोहौ तमसो भवतोऽज्ञानमेव च ॥ १७ ॥

ہے ارجن ستوگن سے گیان رجوگن سے لوبھ اور تموگن سے اُسا دو دھانتا موہ اور اگیان پیدا ہوتا ہے۔ (۱۷)

ऊर्ध्वं गच्छन्ति सत्त्वस्था मध्ये तिष्ठन्ति राजसाः
जघन्यगुणवृत्तिस्था अधो गच्छन्ति तामसाः ॥ १८ ॥

ستوگنی اوپر کے لوک میں جاتے ہیں رجوگنی مدھیہ (درمیانی) لوک میں جاتے ہیں اور تموگنی نیچے کے لوک میں جاتے ہیں۔ (۱۸)

خلاصہ۔ جو ستوگن کے کام کرتے ہیں وے ستیہ لوک میں جاتے ہیں یعنی اُتّم گت پاتے ہیں جو رجوگن کے کام کرتے ہیں وے مرتیو لوک میں جنم لیتے ہیں اور انیک پرکار کے جنم مرن آدِ دُکھ بھوگتے ہیں جو تموگن سمبندھی کرم کرتے ہیں وے نیچ لوک میں جاتے ہیں یعنے پشو پکشیوں کی یونیوں میں جنم لیتے ہیں۔

آتما کو گنوں سے پرے جاننے والے کی موکش ہو جاتی ہے

नान्यं गुणेभ्यः कर्तारं यदा द्रष्टानुपश्यति ।
गुणेभ्यश्च परं वेत्ति मद्भावं सोऽधिगच्छति ॥ १९ ॥

جب یگی پرش گنوں کے سوائے اور کسی کو کرتا نہیں جانتا ہے اور آتما کو گنوں سے پرے شانتی روپ جانتا ہے وہ میرے روپ کو پراپت ہوتا ہے۔ (۱۹)

خلاصہ - جو یہ سمجھتا ہے کہ سب کرموں کے کرنے والے گن ہیں آتما کچھ نہیں کرتا ہے وہ تو گواہ ماتر ہے ایسی سمجھ رکھنے والا انشیہ شدھ سچدانند سروپ کو پراپت ہوتا ہے۔

गुणानेतानतीत्य त्रीन्देही देहसमुद्भवान् ।
जन्ममृत्युजरादुःखैर्विमुक्तोऽमृतमश्नुते ॥ २० ॥

جو دیہ دھاری شریر سے پیدا ہوئی پرکرتی کے تینوں گنوں ست رج تم کو اُلنگھن کرتا ہے وہ جنم مرتیو بڑھاپا اور روگوں سے چھٹکارا پاکر امرت ہو جاتا ہے۔ (۲۰)

خلاصہ - ست رج تم یہ تین گن دیہہ کی اُتپتی کے بیج ہیں اِن کی ممتا اور سنگ چھوڑ دینا ہی اِن کو جیت لینا ہے اِن تین گنوں کے سمبندھ سے ہی جنم مرن بڑھاپا وغیرہ دُکھ ہوتے ہیں اُن کے سمبندھ سے ہی آتما اپنے شدھ سچدانند سروپ کو بھول جاتا ہے اُن کے چھوڑنے میں چیشٹا کرنی اور تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے مگر پرمانند کی پراپتی میں اس قدر کوشش اور تکلیف کی ضرورت نہیں ہے۔

अर्जुन उवाच ।

कैर्लिङ्गैस्त्रीन्गुणानेतानतीतो भवति प्रभो ।
किमाचारः कथं चैतांस्त्रीन्गुणानतिवर्तते ॥ २१ ॥

ارجن نے کہا

ہے پربھو جو اِن تین گنوں کو اُلنگھن کرتا ہے اُس کی کیا پہچان ہے اُسکا آچرن کیسا ہے اِن تینوں گنوں کا اُلنگھن کیسے ہوتا ہے۔ (۲۱)

श्रीभगवानुवाच ।

प्रकाशं च प्रवृत्तिं च मोहमेव च पाण्डव ।
न द्वेष्टि सम्प्रवृत्तानि न निवृत्तानि काङ्क्षति ॥ २२ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے پانڈو۔ پرکاش پرورتی اور موہ کے برتمان ہونے پر وہ اِن سے دویش نہیں کرتا

اور ان کے برتمان نہ رہنے پر وہ اُن کی چاہ نہیں رکھتا۔ (۲۲)
خلاصہ۔ پرکاش ستوگن کا کاریہ روپ ہے پرورتی (کام میں لگنا) رجوگن کا کاریہ روپ ہے موہ تموگن کا کاریہ روپ ہے اِن تینوں گنوں کے کاریہ موجود ہونے پر وہ اُن سے نفرت نہیں کرتا اور ان کے موجود نہ رہنے پر وہ ان کی چاہ نہیں رکھتا جس کو شُدھ گیان نہیں ہوتا وہ ان سے اس طرح نفرت کرتا ہے۔ اُس وقت میرا تامسی بھاو ہے جس سے مجھے موہ ہو رہا ہے اِس سمے مجھ میں راجسی پرورتی ہے جو دکھ دائی ہے اِس رجوگن کی ترغیب دینے سے میں اپنے سوبھاو سے نیچے گر گیا ہوں اس وقت مجھ میں ستوگنی بھاو ہے۔ تموگن مجھے سکھ کا لالچ دکھا کر مجھے بندھن میں پھنساتا ہے یہ سب دکھ دائی ہیں جو شخص گنوں کو اُلنگھن کر جاتا ہے وہ اِن سے نہ تو نفرت کرتا ہے اور نہ اِن کی خواہش ہی رکھتا ہے بلکہ اوداسین سا رہتا ہے۔

उदासीनवदासीनो गुणैर्यो न विचाल्यते ।
गुणावर्तन्त इत्येवं योऽवतिष्ठति नेङ्गते ॥ २३ ॥

ہے ارجن جو اوداسین کی طرح رہتا ہے اور ست رج تم ان تین گنوں کے سکھ دکھ روپی کاموں سے چلائمان نہیں ہوتا اور ایسا سمجھتا ہے کہ تینوں گن اپنے اپنے کام میں آپ ہی لگے ہوئے ہیں وہ گناتیت ہے۔ (۲۳)

समदु खसुख: स्वस्थ: समलोष्टाश्मकाञ्चन: ।
तुल्यप्रियाप्रियो धीरस्तुल्यनिन्दात्मसंस्तुति: ॥ २४ ॥

جو سکھ دُکھ کو سمان سمجھتا ہے وہ مانسک بکاروں سے الگ رہتا ہے جو کنکر پتھر اور سونے کو برابر سمجھتا ہے جو پیاری اور غیر پیاری چیزوں کو ایک سی جانتا ہے جو دھیر ہے جو بڑائی اور بُرائی کو سمان سمجھتا ہے وہ گناتیت ہے (۲۴)

मानापमानयोस्तुल्यास्तुल्यो मित्रारिपक्षयो: ।
सर्वारम्भपरित्यागी गुणातीत: स उच्यते ॥ २५ ॥

جو مان اپمان کو ایکساں سمجھتا ہے جو شترو متر کو برابر سمجھتا ہے جو کسی کام میں ہاتھ ہی

نہیں لگاتا وہ گناتیت ہے۔ (۲۵)

خلاصہ۔ وہ ظاہر اور باطن پھلوں کے دینے والے کاموں کو تیاگ دیتا ہے صرف انہی کرتا ہے جو شریر رکشا کے لئے ضروری ہے۔

मां च योऽव्यभिचारेण भक्तियोगेन सेवते ।
स गुणान्समतीत्यैतान् ब्रह्मभूयाय कल्पते ॥ २६ ॥

جو کوئی اکھنڈ بھکتی سے میری سیوا کرتا ہے وہ ان تینوں گنوں کو پار کر کے برہم بھاو کو پراپت ہوئے یوگ ہو جاتا ہے۔ یعنے موکش کے یوگ ہو جاتا ہے۔ (۲۶)

ब्रह्मणो हि प्रतिष्ठाऽहममृतस्याव्ययस्य च ।
शाश्वतस्य च धर्मस्य सुखस्यैकान्तिकस्य च ॥ २७ ॥

ابناشی نربکار برہم کا استھان میں ہوں سناتن دھرم کا استھان میں ہوں اور ایکانت سکھ کا استھان میں ہوں۔ (۲۷)

خلاصہ۔ میں ابناشی نربکار برہم کا استھان سناتن دھرم بھکتی یوگ ایکانت سکھ اپنے سروپ کی پراپتی کا ادھار ہوں اسلئے جو اکھنڈت بھکتی یوگ سے میری سیوا کرتا ہے وہ ست رج تم۔ ان تینوں گنوں کو النگھن کر کے میری بھاو کو پراپت ہوتا ہے یعنے برہم ہو جاتا ہے

چودھواں ادھیائے سماپت ہوا

پندرھواں ادھیائے پرشوتم یوگ نام

۲۰ منتر

سنسار برکش

کیونکہ سب جیو کرم پھلوں کے لئے اور گیانی اپنے گیان کے پھل کے لئے میرے آدھین ہیں اس واسطے جو لوگ بھکتی یوگ سے میری سیوا کرتے ہیں گیان پراپت کر کے میری

کرپا سے گُنوں کو پار کر جاتے ہیں اور مُکتی پا لیتے ہیں اسی طرح وے بھی موکش پا جاتے ہیں جو آتما کے اصلی تتو کا بھید جان جاتے ہیں اسی کارن سے بھگوان ارجن کے بغیر پوچھے آتما کے اصلی تتو کا برنن اسی ادھیاے میں کرتے ہیں براگ بناگیان اور بھگتی دونوں ہی کا ہونا مہا کٹھن ہے اسی وجہ سے بھگوان برکش کے روپ سے سنسار کے سروپ کا برنن کرتے ہیں۔ کیونکہ منشیہ بنا ورکت ہوئے الشور یئے گیان کے پراپت ہونے لایق نہیں ہوتا۔

श्रीभगवानुवाच ।

ऊर्ध्वमूलमधः शाखमश्वत्थं प्राहुरव्ययम् ।
छन्दांसि यस्य पर्णानि यस्तं वेद स वेदवित् ॥ १ ॥

سری بھگوان نے کہا

کہتے ہیں کہ ابناشی اشوتھ برکش کی جڑ اوپر ہے اور شاخیں نیچے ہیں اُسکی پتّیاں وید ہیں جو اسے جانتا ہے وہ ویدوں کو جانتا ہے۔ (۱)

خلاصہ۔ کٹھ بلی اُپنشد میں لکھا ہے کہ اسکی جڑ اوپر اور شاخائیں نیچے کی طرف ہیں یہ اشوتھ درخت[۱] انادی ہے پوران میں بھی کہا ہے کہ برہم کے انادی برکش کی جڑ ابیکت ہے وہ ابیکت کی شکتی سے بڑھا ہے اُس کا دھڑ بدھی ہے اندریوں کے سوراخ اُس کے کھوکھلے ہیں مہابھوت اُس کی شاخیں ہیں اندریوں کے بشے اُس کی ڈالی اور پتّے ہیں دھرم اور ادھرم اسکی کلیاں ہیں سکھ اور دکھ اُس کے پھل ہیں جو سب پرانیوں کی جیوکا ہیں یہ برہم کے آواگمن کی جگہ ہے گیان روپی تیز تلوار سے جو اس برکش کو چھید کاٹ کر پرم مکتی پا جاتا ہے اُسے پھر لوٹنا نہیں پڑتا۔

---

[۱] یہ برکش برہم کے ادھکار میں ہے وہی اسکی رکشا کرتا ہے وہی اس کا شاسن کرتا ہے اس کو انادی اس لئے کہا ہے کہ یہ گیان کے سوائے اور کسی چیز سے کاٹا نہیں جاتا۔

اور بھی کہا ہے کہ یہ مایا مے سنسار برکش کے مانند ہے جس کی جڑ اوپر ہے مہت اہنکار تن ماترائیں اسی کی شاکھاؤں کے سمان ہیں اور وہ نیچے کی طرف پھیلی ہوئی ہیں اسی سے اسکی ڈالیاں نیچے ہیں اس برکش کو اشوتھ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ کل تک بھی نہیں ٹھہرے گا کیونکہ اس کا ناش ہر وقت ہوتا ہے سنساری مایا انادی ہے اس لئے یہ برکش بھی انادی کہا جاتا ہے جنم برابر ہوتا رہتا ہے یعنے جنمنے کا تار یا سلسلہ کبھی نہیں ٹوٹتا اس سے اسکو آنادی کہتے ہیں وید اس کے پتوں کے سمان ہیں جس طرح پتوں سے برکش کی رکشا ہوتی ہے اسی طرح رگ یجر اور سام وید سے سنسار برکش کی رکشا ہوتی ہے جو سنسار برکش اور اس کی جڑ کو جانتا ہے وہ وید کی شاکھاؤں کو بھی جانتا ہے اس سنسار برکش اور اسکی جڑ کے جان جانے پر کچھ بھی اور جاننے کو باقی نہیں رہتا جو اس کے بشے میں جانتا ہے وہ سرگیہ ہے۔ آگے اس برکش کے اولیں حصہ، دوسرا روپ النکار بتایا جاتا ہے

अधश्चोर्ध्वं प्रसृतास्तस्य शाखा
गुणप्रवृद्धा विषयप्रवालाः ।
अधश्च मूलान्यनुसन्ततानि
कर्मानुबन्धीनि मनुष्यलोके ॥ २ ॥

گنوں سے پرورش پاکر اسکی شاکھائیں نیچے اور اوپر پھیلی ہوئی ہیں اندریوں کے بشے اس کی کونپلیں ہیں نیچے منشیہ لوک میں کرموں کے پرنام سروپ اس کی جڑیں پھیلی ہوئی ہیں۔ (۲)

خلاصہ۔ سنسار برکش کی شاکھائیں ست رج اور تم ان گنوں سے سینچی جانے کے کارن اوپر اور نیچے پھیل رہی ہیں اندریوں کے بشے شبد روپ رس گندھ آدی اسکی کونپلیں ہیں منشیہ لوک میں کرموں کے پھل سروپ جڑیں پھیل رہی ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ جو ستوگن سے کرم کرتے ہیں وے دیوتاؤں کے لوک میں جنم لیتے ہیں اور جو نیچ کرم کرتے ہیں وے پشو پکشی آدی نیچ یونیوں میں جنم لیتے ہیں یعنے جو جیسا کرم کرتا ہے اسے ویسا ہی پھل ملتا ہے۔

برکش کو کاٹو اور مول کارن کی کھوج کرو

न रूपमस्येह तथोपलभ्यते नान्तो न चादिर्न च सम्प्रतिष्ठा ।
अश्वत्थमेनं सुविरूढमूलमसंगशस्त्रेण दृढेन छित्त्वा ॥ ३ ॥

اِس کے روپ اِس کے آدِ انت اور اِسکی ہستی کا پتہ نہیں لگتا اس مضبوط جڑ والے درخت کو اُور اسنگیتا کی تیز تلوار سے کاٹ کر سنسار کے مول کارن ایشور کی کھوج کرنی چاہیئے جہاں جاکر پھر لوٹنا نہیں پڑتا اُس آدِ پُرش کی شرن جانا چاہیئے جس سے اس پُرانن سنسار کا نکاس ہوا ہے ۔ (۳)

خلاصہ ۔ جس برکش کا بیان پہلے کر آئے ہیں اُسکا روپ کسی کو نہیں دکھتا کیونکہ وہ سپنے کی مرگ ترشنا اتھوا مایاوی و دارارچ ہوئے گندھرو نگر کے سمان ہے وہ دکھتا ہے اور نہیں دکھتا اسی سے اسکا انت نہیں ہے نہ اُسکا آدِ ہے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس جگہ سے نکلا ہے ۔ اُسکی ہستی بھی کسی کو معلوم نہیں ہوتی اُس مضبوط جڑ والے برکش کی جڑ وہی کاٹ سکتا ہے جو دھن دولت استری پتر اور اس جگت سے موہ نہ رکھے ایکانت ہوکر پرماتما میں من لگا دے اور تتوگیان کے بچاروں میں لین ہو ۔

اس طرح مایا ممتا کے تیاگ کی تیز تلوار سے اُس برکش کی جڑ کاٹ کر اس برکش کے پرے کھوجی کو مول کارن کی کھوج کرنی چاہیئے جو اس مول کارن ایشور کے پاس پہونچ جاتے ہیں انھیں پھر اس سنسار میں واپس آنا نہیں پڑتا اُس آدِ پُرش کی شرن کا پرآرتھی ہونے سے وہ مل جاتا ہے ۔

وہ آدِ پُرش وہ ہے جس سے مایا روپی سنسار کے برکش کا کلا پھوٹا ہے ۔

مول کارن کے پاس پہونچنے کی راہ

کس پرکار کے لوگ اس مول کارن کے پاس پہونچتے ہیں سو کہتے

मनो: ।

ततः पदं तत्परिमार्गितव्यं यस्मिन्गता न निवर्तन्ति भूयः ।
तमेव चाद्यं पुरुषं प्रपद्ये यतः प्रवृत्तिः प्रसृता पुराणी ॥४॥
निर्मानमोहा जितसंगदोषा अध्यात्मनित्या विनिवृत्तकामाः । द्वन्द्वैर्विमुक्ताः सुखदुःखसंज्ञैर्गच्छन्त्यमूढाः पदमव्ययं तत ॥ ५ ॥

جن کو مان ایمان کا خیال نہیں ہے جن کو موہ نہیں ہے جن کا استری پتر آدِ میں من نہیں ہے جن کا دھیان ہر وقت آتما کے گیان میں لگا رہتا ہے جن کی سب دنیوی باسنائیں دور ہو گئی ہیں جن کا سکھ دکھ گرمی سردی ہان لابھ آدِ دوندوں سے پیچھا چھوٹ گیا ہے ایسے ہی گیانی اُس سناتن آدِ پرش مول کارن کو پاتے ہیں۔ (۴-۵)

न तद्भासयते सूर्यो न शशांको न पावकः ।
यद्गत्वा न निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम ॥ ६ ॥

جس کو سورج چندرماں اور اگنی پرکاشیت نہیں کر سکتے وہ میرا پرم دھام ہے جہاں پہونچکر کسی کو لوٹنا نہیں ہوتا۔ (۶)

جیو ایشور کا انش ہے

یہ کہا گیا ہے کہ وہاں پہونچنے پر لوٹنا نہیں پڑتا لیکن اس بات کو ہر شخص جانتا ہے کہ جو آتا ہے وہ جاتا ہے جو جاتا ہے وہ آتا ہے جو ملتا ہے وہ الگ ہوتا ہے پھر یہ بات کیسے کہی گئی ہے کہ اُس دھام میں پہونچنے پر لوٹنا نہیں ہوتا۔ تو

ममैवांशो जीवलोके जीवभूतः सनातनः ।
मनः षष्ठानीन्द्रियाणि प्रकृतिस्थानि कर्षति ॥ ७ ॥

ہے ارجن اس جیو لوک میں سناتن جیو میرا انش ہے وہ جیو پرکرتی میں استھت ہوکر آنکھ کان اور پانچ گیان اندریوں اور چھٹے من کو سنسارک بھوگوں کے لئے کھینچتا ہے۔ (۷)

خلاصہ ۔ سنسار میں سناتن جیو مجھ پرماتما کا اکھنڈ انش ہے۔ وہ ہر شریر میں اپنے کو کرتا اور بھوگتا پرگٹ کرتا ہے وہ اُس سورج کے مانند ہے جو جل میں دکھائی دیتا ہے مگر پانی کے علیحدہ کرنے پر وہ پانی میں دکھنے والا سورج اصلی سورج میں ملجاتا ہے اور اُس سورج کے سمان رہتا ہے۔

اتھوا وہ گھڑے میں آکاش کے سمان ہے جو گھڑے کی اُپادھی سے حد کے اندر ہے یہ گھڑے کا آکاش اننت آکاش کا ایک انش ماتر ہے جو گھڑے کے پھوڑ دینے پر اُسمیں ملجاتا ہے اور پھر نہیں لوٹتا اسی طرح اُپادھی رہت ہونے پر جو مجھ میں ملجاتا ہے وہ پھر نہیں لوٹتا۔

سوال ۔ پرماتما کے کھنڈ نہیں ہیں اسلئے اسکا ٹکڑا کیسے ہو سکتا ہے اگر اس کے کھنڈ ہیں تو وہ اپنے کھنڈوں کے الگ ہونے پر ناش ہو جائیگا۔

جواب ۔ ہماری رائے میں یہ سوال درست نہیں ہے وہ خیالی کھنڈ مان لیا گیا ہے تیرھویں ادھیائے میں سدھ کر دیا گیا ہے کہ وہ پرماتما کا انش نہیں ہے بلکہ پرماتما ہی ہے۔

جیو شریر میں کس طرح رہتا ہے اور کسطرح اُسے چھوڑ کر جاتا ہے

ایک آتما یا جیو جو میرا انعالیہ انش ہے کس طرح دنیا میں رہتا ہے اور کس طرح اُسے چھوڑتا ہے یعنے جبکہ وہ پرماتما ہے تو اُسے سنساری یا دنیا سے جانیوالا کیوں کہتے ہیں (سنو) وہ اپنی طرف کان وغیرہ اندریاں اور چھٹے من کو کھینچتا پھرتا ہے یہ ۶ اندریاں پرکرتی میں رہتی ہیں یعنے اپنی اپنی جگہوں میں رہتی ہیں جیسے کان کی اندری کان کے سوراخ میں رہتی ہے۔

وہ اُنھیں کب کھینچے پھرتا ہے۔

शरीरं यदवाप्नोति यच्चाप्युत्क्रामतीश्वरः ।
गृहीत्वैतानि संयाति वायुर्गन्धानिवाशयात् ॥ ८ ॥

جب یہ دیہہ کا مالک شریر دھارن کرتا ہے اور اُسے چھوڑتا ہے تب یہ اُنھیں اس طرح لے جاتا ہے جس طرح ہوا سگندھ کو لیکر دوسری جگہ چلی جاتی ہے۔ (۸)

خلاصہ۔ جب دیہہ اندری اور من کا سوامی کرموں کی باسنا سے دوسرا شریر دھارن کرتا ہے اتھوا مرنے کے وقت پہلا شریر چھوڑتا ہے تب اپنے پہلے شریر کے من اور اندریوں کو سنگ لیکر دوسرے شریر میں اس طرح چلا جاتا ہے جیسے ہوا پھولوں سے خوشبو لیکر دوسری جگہ چلی جاتی ہے۔

श्रोत्रं चक्षुः स्पर्शनं च रसनं घ्राणमेव च।
अधिष्ठाय मनश्चायं विषयानुपसेवते ॥९॥

ہے ارجن وہ کان آنکھ جلد، جیبھہ ناک اندریوں کو کام میں لاکر اندریوں کے بشیوں کو بھوگتا ہے۔ (۹)

گیان کی آنکھ سے آتما نظر آتا ہے

جیو کا شریر تبدیل کرنا یعنے ایک کو چھوڑنا اور دوسرے میں جانا سب کو کیوں دکھائی نہیں دیتا۔

उत्क्रामन्तं स्थितं वापि भुञ्जानं वा गुणान्वितम् ।
विमूढा नानुपश्यन्ति पश्यन्ति ज्ञानचक्षुषः ॥ १० ॥

شریر کو چھوڑتے ہوئے شریر میں ٹھہرے ہوئے بشئے بھوگوں کو بھوگتے ہوئے ست رج تم ان گنوں سے شامل ہوئے آتما کو موڑھ لوگ نہیں دیکھتے صرف وے دیکھتے ہیں جن کے گیان کی آنکھیں ہیں۔ (۱۰)

خلاصہ۔ جو شریر میں رہتا ہے جو ایک دفعہ کے دھارن کئے ہوئے شریر کو چھوڑتا ہے جو شریر میں ٹھہرتا ہے جو شبد روپ رس آدی کا بھوگ کرتا ہے جو ہمیشہ گنوں ست رج تم کے ہمراہ رہتا ہے یعنے جو ہمیشہ سکھ دکھ موہ وغیرہ کا بھوگ کرتا ہے اُسے موڑھ لوگ نہیں دیکھتے اگرچہ وہ (جیو) بالکل ان کے نظر کے سامنے رہتا ہے تو بھی وے موڑھ لوگ اُسے نہیں دیکھ پاتے کیونکہ اُن کے چت دیکھے اور بغیر دیکھے بشئے بھوگ کی چیزوں میں لگے رہتے ہیں لیکن جن کی گیان کی آنکھیں گیان سے کھل گئی ہیں یعنے جن میں بچار شکست ہے

وے ہی اُسے دیکھتے اور پہچانتے ہیں۔

بغیر یوگ آتم گیان نہیں ہوتا

यतन्तो योगिनश्चैनं पश्यन्त्यात्मन्यवस्थितम् ।
यतन्तोऽप्यकृतात्मानो नैनं पश्यन्त्यचेतसः ॥ ११ ॥

جو یوگ یکت ہو کر سادھی لگا کر چیشٹا کرتے ہیں وے انتہ کرن میں آتم سروپ کو دیکھتے ہیں جو گیان رہت ہیں جن کا چت شدھ نہیں ہے وے چیشٹا کرنے پر بھی اُسے نہیں دیکھتے۔ (۱۱)

جو چت کو ٹھکانے کرکے چیشٹا کرتے ہیں وے اُسی۔ آتما کو اپنی بدھی میں ہی رہتا ہوا دیکھتے ہیں وے اُسے پہچانتے ہیں۔ یہ میں ہوں لیکن جن کا چت تپ اور اندریوں کے بش نہ کرنے سے شدھ نہیں ہوا ہے جنھوں نے کو کرم نہیں چھوڑے ہیں جن کا اہنکار نہیں گیا ہے وے اُسے شاستروں کی سہاتیا سے نہیں دیکھ سکتے۔ مطلب یہ ہے کہ جن کا من شدھ نہیں ہوا ہے جنھوں نے ملتیہ انتیہ اصلی اور نقلی کا بھید نہیں سمجھا ہے وے صرف شاستر پڑھی اور بچاروں کی سہاتیا سے اُسے نہیں دیکھ سکتے۔

ایشور کی بھوتیاں

سرو پرکاشک چیتن آتمک جیوتی

جس پرم برہم روپ پد کو سارے جگت میں پرکاش کرنے والے سورج چندرماں اور اگنی نہیں پرکاش کرتے جہاں پہونچکر موکش کے کھوجی پھر سنسار میں نہیں آتے جیو جس کے انش ماتر ہیں اور جو اُپادھی کے کارن سے الگ نظر آتے ہیں جیسے گھڑے میں آکاش گھڑے کی اپادھی سے مہا آکاش سے الگ دیکھتا ہے مگر اصل میں اسی کا انش ہے گھڑے کے پھوٹتے ہی وہ اُسی مہا آکاش میں جا ملتا ہے اِسی طرح جیو اپدّیا

آدِ اُپا دھیوں سے زبردست ہونے پر پربرہم میں مل جاتے ہیں دونوں میں کچھ بھید نہیں رہتا یہ بات دکھانے کے لئے کہ وہ پربرہم روپ پد سب کا آتما اور سارے بیوہاروں کا سادھک ہے۔

بھگوان آگے کے ۴ شلوکوں میں مختصراً اپنی بھوتیوں کو کہتے ہیں۔

यदादित्यगतं तेजो जगद्भासयतेऽखिलम् ।
यच्चन्द्रमसि यच्चाग्नौ तत्तेजो विद्धि मामकम् ॥ १२ ॥

وہ تیج جو سورج میں رہکر تمام جگت میں پرکاش پھیلاتا ہے وہ تیج جو چندرماں میں ہے اور وہ تیج جو اگنی میں ہے اس تیج کو تو میرا ہی جان۔ (۱۲)

خلاصہ۔ یہاں تیج سے مطلب چیتنتا کرنے والی جیوتی ست ہی ہو سکتا ہے۔

شنکا۔ جب ایک پربرہم کا تیج سب چراچر چیزوں میں برابر ہی کے بھاؤ سے ہے تب سورج چندرماں اگنی میں وہ تیج ادھکتا سے (زیادہ) کیوں دکھائی دیتا ہے۔

جواب۔ اگرچہ چراچر پدارتھوں میں چیتنتا کی جیوتی تو سمان ہی ہے۔ تو بھی ستوگن کی اُتکرشتا उत्कर्षता سے سورج وغیرہ زیادہ تیج وان نظر آتے ہیں۔

جن چیزوں میں رجوگن یا تموگن پردھان ہیں اُن میں وہ جیوتی صاف نہیں دکھتی جس طرح ہم اگر اپنا منھ لکڑی کے تختہ یا دیواریں دیکھیں تو صاف نہیں نظر آویگا لیکن کانچ کا آئینہ جس قدر زیادہ صاف ہوگا اس میں ہمارا منھ اتنا ہی اچھا نظر آئیگا۔ اگر آئینہ صاف نہ ہوگا تو چہرہ بھی صاف دکھائی نہ دیگا۔

ایشور سب کو دھارن اور پوشن کرتا ہے

गामाविश्य च भूतानि धारयाम्यहमोजसा ।
पुष्णामि चौषधीः सर्वाः सोमो भूत्वा रसात्मकः ॥ १३ ॥

میں ہی پرتھوی روپ ہو کر اپنے بل سے سب پرانیوں کو دھارن کرتا ہوں اور رس آتمک سوم (چندرماں) ہو کر سب کا پوشن کرتا ہوں۔ (۱۳)

یعنے میرا بل ہی پرتھوی کے تھامے رہنے کو اسکے اندر گھسا ہوا ہے میرے اُس بل کے کارن سے ہی پرتھوی نیچے نہیں جاتی اور اُس کے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جاتے اسلئے کہا ہے کہ میں پرتھوی روپ ہوکر یا پرتھوی میں گھس کر سب چراچر پرانیوں کو دھارن کرتا ہوں میں ہی رس آتمک سوم (چندرماں) ہوکر پرتھوی پر پیدا ہونیوالی اوشدھیوں (گیہوں جو چاول) آدی کو پوشن (پرورش) کرتا ہوں یہ بات سچ ہے کہ چندرماں ہی ساری بنسپتیوں کو اُن میں رس ڈالکر پوشن کرتا ہے۔

ایشور ہی جٹھراگنی ہے

अहं वैश्वानरो भूत्वा प्राणिनां देहमाश्रितः ।
प्राणापानसमायुक्तः पचाम्यन्नं चतुर्विधम् ॥ १४ ॥

میں ہی بیشوانر کے روپ میں پرانیوں کی دیہہ میں گھس کر پران اور اپان وایو کو سنگ لیکر چاروں پرکار کے بھوجن کو پچاتا ہوں۔ (۱۴)

بیشوانر یا جٹھراگنی اُس اگنی کو کہتے ہیں جو پیٹ میں رہتی اور بھوجن پچاتی ہے۔ بھکشیہ بھوجیہ چوشیہ لیہیہ یہ چار پرکار کے بھوجن ہوتے ہیں جو چیز دانتوں سے توڑکر کھائی جاتی ہے اُسے بھکشیہ کہتے ہیں جیسے پوری کچوری اور جو چیز دانتوں کی بنا سہایتا (بلا مدد) زبان ہلانے سے گلے کے اندر چلی جائے اُسے بھوجیہ کہتے ہیں جیسے کھیر جو چیز زبان پر پہونچکر اُس کے ذائقہ سے اندر چلی جائے اُسے لیہیہ کہتے ہیں جیسے چٹنی امرس سکھرن وغیرہ جو چیز چوسی جاتی ہے اُسے چوشیہ کہتے ہیں جیسے اوکھ وغیرہ۔

جو یہ سمجھتا ہے کہ کھانے والا بیشوانر اگنی ہے اور جو کھایا جاتا ہے سو سوم روپ ہے اگنی اور سوم دونوں سرب روپ ہیں اُسے بُرے بھوجن کا دوش نہیں لگتا ہے۔

ایشور سب کے ہردے میں باس کرتا ہے

सर्वस्य चाहं हृदि सन्निविष्टो मत्तः स्मृतिर्ज्ञानमपोहनं च ।
वेदैश्च सर्वैरहमेव वेद्यो वेदान्तकृद्वेदविदेव चाहम् ॥ १५ ॥

میں ہی سب پرانیوں کے ہردے میں بیٹھا ہوا ہوں مجھ سے ہی پہلی باتیں یاد آتی ہیں مجھ سے ہی روپ آدِ کا گیان ہوتا ہے اور مجھ سے ہی سمرتی اور گیان کا ابھاؤ ہوتا ہے سب ویدوں سے جاننے یوگ میں ہی ہوں میں ویدانت کا کرتا اور ویدوں کا جاننے والا ہوں۔ (۱۵)

نوٹ۔ جو پاپی ہیں اُن میں سمرتی اور گیان کا ابھاؤ کر دیتا ہوں جو پُنیہ آتما ہیں اُنہیں سمرتی اور گیان پیدا کرتا ہوں ایک بات اور ہے کہ میں پرانیوں کے ہردے میں رہ کر اُن کے دلوں کے بُرے بھلے کاموں کو دیکھا کرتا ہوں میں تار کھینچنے والا (سوتردھار) ہوں جگت روپی مشین کے پیچھے کھڑا ہوا سب کاموں کی دیکھ بھال کیا کرتا ہوں۔

کشر اور اکشر سے ایشور علیحدہ ہے

اس اَدھیائے کے بارھویں[۱۲] شلوک سے یہاں تک ایشور کی بھوتیوں کا برنن کیا گیا اب آگے کے شلوکوں میں شری کرشن چندر مہاراج ایشور کے کشر اور اکشر سے پرے نردیاوہک شُدھ روپ निरुपाधिक کا برنن کرتے ہیں۔

द्वाविमौ पुरुषौ लोके क्षरश्चाक्षर एव च ।
क्षरः सर्वाणि भूतानि कूटस्थोऽक्षर उच्यते ॥ १६ ॥

اس جگت میں دو پرکار کے پُرش ہیں کشر اور اکشر جو دیہ دھاری ہیں وے کشر ہیں اور جو بکار رہت ہیں وے اکشر ہیں۔ (۱۶)

उत्तमः पुरुषस्त्वन्यः परमात्मेत्युदाहृतः ।
यो लोकत्रयमाविश्य बिभर्त्यव्यय ईश्वरः ॥ १७ ॥

لیکن اِن دونوں سے الگ اُتّم پرش ہے جسے پرماتما کہتے ہیں وہ ابناشی ایشور تینوں لوکوں میں پرویش کر کے تینوں لوکوں کا پالن کرتا ہے - (۱۷)

यस्मात्क्षरमतीतोऽहमक्षरादपि चोत्तमः ।
अतोऽस्मि लोके वेदे च प्रथितः पुरुषोत्तमः ॥ १८ ॥

ہے ارجن میں کشر سے اُتّم ہوں اور اکشر سے بھی اُتّم ہوں اسی سے دنیا اور وید میں پرشوتم نام سے پرسدھ ہوں - (۱۸)

خلاصہ - اوپر کے تینوں شلوکوں کا سارانش یہ ہے کہ دنیا میں تین چیزیں ہیں (۱) کشر (۲) اکشر (۳) پرشوتم کشر پرکرتی کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ بدلتی رہتی ہے اکشر نام جیو کا ہے اُسے اکشر اس لئے کہتے ہیں کہ اُس کا کبھی ناش نہیں ہوتا اور وہ بیکار رہت ہے تیسرا پرشوتم ہے وہ کشر اور اکشر دونوں سے بڑا اور اُن سے الگ ہے وہی سنسار کا مول کارن ہے اس کے ہاتھ میں جگت کی باگ ڈور ہے وہی سنسار ناٹک کا سوتر دھار ہے - وہی سنسار برکش کی وہ مول ہے جہاں سے یہ سنسار نکلا ہے وہی اس جگت میں بیاپت ہو رہا ہے وہی سب کا پالن کرنے والا اور ناش کرنیوالا ہے وہی سرب ایشور ہے اُس سے اوپر اور کچھ نہیں ہے -

यो मामेवमसम्मूढो जानाति पुरुषोत्तमम् ।
स सर्वविद्भजति मां सर्वभावेन भारत ॥ १९ ॥

ہے بھارت جو کشر اور اکشر سے الگ نتیہ مکت شدھ سچدانند پرشوتّم کو جانتا ہے وہ سرگیہ بدوان سمپورن بھاؤں سے مجھے بھجتا ہے - (۱۹)

جسے آتم گیان ہو جاتا ہے وہ ہمیشہ آتمانند میں رت (مشغول) رہتا ہے اتھوا یوں کہہ سکتے ہیں کہ جسے ایشور کے اپرکت روپ کا گیان ہو جاتا ہے وہ سدا ایشور کی بھکتی ہی میں لگا رہتا ہے -

इति गुह्यतमं शास्त्रमिदमुक्तं मयाऽनघ ।
एतद्बुद्ध्वा बुद्धिमान् स्यात्कृतकृत्यश्च भारत ॥ २० ॥

ہے پاپ رہت ارجن میں نے تجھ سے یہ بہت گپت (پوشیدہ) بشٹے کہا ہے اس کے جان جانے پر منشیہ بدھمان اور کرت کرتیہ ہو جاتا ہے۔ (۲۰)

یوں تو ساری گیتا ہی شاستر ہے تو بھی اوپر کے بچنوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پندرھواں ادھیائے ہی گیتا شاستر ہے بات بھی سچ ہے تمام گیتا کا سارانش اس ادھیائے میں کہہ دیا گیا ہے گیتا کے اپدیش ہی نہیں وید کی شکشاؤں کا سارانش یہاں کہہ دیا گیا ہے بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ جو اسے (اشوتھ برکش) کو جانتا ہے وہی وید کو جانتا ہے اور جسے ویدوں کے ذریعہ جاننا چاہیئے وہ میں ہوں۔

اس اپدیش کے جان جانے پر منشیہ بدھمان ہو جاتا ہے جو اسے جان جاتا ہے وہ اپنے تمام کرتبیہ کرم پورے کر چکا ہے۔

(پندرھواں ادھیائے سماپت ہوا)

سولھواں ادھیائے دیواسر سمپتی بھاگ یوگ نام

۲۴ منتر

برہم واد اور دیہہ آتم واد

دیوی سمپتی انھوا پر کرتی

نویں ادھیائے میں بچار شکتی رکھنے والے جیوؤں کی تین پرکار کی پرکرتیاں کہی گئی

تھیں یعنے دیوی[1] پرکرتی آسُری پرکرتی اور راکشسی پرکرتی۔

اس سولھویں ادھیائے میں وہی بات بڑھا کر بستار سے بتلائی جاتی ہے اِن تینوں پرکرتیوں میں سے دیوی پرکرتی سنسار بندھن سے چھوٹنے کی راہ بتاتی ہے اور آسُری تتھا راکشسی پرکرتیاں سنسار بندھن کی راہ دکھاتی ہیں اب اِس موقع پر دیوی اور آسُری تتھا راکشسی تینوں پرکرتیوں کا برنن اس مطلب سے کیا جاویگا کہ دیوی پرکرتی سمجھداروں کو گرہن کرنا چاہیئے اور دوسری دونوں پرکرتیاں چھوڑ دینا چاہیئے

श्रीभगवानुवाच ।

अभयं सत्त्वसंशुद्धिर्ज्ञानयोगव्यवस्थितिः ।
दानं दमश्च यज्ञश्च स्वाध्यायस्तप आर्जवम् ॥ १ ॥

بھگوان نے کہا

نربھیتا انتہ کرن کی شدھی گیان اور یوگ میں نشٹھا دان اندریہ نگرہ یگیہ وید پڑھنا تپ سیدھاپن (۱)

نربھیتا سنشے رہت ہو کر شاستر کے اپدیش انوسار چلنا۔ **انتہ کرن کی شدھی** چھل کپٹ اور جھوٹھ کو سب بیوہاروں میں چھوڑ دینا۔ **گیان اور یوگ میں نشٹھا** شاستروں سے آتما کا سروپ سمجھنا اور سب جگہ سے من کو ہٹا کر ہر وقت اُسی سروپ میں لین رہنا۔ **دان** سپاتر کو اُن دھن پرتھوی وغیرہ اپنی شکتی انوسار دینا۔ **اندریہ نگرہ**۔ باہری اندریوں کو بس میں کرنا **یگیہ** سمرتی میں لکھا ہے اگنی ہوتر سدم یا آگرانتھا سمرتیوں میں لکھے ہوئے دیو یگیہ آدی کرنا وید پڑھنا پرانوں کی اُتپتی کے لئے رگ وید آدی وید پڑھنا **تپ**۔ کایک واچک اور مانسک تپ اس کے بارہ میں آگے لکھا جاویگا۔

अहिंसा सत्यमक्रोधस्त्यागः शान्तिरपैशुनम् ।
दयाभूतेष्वलोलुप्त्वं मार्दवं ह्रीरचापलम् ॥ २ ॥

اہنسا سچ بولنا۔ کرودھ نہ کرنا۔ تیاگ شانتی چغل خوری نہ کرنا ہر ایک پرانی پر دیا آتر [illegible]

---

[1] یہ کرم سے ساتوکی راجسی اور تامسی پرکرتیاں ہیں جو منشیوں میں انکے پورب جنم کے کرموں کے انوسار ہوتی ہیں یا یہ باسنا ہیں جو اپنے کرم روپ میں پرکٹ کر رہی ہیں ان کو بید رکھیں ادھیائے کے دو سر شلوک میں سنسار کی ابھیمان جڑ کہا ہے

کومل سوبھاو رکھنا۔ تجا چنچلتا کا تیاگ۔ (۲)

خلاصہ۔ اہنسا کسی کو تکلیف نہ پہونچانا **سچ** = ایسا سچ بولنا کہ جس سے دوسرے کا انرتھ نہ ہو **کرودھ نہ کرنا** = اگر کوئی گالی دے یا مارے تو بھی کرودھ نہ کرنا **تیاگ** سنیاس کرموں کا تیاگ۔ تیاگ کے معنے دان کے بھی ہیں مگر یہاں وے معنے نہیں لئے گئے ہیں کیونکہ دان کے بشے میں پہلے کہہ آئے ہیں **شانتی** = چت میں پریشانی نہ ہونے دینا چغل خوری نہ کرنا کسی کی پیٹھ پیچھے کسی کے سامنے کسی کی نندا نہ کرنا۔ پرانی ماتر پر دیا کرنا سب جیو دان کو اپنے سمان سمجھ کر اُن کے کشٹوں سے انھیں چھوڑانے کا بھرسک جتن کرنا **نرلوبھتا** = بشے بھوگوں کے موجود ہونے پر اور اُنکے بھوگنے لائق شکتی (طاقت) رہنے پر بھی اُنمیں من نہ لگانا۔ **کومل سوبھاو** کسی سے بھی کڑی بات نہ کہنا چھوٹے بڑے نیچے اونچے سب سے میٹھی بات بولنا۔ **لجا** = نہ کرنے کے لائق کاموں کے نہ کرنے سے لجا یا شرم کرنی چاہیئے۔ **چنچلتا کا تیاگ** = بنا مطلب یا بنا کام نہ بولنا اور بر تھا ہاتھ پیر آدی نہ چلانا۔

तेजः क्षमा धृतिः शौचमद्रोहो नातिमानिता ।
भवन्ति सम्पदं दैवीमभिजातस्य भारत ॥ ३ ॥

تیج چھما۔ دھیرتا۔ پوترتا۔ کسی سے نفرت یا بیر نہ کرنا۔ اپنے کو بڑا سمجھ کر گھمنڈ نہ کرنا۔ یہ ۲۶ دیوی سمپتیاں ہیں یہ اُنھیں میں ہوتی ہیں جن کا آئندہ بھلا ہونے والا ہوتا ہے۔ (۳)

تیج سامرتھیہ۔ پیربھاو۔ چھما = سامرتھیہ ہونے اور اپنے کو ستانے پر بھی کرودھ نہ کرنا **دھیرتا** = شریر اور اندریوں کے بیاکل ہونے پر اُن کی بیاکلتا کے دبانے کی چیشٹا کرنا۔ **پوترتا** = شوچ۔ شوچ دو پرکار کے ہیں۔

(۱) بیرونی شوچ

(۲) اندرونی شوچ

پانی اور مٹی سے شریر شدھ کرنے کو بیرونی شوچ کہتے ہیں چھل کپٹ دویش آدی سے من کے الگ رکھنے کو اندرونی شوچ کہتے ہیں کسی سے نفرت یا بیر نہ رکھنا۔ کسی کو تکلیف پہونچانے کی اِچھا نہ رکھنا۔

آسری سمپتی اتھوا پرکرتی

اب یہاں سے آسری سمپتی کا برنن کیا جاتا ہے

दम्भो दर्पोऽतिमानश्च क्रोधः पारुष्यमेव च ।
अज्ञानं चाभिजानस्य पार्थ सम्पदमासुरीम् ॥ ४ ॥

دمبھ۔ درپ۔ ابھمان۔ کرودھ۔ نشٹھرتا اور اگیان یہ ۶ پرکرتیاں اُن کی ہوتی ہیں جنکا بُرا ہونے والا ہوتا ہے۔ (۴)

دمبھ۔ اپنے کو بڑا ثابت کرنے کو لوگوں کے سامنے اپنا دھرماتما پن دکھانا۔ درپ بدیا دھن اور اونچے کل وغیرہ کا گھمنڈ کرنا۔ نشٹھرتا۔ کسی کے سامنے روکھی (کڑوی) بات کہنا۔ اگیان کرتبیہ اکرتبیوں کو نہ بچارنا۔

دو پرکار کی پرکرتیوں کا پرنام

दैवीसम्पद्विमोक्षाय निबन्धायासुरीमता ।
माशुचः सम्पदं दैवीमभिजातोऽसि पाण्डव ॥ ५ ॥

دیوی پرکرتی سے موکش ہوتی ہے۔ آسُری سے بندھن ہوتا ہے۔
ہے پانڈو تو سوچ مت کر تو دیوی پرکرتی لیکر جنما یعنے پیدا ہوا ہے۔ (۵)

خلاصہ۔ جنکی پرکرتی دیوی ہوتی ہے وے ہی تتوگیان کے ادھکاری ہوتے ہیں اور تتوگیان سے اُنکی موکش ہو جاتی ہے جن کی پرکرتی آسُری ہوتی ہے اُنکو نشچے ہی سنسار بندھن میں پھنسنا پڑتا ہے یہ سنتے ہی ارجن کے من میں سندیہ پیدا ہوا کہ میں آسُری پرکرتی والا ہوں یا دیوی پرکرتی والا۔ بھگوان نے اُس کے چہرہ سے ہی یہ بات سمجھ کر کہدیا کہ تو سوچ مت کر تو دیوی پرکرتی کو لیکر جنما ہے یعنے تیری پرکرتی دیوی ہے تو تتوگیان کا ادھکاری ہے تیری موکش ہوگی۔

اسُر لوگ

द्वौ भूतसर्गौ लोकेऽस्मिन्दैव आसुर एव च ।
दैवो विस्तरशः प्रोक्त आसुरं पार्थ मे शृणु ॥ ६ ॥

اس سنسار میں دو طرح کے جیووں کی سرشٹی ہے (۱) دیوی اور (۲) آسُری دیوی کا برنن بستار سے کر دیا گیا ہے ہے پارتھ اب آسُری کا برنن سُن۔ (۶)

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च जना न विदुरासुराः ।
न शौचं नापि चाचारो न सत्यं तेषु विद्यते ॥ ७ ॥

آسُری پرکرتی والے لوگ یہ نہیں جانتے کہ انھیں کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے اُن میں نہ تو پوترتا ہے نہ آچار ہے اور نہ سچ ہے۔ (۷)

خلاصہ۔ آسُری پرکرتی والے کرتبیہ کا گیان نہیں رکھتے اسکے سوائے وے اپوتر بد چلن اور دروغ گو ہوتے ہیں۔

جگت کے بشئے میں آسُری پرکرتی والوں کا سِدھانت

असत्यमप्रतिष्ठं ते जगदाहुरनीश्वरम् ।
अपरस्परसम्भूतं किमन्यत्कामहैतुकम् ॥ ८ ॥

وے کہتے ہیں۔ جگت استیہ (असत्य) ہے آدھار نہیں ہے انیشور یعنے بغیر ایشور کے ہے استری پرش کے سنجوگ سے پیدا ہوا ہے اسکا کارن کام ہے اس کے سوائے دوسرا کارن نہیں ہے۔ (۸)

خلاصہ۔ اسُر روپی (ناستک) منشیہ کہتے ہیں کہ جسطرح ہم استیہ ہیں اُسی طرح یہ جگت استھیا یعنے جھوٹھا ہے دھرم اور ادھرم اسکے ادھار نہیں ہیں دھرم ادھرم کے انوسار اس جگت کا شاسن کرتا کوئی ایشور نہیں ہے اسلئے جگت بغیر ایشور کے ہے سارا جگت استری پرش کے کام سے پیدا ہوا ہے اس کے سوائے جگت کا کارن اور کیا

ہو سکتا ہے آسُری پرکرتی والے لوگوں کی ایسی ہی رائے ہے۔

एतां दृष्टिमवष्टभ्य नष्टात्मानोऽल्पबुद्धयः ।
प्रभवन्त्युग्रकर्माणः क्षयाय जगतोऽहिताः ॥ ९ ॥

ہے ارجن پوروکت ورشٹ کا آشریہ لیکر نشٹ آتما تھوڑی عقل رکھنے والے بھینکر کرم کرنے والے جگت کے شتر و جگت کے ناش کرنے کو پیدا ہوتے ہیں (۹)

آسوری پرکرتِ والوں کا جیون

بھگوان نے اُنھیں نشٹ آتما اس لیے کہا ہے کہ اُنھوں نے اونچے لوکوں میں جانیکا اوسر گنا دیا ہے الپ بُدھی (تھوڑی عقل رکھنے والے) اسلیئے کہا ہے کہ اُنکی بُدھی میں بشے بھوگوں کے سوائے اور کوئی چیز نہیں جچتی بھینکر کرم کرنے والے اس لئے کہا کہ وے رات دن دوسروں کو کشٹ دینے کے کام کیا کرتے ہیں۔

काममाश्रित्य दुष्पूरं दम्भमानमदान्विताः ।
मोहाद्गृहीत्वासद्ग्राहान्प्रवर्तन्तेऽशुचिव्रताः ॥ १० ॥

آسُری پرکرتِ کے لوگ ایسی ایسی کامنائیں کیا کرتے ہیں جو بڑے بڑے کشٹ اُٹھانے پر بھی پوری نہ ہوں اُن میں چھل کپٹ اور مد بھرا رہتا ہے مدرکھتا سے اَشبھ کرمدل کو گرہن کرکے وید کے خلاف کرم کرتے ہیں۔ (۱۰)

चिन्तामपरिमेयां च प्रलयान्तामुपाश्रिताः ।
कामोपभोगपरमा एतावदिति निश्चिताः ॥ ११ ॥

وے ایسی گھور چنتاؤں میں لگے رہتے ہیں جو اُن کی موت کے ساتھ ہی اُنکا پیچھا چھوڑتی ہیں بشے بھوگوں کو وے پرم پُرشارتھ سمجھتے ہیں۔ (۱۱)

आशापाशशतैर्बद्धाः कामक्रोधपरायणाः ।
ईहन्ते कामभोगार्थमन्यायेनार्थसंचयान् ॥ १२ ॥

وے آشا روپی انیک پھانسیوں میں بندھے ہوئے کام کرودھ کے آدھین ہوئے

بشئے بھوگ بھوگنے کے لئے برے کرموں سے دھن جمع کرنے کی چیشٹا کرتے ہیں (۱۲)

خلاصہ۔ اسُر سوبھاو والے اندریوں کے سکھ کو ہی پرم پرشارتھ سمجھتے ہیں اُنکا خیال ہے کہ اِس سکھ سے بڑھ کر اور سکھ نہیں ہے اندریہ سکھ کے سامان فراہم کرنے کے لئے وے رات دن چنتا میں پھنسے رہتے ہیں۔ اُنکی چنتا کا انت اُن کے مرنے پر ہی ہوتا ہے چنتا کے علاوہ اور ہزاروں طرح کی امیدیں اُن کو لگی رہتی ہیں رات دن نُرے کام اور کرودھ میں اندھے رہتے ہیں وے اندریوں کے سکھ بھوگنے کے لیے دھن جمع کرنے کو لوگوں کا گلا کاٹتے چوری کرتے اور ڈاکہ ڈالتے ہیں ایسا بُرا کوئی کام نہیں ہے جو اپنی مطلب برآری کے واسطے نہ کرتے ہوں۔

اسُر پرکرت والوں کی خواہشیں

इदमद्य मया लब्धमिदं प्राप्स्ये मनोरथम् ।
इदमस्तीदमपि मे भविष्यति पुनर्धनम् ॥ १३ ॥

اسُر پرکرتی والے ہر وقت ایسی باتوں کے پھیر میں پڑے رہتے ہیں آج مجھکو یہ مل گیا ہے میرا یہ منورتھ پورا ہوگا۔ یہ میرا ہے اور آیندہ یہ دولت بھی میری ہو جاوے گی۔ (۱۳)

असौ मया हतः शत्रुर्हनिष्ये चापरानपि ।
ईश्वरोऽहमहं भोगी सिद्धोऽहं बलवान्सुखी ॥ १४ ॥

اس دشمن کو میں نے مار ڈالا ہے دوسروں کو کل مارونگا میں مالک ہوں میں بھوگ بھوگتا ہوں میں سِدھ ہوں کرت کرتیہ ہوں بلوان اور تندرست ہوں۔ (۱۴)

فلانے دشمن کو میں نے مار ڈالا ہے دوسروں کو بھی مار ڈالوں گا یہ غریب کیا کر سکتے ہیں میری برابری کرنے والا کوئی نہیں ہے کیونکہ میں مالک ہوں میں بھوگتا ہوں میں ہر طرح سے کامیاب ہوں میرے بیٹے پوتے ہیں میں سادھارن آدمی نہیں ہوں میں اکیلا ہی بلوان اور طاقتور ہوں۔

आढ्योऽभिजनवानस्मि कोऽन्योऽस्ति सदृशो मया ।
यक्ष्ये दास्यामि मोदिष्य इत्यज्ञानविमोहिताः ॥ १५ ॥
अनेकचित्तविभ्रान्ता मोहजालसमावृताः ।
प्रसक्ताः कामभोगेषु पतन्ति नरकेऽशुचौ ॥ १६ ॥

میں امیر ہوں میں اچھے کل میں پیدا ہوا ہوں میری برابری کون کرسکتا ہے میں یگیہ کرونگا میں دان دونگا میں آنند کروں گا اس طرح اگیان سے بھول کر یہ آسری پرکرتی والے انیک پرکار کے خیالوں میں بھرتے ہوئے اگیان کے جال میں پھنسے ہوئے بشیوں کی ترپتی میں لگے رہ کر گھور نرک میں پڑتے ہیں۔ (۱۵-۱۶)

آسری پرکرتی والونکے یگیہ

आत्मसम्भाविताः स्तब्धा धनमानमदान्विताः ।
यजन्ते नामयज्ञैस्ते दम्भेनाविधिपूर्वकम् ॥ १७ ॥

ایسے لوگ اپنی بڑائی آپ کیا کرتے ہیں کسی کا ستکار نہیں کرتے دھن کے نشہ اور مد میں چور رہتے ہیں وے نام ماتر کے وید بردودھ یگیہ کپٹ سے کرتے ہیں۔ (۱۷)

آسری پرکرتی والے ایشور کی آگیا نہیں مانتے

अहङ्कारं बलं दर्पं कामं क्रोधं च संश्रिताः ।
मामात्मपरदेहेषु प्रद्विषन्तोऽभ्यसूयकाः ॥ १८ ॥

یہ لوگ اہنکار بل گھمنڈ کام اور کرودھ کے آدھین رہتے ہیں یہ دُشٹ آتما اپنے اور پرائے شریر میں رہنے والے مجھ انترجامی سے نفرت کرتے ہیں۔ (۱۸)

دے شاستروں میں لکھی ایشور آگیا اُن کو جاننا اور اُن کا پالن کرنا پسند نہیں کرتے ہیں۔

آسُری پرکرتی والوں کا پتن

तानहं द्विषतः क्रूरान्संसारेषु नराधमान् ।
क्षिपाम्यजस्रमशुभानासुरीष्वेव योनिषु ॥ १९ ॥

مجھ سے دویش رکھنے والے اِن نردئی نرادھموں کو اُن کُکرمیوں کو اِس سنسار کے درمیان بارمبار آسُری یونیوں میں ہی ڈالتا ہوں۔ (۱۹)

آسُری یونیوں سے مطلب شیر چیتا باگھ تیندوا وغیرہ کی یونیوں میں ڈالنے سے ہے۔

आसुरीं योनिमापन्ना मूढा जन्मनि जन्मनि ।
मामप्राप्यैव कौन्तेय ततो यान्त्यधमां गतिम् ॥ २० ॥

وے مورکھ جنم جنم میں آسُری یونی پانے سے مجھ تک کبھی نہیں پہونچتے۔ اِس سے ہے ارجن وے اور بھی نیچی گت کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ (۲۰)

خلاصہ۔ وے موڈھ لوگ جنم جنم میں تامسی یونیوں میں جنم لیتے اور نیچی سے نیچی گت کو پراپت ہوتے ہیں۔ بتلائی راہ پر نہ چلنے سے وے نیچ یونیوں میں جنم لیتے ہیں سب کا سار مرم یہ ہے کہ آسُری سوبھاو پاپ کا پیدا کرنے والا اور منشیہ کی ترقی کا شترو ہے منشیہ کو اُسے اپنی تنو منتر تا میں الگ کر دینا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ اُسے کوئی ایسی یونی ملجائے جس میں وہ پرتنتر ہو جائے اور پھر کچھ بھی نہ کر سکے۔ سب طرح کی ترقی اور موکش کے لئے آدمی کا چولا سب سے اچھا ہے جس نے اِس منشیہ چولے میں کچھ نہیں کیا وہ دوسرے چولے میں کچھ بھی نہ کر سکیگا۔

نرک کے تین دواروں سے بچنا چاہیئے

یہاں تمام آسُری پرکرتی کا تین صورتوں میں خلاصہ کر دیا جاتا ہے ان تین صورتوں سے بچنے پر منشیہ ساری آسُری پرکرتی سے جو سب دوشوں کی کھان ہے بچ سکتا ہے۔

त्रिविधं नरकस्येदं द्वारं नाशनमात्मनः ।
कामः क्रोधस्तथा लोभस्तस्मादेतत्त्रयं त्यजेत् ॥ २१ ॥

ہے ارجن نرک کے تین دوار ہیں کام کرودھ اور لوبھ یہ تینوں آتما کے ناشک ہیں پس آدمی کو ان تینوں کو تیاگ دینا چاہیئے۔ (۲۱)

एतैर्विमुक्तः कौन्तेय तमोद्वारैस्त्रिभिर्नरः ।
आचरत्यात्मनः श्रेयस्ततो याति परां गतिम् ॥ २२ ॥

جو آدمی کام کرودھ اور لوبھ ان تین نرک دواروں کو تیاگ دیتا ہے۔ ہے ارجن وہ اپنی آتما کا بھلا کرتا ہے اور پرم گت کو پراپت ہوتا ہے۔ (۲۲)

شاستر کی مریادا پر چلنا واجب ہے

यः शास्त्रविधिमुत्सृज्य वर्तते कामकारतः ।
न स सिद्धिमवाप्नोति न सुखं न परां गतिम् ॥ २३ ॥

جو منشیہ شاستر کی مریادا چھوڑ کر اپنی اِچھا انوسار چلتا ہے اُسے نہ سِدّھی ملتی ہے نہ سُکھ ملتا ہے اور نہ موکش ملتی ہے۔ (۲۳)
جو منشیہ وید کے مطابق کرم نہیں کرتا اور جو من میں آتا ہے وہی کرتا ہے اُسے سِدّھی اِس لوک میں سکھ اور شریر چھوڑنے پر سورگ یا موکش کچھ بھی نہیں ملتا۔

तस्माच्छास्त्रं प्रमाणं ते कार्याकार्यव्यवस्थितौ ।
ज्ञात्वा शास्त्रविधानोक्तं कर्म कर्तुमिहार्हसि ॥ २४ ॥

کیا کرنا اُچت ہے اور کیا کرنا انوچت ہے اس ویوستھا میں شاستر پرمان ہے اب تجھے شاستر بدّھی سے اپنا کرتیہ کرم کرنا اُچت ہے۔ (۲۴)

(سولھواں ادھیائے سماپت ہوا)

سترھواں ادھیاے شردھاتریہ یوگ نام

۲۸ منتر

تین پرکار کی شردھا

مورکھ نگر شردھاوان

بھگوان نے پچھلی سولھویں ادھیاے کے چوبیسویں شلوک میں جو شبد کہے ہیں اُن ہی سے ارجن کو سوال کرنے کا موقع ملا ہے ارجن کے من میں یہ شنکا پیدا ہوتی ہے کہ کرم کرنے والے تین طرح کے ہوتے ہیں مگر کتنے لوگ تو ایسے ہیں جو شاستر بدھی کو جانتے ہیں لیکن شاستر میں شردھا نہ ہونے سے شاستر بدھی کے برخلاف کرتے ہیں اور من مانی ریت سے تھوڑے بہت کرم کرتے ہیں ایسے لوگ اُسر کہلاتے ہیں کچھ لوگ ایسے ہیں جو شاستر بدھی کو جانتے ہیں اور اس میں زیادہ شردھا رکھکر شاستر بدھی کے انوسار اچھے کرم کرتے ہیں ایسے لوگ دیو کہلاتے ہیں کچھ لوگ ایسے ہیں جو آلس میں پھنسکر شاستر کو نہیں دیکھتے مگر پہلے بزرگ جن کرموں کو کرتے آتے ہیں اُنکو وے بھی شردھا پوربک کرتے ہیں اور جن کرموں کو پورو پُرشوں یعنے بزرگوں نے بُرا سمجھا ہے اُنھیں تیاگ دیتے ہیں اِس تیسرے درجہ کے لوگوں کا شاستر بدھی پر دھیان نہ دینا یہ اُن کا اسُر دھرم ہے اور شردھا سہت بزرگوں کی دیکھا دیکھی اچھے کرم کرنا یہ دیو دھرم ہے ایسے اسُر دھرم اور دیو دھرم سے ملے ہوے پُرش کس درجہ میں شمار کئے جاویں گے اس لئے کو من میں لیکر ارجن بھگوان سے پوچھتا ہے

अर्जुन उवाच ।
ये शास्त्रविधिमुत्सृज्य यजन्ते श्रद्धयाऽन्विताः ।
तेषां निष्ठा तु का कृष्ण सत्त्वमाहो रजस्तमः ॥ १ ॥

ارجن نے کہا

ہے کرشن جو پرش شاستر بدھی کو تیاگ کر شردھا سہت یگیہ کرتے ہیں اُن لوگوں کی نشٹھا کیسی ہے ساتوکی ہے یا راجسی ہے اتھوا تامسی ہے۔ (۱)

تین پرکار کی شردھا

श्रीभगवानुवाच ।
त्रिविधा भवति श्रद्धा देहिनां सा स्वभावजा ।
सात्त्विकी राजसी चैव तामसी चेति तां शृणु ॥ २ ॥

شری بھگوان نے کہا

ہے ارجُن شریردھاریوں کی شردھا سوبھاو سے تین پرکار کی ہوتی ہے ساتوکی راجسی تامسی اُس کے بشئے میں سُن۔ (۲)

सत्त्वानुरूपा सर्वस्य श्रद्धा भवति भारत ।
श्रद्धामयोऽयं पुरुषो यो यच्छ्रद्धः स एव सः ॥ ३ ॥

ہے بھارت سب دیہہ دھاریوں کی شردھا اُن کے انتہ کرن کے انوسار ہوتی ہے یہ پُرش شردھامئے ہے جس کی جیسی شردھا ہوتی ہے وہ ویسا ہی ہوتا ہے۔ (۳)

خلاصہ۔ ایسا کوئی منشیہ نہیں ہے جسکی کہیں شردھا نہ ہو جنکی شردھا ساتوکی ہے وے ساتوک ہیں جن کی شردھا رجوگنی ہے۔ وے رجوگن یُکت ہیں جنکی شردھا تموگنی ہے وے تموگن یُکت ہیں۔

سب کی شردھا اپنے انتہ کرن کے انوسار ہوتی ہے جن کے انتہ کرن میں ستوگن کی زیادتی ہے انکی شردھا ساتوکی ہے جنکے انتہ کرن میں رجوگن کی زیادتی ہے انکی شردھا رجوگنی اسطرح جنکے انتہ کرن میں تموگن کی پردھانتا ہے انکی شردھا تموگنی ہے پرش کی شردھا اس طرح جانی جا سکتی ہے

यजन्ते सात्त्विका देवान्यक्षरक्षांसि राजसाः ।
प्रेतान्भूतगणांश्चान्ये यजन्ते तामसा जनाः ॥ ४ ॥

ستوگنی پُرش ستوگن والے دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں رجوگنی پُرش یکش راکششوں کی پوجا کرتے ہیں تموگنی پُرش بھوت پریتوں کو پوجتے ہیں۔ (۴)

خلاصہ۔ شاستہ گیان سے خالی پُرش اپنے سوبھاؤ سے مہادیو آدی ساتوک دیوتاؤں کو پوجتے ہیں وے ستوگنی ہیں جو لوگ رجوگنی کویرا آدی یکشوں تتھا راکششوں کو پوجتے ہیں وے رجوگنی ہیں جو بھوت پریتوں کو پوجتے ہیں وے تموگنی ہیں۔ لوگوں کی اُپاسنا یا اُن کی شردھا سے اچھی طرح جانا جا سکتا ہے کہ وے ستوگنی ہیں یا رجوگنی ہیں یا تموگنی ہیں۔

ایک بات اور ہے کہ جو جیسے کو بھجتا ہے وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے براہمن چھتری ویش آدی لوگ جو اپنے دھرم سے گر کر بھوت پریتوں کو آجکل پوجتے ہیں۔ وے آگے جا کر بھوت پریت ہوتے ہیں جو راکششوں کو پوجتے ہیں وے راکشش جون پاتے ہیں جو اچھے دیوتاؤں کو پوجتے ہیں وے دیو ہوتے ہیں جو خاص برہم کی اُپاسنا کرتے ہیں وے برہم ہو جاتے ہیں اب اِس پستک کے پڑھنے والوں کو خود وچار کر لینا چاہیئے کہ کون سی اُپاسنا شریشٹھ ہے۔

अशास्त्रविहितं घोरं तप्यन्ते ये तपो जनाः ।
दम्भाहङ्कारसंयुक्ताः कामरागबलान्विताः ॥ ५ ॥
कर्शयन्तः शरीरस्थं भूतग्राममचेतसः ।
मां चैवान्तःशरीरस्थं तान्विद्ध्यासुरनिश्चयान् ॥ ६ ॥

ہے ارجن جو کپٹی ہیں جو گھمنڈی ہیں جو کام اور ریشے انوراگ کے بل سے پیت ہیں

وے شاستر پرودھ گھور تپ کر کے شریر کے پنچ مہا بھوتوں کو کمزور کر ڈالتے ہیں۔ تتھا انتریامی روپ سے مجھ اندر رہنے والے کو بھی دربل کرتے ہیں وے مورکھ ہیں انکا نشچے آسُری سمجھ۔ (۵-۶)

خلاصہ۔ آجکل ایسے ڈھونگی سادھوؤں کا شمار کرنا مشکل ہے کتنے تو برکشوں میں رسّا ڈالکر اوپر پاؤں نیچے سر کر کے لٹکتے ہیں اور بہت سے شولوں کی سیجا بنا کر اس پر سوتے ہیں کتنے ہی اپنی لنگ اندری کو لوہے کی زنجیر سے کس ڈالتے ہیں اور کتنے چاروں طرف آگ جلا کر درمیان میں بیٹھے رہتے ہیں کتنے گرم شلاؤں پر بیٹھتے ہیں کہاں تک گناویں آجکل سیکڑوں طرح کے ڈھونگی سادھو دیکھے جاتے ہیں یہ لوگ ایسے ایسے کتنے ہی کٹھن کام لوگوں کو دکھاتے اور واہ واہ لوٹنے کو کرتے ہیں یا اپنی کوئی خواہش پوری کرنے کو کرتے ہیں ایسی تپسیاؤں کی شاستر میں آگیا نہیں ہے، دور جانے کی کیا ضرورت ہے بھگوان کرشن چندر کے اس مہا واکیہ کو دیکھنے سے کیا اس بات پر اوشواس رہ سکتا ہے۔

بھارت میں آجکل ایسے بناوٹی سادھو اکثر ہر ایک جگہ پائے جاتے ہیں پریاگ کے کمبھ کے میلہ متھرا برندابن کی رتیلی زمین میں ایسے سادھوؤں کی بھرمار رہتی ہے یہ پاکھنڈی اپنے اڈّے ایسی جگہ جاتے ہیں جہاں سے آدمیوں کا جمگھٹ اور استریوں کے جھنڈ کے جھنڈ نکلتے ہیں ہمارے دیش کے بہت سے آدمی بالکل ڈھیول سکھ ہیں استری تو کچی بدھی کی ہوتی ہی ہیں مرد تو انھیں پوجتے ہی ہیں مگر استریوں کی بھگتی ان میں جلدی پیدا ہو جاتی ہے ایسے مہاتما اچھے اچھے گھروں کی خاندانی عورتوں کو تیرتھ استھانوں سے اڑا لے جاتے ہیں اور انکا کل دھرم پتی برت دھرم نشٹ کر دیتے ہیں جو ایسے ولنتوں کی پوجا کرتے ہیں وے بھگوان کی آگیا کو نہیں مانتے اس لئے انکو بھی نرک میں جانا ہوگا۔

بھوجن یگیہ تپ اور دان کے تین بھید

اب بھگوان بھوجن اُپاسنا تپ اور دان کی تین تین قسمیں بتلاتے ہیں ان قسموں کے

جاننے سے منشیہ ستوگن کو بڑھا سکتا ہے اور رجوگن تتھا تموگن کو کم کر سکتا ہے اسکے علاوہ بھوجن آدی کی قسموں سے ستوگنی رجوگنی تموگنی کی پہچان بھی جان سکتا ہے جو ستوگنی بھوجن کرتے ہیں وے ستوگنی ہیں جو تموگنی کھانا کھاتے ہیں وے تموگنی ہیں اسی طرح جو ساتوک تپ دان اُپاسنا کرتے ہیں وے ستوگنی ہیں رجوگنی تموگنی کو اُن کے تپ دان وغیرہ سے جاننا چاہیئے۔

आहारस्त्वपि सर्वस्य त्रिविधो भवति प्रियः ।
यज्ञस्तपस्तथा दानं तेषां भेदमिमं शृणु ॥ ७ ॥

ہے ارجن تین قسم کا بھوجن سب کو اچھا لگتا ہے اسی طرح اُپاسنا تپ اور دان بھی سب کو تین پرکار کا اچھا لگتا ہے اُن کے بھید سُن۔ (۷)

تین پرکار کا آہار

आयुः सत्त्वबलारोग्यसुखप्रीतिविवर्धनाः ।
रस्याः स्निग्धाः स्थिरा हृद्या आहाराः सात्त्विकप्रियाः ॥ ८ ॥

عمر اُتساہ بل تندرستی اور خوشی بڑھانے والے رسیلے چکنے اور بہت دیر تک شریر میں رہنے والے تتھا ہردے کو فائدہ مند بھوجن ساتوکی لوگوں کو پیارے لگتے ہیں۔ (۸)

कट्वम्ललवणात्युष्णतीक्ष्णरूक्षविदाहिनः ।
आहारा राजसस्येष्टा दुःखशोकामयप्रदाः ॥ ९ ॥

زیادہ کڑوا زیادہ ترش زیادہ نمکین زیادہ چرپرا زیادہ روکھا اور داہ پیدا کرنے والا بھوجن جس سے دُکھ شوک اور روگ بڑھتے ہیں رجوگنی کو اچھے لگتے ہیں۔ (۹)

यातयामं गतरसं पूति पर्युषितं च यत् ।
उच्छिष्टमपि चामेध्यं भोजनं तामसप्रियम् ॥ १० ॥

ایک پہر کا رکھا ہوا رس رہت سڑا ہوا باسی جوٹھا اور اپوتر یعنے ناپاک بھوجن تموگنی کو اچھا لگتا ہے (۱۰)

تین پرکار کا یگیہ

अफलाकाङ्क्षिभिर्यज्ञो विधिदृष्टो य इज्यते ।
यष्टव्यमेवेति मनः समाधाय स सात्त्विकः ॥ ११ ॥

ہے ارجن۔ یگیہ کرنا کرتبیہ دھرم ہے ایسا بچار کر جو یگیہ بنا پھل پراپتی کی اچھا کے کیا جاتا ہے وہ ساتوِک یگیہ کہلاتا ہے۔ (۱۱)

अभिसंधाय तु फलं दम्भार्थमपि चैव यत् ।
इज्यते भरतश्रेष्ठ तं यज्ञं विद्धि राजसम् ॥ १२ ॥

ہے ارجن جو یگیہ پھل کی کامنا سے اتھوا ڈھونگ پھیلانے کی غرض سے کیا جاتا ہے وہ یگیہ رجوگنی ہے۔ (۱۲)

विधिहीनमसृष्टान्नं मन्त्रहीनमदक्षिणम् ।
श्रद्धाविरहितं यज्ञं तामसं परिचक्षते ॥ १३ ॥

جو یگیہ شاستر ودھ کے برخلاف کیا جاتا ہے جس میں بھوجن نہیں کرایا جاتا جس میں وید منتر نہیں بولے جاتے جس میں دان نہیں دیا جاتا اور جو شردھا رہت ہو کر کیا جاتا ہے وہ یگیہ تموگنی ہے۔ (۱۳)

شاریرِک تپ

देवद्विजगुरुप्राज्ञपूजनं शौचमार्जवम् ।
ब्रह्मचर्यमहिंसा च शारीरं तप उच्यते ॥ १४ ॥

دیوتا براہمن گرو اور تتوگیانیوں کی پوجا کرنا اندر باہر پوِتر رہنا سب کے سامنے نمر رہنا برہمچریہ ورت کا پالن کرنا کسی کو کشٹ نہ دینا یہ شاریرِک تپ کہلاتا ہے۔ (۱۴)

دیوتا۔ برہما بشنو شیو سورج وغیرہ۔

دوِج سداچاری براہمن۔

گرو۔ ماتا پتا اور ودیا پڑھانے والا۔
برہم چریہ۔ شاستر میں جو منع (مباشرت) منع ہے اُسے نہ کرنا۔
شاریرک تپ۔ یہ شریر پردھان ہے لیکن اس کے سہایک اور بھی ہیں کیول شریر سے جو تپ کیا جاتا ہے اُسے شاریرک تپ نہیں کہتے اس بارہ میں بھگوان اٹھارھویں ادھیاے میں کہیں گے۔

واچک تپ

अनुद्वेगकरं वाक्यं सत्यं प्रियहितं च यत् ।
स्वाध्यायाभ्यसनं चैव वाङ्मयं तप उच्यते ॥ १५ ॥

اپنی گفتگو سے کسی کا دل نہ دُکھانا۔ سچ بولنا۔ پیاری اور ہتکاری بات کہنا وید کا ابھیاس کرنا یہ واچک تپ ہے۔ (۱۵)

مانسک تپ

मनःप्रसादः सौम्यत्वं मौनमात्मविनिग्रहः ।
भावसंशुद्धिरित्येतत्तपो मानसमुच्यते ॥ १६ ॥

چت پرسن رکھنا چت میں شانتی رکھنا مون رہنا من کو بس میں رکھنا کپٹ نہ رکھنا اسے مانسک تپ کہتے ہیں۔ (۱۶)

من کو ایکاگر کرکے آتما کا دھیان کرنے کو مون کہتے ہیں کپٹ نہ رکھنا دوسرے لوگوں سے بیوہار میں ایمانداری سے چلنا۔

گن انوسار تین پرکار کا تپ

پہلے جو شاریرک واچک اور مانسک تین پرکار کے تپ کہے ہیں وے ستوگن رجوگن اور تموگن کے حساب سے تین پرکار کے ہوتے ہیں۔

श्रद्धया परया तप्तं तपस्तत्त्रिविधं नरैः ।
अफलाकाङ्क्षिभिर्युक्तैः सात्त्विकं परिचक्षते ॥ १७ ॥

پھلوں کی اِچھا تیاگ کر اتینت شردھا سے ایکاگر چت منشیہ جو تین پرکار کے تپ کرتے ہیں وسے ساتوِک تپ کہلاتے ہیں۔ (۱۷)

सत्कारमानपूजार्थं तपो दम्भेन चैव यत् ।
क्रियते तदिह प्रोक्तं राजसं चलमध्रुवम् ॥ १८ ॥

جو تپ اپنا مان بڑھانے کے لئے کیا جاتا ہے وہ راجس تپ کہلاتا ہے وہ تپ توچھ اور انتیہ ہے کیونکہ وہ تپ اپنے کو پوجانے اور کیول دکھلانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ (۱۸)

मूढग्राहेणात्मनो यत्पीडया क्रियते तपः ।
परस्योत्सादनार्थं वा तत्तामसमुदाहृतम् ॥ १९ ॥

جو تپ مورکھتا سے اپنی آتما کو دکھ دیکر دوسرے کو دکھ پہونچانے یا ناش کرنے کے لئے کیا جاتا ہے وہ تامسی تپ کہلاتا ہے۔ (۱۹)

تین پرکار کے دان

दातव्यमिति यद्दानं दीयतेऽनुपकारिणे ।
देशे काले च पात्रे च तद्दानं सात्त्विकं स्मृतम् ॥ २० ॥

جو دان اپنا کرتیہ دھرم سمجھکر کیا جاتا ہے جو دان اُتم دیش اور اُتم کال میں ایسے سُپاتر کو دیا جاتا ہے جس نے کبھی اپنا اُپکار نہ کیا ہو وہ ساتوِک دان کہلاتا ہے۔ (۲۰)

ہٹے کٹے بدمعاش لچوں کو دینا اچھا نہیں ہے بدوان برہم چاری لوک کی بھلائی کے لئے محنت کرنے والے کو دان دینا اچھا ہے ایسے ہی لوگ سُپاتر کہلاتے ہیں جس سے کبھی اُپکار کی آشا ہو یا جس نے کبھی اُپکار کیا ہو اُسے دان دینا انوچت ہے کورو چھیتر پریاگ آدِ اچھے اچھے استھانوں اور سنکرانت وغیرہ اچھے اچھے پرب کے دنوں میں دان دینا چاہیئے۔

यत्तु प्रत्युपकारार्थं फलमुद्दिश्य वा पुनः ।
दीयते च परिक्लिष्टं तद्दानं राजसं स्मृतम् ॥ २१ ॥

جو دان بدلے میں بھلائی کی اِچھا سے دیا جاتا ہے یا پھل کی کامنا سے دیا جاتا ہے یا دُکھت چیت سے دیا جاتا ہے وہ راجسی دان کہلاتا ہے۔ (۲۱)

अदेशकाले यद्दानमपात्रेभ्यश्च दीयते ।
असत्कृतमवज्ञातं तत्तामसमुदाहृतम् ॥ २२ ॥

جو دان خراب دیش اور کال میں اپوگیہ (جو قابل دان دینے کے نہ ہوں) کو دیا جاتا ہے یا یوگیہ کو نرادر تِرسکار کے ساتھ دیا جاتا ہے وہ تامسی دان کہلاتا ہے۔ (۲۲)

انگ ہین کریاؤں کے پورا کرنے کی ترکیب

نیچے لکھی ہوئی ترکیب اور نیم یگیہ دان اور تپ آدی کے پورا کرنے یا اُن میں سِدّہی پراپت کرنے کو دیے جاتے ہیں۔

ॐ तत्सदिति निर्देशो ब्रह्मणस्त्रिविधः स्मृतः ।
ब्राह्मणास्तेन वेदाश्च यज्ञाश्च विहिताः पुरा ॥ २३ ॥

ہے ارجن (اوم تت ست) یہ تین الفاظ والا نام پر برہم کا ہے اس نام سے ہی پراچین کال میں براہمن وید اور یگیہ اُتپن کیے گئے تھے۔ (۲۳)

خلاصہ۔ جس طرح اکار۔ اُکار۔ مکار۔ سے اوم یا پرنو پر برہم کا نام ہے اسی طرح سے اوم تت ست بھی پر برہم کے نام ہیں۔ بیدانت جاننے والوں نے پہلے اِسکا سمرن کیا تھا اور ادھکاری نشیہ اگر یگیہ دان وغیرہ میں پیشتر اور بعد میں تین تین بار اوم تت ست اُچارن کرے تو اُس کے یگیہ دان آدی میں دوش کھڑے نہ ہوں۔

اُس کے اُچارن کرنے سے انگ ہین کریا بھی ساتوکی پھل دیگی۔ یہ بدھ اناد کال سے چلی آتی ہے۔ آیندہ بھگوان اوم تت ست ان تینوں کا مہاتم علیحدہ علیحدہ کہیں گے۔

तस्मादोमित्युदाहृत्य यज्ञदानतपःक्रियाः ।
प्रवर्तन्ते विधानोक्ताः सततं ब्रह्मवादिनाम् ॥ २४ ॥

ہے ارجن۔ اس لئے وید جاننے والے شاستر جاننے والے یگیہ تپ دان آدِ کے کرنے سے پیشتر اوم شبد کا اُچارن کرتے ہیں۔ (۲۴)

तदित्यनभिसन्धाय फलं यज्ञतपःक्रियाः ।
दानक्रियाश्च विविधाः क्रियन्ते मोक्षकाङ्क्षिभिः ॥ २५ ॥

جو کیول موکش چاہتے ہیں اور کسی پرکار کے پھل کی چاہنا نہیں رکھتے وے لوگ یگیہ تپ دان آدِ کے پہلے تت کا اُچارن کرتے ہیں۔ (۲۵)

सद्भावे साधुभावे च सदित्येतत्प्रयुज्यते ।
प्रशस्ते कर्मणि तथा सच्छब्दः पार्थ युज्यते ॥ २६ ॥

ہے ارجن سد بھاؤ اور سادھو بھاؤ میں ست شبد کہا جاتا ہے بواہ آدِ مانگلک کاموں میں بھی اس ست شبد کا پریوگ کیا جاتا ہے۔ (۲۶)

यज्ञे तपसि दाने च स्थितिः सदिति चोच्यते ।
कर्म चैव तदर्थीयं सदित्येवाभिधीयते ॥ २७ ॥

یگیہ تپ اور دان کے کام کو ست کہتے ہیں ایشور کے لئے جو کرم کیا جاتا ہے اُسے بھی ست کہتے ہیں پرماتما کے لئے جو یگیہ آدِ کرم کیے جاتے ہیں اگر وے انگ ہین اور گن رہت بھی ہوں تو بھی اوم تت ست کو پیشتر اُچارن کرنے سے پورن ہو جاتے ہیں۔ (۲۷)

अश्रद्धया हुतं दत्तं तपस्तप्तं कृतं च यत् ।
असदित्युच्यते पार्थ न च तत्प्रेत्य नो इह ॥ २८ ॥

ہے پارتھ جو یگیہ تپ دان آدِ بنا شردھا کے کیا جاتا ہے وہ اَست کہلاتا ہے اُس کا پھل نہ تو اس لوک میں ملتا ہے اور نہ پرلوک میں۔ (۲۸)

اس ادّھیائے کا خلاصہ

وے بھگت ہیں جو شاستر کے نہ جاننے پر بھی شردھاواں ہیں اور جو اپنی شردھا

انوسار ساتوک راجس اور تامس کے درجوں میں شمار کئے جاتے ہیں انکو چاہیئے کہ جبھی تامسے آہار یگیہ دان اور تپ کو چھوڑ کر ساتوک آہار یگیہ آدکریں جبکہ اُن کی یگیہ دان آدک کریاؤں میں دِ ردِشٹی ہو تو وے اوم تت اور ست کا اُچارن کریں اس سے اُنکے کاریہ پورن ہو جاویں گے اس طرح انتہ کرن شُدھ کرکے اُنھیں شاستر پڑھنے چاہیئے اور اُنکے چل کر برہم کی کھوج میں لگنا چاہیئے اس طرح کرنے سے انھیں ست کا آبھو ہوگا اور اُن کی موکش ہو جاویگی ۔

(سترھواں ادھیائے سماپت ہوا)

اٹھارھواں ادھیائے سنیاس یوگ نام

۷۸ منتر

سدھانت

سنیاس اور تیاگ کا بھید

اس ادھیائے میں بھگوان سارے گیتا شاستر اور وید کے سارانش کو ایک جگہ کرکے اُپدیش دیتے ہیں پہلے ادھیایوں میں جو اپدیش دیا گیا ہے وہ سب یہ سندیہہ اس ادھیائے میں ملے گا ارجن صرف یہ ہی جاننا چاہتا ہے کہ سنیاس اور تیاگ شبدوں کے ارتھ میں کیا بھید ہے ۔

अर्जुन उवाच ।

संन्यासस्य महाबाहो तत्त्वमिच्छामि वेदितुम् ।
त्यागस्य च हृषीकेश पृथक्केशिनिषूदन ॥ १ ॥

ارجن نے پوچھا

ہے مہا باہو ہے ہرشی کیش ہے کیشی راکشش کے مارنے والے میں سنیاس اور

تیاگ کے تتو کو الگ الگ جاننا چاہتا ہوں۔ (۱)

خلاصہ۔ ہے بھگون۔ سنیاس اور تیاگ شبدوں میں کیا فرق ہے اُسے آپ مجھے کرپا کرکے سمجھائیے۔

سنیاس اور تیاگ شبدوں کا ذکر انیک جگہ پچھلے ادھیایوں میں آیا ہے مگر اُنکا ارتھ تفصیل وار کہیں نہیں کیا گیا اسی سے ارجن پوچھتا ہے اور بھگوان سمجھاتے ہیں۔

श्रीभगवानुवाच ।

काम्यानां कर्मणां न्यासं संन्यासं कवयो विदुः ।
सर्वकर्मफलत्यागं प्राहुस्त्यागं विचक्षणाः ॥ २ ॥

پنڈت لوگ کامیہ کرموں کے چھوڑنے کو سنیاس کہتے ہیں بچار کشل پرش سب کرموں کے پھل چھوڑنے کو تیاگ کہتے ہیں۔ (۲)

کچھ بدوان سمجھتے ہیں کہ پھلوں کی اچھا سہت اشومیدھ یگیہ آدِ کامیہ کرموں کو چھوڑنا سنیاس ہے سینہ اسیتہ کی آلوچنا کرنے والے بدوانوں کی رائے ہے کہ نتیہ نیمتک کرموں کے پھل چھوڑنے کو تیاگ کہتے ہیں۔

سنیاس اور تیاگ دونوں کا ایک ہی ارتھ ہے انمیں اتنا فرق نہیں ہے جتنا کہ گھوڑے اور گدھے میں ہاں دونوں میں ذرا سا بھید ہے سنیاس کا ارتھ ہے اشومیدھ آدِ کامیہ کرموں کا چھوڑنا اور تیاگ کا ارتھ ہے کرم پھلوں کا چھوڑنا۔

شنکا۔ نتیہ اور نیمتک کرموں کا پھل ہوتے تو کہیں نہیں کہا گیا ہے پھر کیا باعث ہے جو یہاں اُن کے پھل تیاگ کی بات کہی گئی ہے یہ بات تو ویسی ہی ہے جیسے بانجھ استری کا پُتر تیاگ کرنا۔

جواب۔ یہاں ایسی شنکا نہیں اُٹھائی جا سکتی کیونکہ بھگوان کی رائے میں نتیہ نیمتک کرموں کا پھل ہوتا ہے۔ وہ اسی اٹھارھویں ادھیاے کے بارھویں شلوک میں بتلائیں گے کہ وے سنیاسی جنھوں نے کرم پھلوں کی تمام اچھائیں تیاگ دی ہیں اُن کے پھلوں سے سمبندھ نہیں رکھتے مگر جو سنیاسی نہیں ہیں انھیں تو اپنے نتیہ نیمتک

کرموں کا پھل بھوگنا ہی ہوگا جن کے کرنے کو وے مجبور ہیں۔

اگیانیوں کو کرم چھوڑنا چاہیئے یا نہیں

त्याज्यं दोषवदित्येके कर्म प्राहुर्मनीषिणः ।
यज्ञदानतपःकर्म न त्याज्यमिति चापरे ॥ ३ ॥

کتنے ہی تو گیانی کہتے ہیں کہ راگ دویش آدی کی طرح کرم چھوڑ دینے چاہیئے اور بعض کہتے ہیں کہ یگیہ دان اور تپ کو نہ چھوڑنا چاہیے۔ (۳)

خلاصہ۔ نتیہ نیمتک سبھی کامیہ کرم آدی سبھی منشیوں کو بندھن میں ڈالتے ہیں کیونکہ وے راگ دویش آدی کے سمان دوشوں سے بھرے ہوئے ہیں اسلیے اگیانی (جس کا انتہ کرن شدھ نہیں ہے) کو یہ سب کرم چھوڑ دینے چاہیئے یہ تو ایک طرف کے بدوانوں کا مت ہے۔

دوسری طرف کے بدوان کہتے ہیں کہ اگیانی کو بھی انتہ کرن کی شدھی دوارا گیان کی اُتپتی کے لئے یگیہ دان تپ ان کرموں کو ہرگز نہ چھوڑنا چاہیئے۔

بھگوان یہاں دو پرکار کے لوگوں کا مت کہکر آگے اپنا نشچے بتاتے ہیں۔

بھگوان کی آگیا ہے کہ اگیانیوں کو کرم کرنے چاہئیں

निश्चयं शृणु मे तत्र त्यागे भरतसत्तम ।
त्यागो हि पुरुषव्याघ्र त्रिविधः सम्प्रकीर्तितः ॥ ४ ॥

ہے بھرت کُل شریسٹھ اس تیاگ کے بتنے میں میرے نشچے کو سن۔ ہے پُرش شریسٹھ تیاگ تین بھانت کا کہا گیا ہے۔ (۴)

यज्ञदानतपःकर्म न त्याज्यं कार्यमेव तत् ।
यज्ञो दानं तपश्चैव पावनानि मनीषिणाम् ॥ ५ ॥

یگیہ دان اور تپ کرموں کو نہیں چھوڑنا چاہیئے انکا کرنا ضروری ہے یگیہ دان

اور تپ گیانی کو شُدّھ کرنے والے ہیں۔ (۵)

خلاصہ۔ یگیہ دان اور تپ تینوں پرکار کے کرم ضرور کرنے چاہیئے کیونکہ وے گیانی کے من کو شُدّھ کرتے ہیں یعنے جو پھلوں کی خواہش نہیں رکھتے اُن گیانیوں کو شُدّھ کرنے والے ہیں۔

ضروری کرم آسکت چھوڑ کر کرنے چاہئیں

एतान्यपि तु कर्माणि संगं त्यक्त्वा फलानि च ।
कर्तव्यानीति मे पार्थ निश्चितं मतमुत्तमम् ॥ ६ ॥

ہے ارجن یہ کرم بھی آسکت اور کرم پھل کی آشا چھوڑ کر کرنے چاہیئے۔ ہے پارتھ یہ میرا نشچت اور سریشٹھ مت ہے۔ (۶)

خلاصہ۔ یگیہ دان اور تپ یہ تین کرم میں کرتا ہوں ایسا ابھمان چھوڑ کر تھا اپنے کئے ہوئے کرموں سے سُرگ استری پتر آدِ پھلوں کی امید نہ رکھکر کرنے چاہئیں۔ مطلب یہ ہے کہ اُن کئے ہوئے کرموں میں آسکت نہ رکھنی چاہیئے اور اُن سے کسی پھل کے ملنے کی امید نہ رکھنا چاہیئے اگر یہ کرم آسکت اور پھل کی آشا تیاگ کر کئے جائیں تو نشچے کر بندھن میں نہ پھنسا دیں لیکن جو ایسا سمجھتے ہیں کہ ہم یہ کرم کرتے ہیں ہمیں ان کے کرنے سے سُرگ راج دھن دولت وغیرہ ملیں گی وے کرم بندھن میں گرفتار رہیں گے اُنکی موکش نہ ہوگی۔

کرموں کا تامسی اور راجسی تیاگ

नियतस्य तु संन्यासः कर्मणो नोपपद्यते ।
मोहात्तस्य परित्यागस्तामसः परिकीर्तितः ॥ ७ ॥

نتیہ کرموں کا تیاگ نشچے ہی اُنچت ہے مورکھتا سے اُن کو تیاگ دینا تامسی

تیاگ کہلاتا ہے۔ (۷)
خلاصہ۔ اگیانی لیکن موکش کی اچھا کرنے والے کو کام کرنا لازم ہے مگر اسکو نتیہ کرموں کا تیاگ کرنا درست نہیں ہے کیونکہ کہا جاچکا ہے کہ نتیہ کرموں سے اگیانی کا من شُدھ ہوتا ہے من شُدھ ہونے سے مُکت کی راہ دکھائی دینے لگتی ہے۔

दुःखमित्येव यत्कर्म कायक्लेशभयात्त्यजेत् ।
स कृत्वा राजसं त्यागं नैव त्यागफलं लभेत् ॥ ८ ॥

جو کوئی شریر کے کشٹ کے خوف سے کرم کو دُکھ دائی سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے اُسکا یہ تیاگ راجسی تیاگ ہے اِس تیاگ کا پھل اُسے کچھ بھی نہیں ملتا۔ (۸)

ساتوِک تیاگ

कार्यमित्येव यत्कर्म नियतं क्रियतेऽर्जुन ।
संगं त्यक्त्वा फलं चैव स त्यागः सात्त्विको मतः ॥ ९ ॥

ہے ارجن۔ یہ نیمت کرم ضرور کرنا ہے ایسا سمجھکر جو کرم آسکتِ تتھا پھل کی آشا تیاگ کر کیا جاتا ہے وہ ساتوِک کہلاتا ہے۔ (۹)
خلاصہ۔ کرم کرنا چاہیئے مگر کرم پھل کی اِچھا نہ کرنی چاہیئے پھل کی اِچھا تیاگ دینے کو ہی ساتوِک تیاگ کہتے ہیں۔

جبکہ آدمی کرم کے یوگ ہونے پر نتیہ نیمتک کرم کرتا ہے اور اپنے کرموں سے پریم نہیں رکھتا بلکہ اُن کے پھل کی اِچھا نہیں کرتا اُس کا انتہ کرن صاف ہوجاتا ہے جب انتہ کرن شُدھ اور شانت ہوجاتا ہے تب اُسکا انتہ کرن آتم دھیان کرنے یوگ ہوجاتا ہے۔
اب بھگوان یہ سکھاتے ہیں کہ جس کا انتہ کرن نیتہ کرموں سے شُدھ ہوجاتا ہے اور جو آتم گیان پراپت کرنے کے یوگ ہوجاتا ہے وہ دھیرے دھیرے گیان نشٹھا پراپت کرسکتا ہے۔

न द्वेष्ट्यकुशलं कर्म कुशले नानुषज्जते ।
त्यागी सत्त्वसमाविष्टो मेधावी छिन्नसंशयः ॥ १० ॥

ساتوک تیاگی منشیہ ستوگن سے دیاپت ہونے پر تتوگیانی ہو جاتا ہے اُس کے سندیہہ دور ہو جاتے ہیں تب وہ دُکھ دائی کرموں سے پرہیز نہیں کرتا اور سُکھ دائی کرموں سے پرسن نہیں ہوتا۔ (۱۰)

خلاصہ۔ جو دکھ دائی کرموں کا میہ کرموں کو سنسار کا کارن سمجھکر اُن سے نفرت نہیں کرتا اور جو سُکھ دائی کرموں (نتیہ کرموں) کو انتہ کرن شُدّھ کرنے والا اور گیان پیدا کرکے موکش کی راہ بتانے والا سمجھ کر اُن سے راضی نہیں ہوتا وہ اچھا آدمی ہے یہ حالت منشیہ کی اُس وقت ہوتی ہے جبکہ اُس میں ستوگُن دیاپت ہو جاتا ہے اور اُس ستوگُن کے کارن سے اُسے آتما اور اناتما کا گیان ہو جاتا ہے اُس سے اُس کے اگیان سے پیدا ہوئے سندیہہ ناش ہو جاتے ہیں تب اُسے بشواس ہو جاتا ہے کہ آتم تتو میں لین رہنے سے ہی موکش ہوگی۔ اُس کے سوائے موکش کا اور اُپائے نہیں ہے۔

سارانش یہ ہے کہ جب منشیہ کرم یوگ کے لائق ہو کر اوپر لکھی ہوئی ترکیب سے کرم یوگ کرتا ہے تب آہستہ آہستہ اُسکا انتہ کرن شُدّھ ہو جاتا ہے اسوقت وہ اپنے کو جنم رہت اور نربکار آتما سمجھنے لگتا ہے اس طرح کا خیال ہو جانے سے وہ پرمانند سروپ آتما کے مقابلہ میں سب کرموں کے پھل کو تُچھ سمجھتا ہے۔

اگیانی کیول پھل ہی تیاگ سکتا ہے

न हि देहभृता शक्यं त्यक्तुं कर्माण्यशेषतः ।
यस्तु कर्मफलत्यागी स त्यागीत्यभिधीयते ॥ ११ ॥

دیہہ دھاریوں سے کرموں کا ایک دم تیاگ ہونا ناممکن ہے جو کرم پھلوں کو تیاگ دیتا ہے وہ نشچے ہی تیاگی ہے۔ (۱۱)

خلاصہ۔ اگیانی دیہہ دھاری سارے کرموں کو نہیں چھوڑ سکتا اگر وہ کاموں کے پھل کو چھوڑ سکتا ہے کاموں کا پھل تیاگنے سے انتہ کرن شُدّھ ہو جاتا ہے پھر گیان اودے ہوتا ہے جب تک اگیان کا ناش نہ ہو تب تک کام نہ چھوڑنا چاہیئے جو اگیانی ضروری کام کرتا ہے مگر اپنے کاموں کے پھل کی چاہنا چھوڑ دیتا ہے وہ کام کرتا ہوا بھی تیاگی کہلاتا ہے۔

سب کاموں کو وہی تیاگ سکتا ہے جو پر برہم تتو کو جان گیا ہے اور جو شریر کو آتما نہیں سمجھتا مطلب یہ نکلا کہ اگیانی کام کرنا نہیں چھوڑ سکتا لیکن کاموں کے پھل کو چھوڑ سکتا ہے۔

مگر آتم گیانی (شریر اور آتما کو الگ الگ سمجھنے والا) سارے کرموں کو چھوڑ سکتا ہے وہ جانتا ہے کہ آتما کچھ نہیں کرتا جو کچھ ہوتا ہے وہ شریر سے ہوتا ہے اسلئے وہ کام کرتا ہوا بھی کام نہیں کرتا۔

کرموں کے پھل

अनिष्टमिष्टं मिश्रं च त्रिविधं कर्मणः फलम् ।
भवत्यत्यागिनां प्रेत्य न तु संन्यासिनां क्वचित् ॥ १२ ॥

کرموں کے پھل تین پرکار کے ہوتے ہیں انشٹ اِشٹ اور مِشر یہ پھل مرنے کے بعد انھیں ملتے ہیں جو کرم پھل کا تیاگ نہیں کرتے سنیاسیوں کو یہ پھل بھوگنے نہیں پڑتے۔ (۱۲)

خلاصہ۔ جو پھلوں کی اِچھا سہت کام کرتے ہیں انکو انشٹ اِشٹ اور مِشر پھل بھوگنے پڑتے ہیں پاپ کرم کا پھل انشٹ ہوتا ہے پُن کرم کا پھل اِشٹ ہوتا ہے پاپ اور پُن کا پھل مِشر ہوتا ہے جو پاپ کرم کرتے ہیں وے نرک میں جاتے ہیں۔ یعنے پشو پکشیوں کی نیچ یونیوں میں جنم لیتے ہیں جو پُن کرتے ہیں وے سُرگ میں جاکر دیوتا ہوتے ہیں اور جو پاپ و پُن دونوں کرتے ہیں وے منشیہ یونی میں جنم لیتے ہیں۔

اس سب کا سار مرم یہ ہے کہ ان تینوں پرکار کے پھلوں کو وے بھوگتے ہیں جو اتیاگی ہیں (جنھوں نے کرم پھلوں کی چاہنا ترک نہیں کی) جو اگیانی ہیں جو کرم یوگ کے انویائی ہیں جو پکّے تیاگی (سنّیاسی) نہیں ہیں۔ مگر جو سچے سنّیاسی ہیں جو صرف ایک گیان نشٹھا میں لگے ہوئے ہیں اور جو سنّیاسیوں کی سب سے اونچی شرنی میں ہیں جو پرم ہنس پر براجک ہیں اُنھیں یہ تین پرکار کے پھل نہیں بھوگنے پڑتے۔

کرموں کے پانچ کارن

पञ्चैतानि महाबाहो कारणानि निबोध मे ।
साङ्ख्ये कृतान्ते प्रोक्तानि सिद्धये सर्वकर्मणाम् ॥ १३ ॥

ہے مہا باہو۔ سب کرموں کی سماپتی کرنے والے سانکھیہ شاستر میں سب پرکار کے کرموں کے جو پانچ کارن کہے ہیں اُنھیں تو مجھ سے سُن۔ (۱۳)

خلاصہ۔ سانکھیہ۔ بیدانت (اپنشد) اسے کرتانت بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ سب کرموں کا انت کر دیتا ہے دوسرے ادھیائے کے چھیالیسویں اور چوتھے ادھیائے کے تینتیسویں اشلوک اپدیش کرتے ہیں کہ جب آتم گیان کا اودے ہوتا ہے تب سب کرموں کی سماپتی ہو جاتی ہے اسی سے بیدانت کو جو آتم گیان دیتا ہے کرتانت کہتے ہیں۔

अधिष्ठानं तथा कर्ता करणं च पृथग्विधम् ।
विविधाश्च पृथक्चेष्टा दैवं चैवात्र पञ्चमम् ॥ १४ ॥

وے پانچ کارن یہ ہیں

(۱) ادھشٹھان یعنے شریر۔

(۲) کرتا یعنے ادیا دِو سہت چیتنیہ۔

(۳) کرن یعنے من اور پانچ اندریاں۔

(۴) پران۔ اپان۔ ویان۔ سمان۔ اور اودان وایو۔

(۱) آدھشٹھان۔ شریر کیونکہ یہ ہی اِچھا دویش سُکھ دُکھ اور گیان اگیان کا آدھار ہے
(۲) کرتا جیوتیہ اور جڑ کے میل والا اہنکار اتھوا۔ اُپادھ سہت چیتنیہ
(۳) کرن۔ من اور پانچ اندریوں کے بیاپار۔
(۴) پانچ پرکار کی وایو۔ جن سے دم (سانس) کے لنے جانے کی کریائیں ہوتی ہیں۔
(۵) (دیو) جیسے سورج آدِ دیوتا جن کی مدد سے آنکھ وغیرہ اندریاں اپنے اپنے کام کرتی ہیں۔ (۱۴)

शरीरवाङ्मनोभिर्यत्कर्म प्रारभते नरः ।
न्याय्यं वा विपरीतं वा पञ्चैते तस्य हेतवः ॥ १५ ॥

ہے ارجن منشیہ شریر من اور بانی سے جو بھلے بُرے کام کرتا ہے اُن کے یہ (جو اوپر لکھے گئے ہیں) ہی پانچ کارن ہیں۔ (۱۵)

तत्रैवं सति कर्तारमात्मानं केवलं तु यः ।
पश्यत्यकृतबुद्धित्वान्न स पश्यति दुर्मतिः ॥ १६ ॥

ہے ارجن سب کرم مندرجۂ بالا پانچ کارنوں سے ہوتے ہیں اس بات کے نشچے ہوجانے پر بھی جو موڈھ اپنی شُدّھ آتما کو کرموں کا کرتا سمجھتا ہے وہ دُربُدھی نہیں دیکھتا ہے۔ (۱۶)

خلاصہ۔ سب کام مندرجہ بالا پانچ کارنوں سے ہوتے ہیں اس بات کے نشچے ہوجانے پر بھی مورکھ منشیہ اپنی اگیانتا کے کارن اُن پانچ کارنوں کے ساتھ اپنی آتما کو سمجھتا ہے اور شُدھ آتما کو کام کا کرنے والا مانتا ہے اصل میں کام اُن پانچوں سے ہوتا ہے کام سے آتما کا کچھ سمبندھ نہیں ہے آتما کبھی کچھ نہیں کرتا۔ آتما اُداسین اور اسنگ ہے جس نے ویدانت نہیں پڑھا ہے جس نے برہم گیانی گرو سے برہم ودیا کا اُپدیش نہیں پایا ہے جس نے ترک شاستر نہیں سیکھا ہے وہ مورکھ ہی آتما کو کاموں کا کرنے والا سمجھتا ہے ایسا آدمی مورکھ ہے اور راصل راستہ سے بھولا ہوا ہے ایسی سمجھ والے کو بار بار جنم لینا اور مرنا پڑتا ہے اگرچہ ایسا آدمی دیکھتا ہے تو بھی وہ اُس آدمی کے

مانند شے کو نہیں دیکھتا جو آنکھوں میں تمرد دوش سے دھ (روگ) ہونے سے ایک چاند کی جگہ انیک چاند دیکھتا ہے یا اُس منشیہ کے مانند ہے جو چلتے بادلوں میں چندرماں کو چلتا ہوا دیکھتا ہے اتھوا اُس کے سمان ہے جو گاڑی میں بیٹھا ہوا اپنے کو چلتا ہوا سمجھتا ہے جبکہ اُس گاڑی کے کھینچنے والے چلتے ہیں۔

यस्य नाहंकृतो भावो बुद्धिर्यस्य न लिप्यते ।
हत्वाऽपि स इमाँल्लोकान्न हन्ति न निबध्यते ॥ १७ ॥

ہے ارجن جس وِدوان پُرش کے من میں کرتا ہوں ایسا بچار نہیں ہے جس کی بدھی کرموں میں لپت نہیں ہے اگرچہ وہ اِن پرانیوں کو مارتا ہے۔ تو بھی وہ نہیں مارتا اور اُسے بندھن میں بھی نہیں پھنسنا ہوتا۔ (۱۷)

جس کا من شاستر گیان سے شُدھ ہو گیا ہے جس نے گرو سے برہم ودیا کی تعلیم پائی ہے اس کے من میں اہنکار نہیں رہتا یعنے میں کرتا ہوں ایسا خیال وہ بھی نہیں رکھتا وہ سمجھتا ہے کہ شریر انتہ کرن اندری پانچوں وایو اور دیوتا جو مجھ میں مایا سے کلپنا کر لئے گئے ہیں سب کرموں کے کارن ہیں میں کسی کرم کا کارن نہیں ہوں میں شریر انتہ کرن اندری آدِ پانچوں کے کاموں کا ساکشی بھوت (گواہ) یعنے دیکھنے والا ہوں۔

میں کریا شکت رکھنے والا پران روپ اُپادِھ اور گیان شکت رکھنے والے انتہ کرن روپ اُپادھِ سے رہت ہوں یعنے پران وایو آدِ بائیوں تتھا انتہ کرن سے میرا کچھ بھی سمبندھ نہیں ہے میرے نہ انتہ کرن ہے اور نہ میں سانس لیتا ہوں میں شُدھ ہوں میں سب بکاروں سے رہت ہوں میرا جنم مرن نہیں ہوتا میں ابناشی اور نتیہ یعنے ہمیشہ رہنے والا ہوں جس کا انتہ کرن شُدھ ہے جو آتما کی اُپادھِ ہے کرموں میں لپت نہیں ہے وہ اِس طرح نہیں پچھتاتا میں نے یہ کام کیا ہے اُس سے مجھے نرک میں جانا ہوگا جس کے بچار ایسے ہیں وہ گیانی ہے وہ ٹھیک دیکھتا ہے چاہے وہ اُن سب پرانیوں کو مارے تو بھی وہ مارنے والا نہیں ہے اس پر اُس کام کا اثر نہیں ہوتا یعنے اُسے کرم کے بندھن میں بندھ کر ادھرم کا پھل نہیں بھوگنا پڑتا۔

ज्ञानं ज्ञेयं परिज्ञाता त्रिविधा कर्मचोदना ।
करणं कर्म कर्तेति त्रिविधः कर्मसङ्ग्रहः ॥ १८ ॥

گیان گئی اور پری گیاتا یہ تین کرم کے پرورتک ہیں کرن کرم اور کرتا یہ تین کرم کے آشریہ ہیں۔ (۱۸)

خلاصہ۔ گیان جس سے کسی چیز کا یتھارتھ سروپ معلوم ہو وہ گیان ہے۔ گئی گیان دوارا جو چیز جانی جائے اسے گئی کہتے ہیں جو گیان سے کسی چیز کو جاننے والا ہے وہ پری گیاتا ہے۔ گیان گئی اور پری گیاتا ان تینوں کے ملے بغیر کوئی کام شروع نہیں ہوتا یعنے ان تینوں میں سے کسی ایک کے نہ ہونے پر بھی کام آرمبھ نہیں ہو سکتا کرن جس سے کریا کی سدھی ہو اسے کرن کہتے ہیں جیسے آنکھ سے دیکھا جاتا ہے کرن دو پرکار کے ہوتے ہیں۔

(۱) باہیہ کرن جیسے آنکھ کان وغیرہ۔

(۲) انتہ کرن جیسے من بدھ وغیرہ کرم جو کیا جاتا ہے۔ کرتا جو کام کرے۔ میں ہاتھ سے روٹی کھاتا ہوں۔ اس میں میں۔ کرتا ہے۔ روٹی کرم ہے۔ ہاتھ سے کرن ہے اور کھاتا ہوں یہ کریا ہے۔ کرتا کرم اور کرن۔ ان تینوں سے کرم کا سنگرہ ہوتا ہے۔

ज्ञानं कर्म च कर्ता च त्रिधैव गुणभेदतः ।
प्रोच्यते गुणसङ्ख्याने यथावच्छृणु तान्यपि ॥ १९ ॥

ہے ارجن سانکھیہ شاستر میں ست رج تم ان تین گنوں کے بھید سے گیان کرم اور کرتا تین پرکار کے کہے گئے ہیں انہیں تو ٹھیک ٹھیک سن۔ (۱۹)

ساتوِک گیان

सर्वभूतेषु येनैकं भावमव्ययमीक्षते ।
अविभक्तं विभक्तेषु तज्ज्ञानं विद्धि सात्त्विकम् ॥ २० ॥

جس گیان سے منشیہ سب الگ الگ پرانیوں میں ایک ہی ابھن ابناشی پرماتما

کو دیکھتا ہے وہ ساتوک گیان ہے۔ (۲۰)

جب منشیہ کو ساتوک گیان ہو جاتا ہے تب وہ برہما سے لیکر چیونٹی تک میں ایک ہی ابناشی پرماتما کو دیکھنے لگتا ہے اُسوقت بھیّ بھاؤ نہیں رہتا وہ ایسا سمجھنے لگتا ہے کہ دیوتا منشیہ پشو پکشی سب میں ایک ہی ابناشی پرماتما ہے طرح طرح کی دیہہ ہونے سے نیارا نیارا معلوم ہوتا ہے واستو میں سب ایک ہے الگ الگ شریر میں الگ الگ آتما نہیں ہے۔

راجس گیان

पृथक्त्वेन तु यज्ज्ञानं नानाभावान्पृथग्विधान् ।
वेत्ति सर्वेषु भूतेषु तज्ज्ञानं विद्धि राजसम् ॥ २१ ॥

جس گیان سے سب پرانیوں کی دیہہ میں رہنے والا ایک ہی آتما الگ الگ دکھائی دیتا ہے اُسے راجس گیان کہتے ہیں۔ (۲۱)

تامس گیان

यत्तु कृत्स्नवदेकस्मिन् कार्ये सक्तमहैतुकम् ।
अतत्त्वार्थवदल्पं च तत्तामसमुदाहृतम् ॥ २२ ॥

جس گیان سے شریر آتما سمجھا جاتا ہے اتھوا ایک پرتما (مورتی) میں ایشور سمجھا جاتا ہے وہ گیان نرمول اور تچھ ہے اُس گیان کو تامس گیان کہتے ہیں (۲۲)

ساتوِک کرم

नियतं संगरहितमरागद्वेषतः कृतम् ।
अफलप्रेप्सुना कर्म यत्तत्सात्त्विकमुच्यते ॥ २३ ॥

جو کرم نتیہ نیم سے کیا جاتا ہے جس کرم میں منشیہ آسکت نہیں ہوتا جو کرم بنا راگ دویش کے کیا جاتا ہے جو کرم پھل کی اِچھا چھوڑ کر کیا جاتا ہے وہ ساتوِک کرم ہے۔ (۲۳)

راجس کرم

यत्तु कामेप्सुना कर्म साहंकारेण वा पुनः ।
क्रियते बहुलायासं तद्राजसमुदाहृतम् ॥ २४ ॥

جو کرم کسی پر کار کے پھل کی اِچھا سے اہنکار اور بڑے کشٹ سے کیا جاتا ہے وہ راجس کرم ہے - (۲۴)

تامس کرم

अनुबन्धं क्षयं हिंसामनपेक्ष्य च पौरुषम् ।
मोहादारभ्यते कर्म यत्तत्तामसमुच्यते ॥ २५ ॥

جو کام کرنے سے پہلے یہ بچارا نہیں جاتا کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا کتنا دھن ناش ہوگا دوسروں کو کتنی تکلیف پہونچےگی میری سامرتھ اسکے کرنے کی ہے یا نہیں ان باتوں کو بچار کئے بنا ہی جو کرم کیا جاتا ہے وہ تامس کرم ہے - (۲۵)

ساتوک کرتا

मुक्तसङ्गोऽनहंवादी धृत्युत्साहसमन्वितः ।
सिद्ध्यसिद्ध्योर्निर्विकारः कर्ता सात्त्विकमुच्यते ॥ २६ ॥

جو کرم میں آسکت نہیں ہوتا جسکو اہنکار نہیں ہے جو دھیریہ دان اور اُتساہی ہے جو کاریہ کی سِدّھی اور اسدھی میں ایک سمان رہتا ہے یعنے کام بن جانے پر خوش نہیں ہوتا اور بگڑ جانے پر رنج نہیں کرتا وہ ساتوک کرتا ہے - (۲۶)

راجس کرتا

रागी कर्मफलप्रेप्सुर्लुब्धो हिंसात्मकोऽशुचिः ।
हर्षशोकान्वितः कर्ता राजसः परिकीर्तितः ॥ २७ ॥

ہے ارجن جو کرموں سے پریم رکھتا ہے جو اپنے کئے ہوئے کام کے پھل پانے کی خواہش رکھتا ہے جو لوبھی ہے جو دوسروں کو تکلیف پہونچانے میں اُتسا ہی رہتا ہے جو اپوتر ہے جو ہرکھ اور شوک کے آدھین ہے وہ راجس کرتا ہے۔ (۲۷)

تامس کرتا

अयुक्तः प्राकृतः स्तब्धः शठो नैष्कृतिकोऽलसः ।
विषादी दीर्घसूत्री च कर्ता तामस उच्यते ॥ २८ ॥

جو کرم کرنیکے وقت کرم میں چیت نہیں رکھتا جو بالکوں کی سی بدھی رکھتا ہے جو کسی کے سامنے سر نہیں جھکاتا اور جو کپٹ رکھتا ہے جو دشٹتا کرتا ہے جو اپنے کرتبیہ کرم کو نہیں کرتا جو ہر وقت شوک میں ڈوبا رہتا ہے جو وقت پر کام نہ کرکے کام کو ٹالا کرتا ہے وہ تامس کرتا ہے۔ (۲۸)

बुद्धेर्भेदं धृतेश्चैव गुणतस्त्रिविधं शृणु ।
प्रोच्यमानमशेषेण पृथक्त्वेन धनञ्जय ॥ २९ ॥

ہے ارجن گنوں کے انسار بدھی اور دھرتی دھین بھی تین تین پرکار کی ہوتی ہیں انھیں میں اچھی طرح سے الگ الگ کہتا ہوں سُن۔ (۲۹)

ساتوک بدھی

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च कार्याकार्ये भयाभये ।
बन्धं मोक्षं च या वेत्ति बुद्धिः सा पार्थ सात्त्विकी ॥ ३० ॥

جو بدھی پرورتی اور نورتی کاریہ اور اکاریہ بھئے اور ابھئے بندھ اور موکش کو جانتی

ہے وہ ساتوکی بدّھی ہے۔ (۳۰)

خلاصہ۔ جو بدّھی پرورتّی اور نرورتّی یعنے کرم مارگ اور سنیاس مارگ کو جانتی ہے جو کرنے یوگ اور نہ کرنے یوگ کرموں کو جانتی ہے جو بھئے (خوف) اور نربھیتا کے کارن جانتی ہے جو بندھن اور موکش کے کارن جانتی ہے وہ ساتوکی بدّھی ہے۔

راجسی بدّھی

यया धर्म्ममधर्म्मञ्च कार्यं चाकार्य्यमेव च ।
अयथावत्प्रजानाति बुद्धिः सा पार्थ राजसी ॥ ३१ ॥

جس بدّھی سے دھرم ادھرم اور کرتبیہ اور اکرتبیہ کا گیان نہیں ہوتا وہ راجسی بدّھی ہے۔ (۳۱)

تامسی بدّھی

अधर्मं धर्ममिति या मन्यते तमसावृता ।
सर्वार्थान् विपरीतांश्च बुद्धिः सा पार्थ तामसी ॥ ३२ ॥

جو بدّھی اگیان روپی اندھکار سے ڈھکی ہوئی ہے جو دھرم کو ادھرم اور ادھرم کو دھرم سمجھتی ہے تتھا ساری باتوں کو الٹی سمجھتی ہے وہ تامسی بدھی ہے (۳۲)

ساتوکی دھرت

धृत्या यया धारयते मनःप्राणेन्द्रियक्रियाः ।
योगेनाव्यभिचारिण्या धृतिः सा पार्थ सात्त्विकी ॥ ३३ ॥

جو دھرتی یوگ سے دیابت ہے جس دھرتی سے من پران اور اندریوں کی کریائیں رکتی ہیں وہ ساتوکی دھرتی ہے۔ (۳۳)

راجسی دھرت

यया तु धर्मकामार्थान् धृत्या धारयतेऽर्जुन ।
प्रसंगेन फलाकाङ्क्षी धृतिः सा पार्थ राजसी ॥ ३४ ॥

وہ دھرت جس سے منشیہ دھرم ارتھ اور کام کی پراپتی میں لگتا ہے اور وقت پر ہر ایک کا پھل چاہتا ہے وہ دھرت ہے پارتھ راجسی ہے۔ (۳۴)

تامسی دھرت

यया स्वप्नं भयं शोकं विषादं मदमेव च ।
न विमुञ्चति दुर्मेधा धृतिः सा पार्थ तामसी ॥ ३५ ॥

ہے ارجن جس دھرت سے مورکھ منشیہ نیند خوف شوک بکھاد اور مد (مستی) کو نہیں چھوڑتا وہ تامسی دھرت ہے۔ (۳۵)

خلاصہ۔ مورکھ آدمی اندریوں کے بشیوں کو خوب پسند کرتا ہے اور شہوت کو ترک نہیں کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ نیند خوف وغیرہ کرتبیہ کرم ہیں یعنے وہ جاگنے کے وقت تک سوتا رہتا ہے اور کام کے وقت بیٹھے شوک اور مد میں ڈوبا رہتا ہے۔

सुखं त्विदानीं त्रिविधं शृणु मे भरतर्षभ ।
अभ्यासाद्रमते यत्र दुःखान्तं च निगच्छति ॥ ३६ ॥

ہے ارجن اب میں تین پرکار کے سکھوں کا برنن کرتا ہوں اُس سکھ کا ابھیاس کرنے سے آنند ہوتا ہے اور دکھوں کا اخیر ہو جاتا ہے۔ (۳۶)

ساتوک سکھ

यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम् ।
तत्सुखं सात्त्विकं प्रोक्तमात्मबुद्धिप्रसादजम् ॥ ३७ ॥

جو سکھ پہلے زہر کے مانند معلوم ہوتا ہے لیکن پرنام میں امرت کے سمان سکھ دائی ہوتا ہے

وہ آتم بدھی کی شدھتا سے پیدا ہوا سکھ ساتوک سکھ ہوتا ہے۔ (۳۷)

خلاصہ۔ اس سکھ میں پہلے پہل بڑا دکھ ہوتا ہے یعنے اس سکھ کی پراپت کرنے کے پہلے گیان بیراگ دھیان اور سمادھی کی پراپت میں بڑی بڑی تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں آخر میں گیان کے اودے ہونے تتھا باہری پدارتھوں میں اوداسینتا ہونے سے امرت سمان سکھ ہوتا ہے وہ سکھ ساتوک ہے کیونکہ وہ بدھی یا انتہ کرن کی شدھتا یا پورن آتم گیان ہونے سے ہوتا ہے۔

راجسی سکھ

विषयेन्द्रियसंयोगाद्यत्तदग्रेऽमृतोपमम् ।
परिणामे विषमिव तत्सुखं राजसं स्मृतम् ॥ ३८ ॥

ہے ارجن جو سکھ اندریوں اور بشئوں کے میل سے ہوتا ہے وہ پہلے تو امرت کے سمان معلوم ہوتا ہے لیکن آخر میں وہ زہر کے مانند دکھ دائی ہوتا ہے ایسے سکھ کو راجسی سکھ کہتے ہیں۔ (۳۸)

خلاصہ۔ بشئے بھوگ سے پہلے تو بڑا آنند آتا ہے مگر بھوگ بھوگنے کے بعد وہ زہر کا کام کرتا ہے کیونکہ اس سے بل تیج رنگ روپ بدھی بیبیک دھن اور دھرم یہ سب کا ناش ہوتا ہے اس کے علاوہ اس سے پاپ لگتا ہے اور وہ نرک میں لے جاتا ہے۔

تامسی سکھ

यदग्रे चानुबन्धे च सुखं मोहनमात्मनः ।
निद्रालस्यप्रमादोत्थं तत्तामसमुदाहृतम् ॥ ३९ ॥

ہے ارجن وہ سکھ جو پہلے اور آخر میں آتما کو موہ میں پھنساتا ہے وہ نیند آلس اور پرماد سے پیدا ہوتا ہے اسے تامسی سکھ کہتے ہیں۔ (۳۹)

کوئی بھی آدمی اور دیوتا گُن رہت نہیں ہے

न तदस्ति पृथिव्यां वा दिवि देवेषु वा पुनः ।
सत्त्वं प्रकृतिजैर्मुक्तं यदेभिः स्यात्त्रिभिर्गुणैः ॥ ४० ॥

ہے ارجن پرتھوی یا سُرگ میں کوئی منشیہ اور دیوتا ایسا نہیں ہے جو پرکرت سے پیدا ہوئے ست رج تم ان تین گُنوں سے بچا ہو۔ (۴۰)

گُنوں کے مطابق چاروں ورنوں کے کرنے لائق کرم

ब्राह्मणक्षत्रियविशां शूद्राणां च परन्तप ।
कर्माणि प्रविभक्तानि स्वभावप्रभवैर्गुणैः ॥ ४१ ॥

ہے پرنتپ پرکرت سے پیدا ہوئے ست رج تم ان گُنوں کے کارن براہمن چھتری ویش اور شودروں کے کرتبیہ کرم الگ الگ ٹھہرائے گئے ہیں۔ (۴۱)

براہمنوں کے کرم

शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जवमेव च ।
ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥ ४२ ॥

انتہ کرن کا روکنا اندریوں کا بش کرنا شاریرک تپسیا انتہ کرن کی شُدھتا چھما سیدھائی شاستر گیان انُبھو گیان اور آستکتا یہ براہمنوں کے سوابھاوک کرم ہیں۔ (۴۲)

چھتریوں کے کرم

शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धे चाप्यपलायनम् ।
दानमीश्वरभावश्च क्षात्रकर्मस्वभावजम् ॥ ४३ ॥

شورتا ساہس دھیرج پھرتی یدھ سے نہ بھاگنا اور داتا پن پربھتا یہ چھتریوں کے سوابھاوک گن ہیں۔ (۴۳)

ویش اور شودروں کے کرم

कृषिगोरक्ष्यवाणिज्यं वैश्यकर्मस्वभावजम् ।
परिचर्यात्मकं कर्म्म शूद्रस्यापि स्वभावजम् ॥ ४४ ॥

زراعت کرنا مویشی پالنا اور بیوپار کرنا یہ ویش کے سوابھاوک کرم ہیں اور شودروں کا سوابھاوک کرم براہمن چھتری اور ویش کی سیوا کرنا ہے۔ (۴۴)

اپنے ہی دھرم کرم میں تت پر رہنے سے سدھی ملتی ہے

स्वे स्वे कर्मण्यभिरतः संसिद्धिं लभते नरः ।
स्वकर्मनिरतः सिद्धिं यथा विन्दति तच्छृणु ॥ ४५ ॥

جو آدمی اپنے کرم میں تت پر رہتا ہے وہ سدھی پاتا ہے اپنے کرم میں تت پر رہنے والا کیسے سدھی پاتا ہے سو سُن۔

خلاصہ۔ اپنے کرم میں مستعد رہنے والے کو انتہ کرن شدھ ہونے پر موکش ملتی ہے کیول کرم کرنے سے موکش مل جائے گی ایسا ہرگز نہ سمجھنا چاہیئے۔

پہلا کام انتہ کرن کی شدھی ہے وہ کرم کرنے سے ہوتی ہے اُسکے بعد گیان نشٹھ ہو کر منشیہ پرمانند سروپ آتما کو پاتا ہے اصل میں تو کرم بندھن کا کارن ہے پھر اُسی سے چت کی شدھی ہوتی ہے اسلئے کرم کو موکش کے کارنوں میں سے ایک مانا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جبتک چت شدھ نہ ہوجائے منشیہ کو شاستر انسار اپنے کرم کرنے ہی
واجب ہیں۔ (۴۵)

यतः प्रवृत्तिर्भूतानां येन सर्वमिदं ततम् ।
स्वकर्मणा तमभ्यर्च्य सिद्धिं विन्दति मानवः ॥ ४६ ॥

جس انترپامی پرماتما سے دھوتوں کی پرورت ہوتی ہے یعنے جس کی ستا سے
سب جگت چیشٹا کرتا ہے اور جس سے یہ سارا سنسار ویاپت ہو رہا ہے اُس پرماتما کو جو
اپنے اُچت کرموں سے پوجتا ہے اُسے سِدھی ملجاتی ہے۔ (۴۶)
جس انترپامی پرماتما سے یہ جگت پیدا ہوا ہے اتھوا جس کی ستا سے چیشٹائیں کرتا ہے
اور جو سارے سنسار میں ویاپت ہو رہا ہے اُس پرماتما کو جو منشیہ اپنے جات دھرم انسار کرم
کر کے پوجتا ہے اُسکا انتہ کرن شدھ (نرمل) ہو جاتا ہے انتہ کرن شدھ ہونے پر منشیہ
گیان نشٹھ ہو جاتا ہے گیان نشٹھ ہونے پر اُسے پرمانند سروپ آتما ملجاتا ہے۔ اس لئے۔

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ।
स्वभावनियतं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥ ४७ ॥

پرائے اُتم دھرم سے اپنا گُن ہین دھرم اچھا ہے اپنا سوابھاوک کرم کرنے سے
منشیہ کو پاپ نہیں لگتا ہے۔ (۴۷)

خلاصہ۔ جو اپنے دھرم کو بُرا سمجھکر پرائے دھرم کو انگیکار کرتا ہے اُسے پاپ لگتا ہے مگر
جو اپنے گنوں کے انسار نیت کرم کو کرتا ہے اُسے پاپ نہیں لگتا جس طرح زہر سے پیدا
ہوئے کیڑوں کو زہر ناش نہیں کرتا اگر کوئی گرہست ایکدم گرہست آشرم چھوڑ کر سنیاس لیلے
یعنے کرموں کو چھوڑ دے تو اس سے وہ کب نبھ سکیگا انتہ کرن سے رجوگن تموگن کے علیحدہ ہوئے بغیر
اس سے وہ سنیاس کبھی نہ ہو سکیگا ایسے آدمی دین و دنیا دونوں سے جاتے ہیں۔

کسی کو اپنا کرم نہ چھوڑنا چاہیئے

کہا گیا ہے کہ جو اپنے گنوں کے انسار نیت کرم کرتا ہے اُسے زہر میں پیدا ہوئے کیڑوں کی

طرح پاپ نہیں لگتا دوسرے کے دھرم میں جانے سے خوف ہوتا ہے جو آتما کو نہیں جانتا وہ ایک ساعت بھی بنا کرم نہیں رہ سکتا کیونکہ۔

सहजं कर्म कौन्तेय सदोषमपि न त्यजेत् ।
सर्वारम्भा हि दोषेण धूमेनाग्निरिवावृता: ॥ ४८ ॥

ہے کنتی پتر۔ اپنے سوابھاوک کرم میں کچھ دوش بھی ہو تو بھی اُسے نہ چھوڑنا چاہیئے جس طرح آگ میں دھواں ہے اُسی طرح سبھی کاموں میں دوش ہے۔ (۴۸)

سنسار میں کوئی کرم اچھا یا بُرا ایسا نہیں ہے جس میں کچھ نہ کچھ عیب نہ ہو اسی لیے جنم کے ساتھ جو کرم پیدا ہوا ہو اُسے ہی کرنا چاہیئے۔ ارجن تو چھتری کُل میں پیدا ہوا ہے تیرا کرم یدھ کرنا ہے تو اس میں پاپ بھتا ہے اور پرائے دھرم کو اچھا جانتا ہے لیکن تو خوب سمجھ لے کہ کوئی دھرم بھی ایک دم دوش رہت نہیں ہے اگنی بھی دھواں کے باعث دوش سہت ہے لیکن اُس کے دوش دھواں کی طرف خیال نہ کرکے اس کے گن تیج سے سب سنسار مطلب رکھتا ہے اسی طرح تو بھی اپنے کرم کے دوش کو چھوڑ کر جیت کے نرمل ہونے کے گن سے مطلب رکھ۔

اگر کوئی آدمی اپنا دھرم تیاگ کر اپنا سوابھاوک کرم چھوڑ کر پر دھرم کو پسند کرے تو وہ دوش رہت نہیں ہو سکتا دوسرے کا دھرم خوفناک ہے۔ اس لیے دوسرے کا دھرم انگی کار نہ کرنا چاہیئے کوئی بھی منشیہ بنا آتم گیان ہوئے کرموں کو ایک دم نہیں چھوڑ سکتا پس منشیہ کو کرم نہیں چھوڑنے چاہیئے۔

کرم یوگ میں سدھی پراپت کر لینے بعد موکش کی راہ ملتی ہے

असक्तबुद्धि: सर्वत्र जितात्मा विगतस्पृह: ।
नैष्कर्म्यसिद्धिं परमां संन्यासेनाधिगच्छति ॥ ४९ ॥

جس کی بدھی کسی چیز میں آسکت نہیں ہے جس نے اپنے انتہکرن کو جیت لیا ہے جس سے اچھائیں کنارہ کر گئے ہیں ایسا منشیہ سنیاس سے نشکرم سدھی پراپت۔ (۴۹)

خلاصہ۔ جس کے انتہ کرن میں پُتر استری دھن دولت آدی کی ممتا نہیں رہی ہے جس نے اپنے انتہ کرن کو سب طرف سے ہٹا کر اپنے بس میں کر لیا ہے۔ جس کو کسی پرکار کی اِچھا نہیں رہی ہے یہاں تک کہ شریر قائم رکھنے والے کھانے پینے کے پدارتھوں میں بھی جس کی اِچھا نہیں ہے جو شریر اور زندگی کی بھی خواہش نہیں رکھتا ایسا شدھ انتہ کرن والا پُرش آتما کے جان جانے پر سنیاس سے نیشکرمیہ سدھی کرموں سے ایک دم چھٹکارا پا جاتا ہے لیکن کریہ برہم اور آتما کی ایکتا کا گیان ہونے سے سب کرم نشٹ کا پیچھا چھوڑ دیتے ہیں اُس اوستھا کو ایک دم کاموں سے چھٹکارا پانے کی اوستھا کہتے ہیں اُسی کو سِدھی کہتے ہیں۔

सिद्धिं प्राप्तो यथा ब्रह्म तथाप्नोति निबोध मे ।
समासेनैव कौन्तेय निष्ठा ज्ञानस्य या परा ॥ ५० ॥

ہے ارجن اُس سِدھی کو پا کر منشیہ کس طرح برہم کے پاس پہونچتا ہے اس ایشوری گیان کی پرا نشٹھا تو مجھ سے مختصراً سن۔ (۵۰)

خلاصہ۔ سب کرموں کو اپنے ورن آشرم دھرم کے انسار پالن کرتے تھا اپنے کرموں کے پھل کی اِچھا تیاگ کر منشیہ نیشکرمیہ سدھی پاتا ہے نیشکرمیہ سدھی پایا ہوا منشیہ برہم سے کیسے ساکشات کرتا اور ملتا ہے اُسے تو مجھ سے سنکھیپ میں یعنی مختصراً سُن یہی گیان سرب شریشٹھ ہے اِسی سے اِسے ایشوری گیان کی پرا نشٹھا کہا ہے کیونکہ اس گیان سے اوپر اور گیان نہیں ہے اس سے ساکشات موکش ملتی ہے۔

آتم گیان کی نِشٹھا پرم سِدھی ہے

آتم گیان کی نشٹھا اور برہم گیان کی نشٹھا ایک ہی ہے اُن میں کچھ بھی بھید نہیں ہے برہم گیان اور آتم گیان ایک ہی بات ہے۔ اس وشے کو ہم سوال و جواب کے روپ میں اچھی طرح سمجھا دیتے ہیں۔

سوال۔ کس کی نِشٹھا؟

جواب - برہم گیان کی نشٹھا۔
سوال - برہم گیان کی نشٹھا کیسی ہے ؟
جواب - جیسی آتم گیان کی نشٹھا۔
سوال - آتم گیان کیسا ہے ؟
جواب - جیسا آتما ہے۔
سوال - آتما کیسا ہے ؟
جواب - آتما نہ کبھی پیدا ہوتا ہے اور نہ مرتا ہے اسی پرکار ایسا بھی کبھی نہیں ہوتا کہ وہ پہلے نہ ہوا اور بعد کو ہو یا پہلے ہو اور بعد کو نہ ہو اسکا جنم نہیں ہوتا وہ ہمیشہ رہتا ہے اسمیں کمی بیشی نہیں ہوا کرتی شریر کے کاٹ ڈالنے پر بھی وہ نہیں کٹتا گیان نشٹھا اس طرح پراپت ہوتی ہے۔ سنو (ادھیائے ۲ اشلوک ۲۰)

موکش کی راہ

बुद्ध्या विशुद्धया युक्तो धृत्यात्मानं नियम्य च ।
शब्दादीन्विषयांस्त्यक्त्वा रागद्वेषौ व्युदस्य च ॥ ५१ ॥

جس کی بدھی ساتوکی ہے جس نے دھیرج سے اپنے من کو بس میں کرلیا ہے۔ جس نے شبد۔ روپ۔ رس۔ گندھ آدی بشیوں کو چھوڑ دیا ہے جس نے راگ اور دویش دور کردیئے ہیں۔ (۵۱)

विविक्तसेवी लघ्वाशी यतवाक्कायमानसः ।
ध्यानयोगपरो नित्यं वैराग्यं समुपाश्रितः ॥ ५२ ॥

جو ایکانت میں رہتا ہے جو تھوڑا بھوجن کرتا ہے جس نے بانی کایا اور من کو بس میں کرلیا ہے جس نے دھیان یوگ کے ابھیاس سے چت کو استھر کرلیا ہے اور جسے بیراگ

سلہ گیان نشٹھا۔ برہم گیان کا دھارا پرواہ۔ سب اپادھیوں کو اعتقرا جھمٹوں کو ہٹا کر برہم میں چت کا لین ہو جانا۔

ہوگیا ہے۔ (۵۲)

अहंकारं बलं दर्पं कामं क्रोधं परिग्रहम् ।
विमुच्य निर्ममः शान्तो ब्रह्मभूयाय कल्पते ॥ ५३ ॥

جس نے اہنکار پراکرم۔گرو ۔ اچھا۔ شترو تا۔ اور بشئے بھوگ کے سامانوں کو چھوڑ دیا ہے جس نے میرا یہ خیال چھوڑ دیا ہے جو سب تفکرات سے چھٹکارا کر شانت چت ہوگیا ہے وہ برہم بھاؤ کو پراپت ہونے یوگ ہے۔ (۵۳)

خلاصہ ۔ جس کی بدھی میں سندیہ اور بھرم نہیں ہے جس نے شریر اور من سمت پانچوں اندریاں اپنے بس میں کرلی ہیں جس نے ایک ماتر یعنے صرف شریر قائم رکھنے لائق سامان کو چھوڑ کر سب طرح کے بشئے بھوگ کے سامان تیاگ دئے ہیں جس نے کسی بھی چیز سے پریم اور دویش نہیں رکھا ہے جس نے جنگل ندی کے کنارہ پربت گپھا کو اپنا باس استھان بنالیا ہے جو نیند آلس آدِ برائیوں سے بچنے کے لئے تھوڑا سا کھاتا ہے جس نے اپنی بانی اپنے شریر اور اپنے من کو اپنے ادھین کرلیا ہے جو اس بھانت ساری اندریوں کو اپنے ادھین یعنے انھیں شانت کرکے ہر گھڑی من کو آتما میں لگا کر آتم گیان کا ابھیاس کرتا رہتا ہے جس کے دل میں دیکھنے والی اور نہ دیکھنے والی دونوں پرکار کی چیزوں کی خواہش نہیں رہی ہے جس نے شریر کو آتما سمجھنا چھوڑ دیا ہے جس نے دوسروں کو ستانے یا دکھ دینے کی اچھا اور راگ یکت بل چھوڑ دیا ہے جس نے ہٹھ اچھا اور دشمنی کو تیاگ دیا ہے جس نے اپنے دھرم کاریہ میں جھنجھٹ پڑنے کے خیال سے شریر کے لئے ضروری سامانوں تک کو تیاگ دیا ہے یعنے جو پرم ہنس پری دراجک سب سے اونچا سنیاسی ہوگیا ہے جس نے اپنے شریر کی چنتا نہیں رکھی ہے ایسا گیانی برہم ہونے کے یوگ ہے۔

جو اس طرح سے

ब्रह्मभूतः प्रसन्नात्मा न शोचति न काङ्क्षति ।
समः सर्वेषु भूतेषु मद्भक्तिं लभते पराम् ॥ ५४ ॥

جو برہم میں نشچل چت رہتا ہے جو پرسن رہتا ہے جو نہ تو کسی بات کا سوچ کرتا ہے

(ایشور اور جیو) کے درمیان کا بھید بھاؤ ایک دم اُڑ جاتا ہے۔

کام میں مشغول ہوکر ایشور کی بھکتی کرنا

सर्वकर्माण्यपि सदा कुर्वाणो मद्व्यपाश्रयः ।
मत्प्रसादादवाप्नोति शाश्वतं पदमव्ययम् ॥ ५६ ॥

ہے ارجن جو میری شرن آکر ہمیشہ سارے کاموں کو کرتا ہوا رہتا ہے وہ میری کرپا سے اناوِ ابناشی پد کو پا لیتا ہے۔ اس لیئے۔ (۵۶)

चेतसा सर्वकर्म्माणि मयि संन्यस्य मत्परः ।
बुद्धियोगमुपाश्रित्य मच्चित्तः सततं भव ॥ ५७ ॥

ہے ارجن تو من سے سارے کاموں کو میرے ارپن کرکے مجھے پرماتما سمجھکر نشچل بدھی سے من کو ایکاگر کرکے تو ہمیشہ مجھ میں چیت لگائے رہ۔ (۵۷)

मच्चित्तः सर्वदुर्गाणि मत्प्रसादात्तरिष्यसि ।
अथ चेत्त्वमहंकारान्न श्रोष्यसि विनङ्क्ष्यसि ॥ ५८ ॥

ہے ارجن مجھ میں اپنا چیت لگانے سے میری کرپا سے تو سنسار ساگر کے دکھوں سے پار ہو جائے گا لیکن اگر تو اہنکار کے مارے میری بات نہ سُنے گا تو نشٹ ہو جاویگا۔ (۵۸)

यदहंकारमाश्रित्य न योत्स्य इति मन्यते ।
मिथ्यैष व्यवसायस्ते प्रकृतिस्त्वां नियोक्ष्यति ॥ ५९ ॥

اگر اہنکار کے کارن تو یہ سمجھتا ہے کہ میں یُدھ نہ کرونگا تو تیرا یہ ارادہ فضول ہے کیونکہ رجوگنی پرکرتِ تجھے لڑنے کو مجبور کرے گی۔ (۵۹)

خلاصہ۔ تو چھتری ہے چھتریوں میں رجوگن پردھان ہوتا ہے اگر تو نہ مانے گا تو رجوگنی پرکرتِ تجھے لڑنے پر آمادہ کردے گی۔

स्वभावजेन कौन्तेय निबद्धः स्वेन कर्मणा।
कर्तुं नेच्छसि यन्मोहात्करिष्यस्यवशोऽपि तत् ॥ ६० ॥

ہے ارجن تو اپنے سوبھاوک چھتری دھرم میں بندھا ہوا ہے جس کام کا کرنا تو گیان سے پسند نہیں کرتا وہ تجھے کرنا پڑے گا۔ کیونکہ۔ (۶۰)

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति।
भ्रामयन्सर्वभूतानि यन्त्रारूढानि मायया ॥ ६१ ॥

ہے ارجن ایشور سب کے ہردے میں نواس کرتا ہے وہی سنسار روپی چکر پر بیٹھا ہوا اپنی مایا سے سب پرانیوں کو گھمایا کرتا ہے۔ (۶۱)

خلاصہ۔ جس طرح بازیگر پیچھے بیٹھا ہوا کٹھ پتلیوں کو تاگا کھینچکر نچایا کرتا ہے اُسی طرح سنسار روپی مشین پر چڑھے ہوئے جیووں کو پرماتما اپنی مایا (اودیا) سے گھمایا کرتا ہے جیو پرکرت کے ادھین ہے اور پرکرت ایشور کے ادھین ہے۔

तमेव शरणं गच्छ सर्वभावेन भारत।
तत्प्रसादात्परां शान्तिं स्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम् ॥ ६२ ॥

ہے ارجن سب طرح سے تو اُس پرماتما کی شرن میں جا اُس کی کرپا سے تجھے پرم شانت اور اوناشی بشرام (استھان) ملیگا۔ (۶۲)

इति ते ज्ञानमाख्यातं गुह्याद्गुह्यतरं मया।
विमृश्यैतदशेषेण यथेच्छसि तथा कुरु ॥ ६३ ॥

ہے ارجن میں نے تجھ سے یہ گپت سے بھی گپت گیان کہا ہے تو اسپر خوب بچار کر لے پھر تیری جو اچھا ہو سو کر۔ (۶۳)

सर्वगुह्यतमं भूयः शृणु मे परमं वचः।
इष्टोऽसि मे दृढमिति ततो वक्ष्यामि ते हितम् ॥ ६४ ॥

ہے ارجن میرے پرم بچن کو جو سب سے ادھک گپت ہے پھر سن۔ تو میرا پرم متر ہے اس لئے تیری بھلائی کو کہتا ہوں۔ (۶۴)

خلاصہ۔ اگر تو ساری گیتا کو نہ سمجھ سکے تو دو اشلوکوں میں ساری گیتا کا سار تتو تجھ سے کہتا ہوں یہ گیت بستے ہیں تجھے تیرے ڈر یا تجھ سے انعام پانے کی غرض سے نہیں کہتا مگر اسلیے کہتا ہوں کہ تو میرا پیارا اور پکا متر ہے۔ وہ کیا ہے۔ بھگوان کہتے ہیں۔

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु ।
मामेवैष्यसि सत्यं ते प्रतिजाने प्रियोऽसि मे ॥ ६५ ॥

تو مجھ میں چت لگا میری بھگتی کر میری ہی اُپاسنا کر میرا ہی سنمان کر ایسا کرنے سے تو میرے پاس پہونچ جائے گا کیونکہ تو میرا پیارا ہے اس لئے یہ بات میں تجھ سے سچی پرتگیا کر کے کہتا ہوں۔ (۶۵)

خلاصہ۔ اس منتر میں بھگوان نے کرم نشٹھا کا سار کہا ہے کیونکہ کرم نشٹھا گیان نشٹھا کا سادھن ہے ایشور کی بھگتی کرنا اور صرف اسکی ہی شرن جانا کرم یوگ کی سدھی کا گپت آتم بھید ہے اب آگے بھگوان کرم یوگ سے پیدا ہونے والے پھل شُدھ گیان کو بتلاتے ہیں۔

شُدھ گیان

सर्वधर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रज ।
अहं त्वां सर्वपापेभ्यो मोक्षयिष्यामि मा शुचः ॥ ६६ ॥

سب دھرموں کو تیاگ کر ایک ماتر میری شرن میں آجا میں تجھے سب پاپوں سے چھڑا دونگا تو رنج مت کر۔ (۶۶)

خلاصہ۔ شریر اندری پران اور انتہ کرن کے سب دھرموں کو چھوڑ کر ارتھات نشکام ہو کر ایک میری شرن آجا اور من میں بشواس رکھ کہ میں خود ایشور ہوں من میں یہ سمجھ کہ مجھ ایشور کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے جب تیرا یہ بشواس پختہ ہو جائیگا تو میں تجھے تیری آتما کے روپ میں تمام پاپوں تھا دھرم اور ادھرم کے بندھن سے چھڑا دونگا ایسی ہی بات دسویں ادھیائے کے گیارھویں اشلوک میں کہی ہے۔

میں اُن کی آتما میں ٹھہرا ہوا پرکاش دان گیان روپی دیپک سے اُن کے اہنکار روپی اگیان سے پیدا ہوئے اندھکار کو ناش کر دیتا ہوں۔

گیتا کا اُپدیش سُنانے یوگ منشیہ

इदन्ते नातपस्काय नाभक्ताय कदाचन ।
न चाशुश्रूषवे वाच्यं न च मां योऽभ्यसूयति ॥ ६७ ॥

یہ گیان جو میں نے تجھے بتایا ہے ایسے آدمی سے کہنے لائق نہیں ہے جو تپ رہت ہے جو میرا بھگت نہیں ہے جو میری سیوا نہیں کرتا اور جو میری بُرائی کرتا ہے۔ (۶۷)

گیتا کے اُپدیش کرنے کا پھل

य इमं परमं गुह्यं मद्भक्तेष्वभिधास्यति ।
भक्तिं मयि परां कृत्वा मामेवैष्यत्यसंशयः ॥ ६८ ॥

جو پرم بھگتی سے اس اتینت گُپت گیان کو میرے بھگتوں کو سنا دیگا وہ بے سندیہہ میرے پاس آویگا۔ (۶۸)

خلاصہ۔ جو منشیہ اِس اتینت گُپت گیان کو جس سے پرم پد ملتا ہے میرے بھگتوں کو سُنا دیگا اور من میں ایسا بشواس رکھیگا کہ میں گیتا سنا کر پرماتما اور پرم گرو کی سیوا کرتا ہوں وہ میرے پاس پہونچ جائیگا یعنے اُس کی موکش ہو جائے گی۔

न च तस्मान्मनुष्येषु कश्चिन्मे प्रियकृत्तमः ।
भविता न च मे तस्मादन्यः प्रियतरो भुवि ॥ ६९ ॥

جو گیتا کا اُپدیش کرتا ہے اُس سے ادھک (زیادہ) میرا پیارا کام کرنے والا منشیوں میں نہیں ہے اُس سے زیادہ پیارا پرتھوی پر میرا کوئی نہ ہوگا۔ (۶۹)

अध्येष्यते च य इमं धर्म्यं संवादमावयोः ।
ज्ञानयज्ञेन तेनाहमिष्टः स्यामिति मे मतिः ॥७०॥

جو کوئی ہمارے تمہارے اس پوتر کہے ہوئے کتھن کو پڑھیگا وہ گیان یگیہ دوارا میری پوجا کریگا یہ میری رائے ہے۔ (۷۰)

گیتا سننے کا پھل

श्रद्धावाननसूयश्च शृणुयादपि यो नरः ।
सोऽपि मुक्तः शुभाँल्लोकान्प्राप्नुयात्पुण्यकर्मणाम् ॥७१॥

وہ منشیہ جو دویش رہت ہوکر شردھا سے گیتا سنتا ہے وہ بھی مکت ہوکر اُن سکھدائی لوکوں میں جاتا ہے جہاں اگن ہوترادی یگیہ کرنے والے جاتے ہیں۔ (۷۱)

ارجن کا بھگوان کو وشواس دلانا کہ آپکا اُپدیش میری سمجھ میں آگیا

कच्चिदेतच्छ्रुतं पार्थ त्वयैकाग्रेण चेतसा ।
कच्चिदज्ञानसम्मोहः प्रनष्टस्ते धनञ्जय ॥ ७२ ॥

بھگوان نے پوچھا

ہے ارجن میں نے تم کو جو اُپدیش دیا ہے وہ تم نے دھیان دیکر سنا یا نہیں اُس سے تمہارا اگیان سے پیدا ہوا بھرم دور ہوا کہ نہیں۔ (۷۲)

अर्जुन उवाच ।

नष्टो मोहः स्मृतिर्लब्धा त्वत्प्रसादान्मयाऽच्युत ।
स्थितोऽस्मि गतसन्देहः करिष्ये वचनं तव ॥ ७३ ॥

ارجن نے کہا ہے اچیوت آپ کی کرپا سے میرا بھرم دور ہو گیا ہے اور مجھے گیان ہو گیا ہے میں درڑھ ہوں میرے سندیہ ناش ہو گئے ہیں میں آپکی آگیا انسار کام کرونگا۔ (۷۳)

سنجے کرشن بھگوان اور اُنکے اپدیش کی پرشنسا کرتا ہے

सञ्जय उवाच ।

इत्यहं वासुदेवस्य पार्थस्य च महात्मनः ।
संवादमिममश्रौषमद्भुतं रोमहर्षणम् ॥ ७४ ॥

سنجے نے کہا

ہے دھرتراشٹر میں نے بھگوان باسدیو اور مہاتما ارجن کی ادبھت بات چیت اس بھانت سنی اُس کے سننے سے میرے روم یعنے شریر کے بال کھڑے ہو گئے - (۷۴)

व्यासप्रसादाच्छ्रुतवानेतद् गुह्यमहं परम् ।
योगं योगेश्वरात्कृष्णात्साक्षात्कथयतः स्वयम् ॥ ७५ ॥

بیاس جی کی کرپا سے میں نے اس پرم گپت یوگ کو سوئم (خود) یوگیشور بھگوان کرشن کے مکھ سے نکلتے ہوئے سنا ہے - (۷۵)

بیاس جی سے سنجے کو دبیہ چکشو (آنکھیں) ملی تھیں اِسی سے وہ دھرتراشٹر کے پاس بیٹھا ہوا یُدھ بھوم کا سارا حال دیکھ سکتا تھا۔

राजन्संस्मृत्य संस्मृत्य संवादमिममद्भुतम् ।
केशवार्जुनयोः पुण्यं हृष्यामि च मुहुर्मुहुः ॥ ७६ ॥

ہے راجن کیشو اور ارجن کی اس ادبھت اور پوتر بات چیت کی ہر ساعت یاد آنے سے مجھے بار بار خوشی ہوتی ہے - (۷۶)

तच्च संस्मृत्य संस्मृत्य रूपमत्यद्भुतं हरेः ।
विस्मयो मे महान् राजन् हृष्यामि च पुनः पुनः ॥ ७७ ॥

اور ہر ساعت ہری کے پرم ادبھت بشو روپ کی یاد آنے سے مجھے بڑا اچرج ہوتا

ہے اور میں بار مبار خوش ہوتا ہوں - (۷۷)

यत्र योगेश्वरः कृष्णो यत्र पार्थो धनुर्धरः ।

तत्र श्रीर्विजयो भूतिर्ध्रुवानीतिर्मतिर्मम ॥ ७८ ॥

میری سمجھ میں جدھر یوگیشور کرشن ہیں اور جدھر گانڈیودھنوردھاری ارجن ہیں اُدھر ہی راج لکشمی اُدھر ہی سنجے اُدھر ہی بھیوا ور اُدھر ہی نیائے ہے - (۷۸)

ہے راجن جس سینا میں یوگیشور بھگوان کرشن ہیں اُسی سینا کی جیت ہوگی میری سمجھ میں آپکے پتر دریودھن کی جیت ہرگز نہ ہوگی - آپ جے کی آشا چھوڑ دیجئے -

اٹھارھواں اَدھیائے سماپت ہوا

سری مد بھگوت گیتا

مع

ترجمہ ہندی بھاشا

یہ گیتا ابھی حال ہی میں شایع ہوئی ہے جیسا ترجمہ اور جس قدر وضاحت مطالب اس میں کی گئی ہے بہت کم دیکھنے میں آئی ہے اس میں خاص بات یہ ہے کہ اصل اشلوک کے نیچے سنسکرت کے ہر ہر لفظ کو علیحدہ علیحدہ کر کے دکھایا گیا ہے اور اس کے نیچے اس قدر خوبی سے انوے کیا گیا ہے کہ سنسکرت کی تمام مشکلات حل ہو گئی ہیں ۔ اور ہر ایک لفظ کا ہندی میں صاف صاف مطلب بیان کیا گیا ہے اور جہاں جہاں مشکل مضامین تھے ان کی تشریح نہایت وضاحت سے کی گئی ہے تھوڑی سی سنسکرت یا ہندی جاننے والے حضرات بھی اس گیتا کا مطلب اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں ۔ بغیر مطلب سمجھے ہوئے کسی مذہبی کتاب کا پاٹھ کرنا ویسا ہی ہے جیسا کہ طوطا بلا سمجھے رام رام رٹتا ہے ۔ علاوہ بھگوت گیتا کے ۱۴۲ صفحوں میں مہابھارت کا خلاصہ بھی دیا گیا ہے اور گیتا کے ہر باب کے آخر میں گیتا کا مہاتم بھی دیا گیا ہے ۔ معنوی خوبیوں کے علاوہ جا بجا رنگین تصویریں بھی دی گئی ہیں ۔ اور باوجود ان خوبیوں کے ایک ہزار صفحات والی کتاب کی قیمت صرف للعہ ہے ۔ محصول بذمہ خریدار ۔

گیتا بھاشا

اس پستک کے پاٹھ کرنے کے لئے عورتوں اور بچوں کے واسطے نہایت آسان ہندی میں ترجمہ کیا گیا ہے ۔ جسکو بہت کم پڑھے لکھے حضرات بھی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں ۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ

المشتہر

منیجر نول کشور پریس صیغہ بکڈپو حضرت گنج

لکھنؤ